۷۸۶

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا



کتاب مستطاب

# ترجمہ آداب المریدین

از تصنیفات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم۔ اے۔ سی۔ ای

ناظم وظیفہ یاب سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

مطبوعہ [illegible]

۸ ذوالقعدہ ۱۳۵۵ ہجری

کتبہ محمد شیخ الدین اکبر

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم یا خالق الارض والسموات وجاعل النور والظلمات ویا مخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی انت الله الملک الحق الذی لا اله الا انت اسئلک ان تصلی وتسلم علی من لولاه لما خلقت الخلق هو سید الاولین والاخرین امام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمة للعالمین سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد الهادی المهدی الامین وعلی اله الطیبین الطاهرین الذین مثلهم کسفینة نوح من رکب علیها نجا ومن تخلف عنها کان من المغرقین واصحابه نجوم سماء الهدی والرشد والیقین اجمعین۔

یہ کتاب مستطاب جسکی طباعت اور اشاعت کا شرف اور سعادت حاصل کی گئی حضرت امام الائمہ شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف آداب المریدین کا ترجمہ یا مختصر شرح ہے جسے طالبان تقرب الٰہی کی ہدایت کے لئے قدوۃ السالکین العارفین امام الکاملین الواصلین سید السادات خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے سلیس فارسی

زبان میں تالیف کیا۔ اختصار کی غرض سے اس مقالہ میں ہم حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی کو حضرت **شیخ المشائخ** اور مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کو حضرت مخدوم لکھیں گے۔

حضرت شیخ المشائخ شریعت اور طریقت کے امام اور متعدد سلاسل صوفیہ کے پیشوا تھے۔ امام عبد اللہ یافعیؒ نے مرات الجنان میں اونکی تعریف ان الفاظ میں لکھی ہے "الشیخ الکبیر الولی الشہیر العارف باللہ الخبیر ذو المقامات العلیۃ والاحوال السنیۃ والانفاس الصادقۃ والکرامات الخارقۃ والتصانیف المفیدۃ الوثیقۃ فی الشریعت و الحقیقت" ان الفاظ سے جو ایک نہایت مستند پیشوائے شریعت و طریقت کے قلم سے نکلے ہیں حضرت شیخ المشائخ کے علوم ظاہر اور ان کے مقامات باطن کی رفعت اور جلالت شان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ مقالہ چونکہ مختصر ہے اس لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے اخذ کر کے ان کے حالات کو مختصر طور پر لکھنے پر ہم اکتفا کرینگے۔ (۱) وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان تالیف قاضی احمد ابن خلکان (۲) مراۃ الجنان تالیف امام عبد اللہ یافعی (۳) تکملہ روض الریاحین تالیف امام عبد اللہ یافعی کا فارسی ترجمہ (۴) بہجت الاسرار تالیف شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی (۵) نفحات الانس تالیف مولانا عبد الرحمن جامی اور (۶) مناقب الاصفیا تالیف مخدوم شیخ شعیب فردوسی۔

**حضرت شیخ الشیوخ** کا نام عبد القاہر کنیت ابو النجیب اور لقب ضیاء الدین ہے اور سہرورد ان کا مولد ہے اس لئے وہ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی لکھے جاتے ہیں۔ سُہْرَوَرْد (بضم سین مہملہ وسکون ہائے ہوز و فتح رائے مہملہ و فتح واو و سکون را و دال مہملہ) عراق عجم میں شہر زنجان کے قریب ایک قصبہ تھا۔



شیخ المشائخ وہاں سنہ ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے وہ صدیقی النسب تھے۔ ابن خلکان نے بروایت محب الدین **ابن النجار** مصنف تاریخ بغداد (جس نے بیان کیا ہے کہ خود شیخ المشائخ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ان کا شجرہ نسب دیکھا تھا) ان کا نسب اس طرح لکھا ہے:۔ "وھو عبد القاھر بن عبد اللہ بن محمد بن عَمُّوْیہ واسمہ عبد اللہ بن سعد بن الحسین بن القاسم بن النضر بن القاسم بن النضر بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ" اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ یہ نسب نامہ چونکہ خود شیخ المشائخ کے قلم کا لکھا ہوا تھا اس لئے اُس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔

حضرت شیخ المشائخ جب سن رشد کو پہنچے تحصیل علوم کی غرض سے سہرورد سے بغداد آئے اور مدرسہ نظامیہ بغداد میں داخل ہوکر علامہ **اسعد المیہنی** اور دوسرے اکابر علما کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ طلب حق کا داعیہ اون کے وجود میں بدو فطرت سے ودیا گیا تھا تحصیل علوم سے فارغ ہوتے ہی اونہوں نے اکابر طریقت کی صحبت اختیار کی اور ان کی زیر تربیت تکمیل باطن کی جانب تمامتر متوجہ اور مشغول ہوگئے۔ خلق سے منقطع ہوکر عزلت اختیار کی اور سالہا سال تک نہایت شدید مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ شیخ المشائخ جب تحصیل علوم سے فارغ ہوچکے:۔ "ثم سلک طریق الصوفیۃ وحبب الیہ الانقطاع و العزلت فانقطع عن الناس مدۃ مدیدۃ واقبل علی الاشتغال بالعمل للہ تعالی و بذل الجھد فی ذلک" جب ان کی تکمیل ہوچکی عزلت سے باہر آئے اور پیران طریقت کے حکم اور ہدایت کے مطابق خلق اللہ کے رشد اور تربیت باطنی میں مصروف ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ علوم ظاہر کی تدریس و تعلیم بھی جاری کی اور اوس زمانہ کے اکابر صوفیوں کے

روش کے مطابق وعظ اور تذکیر سے بھی مخلوق کی ہدایت شروع کی۔ بہت جلد اونکی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لاتعداد مخلوق اون کے مجالس وعظ میں اور اون کے حلقہ درس میں اور اون کے حلقہ تربیت باطنی میں شریک ہونے لگی۔ لوگوں کے ہجوم کے باعث اونہوں نے بغداد میں دجلہ کے مغربی کنارہ پر ایک عظیم الشان رباط تعمیر کی جس میں بقول ابن خلکان "جماعت من اصحابہ الصالحین" آکر قیام کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ خود مدرسہ نظامیہ بغداد کو اُن کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس میں درس دینے کی اُن سے درخواست کیگئی۔ مدرسہ نظامیہ بغداد جس کو نظام الملک طوسی نے قایم کیا تھا ایسی درسگاہ تھی جس کی نظیر آج تک دنیا میں نہیں ہوئی۔ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر بے شمار ایسے عظیم المرتبت اور یگانہ روزگار بزرگ نکلے جن کی نظیر دنیا نے پیدا نہیں کی۔ امام الحرمین۔ امام غزالی۔ غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی۔ امام فخر الدین رازی۔ محدث ابن جوزی سب اسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ ایسے مدرسہ میں مدرسی کرنا کسی معمولی شخص کا کام نہیں تھا اُس کے لئے ایسے ہی بزرگوں کا انتخاب کیا جاتا تھا جو علم اور تقویٰ میں یگانۂ روزگار ہوتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الشائخ کا علم اور تقویٰ میں کیا درجہ تھا اور اپنے ہمعصروں میں کس عظمت کی نظر سے وہ دیکھے جاتے تھے المختصر مدرسہ نظامیہ میں ۲۷ محرم ۵۴۵ھ کو مسند درس پر بیٹھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان پر بیت المقدس کی زیارت کا شوق غالب ہوا اور رجب ۵۴۷ھ میں مدرسہ سے علحدگی اختیار کر کے بیت المقدس جانے کے ارادہ سے بغداد سے روانہ ہوے۔ پہلے موصل گئے وہاں سے دمشق پہنچے نور الدین محمود ان دنوں دمشق کے بادشاہ تھے۔ انھوں نے شیخ الشائخ کا آنا بہت غنیمت خیال کیا اور ان کو نہایت عزت اور احترام کے ساتھ ٹھہرایا۔ جب تک وہ وہاں رہے جامع مسجد عتیق میں



اکثر وعظ بیان فرماتے رہے اوس زمانہ میں بیت المقدس میں صلیبی لڑائیاں بہت شدت سے ہو رہی تھیں اس لئے اُن کا وہاں جانا ممکن نہیں ہوا اور بغداد واپس چلے آئے۔ شیخ الشائخ شافعی تھے اور شافعی مذہب کے افتا کی خدمت بھی ان کو دی گئی تھی۔ اس کام کو بھی چندے کر کے ترک کر دیا تھا۔ دمشق سے بغداد واپس آکر وہ آخر عمر تک طلبہ علم اور طالبان حق کی تعلیم اور تربیت میں مصروف رہے اور جب وقت آیا روز جمعہ وقت عصر ۱۷ جمادی الثانی ۵۶۳ھ کو متوجہ عالم جاودانی ہوے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات الاولیأ حق۔ حضرت شیخ الشائخ کے متعلق بھی مورخین نے کرامتیں بیان کی ہیں۔ امام عبد اللہ یافعی نے مرات الجنان میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ الشائخ کے ایک ممتاز مرید شیخ ابو محمد عبد اللہ بن مسعود رومی نے روایت کی ہے کہ وہ ایک روز حضرت شیخ الشائخ کے ہمراہ بغداد کے بازار سلطانیہ میں جا رہے تھے کہ ان کی نظر ایک قصاب کے دوکان پر پڑی جہاں اُس نے ایک بکرے کو کھال نکال کر لٹکا رکھا تھا وہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور قصاب سے کہا کہ یہ بکرا مجھ سے کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا ہے اور مردار مرا ہے۔ یہ سن کر قصاب کو غش آگیا۔ جب ہوش میں آیا اپنے جرم کا اقرار کیا اور توبہ کی۔ مخدوم شیخ شعیب نے بھی مناقب الاصفیا میں حضرت شیخ الشائخ کی بہت کرامتیں نقل کی ہیں منجملہ ان کے ایک روایت انھیں راوی ابو محمد عبد اللہ بن مسعود رومی سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے پیر شیخ الشائخ کے ہمراہ ایک روز بغداد میں ایک پل پر گزر رہے تھے کہ ایک شخص فواکہات کے قسم سے بہت سا میوہ لے جاتا نظر آیا۔ شیخ الشائخ نے اس سے کہا یہ سب میوہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو اس نے کہا کیوں بیچوں۔ فرمایا یہ میوہ مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے مجھے نجات دلائے کہ وہ

مجھے اس غرض سے لیجا رہا ہے کہ شراب پیتے وقت مجھے بطور نقل کے کھائے۔ یہ سنتے ہی وہ بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش آیا کہا کہ میرے ارادہ سے اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں تھا اور شیخ المشایخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

شیخ المشایخ علوم شریعت اور طریقت دونوں کے امام وقت تھے۔ جب تک بقید حیات رہے دونوں طریقوں پر خلق اللہ کو فیض پہونچاتے رہے۔ ان کے حلقہ درس سے بہت سے تلامذہ یگانۂ روزگار ہو کر نکلے۔ انھیں میں ایک حافظ الحدیث ابو سعید سمعانی بھی تھے۔ مگر شیخ المشایخ کی بہت زیادہ شہرت بحیثیت پیر طریقت کے ہوئی۔ خود انھوں نے بہت سے کاملین سے فیض حاصل کیا اور بہتوں کو اپنے فیض تربیت سے درجہ کمال تک پہنچایا۔ وہ اپنے حقیقی چچا حضرت وجیہ الدین ابو حفصؒ کے مرید تھے اور اون سے خلافت حاصل کی تھی۔ امام احمدؒ غزالی کی صحبت میں بھی بہت رہے اور ان سے بھی خلافت حاصل کی۔ حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانیؒ جب تک بقید حیات رہے شیخ المشایخ ان کے حلقہ وعظ میں شریک اور اُن کی صحبتوں میں ان کی باطنی فیضان سے مستفید ہوتے رہے۔ جس مجلس وعظ میں حضرت غوث الاعظم نے منبر پر **قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ** فرمایا عراق اور دوسرے مقامات کے پچاس سے زیادہ اکابر طریقت اور اولیا موجود تھے اُن میں شیخ المشایخ بھی تھے اور ان کے ہمراہ ان کے بھتیجے اور خلیفہ اکبر شیخ الشیوخ ابو حفصؒ عمر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ عمّویہ الملقب بہ شیخ شہاب الدین سہروردی بھی تھے حضرت غوث الاعظم نے بھی شیخ المشایخ کو خلافت دیکر ممتاز فرمایا۔ صوفیوں کے سب سلسلے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں اور ان کے واسطہ سے بارگاہ رسالتؐ تک ختم ہوتے ہیں۔ اور جناب امیر المومنین کا



باطنی فیضان اُن کے بعد امام حسینؑ شہید دشت کربلا اور سید التابعین خواجہ حسن بصری اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہوا۔ ہندوستان میں شیخ المشایخ کے سلسلے اون کے خلفا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اور عمار بن یاسر اللہ لیسی اور نجم الدین کبریٰ سے پھیلے شیخ الشیوخ اُن کے خلیفہ اکبر تھے اور نجم الدین کبریٰ کو راست شیخ المشایخ سے اور عمار بن یاسر اللہ لیسی کے توسط سے بھی شیخ المشایخ سے خلافت ملی تھی۔ ابو الحسن اسمٰعیل قصری سے اُن کو بیعت تھی اور خلافت بھی تھی اور ان کے توسط سے انکا سلسلہ خواجہ کمیل بن زیاد تک پہنچتا ہے۔ پس اسکے بعد کے دو صفحوں پر ان تمام خانوادوں کا شجرہ لکھتا ہوں جو شیخ المشایخ کے ذریعہ ہندوستان میں جاری ہیں اور ان سے اوپر ان کے پیران طریقت کے خانودونکا شجرہ بھی لکھتا ہوں۔

ہندوستان میں حضرت شیخ المشایخ سے تین خانوادے جاری ہیں۔ (۱) سہروردیہ (۲) فردوسیہ اور (۳) قادریہ۔ سہروردیہ طریقہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہے۔ ان کے تین خلیفہ ہندوستان آئے۔ ایک شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی دوسرے قاضی حمید الدین ناگوری تیسرے شیخ شہاب الدین جگجوت۔ بہاء الدین زکریا ملتانی نے ملتان میں سکونت اختیار کی اور ان کا مزار بھی وہیں ہے سہروردیہ سلسلہ انھیں سے جاری ہے۔ قاضی حمید الدین عراق سے ناگور (راجپوتانہ) آئے وہاں سے دہلی آئے اور وہیں رہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے استاد تھے اور ان کا مزار بھی حضرت قطب الاقطاب کے پائین میں پرانی دہلی میں ہے۔ شیخ شہاب الدین جو جگجوت کے عرف سے مشہور ہیں پورب چلے گئے اور پٹنہ سے چار میل مشرق ایک قصبہ میں جس کا نام جٹھلی ہے سکونت پذیر ہوے۔ اُن کا مزار اُس قصبہ سے باہر گنگا کے کنارہ ہے۔ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد بن یحیی مَنیری (بفتح میم وکسر نون و یائے مجہول ساکن و رائے مہملہ مکسور و یائے حطی ساکن) اُنکے

# شجرہ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح

سید الانبیاء و المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ

**امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام**

- امام زین العابدین رح
- امام محمد باقر رح
- امام جعفر الصادق رح
- امام موسیٰ کاظم رح
- امام موسیٰ رضا رح
- امام محمد تقی رح
- امام محمد نقی رح
- امام حسن عسکری رح
- خواجہ معروف کرخی رح
- خواجہ ابو الحسن سری سقطی رح
- سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی رح
- امام ابو بکر شبلی رح
- عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رح
- ابو الفرج یوسف طرطوسی رح
- ابو الحسن علی محمد یوسف الہنکاری رح
- ابو سعید ابو الخیر مبارک المخزومی رح
- غوث الاعظم غوث الثقلین محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ
- سید عبد الرزاق جیلانی رح
- سید ابو صالح النصر جیلانی رح
- سید محی الدین ابو نصر جیلانی رح
- سید علی جیلانی رح
- سید موسیٰ جیلانی رح
- سید حسن جیلانی رح
- سید ابو العباس احمد جیلانی رح
- خواجہ بہاء الدین انصاری رح دولت آبادی
- سید ابراہیم ایرجی رح
- شیخ محمد بھکاری رح
- شیخ ضیاء الدین رح المعروف بہ قاضی جیا

سلسلہ قادریہ

**سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ**

- حبیب عجمی رح
- داؤد طائی رح
- خواجہ معروف کرخی رح
- خواجہ ابو الحسن سری سقطی رح
- سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی رح

- خواجہ ابو الفضل رح عبد الواحد بن زید

**خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ**

- خواجہ ابو الفضل رح عبد الواحد بن زید
- ابو یعقوب السوسی رح
- ابو یعقوب نہرجوری رح
- عبد اللہ بن عثمان رح
- ابو یعقوب الطبری رح
- ابو القاسم بن رمضان رح
- عبد اللہ بن ادریس رح
- داؤد بن محمد المعروف بہ خادم الفقراء رح
- محمد بن ماکیل رح
- ابو الحسن اسمٰعیل القصری
- نجم الدین کبریٰ رح

جنید بغدادی کے بعد:

- ممشاد علو الدینوری رح
- احمد سیاہ دینوری رح
- محمد بن عبد اللہ عمویہ رح
- وجیہ الدین ابو حفص

- ابو علی رودباری رح
- ابو علی کاتب رح
- ابو عثمان مغربی رح
- ابو القاسم گرگانی رح
- ابو بکر نساج رح
- احمد غزالی رح

ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح

**شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح**

- شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رح
- شیخ صدر الدین رح
- شیخ رکن الدین رح
- سید جلال مخدوم جہانیاں بخاری رح
- سید اجمل رح
- شیخ علاء الدین رح
- شیخ بہاء الدین جونپوری
- شیخ بڈھن جونپوری رح
- شیخ قطب الدین رح
- شیخ قیام الدین رح

سلسلہ سہروردیہ

- [illegible]
- [illegible]

**نجم الدین کبریٰ رح**

- سیف الدین باخرزی رح
- بدر الدین سمرقندی رح
- رکن الدین فردوسی رح
- نجیب الدین فردوسی رح
- شرف الدین احمد رح بن یحییٰ منیری
- مظفر شمس بلخی رح
- حسین بن مظفر شمس بلخی رح
- حسن بن مظفر شمس بلخی
- مخدوم شیخ شعیب رح
- مخدوم شاہ اسحٰق رح
- مخدوم برہان الدین رح
- مخدوم شاہ منصور رح
- مخدوم شاہ معروف رح
- مخدوم شاہ محمد رح
- مخدوم شاہ طاہر رح
- مخدوم شاہ رحمت اللہ
- مخدوم شاہ ہدایت اللہ
- مخدوم شاہ اہل اللہ رح

سلسلہ فردوسیہ

- شیخ مخدوم جمال اولیا رح
- سید محمد کالپوری رح
- سید احمد کالپوری رح
- سید فضل اللہ کالپوری رح
- سید برکت اللہ مارہروی رح
- سید آل محمد مارہروی رح
- سید حمزہ مارہروی رح
- سید آل احمد عرف اچھے میاں صاحب مارہروی

سلسلہ سہروردیہ



# بقیہ شجرہ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی اور سید محمد گیسو دراز حسینی قدس اللہ سرہما

سید الانبیاء و المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ

**امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام**

- امام زین العابدین رح
- امام محمد باقر رح
- امام جعفر صادق رح
- امام موسیٰ کاظم رح
- امام علی موسیٰ رضا رح
- امام محمد تقی رح
- امام محمد نقی رح
- امام حسن عسکری رح
- خواجہ معروف کرخی رح
- خواجہ سری سقطی رح
- سید الطائفہ جنید بغدادی رح
- امام ابو بکر شبلی رح
- عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی
- ابو الفرج یوسف طرطوسی
- ابو الحسن علی محمد یوسف الہنکاری
- ابو سعید ابو الخیر مبارک المخزومی
- غوث الاعظم غوث الثقلین ابو محمد عبد القادر الجیلانی رح
- ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح
- عمار بن یاسر اللہ تمیمی رح
- نجم الدین کبریٰ رح
- مجد الدین بغدادی رح
- رضی الدین علی لالا رح
- احمد جرجانی رح
- نور الدین الکبیر رح
- علاء الدولہ سمنانی رح
- شیخ محمود رح
- سید علی ہمدانی رح
- ابو اسحٰق ختلانی رح
- سید محمد نور بخش رح
- شیخ محمد علی نور بخش رح
- محمد غیاث نور بخش رح

سلسلہ کبرویہ

- حسن محمد رح
- شیخ محمد قطب گجرات رح
- شیخ یحییٰ مدنی رح
- کلیم اللہ جہان آبادی رح
- نظام الدین اورنگ آبادی رح
- محب النبی فخر الدین دہلوی رح

سلسلہ چشتیہ قادریہ

- کمال الدین علامہ رح
- سراج الدین رح
- علم الدین رح
- محمود راجن رح
- جمال الدین عرف جمن رح

سلسلہ

**سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ**

- ابو الفضل عبد الواحد بن زید رح
- ابو الفیض فضیل بن عیاض رح
- ابراہیم ادہم رح
- سدید الدین حذیفۃ المرعشی رح
- امین الدین ابو ہبیرۃ البصری رح
- ممشاد علو الدینوری رح
- ابو اسحٰق شامی رح
- ابو احمد ابدال چشتی رح
- ناصر الدین ابو یوسف چشتی رح
- قطب الدین مودود چشتی رح
- حاجی شریف زندنی رح
- عثمان ہرونی رح
- خواجہ خواجگان معین الدین حسن چشتی رح
- قطب الدین بختیار کاکی رح
- بابا فرید الدین گنج شکر رح
- محبوب الٰہی نظام الدین اولیا رح
- نصیر الدین چراغ دہلوی رح

سلسلہ چشتیہ

سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز رح

- جمال الدین [illegible]
- کمال الدین و احد الاسرار بیابانی
- میراں جی شمس العشاق رح
- برہان الدین جانم رح
- امین الدین اعلیٰ رح

سلسلہ

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

حقیقی نواسے تھے۔ منیر پٹنہ سے پندرہ میل مغرب جانب بہت پرانا قصبہ ہے۔ یحیٰ منیریؒ کا مزار وہیں ہے اور مخدوم شرف الدین احمدؒ کا مزار قصبہ بہار میں ہے۔

ملک دکن کو ایک خاص نسبت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے ساتھ ہے وہ یہ کہ اس ملک کے بادشاہ دین پرور دین پناہ اعلیٰحضرت سلطان العلوم امیر المومنین امام المسلمین ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی میر عثمان علیخان بہادر آصف جاہ سابع جی سی اس آئی۔ جی بی ای ادام اللہ عمرہم و ایاہم وخلد اللہ ملکہم و سلطنتہم حضرت شیخ المشائخ کے برادر زادہ اور مرید خاص اور خلیفہ اکبر یعنی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کی اولاد میں ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ تر قوم کی ناقدردانی سے اب مفقود ہیں۔ صرف **آداب المریدین** کے نسخے کہیں کہیں باقی رہ گئے ہیں ان کی تمام تصانیف میں یہ کتاب زیادہ مشہور ہوئی اور اکابر صوفیہ اور بزرگان طریقت کا دستور العمل رہی۔ اسلام میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب تصنیف کی گئی۔ اس کے بعد اس نام کی ایک مختصر کتاب شیخ اکبر محی الدینؒ ابن عربی نے بھی تصنیف کی اور حضرت مخدوم گیسو درازؒ کی بعض تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے شیخ اکبر کے کتاب کی شرح لکھی تھی لیکن اب دونوں ناپید ہیں۔ یہ بتا دینا ضرور ہے کہ شیخ المشائخ سے قبل اور ان کے زمانہ میں اور ان کے چند صدیوں بعد تک "مرید" کا مفہوم کیا تھا۔ وہ طلبہ جو علوم شریعت اور دوسرے علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد انھیں علوم کے مشاغل میں مصروف ہو جاتے تھے ان کا شمار علما کے زمرہ میں کیا جاتا تھا لیکن وہ جو علوم شرعیہ کی تحصیل کے بعد تصفیہ اور تزکیہ اور تجلیہ باطن اور وصول الی اللہ کی جانب متوجہ ہو جاتے تھے اور کسی شیخ کامل کی صحبت اختیار کرکے اس کی زیر تربیت تعلقات دنیاوی سے منقطع



ہو کر عزلت اور انزوا اختیار کر لیتے اور مجاہدہ اور ریاضت شاقہ کے ساتھ ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول بحق ہو جاتے وہ صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے اور "مرید" کہے جاتے تھے اور اس وقت تک اُن کا شمار مریدوں ہی کے زمرہ میں کیا جاتا تھا۔ جب تک کہ کامل اور مکمل ہو کر اپنے شیخ سے مجاز ارشاد نہ ہو جاتے۔ انھیں مریدوں کے لئے حضرت شیخ المشائخ نے یہ کتاب آداب المریدین تصنیف کی۔ اُن کی عبادات اور روزمرہ کے مشاغل زندگی کے لئے یہ ایک جامع اور مکمل دستور العمل ہے۔ حقیقی تصوف کا دارومدار عشق و حب الٰہی اور کامل اتباع سنت نبوی پر ہے قولاً و فعلاً و حالاً۔ اس لئے اس کتاب میں آپ دیکھیں گے کہ مصنف نے جو جو ہدایتیں دی ہیں اونکی سند میں کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح نبوی یا صحابہ اور سلف صالحین کے اقوال کو لکھ دیا ہے۔ بہت جگہ آیت قرانی اور حدیث نبوی دونوں لکھدے ہیں۔ اسی لئے یہ کتاب زمانۂ دراز تک خدا طلبی کی راہ میں بزرگوں کا مشعل ہدایت رہی۔

جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا آداب المریدین کی فارسی شرح دو بزرگوں نے لکھی جو علوم شرعیہ میں یگانۂ روزگار اور علوم باطن میں امام الواصلین الکاملین تھے۔ ایک مخدوم شرف الدین احمد بن یحیٰ منیریؒ المتوفی ششم شوال ۷۸۶ھ اور دوسرے مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ المتوفی شانزدہم ذی قعدہ ۸۲۵ھ۔ دونوں بزرگوں کی رحلت چاشت کے وقت ہوئی اور وہی وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تھا۔ شرف الدینؒ احمد یحیٰ منیری کی شرح ان کے ایک برگزیدہ مرید محمد بن محمد بن عیسیٰ البلخی المدعو بہ اشرف بن رکن کی درخواست پر لکھی گئی۔ اس کے قلمی نسخے صرف پٹنہ اور گیا (صوبہ بہار) کے اضلاع میں بعض بعض جگہ موجود ہیں مگر پانچ چھ نسخوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس شرح پر ملا غلام یحیٰ بہاری نے حاشیے بھی لکھے تھے۔ پٹنہ کے مطبع اینیچ میں مولوی غلام یحیٰ کے حاشیہ کے ساتھ یہ شرح چھپنی شروع

ہوئی تھی اور صرف باب شانز دہم تک طبع ہوئی تھی کہ مطبع کے مالک مولوی سید رحیم الدین مرحوم مغفور کا انتقال ہوگیا اور مطبع بند ہوگیا۔ یہ مطبوعہ حصہ ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا لیکن اب وہ بھی نایاب ہے۔

دوسری شرح حضرت مخدوم کی ہے جو اب طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ حضرت مخدومؒ نے اس کتاب کے دیباچہ میں بیان فرمایا ہے کہ اس شرح سے قبل اُنھوں نے سُت الیقین کی درخواستوں پر تین بار آداب المریدین کی شرحیں لکھوائیں مگر جس کی درخواست پر لکھی گئی اُس نے وہ شرح اپنے پاس ہی رکھ لی اور کسی کو دیکھنے نہیں دی۔ اس طرح وہ تینوں شرحیں تلف ہوگئیں۔ یہ چوتھی شرح ہے جو حضرت مخدوم نے لکھوائی وہ فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ اُنھوں نے ایک مبسوط شرح عربی میں بھی لکھوائی تھی لیکن باوجود بیس پچیس سال کی سعی اور جستجو کے اُس کا مجھے کہیں پتہ نہیں ملا اور گمان غالب ہے کہ وہ بھی تلف ہوگئی۔ اس فارسی شرح کا ایک نسخہ رایل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے کتب خانہ میں ہے۔ زمانہ دراز کی جستجو کے باوجود سوائے اس ایک نسخہ کے کسی دوسرے کا مجھے مطلق پتہ نہیں مل سکا۔ رایل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کو یہ کتاب عاریت دینے کے لئے میں نے درخواست کی اور سوسائٹی کے فایلولوجیکل سکریٹری مکرم ومحترم شمس العلما خان بہادر مولانا محمد ہدایت حسین صاحب بالقابہم کی توجہ سے مجھے مل گئی اور میں نے نقل لیکر اُسے واپس کر دیا۔ حضرت مخدوم نے یہ شرح حامل المتن لکھی تھی لیکن آداب المریدین کی عبارت اس میں بہت غلط لکھی ہوئی تھی اس لئے مجھے اس کتاب کے صحیح نقل کی بھی ضرورت ہوئی۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں اس کے دو نسخے ہیں اُن سے میں نے نقل حاصل کی لیکن چونکہ دونوں بہت غلط لکھے ہوئے ہیں اس لئے گو دونوں کے مقابلہ سے نقل لی گئی تاہم بے شمار غلطیاں اس میں رہ گئیں۔ اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ یہیں حیدرآباد میں میرے ایک



محترم کرم فرما کے پاس آداب المریدین کا ایک بے بہا نسخہ ہے میں نے اُن کے خدمت میں جا کر اُسے دیکھا۔ معلوم ہوا کہ اُس نسخہ کے کاتب شیخ احمدؒ سہروردیؒ ہیں جو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدینؒ سہروردی کے پوتے اور امام الخطاطین یاقوتؒ مستعصمی کے شاگرد رشید تھے۔ اس کتاب کو اُنھوں نے ذی الحجہ ۷۰۱ھ میں لکھا اور اسکی کتابت میں اُنھوں نے شاگردی کا حق ادا کر دیا یعنی اپنے خط کو استاد کے خط سے بہت مشابہ کر دیا ہے۔ اس نسخہ سے زیادہ صحیح نسخہ کا ملنا ممکن نہیں۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخوں سے نقل کئے ہوئے نسخہ کا میں نے ابتدا سے انتہا تک شیخ احمدؒ سہروردی کے نسخہ سے مقابلہ کیا اور مکمل طور پر اُس کی تصحیح کر لی۔ آداب المریدین کے متن کی تصحیح تو ہوگئی لیکن شرح کی تصحیح کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی اس لئے کہ دوسرا نسخہ میرے علم میں کہیں موجود نہیں ہے۔ ایشیاٹک سوسایٹی کے کتب خانہ کا یہ نسخہ غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ الفاظ کی غلطیاں بے شمار ہیں اور کہیں کہیں کاتب نے الفاظ اور بعض جگہ عبارت بھی چھوڑ دی ہے۔ بعض جگہ الفاظ کی غلطیوں اور بعض جگہ ان کو چھوڑ دینے کی وجہ سے عبارت بے ربط اور ناقابل فہم ہوگئی ہے۔ آخر کے قریب کاتب نے متن اور شرح کی تقریباً دو تین صفحے عبارت چھوڑ دی۔ اس کتاب کی طباعت میں جہاں جہاں نسخہ منقول عنہ میں الفاظ کے کتابت کی غلطیاں تھیں ان کی حتی المقدور تصحیح کر لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی وہاں استفہام کی علامت (؟) دیدی گئی اور بعض بعض جگہ فٹ نوٹ میں صراحت بھی کر دی گئی۔ آخر کے قریب جہاں نسخہ منقول عنہ میں کاتب نے دو تین صفحہ کتاب کی عبارت چھوڑ دی ہے مطبوعہ کتاب میں وہاں فٹ نوٹ میں آداب المریدین کی پوری ترک شدہ عبارت نقل کر دی گئی ہے۔ متن میں حضرت مخدوم نے بعض مقامات پر جو الفاظ لکھے ہیں اور ان کی شرح کی ہے شیخ احمد سہروردی کے نسخہ میں اُن الفاظ کے بدلہ دوسرے ہم معنی

الفاظ ہیں۔ اس مطبوعہ کتاب میں حاشیہ پر بطور نسخہ کے وہ الفاظ لکھدے گئے ہیں۔

مخدوم شرف الدین احمد یحیٰ منیری کی شرح ایک حد تک مبسوط ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز کی شرح نہایت مختصر ہے۔ بعض بعض جگہ اُنھوں نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کر دیا ہے۔ جیسا کہ خود انھوں نے جابجا اظہار فرمایا ہے ان کو اختصار منظور تھا اسی لئے اس کا نام بھی بجائے شرح کے اُنھوں نے ترجمہ آداب المریدین رکھا۔ یہ شرح یا ترجمہ ۸۱۳ھ میں لکھا گیا۔

کتاب آداب المریدین مختصر کتاب ہے اور مصنف کے زمانہ کے اونچے طبقے کے مریدوں کے لئے تصنیف کی گئی تھی۔ حضرت مخدوم نے اپنے زمانے کے ہر طبقہ کے مریدوں کے لئے ایک مبسوط اور مفصل کتاب کی ضرورت محسوس فرمائی اس لئے اس شرح یا ترجمہ کی تالیف کے پہلے تین بار جو شرحیں اُنھوں نے لکھی تھیں ان میں سے کسی ایک کے سلسلہ میں ایک مستقل اور جامع کتاب ۸۰۰ھ میں تصنیف فرمائی اور اُس کا نام خاتمہ رکھا حضرت مخدوم ۸۰۲ھ یا ۸۰۳ھ میں گلبرگہ آچکے تھے اس لئے یہ "ترجمہ آداب المریدین" اور "خاتمہ" دونوں یہیں تصنیف کی گئیں۔ خاتمہ نہایت مکمل کتاب ہے اور ہر طبقہ کے انسان کے لئے تصنیف کی گئی ہے۔ مرد عورت' جوان بوڑھے' امیر غریب' شاہ و گدا سب کے لئے وہ مکمل دستور العمل ہے۔ دو سال ہوے یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اُس کے دیباچہ میں ہم نے حضرت مخدوم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری لکھدی ہے اور اُن کے تصانیف کا ذکر بھی کر دیا ہے اس لئے یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی۔

ترجمہ آداب المریدین کی طباعت اور اشاعت ہمارے فاضل اور محترم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر بالقابہم کی توجہ اور حسن عقیدت کا نتیجہ ہے۔ چندسال سے حضرت مخدوم کے روضہ اور اس کے جاگیرات کا انتظام صوبہ گلبرگہ کے



صوبہ وار (یعنی کمشنر ڈیویزن) کے نگرانی میں دیدیا گیا ہے۔ دو سال گذرے جب نواب غوث یار جنگ بہادر گلبرگہ کی صوبہ واری پر مامور ہوے اور اس خدمت کا جائزہ لیتے ہی روضہ کے اور اس کی جاگیرات کے انتظام میں نہایت دلچسپی سے مصروف ہوے۔ اس دو سال کی مدت میں انھوں نے جس قدر کیا اس کی تفصیل کے بیان کرنے کا اس مقالہ میں موقع نہیں ہے۔ صرف اس قدر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے حضرت مخدوم کے علمی کارناموں کی حفاظت کی جانب بھی بہت توجہ کی۔ روضہ میں ایک کتاب خانہ قایم کیا۔ جتنی کتابیں روضہ بزرگ اور روضہ خورد کے صاحب سجادہ صاحبوں کے پاس تھیں ان کی اجازت سے اُنھیں کتاب خانہ میں داخل کیا اور دوسرے مقامات سے بھی کتابیں حاصل کیں ان کا مقصد یہ ہے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں اور مریدوں کی تصانیف کو خرید کر یا نقل لیکر یا جس مناسب طریقہ پر مل سکیں حاصل کر کے اس کتاب خانہ میں داخل کریں۔ چنانچہ متعدد کتابیں فراہم ہو چکی ہیں۔ آیندہ کی دائمی حفاظت کی غرض سے اس کتاب خانہ پر سرکاری حیثیت سے ناظم صاحب سررشتہ امور مذہبی کی نگرانی قائم کرادی ہے۔ حضرت مخدوم کی تصنیف کی ہوئی بہت کتابیں اب مفقود ہیں اور شاذ و نادر جو باقی رہ گئی ہیں ان کے بھی آئندہ تلف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اُن کو مفقود اور تلف ہونے سے بچانے کا ایک ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ نواب غوث یار جنگ بہادر اس کی جانب بھی متوجہ ہیں۔ گذشتہ سال ۱۳۵۶ھ کے ماہ ذیقعدہ میں حضرت مخدوم کے عرس کے موقع پر اس بارہ میں مجھ سے گفتگو ہوئی۔ ترجمہ آداب المریدین کے نسخہ کا جو میرے پاس نقل کیا ہوا موجود تھا اُن سے ذکر کیا گیا اور اس کو طبع کرانے کی میں نے رائے دی۔ اُنھوں نے اس خیال کو پسند کیا اور محکمۂ سرکار میں منظوری کے لئے تحریک کی۔ منظوری کے بعد طباعت کا اہتمام میرے سپرد کیا گیا۔ بحمد اللہ کہ یہ فقید المثال اور نایاب

اور یہ مفید کتاب اب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے طالبوں کو فائدہ پہونچائے۔

اس مقالہ کو ہم (چند الفاظ کے تغیر سے) اُس دعا پر ختم کرتے ہیں جس پر حضرت شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ سرہ نے آداب المریدین کو ختم کیا ہے اور نہایت عجز و الحاح سے ارحم الراحمین کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اسے قبول فرماوے۔

اللهم اجعلنا من الصادقين والحقنا بالمحققين بمنك وجودك واعصمنا من الفواحش ما ظهر منا و ما بطن ووفقنا لمرضاتك ما خفی منها وما علن وانفعنا وجميع المسلمين بما جمع فی هذا الكتاب ولا تجعله علينا وعلى من نظر فيه وبالاً ولا تجعل حظنا من ذالك جمعه وحفظه دون الاشتغال به ومتابعته بجودك وسعةِ رحمتك انك قريب مجيب۔" وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمدٍ وآلہ واصحابہ وبارك وسلم اجمعین۔

حیدرآباد دکن
۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

الفقیر المذنب
سید عطا حسین

---

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ط لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

کتاب مستطاب

# ترجمہ آداب المریدین

از تصانیف

حضرت قدوۃ الاولیا امام الاصفیا سلطان العارفین ملک الواصلین سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

## سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین ام اے۔ سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی وصفه بالجمیل علی جهت
التفضیل انه منزه عن الاطلاق و التقیید و الاجمال.
و التفصیل له الکبر له التحمید له التهلیل انه الرب
الجلیل هو الواحد الاحد الفرد الصمد لیس له
مثال و عدیل خالق السماوات و الارض و ما فیها الکثیر
و القلیل العزیز الشریف و الدنی الذلیل ۰ و الصلوة
علی رسوله المبعوث الی الکافة من الجن و الانس
لدعوت الی الله بان لیس له شبهٌ و بدیلٌ محمد صلعم
الهادی لکل جیل الی سواء السبیل و آله و اصحابه
الذین هم لطالب الهدایت من الاعوجاج الی الصراط
المستقیم کالنجوم و الدلیل و اهل بیته الذین اذهب
الله عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا من کل نعت
نزیل و الوبال الوبیل و ذریته الطیبه الطاهرة المحفوظین

عمایقدح فی تصور ذهن الرجال العقیل المتبعون بآبائهم الذبیح والحبیب والخلیل هم الهداة هم الدعاة هم القدوة هم السادات فی کل زمان ومن کل جهة وقبیل. صلوات الله علیهم مادامت البکرة والاصیل ۰ فالحمد لله الذی کلامه النفسی خارج عن المخارج الحسّی عَلِیٌّ عن الحروف والاصوات برِیٌّ عن الشفات واللهات نزیهٌ عن المنهجات والمرکبات بلا تقدّم حرف ولا تاخیر امره نهی ونهیه امر خبره انشاءٌ وانشاءهٗ خبرٌ یتکلم علی الازل والابد بلا انتهاء غایة وامل اراد ان یسمع کلامه نبیُّه النبیه وصفیه الرجیح فخلق خلقاً حرفاً وصوتاً وجعل لکلامه الفصیح من حیث الظاهر والصریح فاتصفه بصفاته وخلقه باخلاقه فی البین کالعکس من العین صفیٌ عن العین والمریین فکانه کلامه لیس فیه نذر ولا حذر ذو الحکم والامثال والعبر فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق شاهدٌ لهذا الخبرْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ومَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

بعد تمهید قواعد تحمید وتشهید میانی تمجید ودرود رسول الله محمد محمود حمید میگوید محمد حسینی الملقب بہ گیسودراز که شاهد لسازاد رکنج اختصار ودر گوشهٔ انخصار در بیان گفتار نبی مختار قرار واستقرار داده وخواست که گفتار اسرار بصحرا نهد البته در خزانهٔ ادخار مدفون ومکنون داشت تا مردم محدث ومتعلم ظاهر بین را قیل وقالے درمیان نیفتد وهمه را ازین نصیبهٔ تمام شود مگر گاه گاهے زبان وقت املا کرد حال ما اول را اندیشه نشد لمحه رشحهٔ ازان در صورت ظهور رخ نمود وآن اندک تر وکمتر است



هریک را ازان نصیب مائی باشد والبته کوشش دران بود که در ترجمه جز در آیت ظاهر لفظ دگر نباشد اِنَّ من طرق ذوی الاحلام امساک اللسان عما ینسب الی الملام ومن اعتصام بحبال رسول الله سید الانام واستمساک بعروته۔

---

# فهرست آداب المریدین

## بسم الله الرحمن الرحيم

**الحمد لله** الذى خص الاولياء من بين الناس بالاقتباس من مشكوة الانبياء خصوصا محمد سيد البشر المخصوص باحسن السر الموصوف بالتخلق باخلاق خالق كل خير مستمر صلى الله عليه وعليهم ما دامت السموات والقمر فى الطلوع والبزوغ على كل من آمن وكفر وعلى كل بر ونجره **والصلوة** على رسوله افضل الرسل الماحى لكل اديان وملل بما اتى من الله الخالق البارى المصور انه لتاج النبوت كالدرر وبيت الرسالت كاللبن المستقر المتتمم لذلك السر محمد حميد مجد هو كاسمه محمد وآله الذين نزل فى شانهم من الرب تعالى من كل عيب منهم **كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ**

**اُخرِجَتْ لِلنَّاسِ آمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔**

امابعد فقد اجتمع العقول و اتفق آراء علماء الفحول
ان العلم مستحسن و الجهل مستهجن فی کل شئ من حیث هو
هو۔ واحسنها و ازینها العلم الدینی لاسیما علم اللّٰه فیٓ وهو من
تعلیم اللّٰه من غیر وساطت ملك و نبیی بالمشافهة و
والمشاهدة وعرفانه ووجدانه طرقٌ و قوانین و
وصولٌ وبراهین لایعلمها الا العلماء باللّٰه ولا یطلع
علیها الا الخواص من عباد اللّٰه وهم الذین قیل فی تسمیتهم
اهل الرشاد هم الهداة هم الدعاة هم لسادات هم القادة ماسلك
سالكٌ وما وصل واصلٌ الا بارشادهم وهدایتهم فمن
اقتدی بهم اهتدی ومن بغی علیهم ضلّ و اعتدی
وضعوا للوصول برب الارباب والدخول فی ذلك الباب
هو العارف العازف هو السالك الهالك هو القابض الطافر
هو البصیر الباصر ولذلك الشان جعلوا فی میدان البیان وعلّموا
من نوع الانسان طریقت السلوك للوصل الی الرب مالك
الملوك تلقینات و تعلیمات مراقبات و محاسبات ولتصویرها
وتحقیقها و تبینها و تقریرها امر والمترشدین باربعة اشیاء
ترك الدنیا بجملتها قلیلها وکثیرها و ترك اهلیها دنیئها
وعلیها بسهر اللیالی وصیام الایام والذکر علی الدوام
والتخلی من الناس الخاص والعوام ولذلك صنّفوا کتبا و
رسایل و اتو لذلك بحجج و دلایل۔ الشیخ المصنف هذا



**ابوالنجیب ضیاء الدین عبد القاهر سهروردیؒ**
من اعلم علماء عصره و افاضل مرشدی دهره صنّف کتابا
جهت الفواید وعمت العواید وسماه **بآداب المریدین**
والکتاب هذا وان سماه باسم یظن فیه ان ما به الا مسلك
اهل الارادت وسلوك اهل الاسترشاد هکذا طریقت الایجاد
ولکن فی کتابه من الحقایق والمعارف والمقامات من العلماء
الدین ومحققی اهل الیقین فلذلك بترجمته لیستفید
منها کل خاصی وعامی فان القوم اکثرهم ماوجدوا الوقتهم
فرصة الی تعلم علوم العربیة عدوها من الاشتغال
بالاشیاء الدینیة فلذلك یرتسبته و بالفارسیة قریبة
انه سهل الانقیاد قریبا من الفهم۔

**امابعد محمد یوسف** الملقب بہ گیسودراز دو سہ بار این کتاب را
ترجمہ کردہ است ہم بہ تطویل وہم بایجاز۔ برائے ہر کہ کردم او آنرا بدل وجان
گرفت وضنتے وغیرتے دریں باب کرد کہ بکسے نداد۔ ایں چہارم کرت باشد کہ
ایں کتاب جدید القدر وعظیم الخطر را ہم بفارسی کردم وہم شرح عربی بنشتم۔ زمانہ
آخر است تاریخ ہجرت ہشتصد وسیزدہ رسید اللہ اعلم پس آں باشد ہم کسے
قدمے در سلوک نہد وطلب وصول خداوند سبحانہ در سر او افتد و بہ اسباب وصول
مباشرت شود۔ ایام فتنہ ومحن است علامات قیامت خروج دجال طلوع آفتاب
از مطلع مغرب باشد وغلق باب توبہ شود وظہور دابۃ الارض پیدا گردد ونزول
عیسٰے روے نماید اکنوں طلب کہ سلوک کہ مرشد کہ روندہ کہ اللہ اللہ اللہ کار
بجائے است من کہ اقل وارزل ایں طایفہ باشم مردم گویند شاید ختم این کار برین

شخص شود بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

شیخ مصنف از زمانہ خویش نالید و از ان زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشد اکنوں بما چہ رسد بنیاد کار خراب شدہ است و رہا بربستہ اند جز یک شرزے باقی نماندہ است تا کدام نیکبخت باشد کہ بہمہ مشقت و محنت دران شرز در آید و دران خانہ نزول کند۔ ہان و ہان گوش دار کہ من چند سخنے را ترجمہ میکنم بحیثیتِ کسے ازین نصیبہ گیرد۔ مستعینًا باللہ انہ رفیق شفیق و بالاجابت جدیر و حقیق۔

## فصل ۱

فصل ۱

**قولہ** "اجمعوا علے ان اللہ تعالیٰ واحد لا شریک لہ ولا ضد لہ ولا ند لہ ولا شبہ لہ"۔ اجماع صوفیان است کہ خدائے تعالیٰ یکے است نہ بشمار یعنی اینچنیں نیست کہ از وہ یکے گویند یا از پنج یکے گویند بلکہ یکے بحقیقت یعنی فرد حقیقی است او را درین یگانگی ہیچ شریک نیست و دیگر در خدائی او ہیچ کسے انباز نیست و او را ضدے نیست یعنی چنانچہ سیاہی مر سپیدی را ضد بجائے سپیدی سیاہی باشد و یا بجائے سیاہی سپیدی باشد او تعالیٰ بریں صفت نیست یعنی او را مثلے و مخالف نیست یعنی شخصے ذاتے را تصور کند مثل خدائی او و او مخالف باشد نہ این تصور ہست نہ آن مخالفت و بعضے گویند ضد و ند یک معنی است یعنی مترادف اند ہیچ یکے بصفتے از صفات او مانند نیست۔

**قولہ** "موصوفٌ بما وَصَفَ بہ نفسہ مسمی بما سَمّیٰ بہ نفسَہ"۔ وصف کردہ شدہ است بچیزے کہ او ذات خود را خود وصفت کردہ است یعنی اینچنیں نیست کہ ما قادر خواندیم ما رازق خوانیم ما خالق خوانیم ما او را عالم خوانیم بلکہ او ذات خود را خود بدیں صفت خواندہ است



خود را ازل نام نہاد و الہ نام نہاد و اللہ نام نہاد این نیست کہ ما او را نام نہادیم موصوفٌ بما وصف بہ نفسہ مسمی بما سمی بہ نفسہ یک معنی دارد۔

**قولہ** "لیس بجسم فان الجسم ما کان موتلفًا والموتلف یحتاج الی مُوَلِّفٍ ولا بجوھر فان الجوھر ما کان متحیزًا والرب سبحانہ و تعالیٰ لیس بمتحیزٍ بل ھو خالق کل متحیز وحیز ولا ھو بعرض فان العرض لا یبقی زمانین والرب واجب البقا ولا اجتماع لہ ولا افتراق لہ ولا ابعاض لہ ولا یزعجہ ذکر ولا یلحقہ فکر و تلحقہ العبارات و تعینہ الاشارات ولا تحیط بہ الافکار ولا تدرکہ الابصار وکل ما یصورہ الوھم او حواہ الفھم فاللہ بخلافہ" او تعالیٰ تن ندارد زیرا چہ تن عبارت از آنست کہ او را از چند چیز ساختہ باشند از خاک و آب و باد و آتش از سودا و صفرا و بلغم و دم۔ او تعالیٰ اینچنیں نیست کہ او را از چیزے ساختہ باشد و دیگر تن او را میگویند کہ او را اعضا باشد و او ازین منزہ است زیرا چہ جسم اینست کہ او را از چند چیز ساختہ باشد و آن چیزے را کہ ساختہ باشد آن چیز را سازندہ باید پس این محتاج بسازندہ باشد و او سبحانہ از احتیاج منزہ و مبرا است و دیگر سازندہ از ساختہ سابق باید و او سبحانہ و تعالیٰ قدیم ہیچ یکے برو سابق نہ ولا بجوھر و خداوند تعالیٰ چنانچہ جسم نیست جوہر ہم نیست ازین جوہر این مراد است کہ بمقابلہ عرض باشد و عرض او را گویند کہ او را تن نباشد کہ او را دو زمان بقا نباشد و عرض بے جوہر نباشد یعنی وجود عرض معلق بوجود جوہر است زیرا چہ جوہر چیست کہ جائے باشد و او تعالیٰ از جا منزہ زیرا چہ او خالق ہر جائے است و خالق ہر باشندہ بجائے۔ و سبحانہ و تعالیٰ عرض نیست زیرا چہ عرض را در دو زمان بقا

نباشد

نباشد وخداوند تعالیٰ واجب البقا وفنا بر وروا نیست وہموارہ بود وباشد وہست یعنی این چنین نیست کہ دو چیز بجمع آمدہ است واو شدہ است۔ واینچنین نیست کہ چیزے ازو جدا شود۔ والبعاض ندارد یعنی اینچنین کہ او بعض از کلی است یا کلی است کہ بعض وارو یعنی اینچنین نیست کہ اورا چیزے مغیر افتد یعنی بجنباند ومغیر او باشد چنانچہ انسانرا غضب مزعج می باشد وفرح کذلک چنانچہ انسان عاذکرے کنند کہ اورا مغضب افتد یعنی اورا در غضب آرد۔ وہیچ اندیشہ بدو نرسد یعنی ہرچہ اندیشہ کند بداند ویا او اندیشہ مند و ......[عله] شود یعنی اینچنین نیست واو در ہیچ عبارت نیاید وہیچ اشارتے اورا معین نتواند کرد چنانکہ یکے را گوئی انت یا ہذا او معین شود واو تعالیٰ ازین منزہ است زیراچہ او لطیف است ولطیف مشار الیہ نشود وافکار محیط او نشود یعنی ہیچ فکرے انچہ اوست اورا محیط نشود ودیگر اگر فکرہائے ہر متفکرے جمع شود اورا محیط نشود والبصار اورا مدرک نشود یعنی بصرے اورا بیند وندانند کہ چہ چیز است وکدام کس است او واندازہ حدے ورسمے ندانند کہ از جملہ جنسہا وفعلہا بیرون است ہر چیزے کہ اورا وہم تصور کند کہ چنین چیز است واو چنین چیزے خواہد بود او غیر آنست وہر چیزے را کہ فہم حاوی شود او غیر آنست۔

**قولہ "فان قلت متی فقد سبق الوقت کونہ وجودہ"** یعنی اگر تو پرسی کہ کے باز است کہ خدا است خطا کردہ باشی زیراچہ متی عبارت از زمان است واین سخن ہیچ مسلمانے نگوید زیراچہ زمان آفریدۂ او زمان نبود کہ او بود یعنی اورا آغازے وانجامے نیست او ہمیشہ بود وہمیشہ باشد وہمیشہ ہست وہر کرا این اعتقاد نیست مسلمان نیست۔

---

[عله] درنسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو گشتہ است



**قولہ "فان قلت کیف فقد احتجب من الوصف ذاتہ"** اگر تو گوئی او چہ گونہ است یعنی خوب یا زشت یا سپید پوست یا سیہ رنگ یا دراز یا کوتاہ این نیز غلط است زیراچہ ذات او ازین صفت ممتنع است حاصل او چہ باشد کہ او بیچگونہ وبیچون است این صفتہا کہ گفتیم ہمہ مخلوق اوست او خالق این صفات صفات مخلوق خالق را نباشد وخالق از صفات مخلوق منزہ۔

**قولہ "فان قلت این فقد تقدم علی المکان وجودہ"** واگر پرسی تو خدا کجا است این پرسیدن ہم خطا است زیراچہ این عبارت از مکان است ومکان آفریدۂ او وجود خالق از مخلوق مقدم۔

**قولہ "علت کل شئ صنعہ"** وہر چیزے کہ موجود شدہ است سبب وجود او صنع اوست فعل اوست کردِ اوست اگر نکردے آن چیز نشدے اگر اینجا این سخن گویند کہ علت کل شئ ارادتہ ہم درست آید زیراچہ ہرچہ ہست خواست اوست وجود ہر چیز تابع ارادت اوست۔

**قولہ "ولا علۃ لصنعہ"** یعنی آنچہ کند بہ سببے وغرضے نباشد

**قولہ "لیس لذاتہ تکیف"** یعنی ذات اورا کیفیتے نیست وکیفیت نتوان گفتن ہمانچہ بالا گفتم۔

**قولہ "ولا لفعلہ تکلیف"** این سخن دو معنی دارد یکے آنکہ کسے برو سخت کند ودشوار کند این مکن واو سبب آن بکند اینچنین نیست ومعنی دوم اورا در کردن فعل دشواری نیست ہرچہ خواہد شود ہرچہ خواہد کند۔

**قولہ "احتجب عن العقول کما احتجب عن الابصار"** چنانچہ بصرہا وچشمہا نمی بیند عقل ہم چنانچہ اوست در نمی یابد۔ شیخ فریدالدین عطارؒ دو سہ بیتے مناسب این گفتہ است۔

**نظم**

سبحان خالقے کہ صفاتش زکبریا — در خاک عجز میفگند عقل انبیا

در صد ہزار قرن خلق ہمہ کائنات — فکرت کنند در صفت عزت خدا

آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ — دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

**قوله** "لان العقل على مثله يدل" زیرا چہ عقل رہ ہیچ خود بر د عقل مخلوق رہنمائی بمخلوق کند خالق در فہم او کجا در آید۔

**قوله** "والعقل آلة العبودية لا اشراف له على الربوبية" وعقل آلت عبودیت است یعنی عقل این رہنمائی کند کہ از بندگی او چارہ نیست لا آلة الربوبية یعنی بہ عقل بندگی شناختہ شود یعنی او را بندگی چونہ باید کردن وچگونہ باید کردن وعقل را بر خدای وپروردگاری خدا اطلاع نیست۔

**قوله** "ليس ذاته كذوات ولا صفاته كصفات" یعنی ذات او ہمچو ذات ہای دگر نہ وذات واجب الوجود یعنی ہموارہ بود وہمیشہ ہست وہمیشہ باشد وذاتہای دیگر ممکن الوجود یعنی نبود شد وامکان آن وارد کہ برود یعنی حادث است بقائے ذاتی ندارد چنانچہ آسمان وزمین وماہتاب وآفتاب وعناصر اربعہ۔

**قوله** "ولا وصف لسمعه وليس معنى العلم نفى جهل" وسمع او را صفتے نیست یعنی اینچنین باشد کہ او را گوشے باشد بلان آلہ میشنود چنانچہ انسان وسایر حیوانات را درون گوش پوستے ہست آواز سخن بدو میرسد بران پوست میزند بر مثال دف از وآواز میخیزد واین میشنود میداند کہ چنین چیزے گفتند یا آوازے کریہے یا لذیذے ہست دل بدان محظوظ میشود در سمع باری این صفتہا نیست ہر مسموعے کہ ہست آنرا میداند ومی شنود نہ بدین صفت یعنی این کہ گویند باری عالم است نہ بمقابلہ جہل یعنی چیزے کہ نمیدانست دانست



اینچنین نیست بہر چیزے کہ آنرا او عالم است ازلاً وابداً او عالم است۔

**قوله** "ولا القدرة نفى العجز" یعنی بمقابلہ عجز نیست او قادر مطلق است یعنی اینچنین کہ در ہر کارے عاجز بود اکنون قادر شد او ازلاً وابداً قادر است بر ہر چیزے کہ ممکن است

## فصل ۳

**قوله** "واجمعوا على اثبات ما ذكره تعالى فى كتابه وصح عن النبى صلى الله عليه فى اخباره من ذكر الوجه واليد والنفس والسمع والبصر من غير تمثيل ولا تعطيل" وصوفیان اثبات کردہ اند برین کہ ہر چہ خداوند سبحانہ وتعالی در قرآن فرمودہ است وہر چہ از پیغمبر باخبار صحاح صحیح شدہ است آن ہمہ ثابت است وحق است چنانکہ ذکر ید قال اللہ تعالیٰ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ وذکر وجہ قال اللہ تعالیٰ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ وذکر نفس قال اللہ تعالیٰ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وذکر سمع وبصر قال اللہ تعالیٰ البصير وهو السميع واین ہمہ کلمات را صوفیان اثبات کردہ اند کہ این ہمہ ثابت است وحق است بغیر تشبیہے وتعطیلے این ہمہ اثبات شود اما متعلق بہ تشبیہ وتعطیل نشوند وہمچنین ذکر قدم ومجی ونزول واتیان این حق وثابت است بغیر تشبیہ وتعطیل۔

**قوله** "كما قال عز اسمه لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" خداوند تعالیٰ گفت ہیچ چیز ہمچو مثل او نیست از نفی مثل نفی مثل ثابت شد وحال اینست او تعالیٰ ہر چہ شنید نیست بشنود وہر چہ دید نیست ببیند وبغیر آنکہ تشبیہے وتعطیلے باشد وبعضے این 'کاف' را زایدہ گویند لے لیس مثلہ شی بیت

گویم بہر زبان وہمہ گوش بشنوم — وین طرفہ بین کہ گوش وزبانم پدید نیست

**قوله** " وسئل بعضهم عن الله تعالیٰ فقال ان سألت عن ذاته لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وان سألت عن صفاته فهو اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ "
صوفی را از خدائے تعالیٰ پرسیدند گفت اگر از ذات خداوند پرسی در فہم وہم گفتار نیاید ہیں قدر توان گفت لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ اما من میگویم ہو ہو لا ہو الا ہو و اگر از صفات او پرسی گویم احد یکے است بحقیقت صمد بے نیاز از ہمہ و کسے را نزاوہ است و نزادہ شدہ است وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ و ہیچ یکے باوے کفاءت ندارد یعنی برابری ندارد و اینجا این آید چنانچہ کسے او را نزادہ و او کسے را نزاد و ہم ہیچنان او را زن و فرزند نباشد۔

**قوله** " وان سألت عن اسمه فهو الذی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ " و اگر از نام او پرسی گویم او تعالیٰ میداند ہر چہ بر ما شاہد است و میداند ہر چہ بر ما غائب است اگرچہ علم ہم از صفات اوست ولیکن باضافت شہادت و غیب این را نام نہاد۔

**قوله** " وان سألت عن فعله فكُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ "
و اگر از فعل او پرسی یعنی از کردن او پرسی پس این او را ہر ساعتے کار دیگر است یعنی یکے را بزیاند و دیگرے بمیراند یکے را عزیز کند و دیگرے را خوار سازد شخصے را تونگر کند و کسے را فقیر کند ہم ہیچنین افعال دیگر و ہم دران ساعت لطیف یکے را می زیاند و ہمدران ساعت دیگر را ہمیراند یکے فعلے با فعلے دیگر ضد و نقیض است مانع و دافع نیست یعنی بارادت او در ساعت واحد ہر چہ ہست شود۔



**قوله** " وقولهم فی الاستواء " گفتار صوفیان در مسئلہ استوا اینست کہ سبحانہ و تعالیٰ گفت اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى معنی از روئے لغت پارسی اینست رحمٰن بر عرش برابر است یعنی چنان نشستہ است کہ تمام عرش را در گرفتہ است تعالی الله عن ذلك علوًا كبيرًا این معنی بروجہ نسبت کہ او شستہ تمام عرش را در گرفتہ است این صریح کفر است و ہیچ عاقلے برین اعتقاد ایمان ندارد۔ درین مسئلہ میان علماء گفت شنیدے ہست محققان و متدینان و صوفیان می گویند انچہ انس علیہ مالک میگوید انس علیہ مالک را پرسیدند ازین مسئلہ او گفت استویٰ از روئے لغت معلوم و ہمانچہ ما پارسی نوشتیم و کیفیت غیر معقول یعنی مفہوم عقل نیست یعنی در دانش عقل نمی آید و ایمان برین واجب زیرا چہ خدائے تعالیٰ فرمود اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى بہر مراد او کہ خدا گفتہ است ما را ہم بدان ایمان است از کلام انس این معلوم شد اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى از قبیل متشابہات چنانچہ قدم و ید و کف و اصابع در شرح عربی درین محل بیان تمام ترکردہ ام اینجا باز گردانیدن حاجت نیست۔

**قوله** " ما قال مالك بن انس رضی الله عنه حين سئل عن ذلك فقال الاستواء معلوم والكيف غير معقول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة " و سوال ازین بدعت است زیرا چہ صحابہ رضوان الله عليهم اجمعين اعتقاد ہمبران کردہ اند چنانچہ گفتیم۔

**قوله** " وكذلك مذهبهم فی النزول " گفتہ ام این سخن بالا نزول ہست ایمان آرند و کیفیت نپرسند این جملہ از باب تمثل است یعنی عرش محیط بجملہ اشیاء است ہمہ اشیا در شکم اوست کہ گویند الله سبحانہ مستوی

برعرش است یعنی تمام عرش را در گرفتہ است ازین تمثیل این آید کہ او بجمیع اشیا محیط است۔

## فصل ۳

**قولہ** "واجمعوا علی ان القران کلام اللّٰہ" اجماع کردہ اند برین کہ قرآن سخن خدا است

**قولہ** "وان کلام اللّٰہ غیر مخلوق" واجماع کردہ اند بدین کہ کلام اللّٰہ غیر مخلوق یعنی صفتے از صفات اوست قدیم است محدث نیست و درین مسئلہ معتزلہ خلاف دارند۔

**قولہ** "مکتوب فی مصاحفنا متلوٌّ بِالستنا محفوظ فی صدورنا" و کلام در مصحفہاے ما نوشتہ شدہ است و ہمین است کلام کہ زبانہاے ما میخوانند و ہمین است کلام اللّٰہ کہ سینہ ہاے ما یاد دارد۔ اینجا سخن است ترا تحقیق باید کرد و از ان چارہ نباشد بر جہانیان مشکل است بدانکہ کلام نفسی یعنی کلامیکہ در ذات باری تعالیٰ است حرف نیست صوت نیست ہجا نیست ترکیب نیست اول و آخر و میانہ نیست آن کلام را خواست خداے تعالیٰ جبرئیل را شنوانید تا او بہ پیغامبر رساند و آن قابلیت نداشت کہ بشنود حرفے و صوتے را آفرید کہ تا آن حرف و صوت حکایت از کلام نفسی کند آں کلام نفسی را برین حرف و صوت تعلق داد این حرف و صوت جبرئیل را شنوانید جبرئیل کلام نفسی بدین متعلق بود چنانچہ روح اعظم با قالب نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج است نہ داخل اما با قالب است چنانچہ بادشاہ با تمام ولایت داخل نیست خارج نیست و لے با تمام ولایت خود ہست ہمچنیں کلام اللّٰہ با حروف و صوت مخلوق و ہمین کلام اللّٰہ ہست کہ بہ تعلق حروف مکتوب است و ہمین است کہ بزبان ما متلو است و در سینہا محفوظ۔ ہرچہ حق حقیقت بود با تو گفتم خدا ترا فہمے روزی کند۔ اینجا عقول متنزلزل است

وفہوم



ومفہوم متحیر این مکتوب و این محفوظ و این متلو را کلام اللّٰہ خوانند و آن حقیقت بدین مجاز متعلق۔

**قولہ** "من غیر تعرض لکتابة ولا تلاوة فان السنة لم یردہ بذلک ولم یثبت انہ حرف او صوت وجب الامساک عنہ" بدین متعلق نشوند کہ این کتابت من است و تلاوت من است زیراچہ سنت بدین وارد نیست و از رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم منقول است کہ این کلام اللّٰہ است و این کلام نفسی با این حروف و اصوات ہم چنین است چنانچہ روح با قالب۔

## فصل ۴

**قولہ** "واجمعوا علی جواز رویت اللّٰہ تعالی بالابصار فی الجنة" واجماع صوفیان است کہ خداے تعالیٰ را بدین چشمے کہ بر روے است این حدقہ کہ ہست و روشنائی کہ درین حدقہ کہ ہست ہمبرین روشنائی کہ خداے را خواہند دید۔ من کہ محمد حسینی ام میگویم کہ خداے را بندگان باشند کہ ہم در دنیا بچشم دل بینند و ہمیں چشمے کہ بر روے است چشم منعکس میشود چشم دل میگردد و ہمبرین چشم می بیند۔ در فتاوی سراجی است رویت اللّٰہ فی المنام جایزة و انچہ مردم در خواب میں بینند آنکہ چشم دل می بینند ہمیں منعکس میشود در دل ہم چیزے را بخواب می بینند۔ در عقیدہ حافظی است روا باشد خدا را در خواب بیند زیراچہ سلف صالح خدا را در خواب دیدہ اند۔ اکنون بدانکہ این خواب کہ در دنیا دیدہ اند ہمچنین نیست کہ اینجا چیزے دیگر بہ بیند و فردا چیزے دیگر زیراچہ صفت باری است لایتغیر فی ذاتہ ولا فی صفاتہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان واختلاف الازمان پس ثابت شد کہ طالب صادق و مشتاق واثق جمال حضرت سبحانہ و تعالی بلا کیف

وکیفیة در دنیا بیند۔ یکے اندیشه باید کرد که سلف صالح ومشایخ طبقات خانمان برباد کردند بادیها گرفتند واز خلق بکلی عزلت داشتند وچهل گان روز ویگان ماه گرد طعام وآب نگشته اند وصمت وسکوت را ملازم حال خود کرده اند ودر ذکر ومراقبه غرق مانده اند این همه برائے چه بود برائے این قدر چندین برچه کنند۔ مردے بازن خود بغلطد سر فرج او بدست ساید وآن عورت سر ذکر مرد را هر یکے را نیت ایصال راحت دیگر باشد چندین درجات ومثوبات باشد برائے این را چندین بالا کشیدن ومشقت ویدن چه حاجت است نه آنکه طلب نقدے دامنگیر دل ایشان شده است۔ در لطایف قشیری است درین آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم من شرح الصدر المذکور فی القران ما هو قال علیه السلام نور یقذف فی القلب قیل وما امارت ذلك یا رسول الله قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله والنور الذی من قبله سبحانه نور اللوایح بنجوم العلم ثم نور الطوالع لبیان الفهم ثم نور اللوامع بزواید الیقین ثم نور المکاشفة بتجلی الصفات ثم نور المشاهدت بظهور الذات ثم انوار الصمدیت فعند ذلك لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کلا بل هو الواحد القهار اے عزیز جانها فدائے خاک پائے استاد ابو القاسم قشیری باد که چه پرده دری کرده است وچه جمال مطلوب عشاق بصحرا نهاده وعروس مقصود عشاق را بهمه پیرایه آراستگی آشکارا جلوه داده من این کلام را ترجمه میکردم اما سخن دراز خواهد شد این مختصر تحمل آن ندارد وایضا خالی از اشکال نیست۔ در جمله کتاب



محققان این سخن هست که سالک بجائے رسد دنیا آخرت گردد وآخرت دنیا شود اول به آخر انجامد وآخر به اول رسد وعلی هذا کدام محقق باشد او که رویت الله تعالیٰ را در دنیا منکر شود چون ازل به ابد رسد وابد به ازل قرار گیرد یک کلمه یک حرف بلکه یک نقطه شود محققان رویت الله تعالیٰ را کمترین حالات شمرند وشرک جلی خوانند لا حول ولا قوة الا بالله کجا افتادم اما این قدر بدان که هر که را طلب او در سر ش افتاد متصف به جمله حسنات ومبرات ومثوبات شد وغرق در دریائے عبادت وطاعت گشت۔

بیت

گر عیب من همین است که عشقش گزیده‌ام بخ بخ وان یرید عیونا علی العیوب

یکے باندیش چون کسے باشد او که این جهان وآن جهان برائے خدائے را گذارد جز خدا ورویش نیاید ونباشد بدانی اینچنین کسے را مادر روزگار کمتر زاید فلو کان فمحمد واهل بیته ومن کان مثلهم معهم

بیت

در جنبش آمد قافله مائیم وگرد کوے تو هر کس روان شد جانبے بیچاره عاشق سوے تو

اے فقیهه وجیهه اگر تو دیدار را منکری نزد تو حرام است حرامت باد اما طلب که انکار کرد که همه سعادات وخیرات وبرکات است۔ وآنچه از عائشه رضی الله عنها روایت کرده اند که او از رسول الله پرسید هل رایت ربك لیلة المعراج قال لا یعنی عائشه پرسید از رسول الله که خدائے را دیدی در شب معراج رسول الله گفت نه وهمچنین ابو بکر رضی الله عنه پرسید از رسول الله هل رایت ربك لیلة المعراج قال نعم ابو بکر پرسید از رسول الله خدائے را دیدی در شب معراج گفت آرے دیدم توفیق بین الحدیثین این باشد عایشه را گفت بدین معنی که محیط ومدرک او نشدم وبا ابا بکر گفت دیدم زیرا چه دیده بود۔ وسر چه بود که از عائشه آن نهان داشت واز ابو بکر نهان نداشت زیرا چه عائشه عورت است

ونادان وخورد است احاطت بمعارف الہٰی ندارد ضرورت در جہت وکمیت خواہد افتاد۔ آنکہ سرپوشے بود عائشہؓ طمع بر دروغ کرد و بار سول اللہ گفت کہ این دروغ مرا بدہ رسول اللہ اورا نداد او در قسمت انداخت عائشہؓ را دشوار نمود گفت لو کنت نبیا لعاملتنی بما یعامل بہ الانبیاء مع نسائھم اگر تو پیغامبری بودی با من آن معاملہ میکردی چنانچہ معاملہ پیغامبران با زنان خویش کردہ اند ابوبکرؓ طپانچہ زد گفت ہو النبیؐ او پیغمبر است رسول اللہ گفت مزن طپانچہ کہ او خرد است نمیداند۔ آن روزے کہ این آیت نازل شد قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰہِ یعنی آیت بتحقیق خدا شنید قول عورتے را کہ اے محمدؐ با تو جدل میکند و گلہ بحضرت خدا می برد عائشہؓ گفت رضی اللہ عنہا میان من ومیان عورت چادر پردہ بود می نشنیدم خدا شنید یقین دانستم خدا سر خفیان را می شنود بر اینچنین کسے کہ ایمان آورند بدین کہ خدا عالم سر خفیات است و بر رسول اللہ آن اعتراض کرد اگر گفتے کہ خدائے را دیدم نہ آنکہ او در تشبیہہ وتعطیل و اثبات جہت افتادے وتا چہ خیالات ووہمیات با خود گرفتے ضرورت بہ او گوید کہ ندیدم واین دروغ نیست بدان معنی کہ بالا گفتم وبا ابوبکرؓ گفت ویدم زیراچہ او عارف است ویدنی کہ لایق دیدار او باشد و ہمچنین دیدہ است واین ہم گویند کہ عائشہؓ باجتہاد خود گفت کہ ندیدہ است نہ از وے شنیدہ است واین اصح است۔ ہان وہان اے یار عزیز واے برادر شفیق زہے نیکبخت کہ تو ئی اگر طالب دیدار حقی زینہار گفت محرومان نشنوی ابلیس در تلبیس وشیطان در شیطنت اللھم ارزقنا حبک وحب من احبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک بفضلک یا کریم یا وھاب یا رحیم یا تواب۔



**قولہ** "وانما نفی اللہ الادراک بالابصار لان ذلک یوجب کیفیۃ واحاطۃ ولیس کذلک الرویت والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبہ النظر بالنظر لا المنظور الیہ" قال الشیخ علی جواز رویتہ ازین سخن وہم آن رو در وا باشد ولیکن تحقیق اینست البتہ باشد سخن طریقہ جواب وسوال است یعنی جواز رویت گفتی وخداوند سبحانہ میگوید لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ شیخ جواب میگوید کہ نفی ادراک نفی احاطہ ونفی کیفیت کردہ است بیند ولیکن محیط بدو مدرک کیفیت او نباشد وآنچہ رسول اللہ فرمود ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر یعنی اینست تحقیق سرانجام خواہید دید پروردگار خود را چنانچہ مہ را در شب چہاردہ۔ رسول اللہ این نگفتہ است کہ او تعالیٰ ہمچو مہ شب چہاردہ باشد این گفتہ است چنانچہ مہ شب چہاردہ را می بینید دران ہیچ شبہ وشکے نیست درین ہم ہیچ شبہ نباشد کہ خدائے را نہ بینید پس این آمد کہ تشبیہہ نظر بہ نظر کرد از مرتبتے بہ مرتبتے این نگفت آنرا کہ شما می بینید ہمچو مہ است این گفت چنانچہ مہ شما می بینید ہمچنان خدائے را بہ بینید و بدانید کہ ما خدائے را بتحقیق دیدیم

**قولہ** "فی قولہ علیہ السلام ستروں ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رویتہ" ترجمہ تمام حدیث بتحقیق شما سرانجام بہ بینید پروردگار خود را چنانچہ می بینید مہ را شب چہاردہ در دیدن مہ شب چہاردہ ہیچ یکے مر دیگرے را مواخر نیست وہیچ یکے ندارد۔

## فصل ۵

**قولہ** "واجمعوا علی ان الاقرار والایمان بجملۃ ما

ذکر الله تعالی فی کتابه واجب وجاءت به الروایات عن النبی صلی الله علیه واله وسلم من الجنت والنار" واجماع صوفیان است ایشان قرار دارند و ایشانرا ایمان بدین تحقیق است که هرچه در کتاب الله گفته است وبه احادیث صحاح ثابت شده است آن همه حق است چنانچه بهشت مراد از مقامے است در وکوشکها است و باغها است و درختان اندهر جنس میوه و چشمهاروان وحور وغلمان وتختها واکل وشرب وجماع وآن ابدی است سرمدی۔ و دوزخ عبارت از مقامے است که انجا آتش میسوزد وآن آتش ازین بچند مرتبه بیشتر ومردم گنهگار خصوص اہل شرک وکفار و در وانواع تعذیبات و در و مار وکژدم وکلاب وهرچه مانند این باشد وآن مردمان که در واند در سوز واضطراب وآواز ونوحه وازو بیرون آمدن نه جا و وانه افتاده بسوزند۔

**قوله "واللوح"** ولوح تخته است بعضے گویند از ان مقصود تخته است در و اسامی جمله مخلوقات نوشته و رزق واجل نوشته اگر یکے کافرزاده است او را به نسبت او فرو نبشته اند فلان بن فلان و او مسلمان شد و او یکے از اولیا گشته از انجا خطے کشیده و میان اهل اسلام واولیا آورده اگر شجره من به بینی بدانی که عین صورت لوح محفوظ است و در و محو واثبات همه جاری است کسے را رزق زیادت کنند از انچه مکتوب است وهم چنین اجل یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ واین در کنار شاهد این فرشته ایست و سراو بتکیه عرش وطول او وعرض او ماشاءالله خدا داند تا چه قدر است و در لوح توریت وانجیل وزبور وفرقان مسطور است چنین گویند که در لوح آیتے نوشته پیدا شدے جبرئیل آنرا دیدے بر رسول الله رسانیدے وناسخ ومنسوخ هم از قبیل محو واثبات است۔



**قوله "والقلم"** طولے وعرضے ندارد وتراشے وقطے وشگافے نه اما چنین نماید یدِ غیب آن ید را انگشتے وکفے وقبضے ورانده نے نه چنانچه کاتب قلم رانی کند اما چنین نماید گوئی اصبعے هست وقلم را بدان اصبع گرفته راندنی هست چنانچه راندن آواز قلم کسے بشنود وگویند این قلم فرشته ایست ولوح هم فرشته ایست۔

**قوله "والحوض"** در بهشت حوض است چنانچه اینجا آبے گرد آمده می بینی واو لبها دارد وآب آن حوض سپید تر از شیر وشیرین تر از شهد وخوشبوتر از مشک وکافور است وگرد بر گرد قدحها نهاده اند مروارید وزبرجد واز زر ونقره ولعل بعضے گویند آن آبے روانے است آنرا حوض کوثر نامند وطول وعرض او خدا داند چه قدر است وآنکه گویند حوض کوثر پیش در بهشت است آن نه داخل بهشت است نه از بهشت خارج وچنین گویند چشمه ایست در بهشت وآن چشمه را ناودانے است از ره آن ناودان آب آن چشمه در حوض می افتد هرکه یکے قدحے از ان خورد تا پاک وتعب وتشنگی از و برود اما لذت آشامیدن دایم باشد۔

**قوله "والصراط"** صراط پلے است از موے باریکتر واز تیغ تیزتر و در وقت گزشتن از ان پل تاریکی باشد که از شب تار تاریکتر وهرکه بر پیروی انبیا مستقیم تر او در گزشتن آسان تر یکے آنچنان بگذرد که نداند که پل درمیان بود یا نه وآنکه نتواند گزشتن یا کافر است یا فاسق واین پل درمیان دوزخ وبهشت نهاده اند و دوزخی بلغزد و در دوزخ افتد وبهشتی در بهشت رود۔

**قوله "والشفاعت"** مطیعانرا رسول الله شفاعت کند وطاعت ایشان قبول افتد عاصیانرا شفاعت کند از عذاب دوزخ برهاند واولیا را مقام شفاعت باشد رسول الله از خدا اذن شفاعت طلبد رسول الله را فرمان شود پسر ان

خود را بگو تا شفاعت کنند۔

**قوله** "والمیزان" ترازوے است دو پلہ دارد ہر پلہ را سکان ریسمان است و آن ریسمان ہا متعلق بچوبے کہ از ان ترازو میباشد و در میان آن چوب ریسمانے کہ بدان بگیرند وزن کنند اعمال را متشکل با اجساد سازند بعضے جسد خفیف و بعضے جسد ثقیل بحسب آن گرانی و سبکی اعمال معلوم شود و آنکہ گویند کہ ازین میزان این مراد است چنانکہ میزان العروض چنانچہ بیتے را بعروض وزن کنند موزونی و ناموزونی و راستی و کژی معلوم شود کدام مصراع سبک آمد و کدام گران آمد ازین کہ گفتم کہ اعمال را متشکل سازند تا سبکی و گرانی اعمال معلوم شود و مثلاً رسول اللہ گفت کلمہ "سبحان اللہ یملاء المیزان" این کلمہ را متشکل بہ جسمے لطیف روشن کنند پلہ ترازو را مالامال گیرد و چنانچہ کلمہ سبحان اللہ ہم ہمچنان است چنانچہ گفتی میزان عروض آن سخن این را مباین نیست۔

**قوله** "والصور" صور مثالش سرون گاوے وحشی باشد فرشتہ یکطرف سوراخ سرون بدہن گرفتہ و دوم طرف کشادہ است چنانچہ کسے منتظر فرمان است چون فرمان شود یک ففے کہ او میزند ہر جا کہ جانیست بمیرد و دوم ففے کہ زند ہمہ مردگان بزیند۔

**قوله** "وعذاب القبر" و یکے از معتقدات اہل دین عذاب حسی در گور ہست دو فرشتہ آیند ایشان را منکر و نکیر و مبشر و بشیر گویند مردہ را زندہ کنند بنشانند روح مقابل او دارند بفیض آن روح تن مردہ زندہ شود آن مردہ را پرسند من ربك ومن نبيك وما دينك و مرد مومن چنانکہ در جواب گوید ربي الله و محمد نبيي ورسولي والاسلام ديني و کافر و مشرک خلاف این بگوید و کذلک از مومنے والعیاذ باللہ



کہ بے ایمان رفتہ باشد و فاسق از ہیبت آن فرشتگان متردد و مضطرب گردد و بستہ شوند اند کہ چہ گوید۔ اینجا با تو سخنے گویم و ہر سوگندے غلاظ و شداد و طلاق و عتاق گوی من بخورم کہ این سخن حق است و صدق است شخصے چون می میرد میداند کہ من مردہ ام و عشایر و اقارب و احباب کہ بروی می گریند او میداند کہ بر من میگریند و او بدین رنجہ میشود ناخوش میگردد و غسال کہ او را می شوید او میداند و با خود میگوید اگر مارا طہارتے خوبے کند خوب باشد و ہر ریمے کہ در اندام من است میخواہد کہ بہ مبالغہ رفع کند و روح مردہ از خوشبوئی حظے تمام دارد و این کہ بہ آب کافور میشویند و گلہا بروے می دارند ہم ازین سبب و چون کفن پیچیدن گرفتند او را خوش می آید کہ کفنے صافے سپیدے لطیفے بپیچند و بعد ازان کہ او را بر کردند بر جنازہ نہادند و بر سر گرفتند و بعد ازان کہ او را بر کردند روان شدند آرزو می برد کہ مرا درین صحن ساعتے فرود آرند تا من این در و دیوار و مسکن خود را وداع کنم و کسانیکہ با جنازۂ من نخواہند آمد ایشانرا وداع کنم و چون آن بر من آورند برائے نماز را فرود آورند آرزو دارد کہ مردے صالحے متقی امامت کند و خواہد کہ وقت نماز ہجوم مسلمانان باشد و چون بروند اگر ہنوز گور تمام نشدہ است او را فرود آورند او میداند این گور کہ می کاوند برائے آنزا تا مرا درین گور فرود آرند و دفن کنند و چون او را برائے دفن کردن را روان کردند در آن حالت شکستگی دارد کہ آن شکستگی را نہایتے نیست روح ہوائے دنیا را بکلی وداع میشود و فسحت و وسعت صحرائے جہان را وداع میکند و جاہ و عزت دنیا را بہ احباب و عشایر و اقارب بکلی ترک میدہد و چون در گور نہادند و سنگہا بر سینہ داشتند و مہر کردند و ہیچ منفذے نگذاشتند و بر سر آن تودہ خاک پر کردند و باز گشتند آواز رفتن

ایشان میشود آن حالت هر که هست ولی و نبی صالح و فاسق آن یک ساعت
چنان دشوار است که همی داند. گورے تنگے تاریکے تنهائی آن حالت دشواری
دارد روزے خواهد بود که من و تو آنرا احساس خواهیم کرد درین دشواری
ناگهان می بیند صورتے پیدا میشود با حسنے و جمالے و نمکے خندان که از دهن او
نورے بساطے میشود که از نور او تمام گور روشن می گردد آنچنان کشاده میشود
اگر اندک باشد مقدار صفت درک باشد آنصورت انواع پیرایه پوشیده
در دست در کمر در پا در گلو در سر و بوے از مشک و عنبر و کافور و گلاب خوشبوتر
و اگر ایشان را جمع کنند بدان بوے نرسد این شخص میگوید که درین تنهائی
و تاریکی و تنگنجه کیستی تو که مونس وقت من شده آنصورت میگوید آن نماز یکه تو
به اخلاص گزاردی و آن روزه که برائے خدا ایرا داشتی و آن هوائے نفس بر آن
قادر بودی تو برائے رضائے خدائے را از آن باز ماندی و هم همچنین یگان
یگان حسنات تمام را جمع کرده از آن حسنات صورتے ساخته اند مرا بر تو
فرستاده اند این شخص گوید یک ساعتے دیگر بمان که مرا بر تو انسے و قرارے
هست او گوید یک ساعت چه باشد تا تو درین گوری با توام آن شخص آن صورت
را معشوقه گیرد جمله هوا ها و لذتها و اقارب و عشایر و احباب تمام فراموش کند گوید
الحمد الله ازین دنیا پلید خلاص یافتم و دیگرے باشد که دران تنهای و تاریکی
برائے او را شخص پیدا شود سیاهے و دراز قدے دندانش مثال پیل و چشمها
مغاک گرفته و بینی با لبها چفسیده بوئے در وے که در هیچ پلیدی و مردارے
و مزبله نه و کلوبے بدست او و شعلهائے آتشیں از دهن او برون می آید این شخص
گوید که خود تنها را تاریک و تنگنجه خود افتاده بودم تو دگر کدام بلای که آمدی او گوید
آن فسقے که کردی و آن نماز که ترک کردی و آن دروغے که گفتی و هم برین قیاس



جمله سیه او یگان یگان بر و عرضه کند و گوید آن اعمال سیه ترا جمع کرده اند مرا ساخته اند
آن صورت منم بگوید برو از پیش او گوید کجا روم تا تو درین گوری من با توام درین
گفتار بیان حدیث رسول الله تمام گفته شد که القبر روضة من ریاض
الجنة او حفرة من حفر النیران و اینکه گفتم سوال و عذاب گور تمام
اثبات شد و انچه محمد غزالی در مضنون علی اهله[ع] گفته و انچه یونانیان حکمائے اسلامیه
سوال گور و جواب گور را تاویل کرده اند گفتار ما را هیچ آبے نیست شخصے میرد او را
پرکاله پرکاله کنند و در اطراف عالم انداز ند الله تعالیٰ آن تمام اعضائے او را
جمع کند برائے او را گورے سازد او را دران گور کند از و سوال گور و جواب گور آن
عذابے و راحتے که در گور است با وے شود و یکے را بسوزند و خاکستر کنند و خاکستر را
پراگنده کنند همین حکم دارد و انچه گفته ام یعلم الله بتقلید نگفته ام بتحقیق گفته ام
خدا و مصطفی و پیر بدین شاهد است و دیگر سوال منکر و نکیر گفتیم۔

## قوله "واخراج قوم من النار بشفاعت الشافعین"

یعنی مردے باشند به سبب فسقے که در جهان کرده باشند و از ان توبه نکرده
به سبب آن در دوزخ ایشان را عذاب کنند این مومنان فاسق را به شفاعت
نبی یا ولی از دوزخ برون می آرند۔

## قوله "والبعث بعد الموت" و صوفیان برین اعتقاد

مسلم دارند که بعد از مردن همین تن که گداخته است و خاکستر گشته باز از سر زنده
کنند و روح را بعض تعلق دهند چنانچه در حیات دنیا بود۔

## قوله "وان الجنة والنار خلقتا للبقاء" بهشت و

---

[ع] غالباً مراد از مضمون به علی غیر اهله است که تصنیف غزالی است

دوزخ آفریدہ شدہ اند و جاودانہ خواہند بود۔

**قولہ "وان اھلیھا فیھما مخلدون"** و ہمچنین بہشتیان
در بہشت و دوزخیان در دوزخ جاودانہ خواہند بود و دوزخیان ہمیشہ در عذاب
و بہشتیان ہمیشہ در راحت۔ نہ اینچنین است کہ بہشتیان از بہشت از بسیار ماندن
و تمتع گرفتن سیر گردند و دوزخیان از بسیار عذابے الفے گیرند عادت گیرند بلکہ ہر یکے
را لذتے تازہ تر باشد و عذابے تازہ تر باشد رد قول آن کسانے کہ میگویند کہ
از بسیار عذاب وجود دوزخیان چون انس گیرد پس آتش نخواہد سوخت یعنی
عذاب نخواہد شد۔

**قولہ "منعمون ومعذبون"** گفتم

**قولہ "من غیر اھل الکبایر من المومنین فانھم لایخلدون فی النار"** این ہمہ گفتیم آمدیم۔

## فصل ۶

**قولہ "واجمعوا علی ان اللہ خالقٌ لافعال عبادہ کما ھو خالق لاعیانھم کما قال اللہ سبحانہ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ"** اللہ سبحانہ جملہ تنہا را و جانہا را آفریدہ است ہمچنین ہر
فعلے کہ این جان و تن میکنند آن فعل ہم آفریدۂ خدا است۔ طاعتیکہ مطیع میکند
آن طاعت آفریدۂ خدا است و کذلک کہ معصیتیکہ عاصی میکند نمازیکہ مصلی
میگذارد و آن نماز و آن گزارندۂ نماز آفریدہ خدا آن زنا کہ زانی کرد آن زنا
کردن آفریدۂ خدا و ہم ہمچنین مومن و ایمان مومن و کافر و کفر کافر آفریدۂ خدا
اکنون بدانکہ آنرا خدا برائے بہشت آفریدہ است و در مظہر او آن افعال می آفریند کہ او لایق بہشت باشد۔



و کذلک آنرا کہ او را برائے دوزخ را آفریدہ است اینجا پرسند کہ چہ باشد این فعلے را کہ خدا آفریدہ است
و بمقابلہ آن عذاب کند نہ آنکہ این ظلمے صریحے باشد اکنون گوش دار و عقل را بکار
آر و این سخن ما را بنور ایمان فہم کن فردا آمنّا و صدقنا کافر را در حضرت بیارند
فرمان شود او را بمقابلہ کفر او در دوزخ باندازند کافر گوید کہ کفر مرا تو آفریدی و
بمقابلہ آن مرا عذاب میکنی نہ آنکہ این ظلمے صرفے است خداوند تعالیٰ بگوید آرے
ترا و کفر ترا از عدم صرف کہ او را مادہ و ہیولی نبود آفریدم و ترا و کفر ترا متجدد آفریدم
و تا تو بودی ترا و کفر ترا ساعۃً فساعۃً می آفریدم ترا با کفر زیانیدم و میرانیدم و تا
تو در حضرت من آئی ترا و کفر ترا آفریدہ میداشتم و این کہ در حضرت من آمدی ترا
و آمدن ترا و کفر ترا آفریدہ آوردہ ام و اینکہ ایستادہ در حضرت ما حجت میکنی
این ایستادن ترا و حجت گفتن ترا من می آفرینم و ترا کہ در دوزخ میفرستم ہر گامے
کہ تو ان طرف میزنی آن گام ترا و آن زدن گام ترا با تو و کفر تو متجدد می آفرینم
و دوزخ من آفریدہ ام و آتش را من آفریدم و سوختن و خاصیت سوختن در آتش من
آفریدم و آتش را بر تن تو من گماشتم و تن ترا کہ قابلیت سوختن دارد و آن تن را و قابلیت سوختن را
من میآفرینم و آن وجدان درد کہ از سوختن آتش تن تو می یابد این وجدان و آن
درد و این نار و سوز از وجدان درد تو من آفریدم و خلود در آتش من آفریدم اکنون اندیشہ
کن کہ ظلم از کدام دریچہ سر کشید در وے نمود۔ اے علما و اے صوفیہ و اے عقلا
نقابے کہ بر رخ عروس سر قضا و قدر بود محمد حسینی بحکم محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ
بہمہ آراستگی جلوہ دادہ است ہان وہان اگر مردانید نظارہ شوید کہ ہیچ مشکلے در میان
نماندہ است فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ بیان درستے فرمودہ اینقدر باید دانست
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود اذا ذکر القدر فامسکوا یعنی
لیس ھنا اشکال ولیس مجال قیل وقال فان کبیر المتعال بین

ماکان من الحال والاستقبال فان الامر ظاهر ایها الرجال
وغیر مایثبت وساوس وهواجس فی النفس شیخ فرمود کہ چنانچہ
اعیان مخلوق است افعال اعیان ہم مخلوق است برائے اثبات این سخن را آیت
کلام اللہ آورد قال اللہ تعالی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ معنی
اینست شمارا آفرید و عملے کہ شما میکنید آن ہم آفریدۂ اوست وَمَا تَعْمَلُوْنَ
اگر ما مصدریہ است معنی این باشد خلقکم وعملکم واگر موصولہ است
معنی این باشد خلقکم الذی تعملونہ این سخن محققان وموحدان صرف
است سخن معتزلی مشرک خلق آوردن مصلحت نباشد زیرا چہ ترجمہ دراز شود وسخن ناشائستہ
بیارم وور دفع آن کوشم نہ بے گمراہی آمدہ باشد۔

قولہ "وان الخلق کلهم یموتون باجالهم" واعتقاد
صوفیان است واجماع ایشان برینست کہ ہر کہ می میرد برائے او راہ مہلتے خدائے
تبارک وتعالی تعیین کردہ است بدان مہلت می میرد۔

قولہ "وان المقتول یموت باجله" وآنکہ کشتہ شدے میرد بمہلت خود یعنی
اینچنین نیست کہ اگر نمی کشتند نمی مردے برائے او را این تعیین بود کہ فلان وقت وفلان ساعت او کشتن میرد

قولہ "وان الشرك والمعاصی کلها بقضائه وقدره من غیر ان یکون
لاحد من الخلق علی اللہ حجة بل لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وانه لا یرضی
لعباده الکفر والمعاصی والرضا غیر الارادة" این سخن بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "ویرون الصلوة خلف کل بر وفاجر ولا
یشهدون لاحد من اهل القبلة بالجنة لخیر اتی به ولا
یشهدون علی احد بالنار لکبیرة اتی بها وصوفیان اعتقاد دارند
برین کہ نماز پس ہر نیک مردے وبد مردے روا باشد کہ بگذارند واین مسئلہ ہم



بالا رفتہ است۔ وگواہی نمی دہند بر ہیچ یکے کہ او بسبب عمل در بہشت برود رفتن
در بہشت بفضل اوست باہمہ اعمال حسنہ۔ فقیہان گویند حسنات نشان بہشت
است وسیئات نشان دوزخ است۔ صوفیان گویند کہ خدائے را دو بہشت است
ودو دوزخ است اعمال حسنہ بہشت نقد دنیا است ودنیا نمونۂ آخرت (و) اعمال سیئہ
دوزخ دنیا است ہر کرا بہشت نقد دادند او را بہشت وعدہ بدہند وہر کرا دوزخ نقد
دادند او را دوزخ وعدہ اندازند۔ یونانیان حکیمان فلسفہ بہشت حسی را منکر اند
وہم ہمچنیں دوزخ حسی را۔ ایشان بہشت معنوی میگویند ہمیں اعمال حسنات را
ودوزخ معنوی گویند ہمیں اعمال سیئہ را اکنوں دوست من اگر اعمال حسنات است
یا نشان بہشت داری بر قول فقیہہ ویا در عین بہشتی بر قول صوفی محقق وحکیم یونانی
ودوزخ برعکس۔ اینجا لطیفہ ہست۔ بہشت ہشت است وہشت جفت است
وجفت دلیل بر وصال دارد پس بہشت عبارت از وصول بجمیع مرادات باشد ودوزخ
ہفت است وہفت طاق است وطاق حکایت از فراق کند پس دوزخ عبارت
از حرمان جملہ آرزوہا باشد اللهم انا نسألك الجنة ونعوذ بك
من النار۔

قولہ "ویرون الخلافة فی قریش"۔ واعتقاد دارند کہ
خلافت در قریش است وخلیفہ جز قریشی نباشد وقریش مکہ است ودیہ ہائے
کہ گرد بر گرد مکہ است چنانچہ بنی تمیم وبنی عدی وبنی مخزون وغیر آن بسیار اند۔

قولہ "لیس لاحد منازعتهم فیها" ونیست منازعت
مر ہیچ یکے را با ایشان در حق خلافت نزاعے ومنازعتے۔

قولہ "ولا یرون الخروج علی الولاة وان کانوا ظلمة"
واعتقاد ندارند کہ بر والیان بخصمے برون آیند اگرچہ این والیان ظالم باشند بالقائے

وصول دین و این ظلم سخنے بر مالے دیا ایذائے و حسدے بغیر حقے اما قصاص ہمانچہ فقہا گفتہ اند۔

**قولہ** "ویومنون بالکتاب المنزلۃ والانبیاء والمرسلین" وایمان دارند بکتاب ہائے کہ از خدا بر انبیا منزل است چنانچہ توریت و زبور و انجیل و فرقان و صحفے کہ بر ابراہیم صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وایمان دارند بر جملہ پیغمبران کہ ایشان ہمہ از حق برحق آمدہ اند۔

**قولہ** "وانہم افضل البشر" وایمان برین دارند کہ انبیا بر جملہ بشر فاضل اند۔

**قولہ** "وان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضلہم" واعتقاد دارند برین کہ محمد رسول اللہ بر جملہ پیغامبران فاضل است۔

**قولہ** "وان اللہ تعالیٰ ختم بہ الانبیاء" وایمان دارند کہ خدائے تعالیٰ ختم بہ محمدؐ کردہ است یعنی بعد از و پیغامبرے نباشد۔

**قولہ** "وان افضل البشر من بعدہم ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ" رضی اللہ عنہما اجمعین واعتقاد دارند بعد بعثت رسول اللہ بہترین مردمان ابوبکرؓ بعد آن عمرؓ و بعد آن عثمانؓ بعد آن علیؓ "رضوان اللہ علیہما اجمعین"۔ وشیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رسالہ در عقیدہ نوشتہ و آنرا علم الہدی نام کردہ و در آنجا نوشتہ وامسک عن التفضیل۔

**قولہ** "ثم تمام العشرۃ" بعد ازین چہار نفر شش دگر اند طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ سعدؓ۔ سعیدؓ۔ ابوعبیدہؓ جراح۔ عبدالرحمن عوفؓ۔ سعد ابی وقاصؓ این شش را آن چہار عشرہ مبشرہ گویند زیرا چہ رسول اللہ ایشارا بہ بہشت بشارت



دادہ است آن چہار بر آن ترتیبے کہ گفتیم برین ہر شش فاضل اند و این شش بر دیگران فاضل اند۔

**قولہ** "ثم افضلہم الذی شہد لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ" انانرا کہ رسول اللہ گواہی بہ بہشت دادہ است ایشان فاضل اند چنانچہ حمزہ عبدالمطلب و عثمان مظعون و دیگران و بدریان باجمعہم۔

**قولہ** "ثم القرن الذی بعث فیہم رسول اللہ علیہ السلام" بعد ازین عقیدہ کہ گفتیم معتقد اینست کہ عہد رسول اللہ بہترین عہد ہا بعد از و عہد ابوبکرؓ پس از و عہد عمرؓ و چیزے عہد عثمانؓ۔ اما اینجا سخنے بہ اشباع در شرح عربی نوشتہ ام ہمانجا تتبع کن۔ و بعد ازین عہد تابعین و بعد آں تبع تابعین زیرا چہ درین دو عہد مردے بودہ اند چنانچہ شرط دین باشد بر آن رفتہ اند اما اینقدر بدان مذہب اعتزال و خوارج و مذہب روافض و مذہب جہمیہ و مذہب حنابلہ و مذہب مجرّہ ہم درین ایام خاصہ کہ صحابہ زندہ بودہ اند کہ این مذاہب سر بر کردہ اند۔

**قولہ** "ثم العلماء العاملون ثم انفعہم للناس" و بعد از ان علمائے کہ بمقتضائے علم عمل کردہ اند ایشان فاضل اند۔

**قولہ** "واجمعوا علی تفضیل الرسل علی الملائکۃ" و اجماع صوفیان است کہ پیغامبران بر فرشتگان فاضل اند و این فاضل و مفضول کہ گفتیم مراد قربت حق است و اطلاع بر اسرار و آنکہ ایشان تفضیل ملک بر رسول گویند نظر ایشان بر ظاہر طاعت است و ظاہر خلقت ایشان خبر از قربت حق و اسرارش چنانچہ معتزلہ و بعضے متکلمان۔

**قولہ** "واختلفوا فی تفضیل الملائکہ علی المومنین" وصوفیان

اختلاف کردہ اند کہ مومنان خواص و اولیاء مقربان حق ایشان فاضل اند بر فرشتگان
یا فرشتگان بر ایشان این اختلاف ہم برآن منوط است کہ با معتزلہ و متکلمانست۔

**قولہ** "وبین الملایکۃ تفاضل کما بین المومنین"
ومیان ملایکہ یکدیگر را تفاضلے ہست میان ایشان ہر یکے بر دیگرے فاضل است
فرشتگانے اند کہ ایشان را عالیان گویند ایشان از ہمہ فرشتگان فاضل اند مثلاً
سرائچہ زدہ اند کہ از دیبا و حریر و سندس و استبرق نیست و طولے و عرضے ندارد و میخہا
از زر و نقرہ و زبرجد و مروارید نہ و کذلک طنابہاے او اما چنین نماید گوئی طولے
و عرضے و دیبا و حریرے و میخہاے زر و نقرہ و شخصے پیش در او ایستادہ آن
جن و انس نہ ولے چنین نماید گوئی مردے ایستادہ چوبے بر دست چنانکہ
دربانانراست آن دست او را کفے و اصبعے و قبضے: اما چنین نماید و آن
چوب را درازی و پہنائی و کوتہی نہ و از زر و نقرہ نہ اما چنین نماید گوئی زرے
و نقرہ است یا زبرجدے یا مرواریدے اکنون آن سرائچہ فرشتہ و آنکہ ایستادہ است
آن فرشتہ است و آن چوب فرشتہ و طنابہا فرشتہ و کسے از درون سرائچہ بیرون
می آید سخنے می گوید آن ہم فرشتہ است ایشان را فرشتگان عالی گویند ایشان بر جملہ
فرشتگان فاضل اند۔ این حکایتے کہ گفتم مصدقے نباشد مگر کسے کہ مطلع است۔

## فصل ۷

**قولہ** "واجمعو علی ان طلب الحلال فریضۃ" اجماع
است کہ طلب حلال فریضہ است زیرا چہ خداے تعالیٰ حرام را منع کرد میان حلال
و حرام ضد۔ یک ضد ممنوع شد دوم ضد مامور آمد۔



**قولہ** "وان الارض لا تخلو من الحلال" روے زمین خالی
از حلال نیست اگر فرض کنم جہاں سربسر حرام گیرد از مخمصہ کہ باز دارد۔

**قولہ** "لان اللہ تعالیٰ طالب العباد بطلب الحلال"
وقول النبی علیہ السلام طلب الحلال فریضۃ و دلیل آخر
قد ما لقناہ من قبل و دلیلے دیگر بالا گفتہ ام۔

**قولہ** "ولم یطالبھم الا بما یمکن" و طلب الحلال فریضہ است
خدا طلب او فرمودہ و طلب کاریکہ در و امکان مردم باشد آن فرمایند محال نفرمایند
پس معلوم شد کہ روے زمین خالی از حلال نیست۔

**قولہ** "الا انہ یقل فی موضع ویکثر فی موضع" لیکن
اینچنین باشد در زمین بسیار باشد و در زمینے اندک و این نیز ہست در زمانے
بسیار باشد و در زمانے اندک۔

**قولہ** "فمن کان ظاھرہ جمیلا لا یتھم فی مالہ
وکسبہ" ہرچہ ظاہر او محمود باشد یعنی از حال او این احساس میشود کہ او مردے
ہست پنج وقت نماز بجماعت میگذارد و از مناہی محترز می باشد اینچنین کسے را
در مال او و کسب او گمان بد نبرند و برو وہم تہمتے نکنند مثلاً مردے نساج است
در حق او گمان نکنند در بافتن جامہ خیانتے وارد یا ندارد مال او از کدام وجہ است
و از کدام جہت است۔

## فصل ۸

**قولہ** "واجمعوا علی ان کمال الایمان اقرار باللسان
وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان فمن ترک الاقرار فھو کافر و

من ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق ومن ترك الاتباع فهو مبتدع" کمال ایمان برعایت این سه چیز است اقرار کند بزبان که خدا یکے است و محمد پیغامبر اوست برحق است چنانچه میگوییم لا اله الا الله محمد رسول الله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله وتصدیق بالجنان یعنی انچه بزبان اقرار کرد و بدل مصدق باشد یعنی هم همچنین است راست است درین شکے شبه شکے نیست واگر کسے بدل داند این دین راست است وبزبان گوید خدا یکے و محمد پیغامبر برحق است اما کلمه طیبه وکلمه شهادت نگوید او مسلمان نباشد۔

**قوله" وعمل بالارکان وعمل بالجوارح"** بدست وپاے وزبان یعنی نماز گذارد وروزه دارد وزکوة دهد وهرچه بشرط برو فرض شده باشد بجا آرد و دیگر نفس را باز داشتن از چیزے که خدا آنرا حرام کرده است وآن نیز داخل بعمل ارکان است۔ اکنون بدانکه اقرار بزبان وتصدیق بدل اصل ایمان است اما عمل بارکان رکنے زاید است واگر بعذرے از عذرها و موجبے از مواجب ترک صلوة کند یا فریضه دیگر او مسلمان باشد مگر آنکه مستحل یا مصر بر مناهی باشد علما حکم بکفر او کنند چنانچه رسول الله گفته است من ترك الصلوة عامدا ومتعمدا فقد كفر و دیگر میان اقرار وتصدیق این فرق است اقرار بعذرے ساقط شود چنانچه یکے را بقتل و برجم تخویف کنند اگر درین محل ترک آرد کافر نباشد اما تصدیق رکنے اصل است که بهیچ وجهے احتمال سقوط ندارد فمن ترك الاقرار فهو كافر هرکه بغیر عذرے اقرار ترک آرد او کافر است وهرکه با وجود اقرار دل مصدق نیست



او منافق است۔ اکنون این قدر بدان که این اقرار واین تصدیق شامل است مر واحدانیت خدا را ورسالت محمد را اگر درمیان این دو چیز یکے فوت شد ویا شکے در خاطر آمد او مسلمان نیست۔ این که گفتیم تصدیق واقرار بالوازم ولواحق او همان من قبل گفتیم" ومن ترك العمل فهو فاسق" هرکه عمل ارکان را ترک آرد او فاسق باشد مومن باشد اما مومنے فاسقے۔ فسق چیست از روے لغت التجاوز عن الحداے مرد فاسق ظالم۔ درین مثال یکے اندیشه کن دو حلقه فرض کنیم یکے حلقه را حلقهٔ اسلام نام نهادیم ودوم را حلقه کفر در حلقه اسلام نظاره شود روچه بینی نماز وروزه وتسبیح و پاکی نفس وتصدیق وخداپرستی وانچه مانند اینست ودر حلقه کفر لواطت وشرب خمر وزنا ومعاصی دیگر باشد اکنون هم تو بانصاف بگواے دوست من آن مسلمانے که خواهد فسقے کند او را از دایرهٔ اسلام بیرون باید آمدن در دایرهٔ کفر در آید آن کار کند اکنون این روا داری که خارج از دایرهٔ اسلام شوی وداخل در دایرهٔ کفر گردی۔ معتزلی گوید فاسق از اسلام بیرون آید اما در کفر نیاید اگر بمیرد بغیر توبه کافر مرده باشد و روافض وخوارج میگویند مومن بفسق کافر شود خدا بر ایشان رحمت کند که ایشان اصلا ایمان برجا داشتند گفتند که مومنے باشد ولے مومنے فاسقے اینقدر کردند جاے بازگشت نگه داشتند اما یک بلاے زاد که فساق دلیر شدند هرچه کنیم کنیم ایمان باقی است نشنیده که صوفیان میگویند المعصيت يزيد الكفر كما ان الحمى يزيد الموت یعنی گنه بکفر کشد چنانچه تپ نشان مرگ۔ وصوفی بزرگے دیگر گفته است المعصيت دهليز الكفر ودهلیز داخل خانه است اگر مردے خانه را فروخت در وقت فروختن نام دهلیز نه استد قاضی حکم کند که دهلیز داخل خانه است۔ آه در قرآن فاسق وظالم گوید وکافر او دار واے بدکار

بے انصاف نہ آنکہ مجازاً" کافر شدی آخر میان حقیقت و مجاز علاقہ باید۔" ومن ترك الاتباع فهو مبتدع" از اتباع مصطفی بگذرد و سنن او بجا نیارد او را مبتدع نامند چنانچہ قلندر و حیدری و مولہ و اگر با این صورت ترک سنت است و ترک عبادات باشد ایشان را ملحد نامند۔

**قولہ** "وان الناس يتفاضلون في الايمان" ومعتقد صوفیان است کہ مردم مومن در ایمان یکے بر دیگرے فضلے دارد و مثلاً یکے ایمان بیقین دارد شیطان از گناہے بر دل وسوسہ میکند مرد مومن بقوت ایمانی ببرہان انی و لمی بہ حجت عقلی و شرعی آنرا دفع میکند و علم یقین کہ بعدہ عیان باشد و یومی عین الیقین دارد و چہارمی حق الیقین فعلی ہذا ہر یکے در مرتبہ از دیگرے فاضل است اما در اصل اقرار و تصدیق ہر دو متساوی اند۔

**قولہ** "وان المعرفة بالقلب لا ينفع ما لم يتكلم بكلمتي الشهادة" این سخن عنقریب گفتہ ام بسیار کفار با من نشستہ اند و در معارف و حقایق با من سخن گفتہ اند و من با ایشان گفتم مصدق دین باشند و بحقیقت این اقرار کردند و مع ہذا این دو کلمہ نگفتند این تصدیق و این اقرار ہیچ نفع ایشان نکند۔

**قولہ** "الا ان يكون له عذر ثبت بالشرع" و این ہمہ بالا گفتہ ام۔

**قولہ** "ويرون الاستثناء في الايمان من غير شك بل على سبيل التاكيد والمبالغة لان الامر مغيب" و اعتقاد دارند در ایمان انشاء اللہ گویند نہ بر طریق شک بلکہ بر سبیل تاکید زیرا چہ کار حقیقت در غیب است کسے نداند تا عاقبت کسے بر چہ باشد۔



**قولہ** "وسئل الحسن البصري رحمة الله عليه امؤمن انت حقاً قال ان اردت ما يحقن به دمي ويحل به ذبيحتي ومناكحتي فانا مؤمن حقا وان اردت ما ادخل به الجنان وانجوا به من النيران ويرضى به الرحمن فانا مؤمن انشاء الله" از حسن بصری رضی اللہ عنہ پرسیدند کہ تو این ساعت مومنی بحقی جواب داد اگر از سوال این مراد داری کہ بمقابلہ خون بحق قصاص خون من ریزند یا آنکہ خون ریختن من روا نباشد از آنچہ مومنم و خوردن مذبوحہ من روا باشد و نکاح من با مسلمہ و مومنہ شاید پس من بحقیقت مومنم و اگر این مراد داری کہ من بدین ایمان این ساعت از دوزخ نجات یابم و در بہشت در آیم و خدا از من راضی باشد پس من مومنم انشاء اللہ۔ بدانکہ انشاء اللہ برائے شکے راست نہ برائے تاکید را۔

**قولہ** "استثنا في قوله تعالى لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ وليس هنا شك" خداوند سبحانہ و تعالی در کلام اللہ گفتہ است لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ معنی آیت این است بہ تحقیق و تاکید شما در مسجد حرام انشاء اللہ در آیند و خدائے را در در آمدن ایشان ہیچ شکے نبود محمد حسینی میگوید کہ رسول اللہ در مدینہ خواب دید و با رسول اللہ گفتند کہ اصحاب تو در مسجد حرام بصفت قصر و حلق در آیند رسول اللہ از مدینہ روان شد و صحابہ با وے از مدینہ آمدند۔ حدیبیہ مقامے است نزدیک مکہ قریش مانع آمدند درون آمدن نداوند معاہدہ شد کہ این بار آمدن ندہیم بار دیگر بیای آمدن خواہیم داد مردمے کہ ایشان را در دل شکے و گمانے بود وسوسہ در خاطر شد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گفتہ کہ در مسجد حرام در آیند بصفت قصر و حلق نہ مسجد حرام

ودیدیم و نہ حلق کردیم و نہ قصر ابوبکر رضی اللہ عنہ گفت رسول اللہ این نگفتہ کہ این بار درآییم رسول اللہ گفتہ کہ در آییم و آن تلکے باشد بار دیگر و رخواہیم آمد رسول اللہ بار دیگر بقہر و غلبہ آمد مکہ را فتح کردند بقہر و غلبہ و در آمدند زیارت کعبہ کردند و حلق و قصر کردند این آیت در شان این نازل شد لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ خدا راست کرد خواب پیغامبر خود را و آن خواب چہ بود لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ مقول خداوند تعالیٰ اینست این مقول رسول اللہ است کہ خواب اینچنین دیدہ بود پس انشاء اللہ نہ برای تاکید راہست این حکایت خواب رسول است۔

**قوله** "وسئل بعضهم عن هذه الاستثناء من الله سبحانه وتعالیٰ فقال اراد بذلك تادیباً بعباده وتنبیهاً لهم" بر آن تقریرے کہ شیخ معنی کلام اللہ گفتہ است از صوفی بزرگے این سوال کردند کہ چہ سر بود اللہ سبحانہ عالم الغیب والشہادۃ است استثنائے کہ در و گمان شک رود برائے چہ گوید آن بزرگ جواب گفت برائے تاکید را و برائے تنبیہ و تعلیم عبد را کہ او سبحانہ کہ عالم الغیب والشہادہ است در کلام خویش انشاء اللہ گوید شما را باید کہ ہر طریق بہتر و اولی بگوئید۔

**قوله** "علی ان الحق اذا استثنی مع کمال علمه لا یجوز لاحد ان یحکم" وہمان معنی کہ گفتیم با کمال علم انشاء اللہ گوید بر دیگرے اوجب والزم باشد۔

**قوله** "من غیر استثناء لقصور علمه ولذلك قال النبی صلی الله علیه وسلم فی اهل المقابر وانشاء الله



عن قریب بکم لاحقون ولم یکن شاکاً فی الموت واللحوق. بهم" رسول اللہ در گورستان گذشت و این سخن گفت انشاء الله بکم عن قریب لاحقون بتحقیق ما بہ نزدیکی انشاء اللہ بشما خواہیم پیوست و رسول اللہ در مرگ و پیوستن بمردگان شکے ندانست و با این ہمہ گفت انشاء اللہ پس انشاء اللہ برائے تاکید راست۔ اینجا دو سخن است یکے در موت لحوق شک نکردہ است عنقریب شک کردہ است و دوم موت امر طبیعی نیست امر ارادی و قصدی است میتواند بود از قدرت او ہیچ بعید نیست کہ یکے را آفریند و او را عمرے ابدی دہد چون موت متعلق بمشیت و ارادت او باشد پس انشاء اللہ درست آید۔

# فصل ۹

**قوله** "واجمعوا علی اباحة الکسب والتجارات والصناعات" صوفیان اجماع کردہ اند کہ سالک را مباح باشد کہ کسب کند چنانچہ نساجی و خیاطی و غیر آن و تجارت کالا از جائے بجائے بردیا ہم در شہر بستاند و آنرا ہم در شہر بجے بفروشد بسیار مشایخ این ہر دو کار کردہ اند۔

**قوله** "علی سبیل التعاون علی البر والتقوی من غیر ان یری ذلك سبباً لاستجلاب الرزق" کسب برای آنرا میکنند کہ بر نیکوکاری و پارسای یاری دہد و این نباشد کہ این سبب برائے رزق است اگر این نکنم بگرسنگی میرم۔

**قوله** "وان السوال آخر کسب المرء ولا تحل المسالة

لغنی ولا لذی مرأۃ سوی" وبتحقیق سوال آخر کسب مرد است وروا نباشد مرغنی راکہ سوال کند وغنی کسے باشد کہ قوت آن وقتے کہ اوست بروباشد نہ اینچنین کسے را سوال روا باشد ونہ کسے راکہ باقوت است۔ حاصل این سخن اینست اگر کار برین کشد کہ اگر سوال نکنم بخورم بعض فرایض ازمن فوت شود لابدی باشد کہ سوال آن بکند بخورد۔ خواجہ من میفرمود پس آنکہ کار بدین کشد اقامت فرایض نتواند کرد شب را روبہ پیچد ودرے چندے شیئاً للہ گویان بگذرد آنقدر کہ گدا اے افتد کہ سد جوع او شود باز ماند شیخ کہ فرمود اورا بہ پیچد براے آنراکہ آبرو نرود ومرد خسیس نگردد گدائی را پیشہ نسازد۔ لقمہ گدائی شیرین ہمتی است بایزید گدائی میکرد وکاسہ بردست داشت شہبازے دگر گفت طیفور گدائی ازمن آموز بردرے ایستادہ خواستے کردپر کالہ کہ یافت ہمانجا ایستادہ خوردہم ہمچنین دوسہ در گشت خورد آبے طلبیدہ آشامید گفت بایزید گدائی ہمچنین کن این کہ در کاسہ جمع کنی بخوری این گدائی نباشد ذخیرہ باشد یک پرکالہ در کاسۂ تو دوم چہ می خواہی این تمام کن بعد آن دگر طلب۔ وآنکہ بالا گفتم آخر کسب المرء اگر بکسر خا باشد یعنی این باشد آخرین کسبہا گدائی است یعنی اگر ہیچ کسبے نماندہ باشد آخرین کسب گدائی است ودر کتب سلوک دیدہ ام السوال احد اکساب المرء او من احد اکساب المرء

# فصل ۱۰

**قولہ** "واجمعوا علی ان الفقر افضل من الغنا اذا کان مقرونا بالرضا" اجماع صوفیان است کہ فقر از غنا فضل دارد کسیکہ بدرویشی راضی باشد درویشی او بر تونگری دیگران فاضل است۔



**قولہ** "ولذلک اختارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشار الیہ بذلک جبرئیل علیہ السلام حین عرضت علیہ مفاتیح خزاین الارض علی انہ لاینقص لہ مما عند اللہ جناح بعوضۃ فاشار الیہ جبرئیل ان تواضع فقال ارید ان اجوع یوما واشبع یوما فاذا جعت تضرعت الیک واذا شبعت حمدتک وذکرتک وشکرتک" قصہ اینست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر فاطمہ رضی اللہ عنہا آمدہ وفاطمہ در از درون بستہ بود رسول اللہ فرمود در بکشا گفت کہ برہنہ ام گفت چیزے در برداری ہمان بہ پیچ بیا در بکشا گفت آن قدر گلیم نیست کہ تمام اندام پوشیدہ شود ردا را از برون انداخت گفت گلیم فرو پیچ ورد را بالا کن در بکشا فاطمہؓ ہمچنان کرد رسول اللہ سخنے حکایتے کہ می گفت فاطمہ خاموش بود رسول اللہ گفت چرا با من سخن نمی کنی فاطمہؓ گفت یا رسول اللہ حمل بے ادبی نشود گرسنگی مرا چنان ضعیف کردہ است کہ قوت سخن نماندہ است جامہ کہ پیش شکم رسول اللہ بود دور کرد سنگے بر شکم بستہ نمود گفت اگر این سنگ در شکم بستہ نباشد من ہم سخن گفتن نتوانم ہمدرین حکایت بودہ اند جبرئیل علیہ السلام کلید ہاے گنجہاے روے زمین بردست کردہ گفت یا رسول اللہ خدا ترا اسلام میرساند ومی گوید اہل بیت تو مشقت بسیار می بینند این کلید ہا بستان نبی بادشاہ باش گفت مرا این خوش نمی آید کہ امروز در دنیا اہل بیت من تمتع کنند فردا بحساب گرفتار شوند جبرئیلؑ درساعت رفت باز آمد گفت خدا اسلام میرساند ومیگوید بستان بشرط این کہ بر اہل بیت تو حساب نباشد رسول اللہ با ابوبکرؓ بمشورت پیوست ابوبکرؓ گفت اہل بیت تو مشقت بسیار می بینند چو بے حساب است بستان رسول اللہ رو طرف جبرئیل کرد جبرئیل سر را منحنی کرد رسول اللہ دانست کہ او مرا

میگوید تواضع کن و تواضع در فقر است با ابو بکرؓ گفت مَہْ یا ابن ابی قحافہ من
فقر اختیار کردم یک روز گرسنہ باشم و یک روز سیر روزے کہ گرسنہ باشم تضرع
کنم زاری کنم وقتے کہ سیر باشم شکر گویم۔ اینجا سخن بسیار است شیخ برائے این را
آورد کسے کہ فتوح رد میکند بدین حجت کہ رسولؐ اللہ رد کردہ است و دیگر او تمسک
میکند کہ رسولؐ اللہ برائے خود را این خواست۔ از اسرار درویشی من اینجانی نویسم
ترجمہ دراز خواہد شد۔

**قولہ** "و بھذا یحتج من یرد ما یعرض علیہ من الدنیا"
کیکہ میان صوفیان فتوح را رد کردہ است ہم بدین رد میکند ما یعرض علیہ
من الدنیا و احتمال دارد یکے کہ گفتیم دیگر کسے باشد میان این قوم کہ اللہ تعالیٰ
دنیا را برو عرضہ کند و او قبول نکند۔

**قولہ** "و قال النبی صلی اللہ علیہ و الہ و سلم اللھم
احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی یوم القیمۃ فی
زمرۃ المساکین" اے بار خدا مرا مسکین بزیان و مرا مسکین بمیران و فردائے
قیامت مرا در گروہ مسکینان برانگیز۔

**قولہ** "و لو سال اللہ ان یحشر المساکین فی زمرتہ
لکان لھم الفخر العمیم و الفضل العظیم فکیف و قد سالہ
ان یحشرہ فی زمرتھم" شیخ میفرماید اگر رسولؐ اللہ از خدا این خواست
کردے کہ مسکینان را در گروہ من برانگیز این مسکینان را شرفے عظیمے و فضلے
عمیمے بودے بزرگی ایشان کسے کم رسیدے پس چگونہ باشد و چہ بزرگی باشد
کہ گفت مرا در گروہ ایشان برانگیز۔ ازین جملہ معلوم شد کہ فقر و مسکنت بہتر
از قبول دنیا است۔ قصہ این ست کہ رسولؐ اللہ میان اصحاب صفہ آمد فقر ایشان



مسکنت ایشان و مشقت ایشان دید و بہ و لے خوشے با خدا و بفراغت نشستہ اند
رسولؐ اللہ را این حالت خوش آمد این دعا کرد و نیکو سخنے است کہ شیخ فرمود کہ غایت شرف آنست
کہ گفت مرا در گروہ ایشان برانگیز قضیہ در معنی عکس مطلوب می نماید گوئی اینچنین میگوید
کہ مرا با ایشان و ایشان را با من متحد کن من با ایشانم و ایشان با من اند مرا با ایشان
کن سخن باریک است نیکو فہم کن۔

**قولہ** "و امر اللہ تعالی بالصبر معھم فقال سبحانہ
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ الایۃ" معنی این ایت اینست اے محمد حبس کن
نفس خود را با کسانیکہ میخواہند پروردگار خود را شب و روز ایشان درین دعا ویدا
خدا را می خواہند و مراد ایشان رضا او و ایشان فقرا بودہ اند و رسولؐ اللہ
را فرمان میشود خود را در صحبت ایشان بدار پس معلوم شد فقر از غنا بہتر۔ اینجا
اینقدر بباید دانست رسول اللہ را فرمان میشود کہ در صحبت ایشان باشد نہ برائے
آنرا کہ رسولؐ اللہ در صحبت ایشان اکتساب کمالے کند بلکہ فرمان میشود در صحبت
ایشان باش تا ایشان را تکمیلے شود چنانچہ داؤد علیہ السلام را فرمان شد
یا داود اذا رایت لی طالبا فکن لہ خادما و دیگر با ایشان صحبت
کن و ایشان را در صحبت خود بدار تا امت دیگر را تشریفے و ترغیبے شود و این مردمان
اینچنین مردمان اند و این کار چنین کار است کہ رسول اللہ در صحبت ایشان میباشد
و دیگر ولایت با نبوت اتحاد دارد و معجزہ و کرامت ہر دو یکے اند آنچہ از نبی آید معجزہ گویند
و آنچہ از ولی آید آنرا کرامت گویند و آنکہ گفتیم برائے تکمیل ایشان در صحبت ایشان
باش بدانکہ تکمیل لفظے است شامل ہر جمیع کمالات را ضرورت است طالب را کہ
ملازمت صحبت مرشد کند زیرا چہ طالب در اثنائے سلوک ہر چیز مشاہدہ میشود و

نمیداند که چه چیز است لابدی باشد که پیش مرشد گوید مثلاً در واقعه خویش نورے دید سپیدے یا سرخے یا کبودے یا دسنجانے وکذالک الوان دیگر چنانچه لون سیه که آخرین الوان است این را آخرین الوان گویند و بعد ازین انوار بے لون بیند این همه او نداند که چه دیدم و چه می بینم او را پیش مرشد باید گفت مرشد آنرا بیانے فرماید از چیزے باز دارد و چیزے را فرماید ملازم شود انواع بسیار است آوازے بشنود و نداند آن آواز از حضرت یا از مرد غیب دیگر است یا از ارواح خلاصه است یا از غیب در غیب آمده است احتیاج به پیر لابدی است اگر پیر نباشد حل این مشکل که کند پس ضرورت فرمان آمد رسول الله را وَاصْبِرْ الایة تا تکمیل ایشان شود اینجاها بسیار سخن است اما نمونه مینمایم۔ و دیگر فرمان شد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ الایة تا ایشان را تقویت باشد مجاهده و ریاضتے که ایشان میکنند بر ایشان آسان تر بود و موارد و مواهبے که بر ایشان از خدا آید آن همه بحضرت مصطفیٰ گذرانند و تاویل و تعبیر آن رسول الله فرماید و دیگر ساعةً فساعةً ایشان روے مبارک او بینند ربط قلب ایشان بظاهر ضرورت او درست تر و سالم تر بود و دیگر آنکه از خدا بر مصطفیٰ آید و او میان ایشان باشد البته پرتوے نصیب ایشان گردد و وجود او میان ایشان باشد ایشان را باوے شمرند و دیگر چو او میان ایشان اخلاقے و افعالے و اعمالے که از وے صادر شود ایشان هم بدان مستفیض و مستفید گردند و ایشان هم همان کنند۔ مرید را با پیر بودن اینقدر منافع و مواهب است که از حد عد و حصر بیرون است۔ چون نباشد رضیع با مرضعه و ولید با والده مُرَبِّیْ یا مُرَبِّیْ همانا بقیاس آر فواید از حد و عد متجاوز است آن قدر که بوقت آمد نوشتم۔

**قوله** "فان احتج محتج لقوله صلی الله علیه وسلم



الید العلیا خیر من الید السفلی و قال الید العلیا تنال الفضیلة باخراج ما فیها والید السفلی تنال المنقصة بحصول الشیٔ فیها" سخن طریقه جواب سوال است که شما فقر را بر غنی فضل دارید رسول الله صلی الله علیه وسلم میفرماید دست دهنده بهتر از دست خواهنده و استاننده است از حدیث رسول الله این تقاضا کرد که غنی فاضل بر فقیر باشد زیرا چه دهنده است و فقیر ستاننده این سخن را شیخ جواب میفرماید که دست دهنده فضیلت یافت بسبب آنکه آنچه در دست داشت آنرا برون کرد و دست استاننده که ذلیل و ناقص گشت سبب آنکه مردار را او بدست گرفت همین لفظ رسول الله دلیل برین کرد که فقیر بر غنی فاضل است باز اینجا سوال کنند که اگر بر دست غنی چیزے نبودے اخراج آن نکردے فضیلت نیافتے باز برین آمد که غنی راجح است شیخ این سخن را جوابے فرود خواهد فرمودن۔

**قوله** "ففی تفضیل السخاء والعطاء دلیل علی فضل الفقر لانه لو کان مِلْكُ الشیٔ محمود الکان بذله بالعطاء مذموما فمن فضّل الغنی للانفاق والعطاء علی الفقر فهو کمن فضل المعصیت علی الطاعت لفضل التوبة وانما فضل التوبة لترك المعاصی المذمومة وکذلك فضل الانفاق وانما هو اخراج المال الملهی عن الله عز وجل" پس در سخا و عطا دلیل بر فضل فقر است نه بر غنا زیرا چه سخا و عطا بحصةٍ و قسمةٍ غنی را فقیر میکند پس فضل فقر بر غنا آمد زیرا چه اگر غنا باصله محمود بودے سخا و عطا ضرورت مذموم گشتے و همچنین نیست کسے که غنا را تفضیل دهد بر فقر سبب فضل سخا و عطا او بکسے ماند که گنه را فضل دهد بر طاعت بسبب فضل توبه و این غلطی فاحش است فضل توبه نیست مگر بنا برین که معاصی باصله مذموم است آنرا ترک آرد و روے بطاعت کند این توبه

فضیلت دارد بنابرین کہ شئے مذمومے را ترک آورد و بشئے محمودے مشغول شد پس معصیت را بر طاعت فضل نتوان داد بنابر فضل توبہ ہم ہمچنین غنا را بر فقر نتوان فضل دادن بنابر سخا و عطا۔ سخا نیست مگر عبارت از برون کردن مالے کہ از خدا و از طاعت خدا باز دارد و فعلی ہذا باز فقر فاضل بر غنیٰ باشد زیرا چہ او اخراج باز دارندہ میکند انچہ مانع راہ خدا است آنرا از خود بدر میکند۔ مُغنا

## فصل ۱۱

**قولہ** "الفقر غیر التصوف بل نہایت بدایتہ وکذلك الزھد غیر الفقر و لیس الفقر عندھم الفاقۃ والعدم فحسب بل الفقر المحمود الثقۃ باللہ تعالی والرضا بما قسم اللہ" و فقر دگر است و تصوف دیگر بدین معنی کہ فقر جزوے از تصوف باشد کہ بدایت تصوف نہایت فقر است پس آنکہ فقر بکمال رسد آغاز تصوف شود و ہمچنین زہد ھم غیر فقر است زیرا چہ فقر عبارت از خلو دست است از املاک و زہد ترك الملاك بعد تملك املاك و شیخ میگوید فقر عبارت ازین نیست کہ ہمین مجرد نیستی باشد بلکہ فقر محمود اینست کہ ثقت بخدا باشد یعنی او فقیر میدارد این ہم بدان استوار است و خوش بدین است کہ برائے مرا از خدائے قسمت فقر آمدہ است و اگر فقیرے است از سبب فقر دلے شکستہ دارد و بدان فقر راضی نباشد این فقر محمود نیست بلکہ مذموم است این فقرے است کہ غنا برین راجح است۔

**قولہ** "الصوفیۃ غیر الملامتیۃ فان الملامتی ھو الذی لا یظھر خیرا ولا یضمر شرا والصوفی ھو الذی لا یشغل



بالخلق ولا یلتفت الی قبولھم ولا الی ردھم" صوفی دگر است و ملامتی دگر زیرا چہ ملامتی کسے است کہ البتہ قصد او در آن است کہ ہیچ خیرے را با مردم پیدا نکنند و ہیچ شرے را از مردم پنہان نکنند ازین شر این مراد نیست کہ گنہے و معصیتے میکند و آنرا از خلق پنہان نمیدارد و آشکارا میکند بلکہ مراد این است کہ ذنب حال و زلت وقت او مثلا ملامتی صوم نفل را نمیخواہد کہ کسے برو مطلع شود و اگر بجائے می افتد کہ آنجا مردم بر صوم او اطلاع یابند از ان جایگاہ بجد ربیا باشد یا افطار میکند و ہم ہمچنین نمازے نفلے میگذارد و جاے دید کہ مزاحم خلق است نمیخواہد کہ آنجا نفل بگذارد کہ خلقے معتقد او شوند و صوفی وضع الشئی موضعہ میکند نظر او از خلق خاستہ است رد و قبول خلق نزدیک او پشک گوسفندے نمی ارزد او بدینہا التفاتے ندارد و ہمارہ وقت خویش را بخدا ماموړ و مشغول میدارد اما ملامتی مسکین از خلق و از رد خلق و قبول ایشان خلاصی نمی یابد۔

## فصل ۱۲

**قولہ** "واجمعوا علی ان ترك الاشغال بالمکاسب والصناعات والتفرغ للطاعات اجل وافضل لمن ترك الاھتمام بطلب الرزق" و اجماع کردہ اند صوفیان کہ این مردم بکسبے مشغول شود و صنعتے و حرفتے کند و بازرگانی کند این ہمہ را ترک آرند کہ مشغول بخدا شوند آنچنان کہ فرصت این چیزہا ندارند این بہتر و بالاتر باشد و ہم ہمچنین باید کہ اجماع مردم است تعلیم و تعلم علم برتر ہمہ چیزہا است باین ہمہ این را گذاشتہ اند بتوجہ تمام و بتزکیہ کمال مشغول شدہ اند و این بر ہمہ شرفے و فضلے دارد و آن شرف فضل دارد کہ در گفتار

واحصار نباید من ذاق عرف وآنکہ صوفیان ومشایخ کہ مردم رابرخود رہ دادہ اند وایشانرا ارشادے وتعلیمے برہ کردہ جز برائے رضائے پیر اطاعت امر بامرے نیست ۔

**قولہ** "وا تکل علی مضمون اللہ الا ان یستوی عندہ الخلوت والجلوت والمخالطت والعزلۃ ویصیر مشاھد القدرت فی کال حالۃ وتلیہ" وتوکل کردہ اند بدانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ ضامن رزق ہر جنبندہ شدہ است وہمچنین فرمودہ است وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا معنی اینست کہ ہیچ جنبندہ نیست مگر آنکہ رزق او در ذمہ کرم باری واجب است این شخص ہمہ اسباب واکتساب ترک آوردہ برین مضمون بر رزق او تکیہ کردہ ماندہ وبجد اچنان مشغول گشتہ کہ پروائے ہیچ چیزش نماندہ اینجا این سخن آید کہ مشایخ صفوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعضے از آنہا بودہ اند کہ باکتساب واسباب متعلق شدہ اند وخلق را برائے نصح وارشاد بخود راہ دادہ شیخ آنرا میفرماید مگر کسے چنین باشد کہ خلوت وجلوت نزدیک او برابر باشد واین کہ باخلق نشیند واز خلق عزلت گیرد در وقت او زیادتی ونقصانے نباشد وہمچنین شود کہ در ہمہ حال قدرت قادر را شاہد باشد واین تجلیات ملازم حال او گردد چنانکہ بہر کارے کہ او باشد وبہر حالے کہ او باشد کشف قدرت قادر کہ او مشاہد آنست از و مستتر نگردد ۔

**قولہ** "وقال بعضھم لا یکونوا بالرزق مُھتمین فتکونوا للرزاق مھتمین وبضمانہ غیر واثقین" یکے از صوفیان گفتہ است مباشید بر رزق او باہتمام تمام وآنکہ در طلب رزق غمگین نباشید کہ باہتمام واغتمام پس در رازق متہم باشید وبہ ضمانیت او استوار واثق نباشید ۔



**قولہ** "وقیل لبعضھم من این تاکل فقال لوکان من این لفنی وقیل لاخر من این تاکل فقال سل من یطعمنی من این یطعمنی" یکے را پرسیدند کہ از کجا میخوری گفت از جائیکہ معین بودے فنا پذیرفتے یعنی از خزانہ غیب میخورم وخزانہ غیب را نہایتے نیست ودیگرے را پرسیدند کہ از کجا میخوری گفت از وپرس کہ مرا میخوراند از کجا میخوراند ۔

## فصل ۱۳

**قولہ** "واجمعوا علی ان افعال العباد لیست سببا للسعادت ولا للشقاوت لقولہ علیہ السلام السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن اُمہ" واجماع صوفیہ است کہ کردہ بندگان موجب سعادت وشقاوت نیست زیراچہ رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است کہ نیکبخت کسے است کہ از شکم مادر نیکبخت است وبدبخت کسے است کہ از شکم مادر بدبخت است یعنی ہنوز او در وجود نیامدہ وفعلے از و نزادہ او را سعید وشقی کردہ اند فی بطن امہ دو معنی دارد یکے اینکہ فرشتہ در شکم مادر یکے می آید رزق او را واجل او را مینویسد وسعادت وشقاوت او را مینویسد دیگر بطن ام عبارت از تقدیر ازلی باشد ام اصل را گویند وبطن سر را گویند معنی این باشد نیکبخت اوست کہ در علم ازل او نیکبخت است وبدبخت کذلک ۔

**قولہ** "وان الثواب فضلہ والعقاب عدلہ والرضا والسخط نعتان قدیمان لا یتغیران بافعال العباد" وبہ تحقیق ثواب یعنی این کہ یکے را در بہشت در آرد این فضل اوست نہ بموجب عمل وآنکہ او را

در دوزخ اندازد آن عدل اوست نہ آن در دوزخ آوردن نسبت بظلم باشد
واین کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ را صفت برضا کنند وآنکہ صفت بغضب کنند این
ہر دو صفت اوست ہر دو صفات قدیم اند ازلی اند نہ آنچنان است کہ رضا بگردد
سخط شود وسخط بگردد رضا شود بر ہر کہ رضا دارد ازلی است وبر ہر کہ سخط دارد ازلی
است یعنی یکے را اگر کارے نیک بود رضا دارد تو بگوئی کہ از و راضی است واز انکہ
کارے غیر مرضی کند تو گوئی کہ از ان رضا گشت در غضب شد۔

**قولہ** "فمن رضی اللّٰہ عنہ استعملہ بعمل اہل الجنۃ
ومن سخط علیہ استعملہ بعمل اہل النار" از ہر کہ خدا خشنود است
او را توفیق بعمل نیک میدہد وانہ ہر کہ خدا برو در غضب است او را ابتلا بعمل بد
میکند حاصل سخن اینست بندہ مظہر افعال باری است ہر کرا برائے بہشت آفریدہ
است برائے او را عمل بہشتیان می آفریند وہر کرا برائے دوزخ آفریدہ است
در مظہر او افعال واعمال دوزخیان می آفریند۔

**قولہ** "ویرون الرضا بالقضا والصبر علی البلاء والشکر
علی النعماء واجباً علی کل حال" وصوفیان اعتقاد دارند کہ رضا بقضائے
او یعنی اعتراضے واضطرابے در قضا۔ او نکنند کہ در باب من چرا اینچنین شد
اگر بلائے بر کسے افتد آنجا صبر کنند وشکایتے نکنند وشکے نیارند وانچہ نعمتے کہ
بدیشان برسد یعنی نعمت صحت ونعمت ایمان ونعمت معرفت ووحدانیت ودیگر
نعمتہا بسیار است بران شکر گویند واجباً یعنی اعتقاد دارند کہ این کہ گفتیم بر ہر یکے
بہمہ حال واجب است ودر نسخہ "علی کل احد" است واین مناسب تر است

**قولہ** "وان الخوف والرجاء زمامان للعبد یمنعانہ
من سوء الادب فکل قلب خلا منہما فہو خراب" واعتقاد



دارند برین کہ بندہ کہ از عذاب خدا میترسد امید از رحمت او میدارد وہر دو ہمچو مہار اند
مر بندہ را یعنی چنانچہ دابہ را مہار می باشد ودر رو دو ریسمان است این خوف ورجا
بندہ را آنچنان است کہ او را از راست براستا وچپا شدن نمیدہند کشیدہ بمنزل
نامن میرسانند ہر دلے کہ از خوف ورجا خالی باشد آن دلے خراب است
یعنی ویلہ است۔

**قولہ** "وان الامر والنہی واحکام العبودیۃ لازم للعبد
مادام عاقلاً غیر انہ اذا صفا قلبہ مع اللّٰہ تسقط عنہ کلفۃ
التکالیف لا نفس وجوبہا" واعتقاد دارند کہ بتحقیق امرے از خدا آمدہ
است وانچہ خدا از ان باز داشتہ است لازم حال بندہ بہیچ وجہے ساقط
نشود مادام کہ عقل با وے باقی است لکن اینقدر ہست اگر بندہ را صفائے دل
با خدا باشد یعنی ہمارہ در حضور وتجلی او شد کلفت التکالیف از و ساقط شود
یعنی کلفت دشواری است وتکلیف تفصیل است مشتق از کلفہ یعنی بندہ خدا بذوق
وخوشی وخورمی پرستد ودرین پرستیدن او را مشقتے نباشد بلکہ لذت وراحت
بود تا گر مانعے ازین تعبد منع کند بلائے بزرگ ومشقتے عظیم بد و باشد کہ او بے این نتواند
ماندن از جملہ تلذذات وحیات این عبادت او را الذ واشہی باشد۔ اینجا معنی
وگر گفتہ اند اگر آن معنی گویم ودر جواب آن شروع کنم ترجمہ دراز شود وآنکہ گفتیم کلفت
تکالیف بخیزد اما نفس وجوب باقی است۔

**قولہ** "وان البشریۃ لا تزول عن احد ولو تُربِّعُ فی
الہوا غیر انہا تضعف تارۃ وتقوی اُخری" وصوفیان اعتقاد دارند
برین کہ از ہیچ یکے اندیشہ بشریت زائل شدنی نیست واگرچہ یکے آنچنان باشد
کہ در ہوا مربع شود بنشیند نہ اینچنین است کہ از و بشریت رفت ولیکن صفت ملکی

بر و غالب شد چنانچه ابدال و امثال آن لکن اینچنین است و در حق بعضے ضعیف شود وصفت ملکی غالب و در حق بعضے بشریت او قوی تر باشد۔

**قوله** "والحرية من رق العبودية باطلة ومن رق النفوس جايزة فی حق الصديقين" آزادی از بند بندگی باطل است یعنی هر که هست از نبی و ولی از بندگی خدا آزاد نشود اما شاید کسے از بند نفس خویش آزاد شود یعنی انچه نفس فرماید او بران نرود اما مالک نفس گردد و نفس مطیع و منقاد او شود این را نفس مطمئنه نامند و این در حق صدیقان است صدیق آنرا گویند که در احوال و اعمال با خدائے خویش صدقے دارد۔

**قوله** "والصفات المذمومة تفنى من العارفين وتحمد فی حق المريدين" وصفاتے که آن مذموم است غضب مفرط بهوائے نفس وشهوت مفرط محل و غیر محل وقت و غیر وقت کذالک اوصاف دیگر در حق شناسندگان خدا فانی گردد اما در حق مریدان چنانچه آتش افروزد و فرو شود و انگشت باقی باشد این نوع صفات ضمیمه در حق مریدان باشد۔ و آنکه گفتیم که عارفان را فانی شود مراد ازین اینست که صرف او بمحل باشد و آن صفات بصفت اعتدال شود و عارف غالب باشد و صفات مغلوب۔

**قوله** "وان العبد ينتقل فی الاحوال حتی يصير الى نعت الروحانيين" و بنده از حالے بحالے برمیرود تا آنکه روحانی گردد وصفت روحانیان این است اکلے و شربے و جماعے بے افراط گذاشت بحصه نفس چیزے باقی ماند که بدان قیام نفس است و دیگر صفت روحانیان طیر سیر است در هوا پرد و هوا پریدن را چند هیئت است یکے این است چنانچه نشسته است و ایستاده است همچنان در هوا رود و دیگر چنانچه کبوترے و پرنده دیگر می پرد و دیگر بهوا رود و چنانچه باد نماید



طرف علو میرود و دیگر صفت روحانیان که ظاهر شود و باز غایب شود چنانچه صفت ملک و جن شنیده۔

**قوله** "نتطوی له ارض" یعنی زمین را برو بپیچد و این را دو صفت است یکے آنکه تمام زمین را بپیچد مثال صفحه خوردے زیر پائے او باشد و دیگر آنجا که اوست مغرب و مشرق و جنوب و شمال پیش نظر او باشد و دیگر زمین پیچیدن اینست که مقامیکه بیک ماه یا به شش ماه تواند رسید یا کم و بیش او بیک ساعت برود

**قوله** "ویمشی علی الماء ویغیب عن الابصار" و بروے آب برود چنانچه کسے برنگے یا بر زمینے می رود و شاید آنچنان که کف پائے او به آب تر نگردد و یغیب عن الابصار گفته ام۔

**قوله** "وان الحب فی الله والبغض فی الله من اوثق عری الایمان" و دیگر اعتقاد دارند صوفیان یکے را دوست میدارند برائے خدا را و دشمن میدارند برائے خدا را که این استوارترین تنه ایمان است۔ شخصے را بینند که او خدائے را دوست میدارد و خدائے را بواجبی می پرستد او را دوست دارند دوستی برائے خدا را باشد و دیگر یرا می بینند که در گناهان مفرط و مصر است او را دشمن دارند آن دشمنی برائے خدائے را باشد و چنین هم باشد یکے را دوست برائے خدا را دارند و ثانی حال همو را دشمن برائے خدائے را دارند علی عکس حاله وکذالک العکس۔

**قوله** "وان الامر بالمعروف والنهی عن المنكر على من امكنه بما امكن" انچه در دین فریضه و واجب است دیگر یرا آن فرمودن و گفتن بر مردم واجب باشد فریضه باشد و انچه در دین منع است آن نکنند اگر کسے را بینند که بدان مباشر است بدانچه ممکن باشد منع کنند یعنی اگر ممکن است بدست منع کنند و هر که از جهت امر باشد به ضربے و یا به سختی باز دارند و یا بزبان به نصیحت آنجا

نیز بہ نصیحتے نرمے ویا بسختی ودرشتی واگر ہر دو ممکن نباشد بدل انکار کند ول او ازین منکر واین بدل انکار کردن بہ دو نوع است یکے آنکہ عقیدہ کند کارے کہ آن شخص میکند نیکو نمیکند ودوم بدل از خدا خواہد کہ خدا اورا ازین کار بازدارد ہم ازینجا گفتہ اند اول مرتبہ امرا است دوم مرتبہ علما است سیوم مرتبہ فقرا است۔

## فصل ۱۴

**قولہ** "واجمعوا علی اثبات الکرامات للاولیاء وجوازها فی عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی غیر عصرہٖ" وصوفیان اجماع کردہ اند صوفیان برین روا داشتہ کہ اولیاے خدا را یعنی مقربان خدا را کرامت باشد روا داشتہ اند کہ کرامت باشد نہ آنکہ شرط داشتہ اند کہ ولی نباشد مگر آنکہ اورا کرامت نباشد وکرامت عبارت از خارق عادت است چنانکہ خبر از چیزے آیندہ وگذشتہ گویند یا آنکہ فعلے از ایشان در وجود آید کہ از طاقت بشر بیرون است وروا باشد کہ این کرامت در زمان نبی ہم باشد ودر انصرام عہد او ہم باشد چنانچہ ابوبکر وعمر وعلی رضوان اللہ علیہم۔

**قولہ** "ونبوت الانبیاء لم یثبت بالمعجزة ولکن بارسال اللہ تعالیٰ ایاهم وانما یظهر للحق ما کان عند اللہ ثابتا" این نیست نبی بہ اظہار معجزہ نبی شود بلکہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ اورا بہ پیغامبری فرستادہ است او بدان پیغامبر است وانچہ از دست نبی خارق ظاہر میشود نہ ایچنین است کہ بدان معجزہ او نبی شد بلکہ انچہ شدنی نزدیک خداے تعالیٰ است در مظہر او ظاہر میشود۔



**قولہ** "والفرق بین المعجزة والکرامات ان النبی یجب علیہ اظهار المعجزة والتحدی بها" وفرق بیان معجزہ نبی وکرامات ولی اینست کہ نبی اگر مردم براے اثبات نبوت او را معجزہ طلبند واجب باشد بر نبی کہ اظہار معجزہ کند یعنی آن بیارد وآن نماید کہ کسے مثل آن نتواند آورد ونتواند نمود۔ بر نبی این واجب نیست معجزہ کہ ایشان طلبند معین آن بیارد اما البتہ چیز بیارد کہ ایشان بدان عاجز گروند چنانکہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ طلبیدہ اند او قرآن را آورد وگفت فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ کسے نتوانست آورد تا آنکہ فصحا بودند وبلغا بودند ودرین کار مہارت داشتند وعالی تر بودند اثبات معجزہ شد معجزات بسیار اما معجزہ کلام اللہ عند تحدی بود۔

**قولہ** "والولی یجب علیہ ان یکتم الکرامت ان یظهرها اللہ تعالیٰ علیہ" ولی را واجب است کہ کرامت را بپوشد مگر آنکہ بغیر اختیار او خدا بروے ظاہر کند یعنی او بغلبۂ وقت باشد بغیر اختیار او از وکرامت ظاہر شود یا آنکہ از خدا اذن یابد تا خدا فرماید کہ چنین کرامتہا اظہار کن یا آنکہ اختیار بدست او دادہ اند گفتہ اند افعل ما شئت ازین بیانے کہ شیخ فرمود واز آنچہ ما گفتیم فرقے در ذوات ایشان نشد بلکہ فرق بصفت شد اما ما میگوئیم میان معجزہ وکرامت ہیچ تفرقہ وتفاوتے نیست زیراچہ ہر دو فعل اللہ ہست اگر مظہر متبوع ظاہر شود معجزہ نامند واگر مظہر تابع ظاہر شود کرامت گویند۔

**قولہ** "وانکروا المراء فی الدین وندبوا الی الاشتغال بما هو لهم وعلیهم" وصوفیان انکار دارند کہ ستاہش کنند چنانچہ متعلمان در بحث ہاے یکدیگر ستاہش میکنند ودوست میدارند کہ مشغول باشند بچیزے کہ در حال مآل ایشان نفع باشد ودر حال مآل زیان نباشد

# فصل ۱۵

**قوله** " واجمعوا علی اباحة لبس سایر الانواع من الثیاب الا ما حرمت الشریعة علی الرجال لبسه وهو ما کان اکثره ابریشما " واجماع کرده اند هر جامه که صوفیان پوشند مباح است شاید مگر چیزے که شریعت بر مردان حرام کرده است چنانچه ابریشم و آن جامه که نامشروع است آنست که درو بیشتر بافته ابریشم باشد۔

**قوله** " ویرون الاقتصار علی الادون من الثیاب والخلقان والمرقعات افضل بقوله علیه السلام ما قل وکفی خیر مما کثر والهٰی " وانچه اندک باشد و بدان کفایت روزگار شود یعنی بنیه بدان باقی ماند چنانچه قوتے در شهر ما جوریست و چادر کمینه آنکه پر کالهاے جامه از گذرها برگیرند آن را بر هم نهند بدوزند مرقعه قوم اینست و خلقان جامه پاره۔ و ترجمه حدیث انچه اندک باشد از قوت و لباس آنکه بوقت نوئینده باشد یعنی بگرسنگی نمیری و برهنگی نمیری این بهتر است از آنچه بسیار باشد از خدا و از عبادت خدا باز دارد۔

**قوله** " ولانها من الدنیا التی حلالها حساب وحرامها عذاب " زیراچه انچه بسیار باشد از خدا باز دارد از دنیا است که در حلال او حساب و در حرام او عذاب۔

**قوله** " ولقوله علیه السلام من ترك ثواب جمال وهو قادر علی لبسه کساه الله من حلل الکرامت یوم القیمة " زیراچه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرموده هر که جامه که در پوشیدن آن در دنیا او را زیبائی و بزرگی هست و او را دست پوشیدن آن باشد براے خداے



ترک آرد و براے اتباع سنت مصطفی را ترک آرد و سیرت سلف صالح را براے آنکه این حظ نفس است حظ نفس به نفس نه هم خداوند سبحانه تعالے این ترک او را حلهٔ از حلهاے بهشت پوشاند۔

**قوله** " واختاروا لبس المرقعات لمعان منها انها اقل مؤنة واقل تخرقا وابقی علی صاحبها واقرب الی التواضع " و این اختیار لبس مرقع کردند براے چند سبب را یکے ازان اسباب اینست که به اندک مؤنت حاصل میشود همان که بگفتیم پرکالها افتاده از رهگذرها بر کرده اند بهم نهاده اند و دوخته اند و دیر ماند زیراچه ریسمان بر ریسمان نهاده و دوخته اند و بر صاحب خود بسیار ماند و نزدیکتر بتواضع زیراچه دران ظهور مسکنت است۔

**قوله** " والصبر علی الکد وتدفع الحر والقدولا مطمع لاهل الشر فیها " هر که مرقع پوشد بر و بدن مشقت صابر تر باشد زیراچه او گرانی دارد و برداشتن آن بر نفس دشوار است و دیگر مرقع جامه است خالی از بوے هم نیست و دیگر پس و برغوث و کیک و کنه در مرقعه مقر و مقام سازند و شاید موذئ دیگر هم تا آنکه من دیده ام مرقع فقرا درین هواها گرم در آفتاب می اندازند براے دفع این موذیات را و مرقعه دافع گرما و دافع سرما هم هست و دافع گرما چنه هست یعنی از سموم باز میدارد و دیگر به سبب برداشتن بار گران مردم خوے میکند بسبب خوے تمام اندام تر میشود و بعده ازان که باد میرسد راحتے میشود و در تن بواسطه خوے بلغمے که خوے غلیظ منجمد است تحلیل می یابد تا آنکه محموم را طبیب دو سه جامه بر تنش اندازد تا خوے کند و مسام موے کشاده گردد و هم بدین تدبیر تپ بشکند و دفع سرما ظاهر است و اهل شر که دزدی می کنند جامه که زیبا و بیش بها می باشد از مردم می ربانید درین ایشان را طمع نیست۔

**قوله** "تمنع من الکبر والفساد" واز کبر وفساد مانع است زیراچه صورت مسکنت وبیچارگی است مگر بدعویٰ پوشد وآنرا سبب رزق وبزرگی خویش ساخته است زهے مرد که اوست اینچنین سختی برخود اختیار کرده است وتفضیل برخوان واقران یعنی من چنیں کسے ام که اینچنین مشقت برخود اختیار کرده ام که هر کسے نمی تواند هم ازین چه که گفتم که مشایخ ما لباس علیه اختیار کروند۔

**قوله** "روی عن عایشة رضی الله عنها انها قالت امرنی حبیبی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا اطرح درعا حتی یرقعه" وعایشه رضی الله عنها روایت میکند که دوست من رسول الله فرموده است که جامه را از تن خویش دور نکنم تا پیوند نکنم گفته است دوست من این سخن از سر دوستی فرموده است درعاً گفته است مقصود اینست هیچ جامه از تن دور نکنم تا پیوند نکنم اما این در باب کسے است که او جامه بر تن میدارد تا آنکه کهنه شود برائے آنکه تا به پوشم اما گر نو پوشد وهم همچنان میدهد بعد ازان نو دگر پوشید تا کهنه پوشد این فضیلت بهتر ازان فضیلت است۔

**قوله** "وعن ابن عمر رضی الله عنه انه قال فی حدیث ذکره رایت النبی یرقع ثوبه" یا آنکه دید که رسول الله بدست خویش پیوند میکرد یا آنکه جامه رسول الله را پیوند دیده بود برحسب آن گفت رسول الله پیوند کردے۔

**قوله** "ورایت ابابکر رضی الله عنه یتجلل بالعباء" ودیدم ابوبکر رض را که او بزرگی کردے بپوشش گلیم ودیگر او بحالت خویش برون آمدے ورین حال که لباس او گلیم بودے۔

**قوله** "ورایت عمر رضی الله عنه یرقع جبته برقاع" ودیدم عمر رضی الله عنه که جبهٔ خود را بانواع پرکالهاے جامه پیوند کردے سپیدے کهودے سبزے وغیر آن وهمچنین گویند که هفت نوع بوده یکے از آن پلاس بود۔



**قوله** "وعن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال کان احب الالوان الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الخضر وثیاب اهل الجنة خضر" ودوست ترین جامها نزدیک پیغامبر سبز بود وحال اینست که جامهاے اهل بهشت سبز است زیراچه سبز چیزے تازے روشنی خوش آینده است نظر بر وکردن موجب ازدیاد بصر است وآنکه اهل بهشت را بیشترے جامهاے سبز است زیراچه ایشان را خلود است ورنگ سبز رنگ تازے ترے خوش آینده این نسبت بحیوان دارد۔

**قوله** "وما روی عنه علیه السلام انه قال خیر ثیابکم البیض فمعناه اجمل ثیابکم البیض والیقها لسایر الناس اذا تجملوا بها البیض" طریق جواب سوال می آرد یعنی تو گفتی دوست ترین جامها نزدیک رسول الله جامهٔ سبز بود وحدیث می آرد خیر ثیابکم البیض پس توفیق میان این دو روایت چونه می آید شیخ جواب فرمود معنی اینست بهترین جامها که مردمان با جمال باشند وچون خواهند برائے مردمان را جمال نمایند آن جامه سپید است آن جامه سبز لایق فقر است زیراچه مؤنت اندک دارد وصابون نمی طلبد وهر بار شستن حاجت نیست وجامه سپید زود رنگین میشود وهر بار شستن وصابون زدن جامه میشود۔

## فصل ۱۶

**قوله** "واجمعوا علی الاستحباب فی تحسین الصوت"

بالقران" واجماع صوفیان است کہ قرآن را بآواز خوب خوانند یعنی آہنگے گیرند کہ زمزم حرف کہ در اداے حروف باقصی الغایت تقصیرے نرود حرف بشرط اداشود و امالتے ومدے کہ آمدہ است بحکم خود اداے لطیفے شود چنین گویند رسول اللہ قرآن را در پردہ باخرزہ وحجاز خواندے پردہ باخرزہ وحجاز قرین اند۔

**قوله** "مالم یُخِلُّ بالمعانی" شیخ رعایت در اخلاق معانی کردو مار عایت در لفظ کردیم و در ہر دو رعایت یک معنی است۔

**قوله** "لقوله علیه السلام زینوا القران باصواتکم" زیراچہ رسول اللہ فرمود قرآن را بہ آوازہاے خویش بیارائید و این معنی مشاہدہ شدہ است شخصے قرآن میخواند درست مرتب و دیگرے می خواند باہنگے خوشے در دلہا اثر کرد وچشمہا روان شد خرقہا پارہ گشت گنہگار از گنہ توبہ کرد وغنی بذل مال کرد چہ گوئی تزئین قرآن بصوت حسن شد یا نہ بعضے گویند از قبیل قلب است اے زینوا اصواتکم بالقران گوئیم فلکن معنی ہم بدان معنی باز گردد کہ ماگفتیم۔

**قوله** "وقوله علیه السلام لکل شئ حلیة وحلیة القران الصوت الحسن" وشیخ تمسک بحدیثے دیگر میکند کہ رسول اللہ فرمود ہر چیزے را بصفتے [عـہ] آراستن او بآواز خوب است۔

**قوله** "ویکرھون القرآن بالالحان مقطعة" ور وانداشتہ اند کہ قرآن را بہ آوازے خوانند کہ الفاظ وحروف را ببرد یعنی درست نیاید۔

---

عـہ در نسخہ منقول عنہ بظاہر اینجا چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ ع ح



**قوله** "واما القصاید والاشعار فقد سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الشعر فقال هو کلام حسنه حسن وقبیحه قبیح" اما شیخ میفرماید شنیدن ازان اشعار وغزلیات ومدایح۔ حکم او ہمانست کہ رسول اللہ فرمود ھو کلام یعنی شعر سخن است اگر سخن قبیح باشد یعنی شعر سخن بقباحت باشد یعنی شنیدن او ممنوع ونوشتن او مکروہ واگر نیک است یعنی وعظ است وپند است ونعت رسول اللہ ہست وتوحید خدا است شنیدن وگفتن سخن مستحب ودانستن او مباح مقبول۔ حاصل ہمین بود کہ نویسا یندیم اما ترجمہ این بالقصاید والاشعار محکمہ این است کہ رسول اللہ فرمود کلام شعر سخن است سخن شنیدن گر نیک است نیک واگر بد است بد۔

**قوله** "فالحسن منه ما کان من المواعظ والحکم وذکر آلاء الله ونعمائه ونعت الصالحین وصفت المتقین فسماعه حلال وما کان من ذکر الاطلال والمنازل والازمان والامم فسماعه مباح وما کان من ھجو وشجو فسماعه حرام" آنچہ در شعر از جنس پندہا باشد وبیان حکمت باشد چنانچہ کسے گفتہ است

بیت
دی رفت وگذشت باز ناید فردا ۔۔۔ فردا آید واگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خود خوش باش ۔۔۔ رفتہ رفتہ است ہر آنچہ آید آید

وذکر خدا وذکر نعمتہاے خدا وآنکہ متقیان را صفت کنند وآنکہ صفت سلف صالح کنند پس سماع او حلال است وآن کہ ذکر ازان کوہا کند بلندیہا وذکر زمانہ یعنی گذشتہ چنین بود آنچنان کہ بود وزمانہ نقد اینچنین وامثال گذشتہ را سماع این مباح است واگر ذکر منازل وازمان وامم براے پند دادن وبراے تجربہ کردن ودانستن آنکہ ہر کہ نیک کرد باوے چنین شد وہر کہ بد کرد باوے چنان شد پس علی ہذا سماع این حلال باشد وانکہ از جنس ہجو باشد شجو مرادف

ہجو است شنیدن آن حرام است۔ واگر کسے براے فہم رعایت حسن شاعر نظر کند مشو
یحتمل کہ مباح باشد چنانچہ کسے گفتہ است محتسب واندزون فاواوہ کاکیررا
شادباش محتسب فاواوہ کاکیر زن۔

**قولہ** وماکان من وصف الخد والقد والشعر
ومالیوافق طباع النفس فمکروہ الا لعالم ربانی یمیز بین الطبع
والشہوت والالہام والوسوسۃ قد امات نفسہ بالریاضات
والمجاہدات وخمدت بشریتہ وفنیت حظوظہ وبقیت
حقوقہ" وانچہ از جنس خالے ورخسارے وموے وزلفے وخندۂ ورفتارے
وانچہ موافق طبع نفس بشری است اہل دیانت ومروت را شنیدن آن مکروہ باشد
شیخ میفرماید مکروہ است مگر عالم ربانی را۔ عالم ربانی او را گویند کہ عالم از رب علم
گرفتہ باشد بغیر واسطۂ کسے عالم ربانی او را گویند کہ مطلع بر صفات واسرار
ذات او بود وعارف بتمثلات وتشکلات صفات او باشد مثل صفت رحمت
متصل بصورتے حسنے ملیحے شود انچہ از حسان وملاح آید او را در نظارہ باشد
چون حکایت خد وقد وغیر آن بشنود آن تشکل بر نقد وقت حاضر شود یا بروے تجلی
شدہ باشد از گویندہ بیتے بشنود واین یاد دہاند شنوندہ را اگر یہ وآہے وکشادگی
وخوشی پیش آید چنانچہ رسول اللہ فرمود رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن
صورت صفت رحمت متمثل متشکل بہ احسن صورت شد رسول اللہ در آینۂ
تشکل صفت او جمال رب العالمین ویدگفت رایت ربی فی لیلۃ المعراج
فی احسن صورت فوضع یدہ علی کتفی فوجدت بردھا

---

ع‍ه این عبارت در نسخہ منقول عنہ ہمچنیں است ومفہومش ظاہر نیست۔



فی قلبی... کرد پس خنکی آن کف را در خویش یافتم از بیان این صورت ظاہر مقصود
ایثار رحمت است پیش از شیخ ما شیخ نظام الدین قدس سرہ العزیز صوفیان در سماع
ابیات کشادہ می شنیدند چنانکہ ذکر مقامات احوال چنانچہ تسلیم و رضا۔
شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کشادہ شنید۔ **بیت**

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

اما شیخ نظام الدین در پردۂ خال وزلف خد وقد شنیدہ۔ خوش لباسے
است کہ اجنبی مطلع نیست اکنون ایچنین عالم کہ گفتیم شاید زلف خال قد خد بشنود
بلکہ او را مستحب باشد بلکہ لایق او ہمچنیں بود شیخ میگوید کہ ربانی اوست کہ میان
طبع وشہوت ومیان الہام ووسوسہ تفرقہ تواند کرد این شخص ہمان کشتگان غمزہ
معشوق را ہر زمان از لطف جانے دیگر است کہ ذکر او کردیم زیرا چہ نفس او بسبب
ریاضت ومجاہدہ مردہ است وریاضت ومجاہدہ ہمانست کہ او را بر خلاف دارند
زیرا چہ آتش بشریت او کشتہ شدہ است حظہاے نفسانی او فانی شدہ است
حقوق اللہ ویا حقوق نفس او باقی ماندہ است۔

**قولہ** "کما قال اللہ تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ
الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ" اے محمد بشارت کن آنان را کہ سخن می شنوند
انچہ نیکوتر آن سخن پیروی آن میکنند مقصود شیخ اینست یعنی علماے ربانی
ذکر خدود وقدود بشنوند آنچہ خلاصہ تحفہ است آنرا اتباع کنند۔

**قولہ** "وعلامۃ من ہذہ صفتہ ان یستوی
عندہ المدح والقدح والعطاء والمنع والجفاء والوفاء"

---

ع‍ه در نسخہ منقول عنہ اینجا چند الفاظ از سہو کاتب در کتابت نیامدہ اند۔ ع ع

ہمچنین کسے کہ او را عالم ربانی گفتیم نشان او اینست کہ مدح و قدح و منع و عطا و وفا و جفا نزدیک او یکسان باشد ازین یکسان شدن مراد اینست آنکہ او را مدح کند بسبب مدح او را دوست نگیرد و بسبب مدح او بر وے خوش نشود بلکہ بحالات خویش بازگردد مدحے کہ او کرد اگر این ممدوح آن چنان ست خود خوش چہ میشود زیراچہ کالمینے موجودے ذکر میکند پس خوشی چہ معنی دارد و آنکہ قدح کرد این شخص در نفس خویش بازمیگردد آنچہ قادح قدح این شخص گفتہ است ہمچنان است یا نہ اگر ہست از وچہ ناخوش میشود از خود ناخوش شود اگر خود آنچنان نیست ہزیانے میگوید گو بگو ناخوشی چہ معنی دارد این تردید و تعقل علمائے ربانی را است خودپرستان و ظاہربینان را نباشد و دیگر ہرچہ علمائے ربانی را رسد ایشان در آن شاہد فعل خدا باشد پس از مادح چہ خوش شوند کہ خالق آن سخن او خدا است و از قادح چہ ناخوش شوند کہ خالق گفتار او خدا است منع و عطا و جفا و وفا مرتب ہمبرین سخن است مذہب صوفیان است۔

**قولہ** "ھو تعالی خالق لافعال العباد کما ھو خالق لاعیانھم" این سخن بالا گذشتہ است۔ و دیگر استوائے مدح و ذم در نظر اہل تحقیق بینہما اتحاد است مدح قدح است قدح مدح است چنانکہ یکے گوید **بیت**

آنجا کہ منم خصومتم با کس نیست ۔۔۔ زیراچہ ہمہ یکے است کس با کس نیست

**قولہ** "وسئل بعض المشایخ من السماع فقال مستحب لاھل الحقایق مباح لاھل النسک والورع مکروہ لاصحاب النفوس والحظوظ" یکے را از مشایخ محقق پرسیدند کہ حکم سماع و سرود

---

عہ در نسخہ شیخ احمد السہروردی این عبارت از "ھو تعالی" تا "لاعیانھم" منقول نیست۔ ع ح



چیست آن محقق جواب فرمود کہ سماع شنیدن اصحاب تحقیق را مستحب است زیراچہ ایشان از حق بحق بزائے حق میشوند و دیگر بطیب القلب مع اللہ میشوند چونہ باشد در صورت مجازی یکے با معشوق خویش رقص کند و سرود گوید و از وے شنود سماع اہل تحقیق را برین قیاس کن و اہل عبادت و اہل تورع سماع ایشان را مباح است زیراچہ سماع ایشان از بزیادت تورع و تزہدی برد و طلب شوق را زیادت میکند بایستے کہ مستحب باشد و مستحسن باشد اما آن بزرگ اقل گرفتہ و آنکہ اہل نفوس و اہل حظوظ سماع بشنوند حمل بر حلیلۂ خویش یا بر جاریۂ خویش کنند یا حمل بر فراق پسر یا پدر یا دوست مکروہ باشد زیراچہ نسبت بہ الٰہی ندارد حاصل این آمد کہ منتہیان قوم را مستحب و متوسطان و مبتدیان را مباح و عوام خلق را مکروہ۔

**قولہ** "وسئل الجنید عنہ فقال کل ما یجمع العبد بین یدی اللہ فھو مباح" جنیدؒ را از سماع پرسیدند مباح است یا نہ جنیدؒ جواب داد ہر چیز یا کہ بندہ بحضرت باری برد آن مباح باشد این تقریر بر تقدیر 'کل' است و اگر 'کلما' گوئی این 'کلما' بدو معنی است یکے 'کلما' و دیگر 'کل ما' چنانچہ گفتیم معنی این باشد ہرگاہ کہ بندہ جمع بحضرت خدا کند مباح باشد۔ سائل از اباحت و کراہیت سماع پرسید جنیدؒ حکمے عامے فرمود و سماع و ہرچہ باشد رہ بخدا برند مباح باشد۔

**قولہ** "اما سماع الصوت الحسن والنغمۃ الطیبۃ فھو حظ الروح وھو مباح" آواز خوب و نغمۂ لطیف آنچہ موافق موسیقار است باجماع عقول و نفوس مباح بلکہ الذ الاشیاء و الطف اللطایف۔ صوت الحسن بارعایت اوزان معجزۂ داود پیغامبر است چہ گوئی معجزہ شئے مکروہ است

**قولہ** "لان الصوت الطیب فی ذاتہ محمود" یعنی

یرغب به کل ذی لُبّ یلتذُّ به کل ذی فهم و عاشق برب۔

**قوله** "وقیل فی قوله یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ قیل هو الصوت الطیب" خدائے تعالیٰ بہ آفریند انچه خواهد بر آفرینش زیادت کند انچه خواهد یعنی برلابدی خلق چیزے خواهد زیادت کند و آنرا گفته اند که آن آواز خوب است بعضے گفته اند الملاحت فی العینین و بعضے گفته اند الفصاحت فی المنطق اقوال بسیار است اما ثبته الاقوال صوت حسن است زیرا چه یکے از قرا سبعه یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ میخواند چون قران این بوده باشد صوت حسن مراد دارند بهتر۔

**قوله** "وقال بعظهم ان الصوت الطیب لا یدخل فی القلب شیئًا ولکن یحرك مافی القلب" کسے از صوفیان این سخن گفته است که آواز خوب چیزے خارجی را برون را در دل نمی آرد و لیکن انچه در دل است همان را می جنباند نیکو سخنے است اما این چنین هم باشد که یکے خالی ذهنے صوت حسن بشنود ذہولے و غشی و خنکی در دلش افتاد که از ابیان نتوان کرد شاید از همه هواها باز آید و ترک کند و طالب خدا گردد من این نوع دیده ام بتجربه می گویم۔

**قوله** "ثم ان اهل السماع فی سماعهم متفاوتون فمنهم من یغلب علیه فی حال سماعه الخوف والحزن والشوق فیودیه الی البکاء والانین والشهقه وتخزیق الثیاب والغیبت والاضطراب" شیخ مصنف احوال سماع را بیان میکند میگوید بتحقیق بعضے شنوندگان سماع را خوف فراق در دل ایشان غالب آید خوف فراق از وصال میکند یا امید وصال وارد ترس آن آمد نباید که براو زسم اگر کسے آنجا خوف دوزخ گویند توان وگوش منهی با خوف حرمان باشد نباید که هم چنین محروم



مانم و اگر کسے از طائفه صوفیان از دوزخ ترسد مدانی که از دوزخ و سوختن آتش میترسد از این میترسد که دوزخ سرائے حجاب است و خانۂ حرمان است و آنجا تجلی جمال نخواهد بود و حزن هم پهلوے خوف است اما شوق شنونده مطلوبے دارد بیتے بشنود طلب وصال بروے غالب زیاده شود و شوق قوت گیرد این حالتیکه در شوق ذوق گفتیم شنونده را در گریه و ناله آرد و فریاد کند و جامه را پاره کند و بیهوش هم شود و اضطراب کند۔

**قوله** "ومنهم من یغلب علیه الرجاء والفرح والاستبشار فیودیه الی الطرب والرقص والتصفیق" و بعضے شنوندگان سماع را امید حصول مقصود در دل ایشان آید و بجب این رجا او را خوشی آید و با شارت شود و با طرب باشد۔ امید وصول بسیار نوع باشد پیغام عاشق بمعشوق رسد بهر تدبیرے که رسد او این را از قبیل وصول شمرد و اگر پیغام را قبول کند این وصولے دگر است و اگر از دور جمال خود نماید باو ورائے پردهٔ تنکے این نیز قسمے از مقام وصول است برین قیاس اگر باوے مکالمتے میسر شده و اگر نشستے ممکن آمد و اگر طلبے دست داد و اگر قرب بدو شد و اگر وصولے و اتصالے و اتحادے و بعد اتحادے نیستی و نابودے و همچنین که مراتب وصول گفتیم تا شنونده را در کدام ورطه داشتند و او از کدام قبیل است برحسب آن او را ابشارتے و فرحے هست پس این رجا بخوشی کشد و شنونده بخوشی و ستک زند اکنون برائے خوف را حالاتے شیخ گفت شهقه و انینے و بکائے و جامه پاره کردن و برائے این را طربے و استبشارے و رقصے گویم لازم نیست بسا خایف اند و غمگین رقصے کنند و ستک زنند این تجربه است و بسا امیدوارے گریه کند و از بس لذت نعره زند و فریاد آرد و این نیز تجربه است۔

**قوله** "کما روی عن داود علیه السلام انه استقبل

السکینة بالرقص" وآنکہ شیخ اثبات این سخن راقصہ داؤد پیغامبر آورد صلوات اللہ علیہ جنگ با جالوت بود وعدد ایشان اندازہ نبود وبا داود جز سی صد وشست^[٣٦٠] نفر نبودہا ند سکینہ آمد داود درحیرت بود کہ مرا بادے چونہ مفارقت میسر خواہد شد ہمدرین بود کہ سکینہ از آسمان فرود آمد وسکینہ صندوقے بود دران صندوق پیرہن یوسف بود وعصاے موسیٰ بود علیہما السلام وفرشتگان گرد بر گرد او بودہ اند وگویند صورت گربہ درمیان آن بودہ است آواز تسبیح میکرد وچون داود علیہ السلام این سکینہ را دید بخوشی رقص کنان استقبال سکینہ کرد آرے از خوشی رقص آید امااز غیر آں ہم گفتیم کہ از بس غم بر قصد وبجہد۔

**قوله**" روی عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وجعفر وزید فقال لجعفر اشبہت خَلقی وخُلقی فحجل فرحاً لقولہ فقال لزید انت اخونا ومولانا فحجل فقال لی انت منی وانا منک فحجلت" شیخ مصنف رحمۃ اللہ علیہ براے اثبات این سخن را کہ رقص از خوشی باشد این قصہ می آرد قصہ اینست جعفر طیار وزید وعلی براے دختر حمزہ را اختصاص میکردند علی رضی اللہ عنہ میگوید اتینا النبی آمدیم ما بر پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم جعفر را گفت اشبہت خلقی وخُلقی تو مانند آفرینش منی ومانند خوے منی پس جعفر حجل کرد وحجل چیست۔

ن یقف
**قوله**" قال ابو عبیدہ الحَجَل ان یرفع رجلہ ویقفّ

ن وقف
علی الاخری ویکون بالرجلین جمیعا الا انہ وقفٌ ولیس یمشی" ابو عبید گفتہ است حجل آنست کہ یکے پاے بر آرند بلند کنند ودوم بر زمین باشد وآنکہ بر زمین باشد آن ابر دارند وآنکہ بر آوردہ باشد بر زمین نہند



این رقص عرب است واین صورت فرح است وگفت زید را کہ تو برادر مائی ودوست نزدیک مائی فحجل پس او ہم حجل کرد وعلی را گفت انت منی وانا منک تو از منی ومن از تو فحجل علی ہم حجل کرد وحجل بعمل ہر دو پا ہم باشد صورت ... ^عہ^ کار آن چنانچہ گفتیم واینک اینقدر ہست رفتن نیست یعنی یک ایستادہ این عمل کند رفتن وآمدن نیست۔

**قوله**" وقد یحدث للمستمع فی خلال سماعہ شوق الی مایذکر فیتثبتّ من مکانہ مثل فعل من یرید الذہاب الی محبوبہ" وبسا باشد مر شنوندہ سماع را درمیان سماع شوق غلبہ کند واز غلبہ شوق بجہد ازان موضعے کہ ایستادہ است بجہد این چنین بدین صفت بجہد کہ گوئی میخواہد بمحبوب خویش برسد۔

**قوله**" فاذا علم ان لاسبیل الیہ کردالوثوب مرارا الی ان یسکن ذلک منہ اویدورد ورانا متتابعا" بعد ازان کہ دانست کہ رہ بدو میسر نیست جستن مکرر میکند یک جستن ودوجستن میکند اضطرابے کہ او را پیش می آید تا آنکہ آن شوق ازو ساکن شود بعد ازان از گشتن ماند جستن بدین مناسب آن بود وقوت آن بران رہ نبود گشتن ومیگردد بدین صفت معنی کہ ہر طرفے میجوید محبوب بر سمت علم نہ بہیچ جہتے نہ اما طالب دیوانہ است بر حسب دیوانگی خویش اضطراب میکند۔

**قوله**" وقد یکون ذلک عنّ تردد یظہر فی حال السماع بین الروح والجسد وذلک لان الروح روحانیۃ علویۃ خلق من الفرح والجسد سفلانی خلق من التراب فالروح یعلو الی

---

عہ۔ درنسخہ منقول عنہ اینجا چند حروف را کرم خوردہ است۔

فوق والجسد ینزل الی محله الی ان یقع السکون" وہمچنین باشد این تردوے که او میکند وجستے وگشتے که او میکند گوئی میان روح ومیان جسد تردوے میشود واختلافے میشود روح میخواهد بر علو رود زیراچه آن مقراوست واین جسد پاے بند اوست میخواهد برود واین بند رفتن نمیدهد زیراچه روح روحانی است علوی است مخلوق ازان عالم است که دران عالم غمے وردوے نه وتن سفلی است آفرینش او از گل است روح میخواهد که در علو میل کند واین بند اوست در سفل بیدارد واین اضطراب میشود او طرف علو میرود واین سوے سفل میکشد تا آنکه غلبه شوق ساکن میشود. بحضرت خواجه نشسته بودم مردے از خواجه پرسید چه سراست این که مردم آهنگے خوبے بشنود بے آنکه بیتے باشد او را محلے شود شوقے واضطرابے او را حاصل آید خواجه فرمود روح از عالم علوی است وجمله محاسن دران عالم است وچون آوازے خوبے میشنود عالم خود را یاد میکند چنانچه از دوستے بدوستے مکتوبے وسلامے برسد او چونه خوش میشود واو را اشتیاق غالب آید این ذوق ازان قبیل است۔

**قوله**" وقد یکون ذلك منهم علی سبیل التفرج والتفسح والتطایب فی حال السماع ولیس بمحظور الا انه لیس من صفات المحققین" وچنیں هم باشد میان صوفیان بے آنکه او را ذوقے وشوقے در وحادث شود برائے موافقت یاران وبراے کشادگی وقت خویش را در سماع بایشان موافقتے کند تواجدے ورقص کنند واین صفت که بطریقه تطایبت وتفسح باشد درمیان صوفیان منع نیست لیکن اینقدر هست که به تطایب وتفسح بروند این طریقه صوفیان محقق نیست تحفهٔ دگر که در خاطر محمد حسینی است که این نوع جز محققان را نباشد زیراچه او بطیب القلب مع الله میشنود۔



**قوله**" حکی عن ابی عبد الله احمد بن عطاء الرودباری انه قال شرط الصادقین فی السماع ثلثة العلم بالله والوفاء بما هو علیه وجمع الهمة" براے آنکه این صفت تفسح وتطیب صفت محققان نیست شیخ این حکایت رودباری می آرد و گفته است شرط صادق شنوندهٔ سماع سه چیز است باید که او از علماء بالله بوده باشد یعنی صفات وذات او را نیکو دانسته بود وتمثل وتشکل را نیکو شناخته وبدانچه او هست دران وفاے تمامے باشد وهمت تمام متفرق نباشد بر انچه میشنود همه بر آن جمع باشد اینقدر بدانی که این هر سه صفت در یک شخص موجود نمی باشد واگر باشد زهے دولت زهے کار واگر نه ازین یکے بباید اگر بندی است جمع همت اگر متوسط است الوفا بما هو علیه اگر محقق است العالم بالله۔

**قوله**" والمکان الذی یسمع فیه یحتاج الی طیب الروایح وحضور الوقار وعدم الاضداد ورویت من یتملی ومن یتبسم" دران مقامے که سماعے بشنوند دران مقام طیب روایح بباید عودے بسوزند عنبرے بسوزند گلے درمیانه بدارند زیراچه این بوے خوش غذاے روح است چون غذاے خود یابد قوت گیرد ودر سماع ذوق بیشتر بود وحضور الوقار باید مستمع با عزت ووقار نشیند چنانچه بعضے مردمان نشسته ویا ایستاده هر طرف بطریقه بذلے وهدوے می ایستد وسماع دستها ارسال کرده ایستاده انچنین کسے را در سماع نمی باید وآنکه سماع را مخالف باشد چنانچه متعلمے جامد الطبع خودنماے سنگدلے که سماع را لهو وطرب داند ورویت من یتملی ومن یتبسم ودیدار کسے که او تبسم کند وبازی باشد۔

**قوله**" ویسمع علی ثلثة معان المحبت والخوف

والوجا" وشنوندہ سماع را بہ معنی شنود یکے از محبت باشد دیدار او را کہ عاشق دیدار اوست نقداً یا وعداً چون محبت استحکام یابد خوف و رجا لازمۂ حال او باشد ترسد کہ نباید کہ بمقصود نرسم ترسد کہ نباید از رسید باز مانم ترسد کہ بکمال وصول نباید از رسید دست ندہد و علی ہذا القیاس امید دارد کہ بفضل و بکرم نصیبۂ از دیدار او شود نقداً یا وعداً وامیدوار دکہ روزگارے پیش آمدہ است مگر امید روے خود نماید و امید میدارد کہ بہ انتہاے کارش رسد بہ انتہا رسد و علی ہذا القیاس و غلط کند کسے کہ گوید کہ ازین خوف دوزخ و ازین رجا رجاے بہشت مراد است این خایف و راجی را با تلاوت و نماز کار باشد او را ہمان بہتر۔

## قولہ" والحرکت فی السماع علی ثلثة انواع الطرب والوجد والخوف

"موجب حرکت سماع مبنی بر سہ چیز است یکے خوشی ہمان کہ گفتیم رجا آمدہ والوجد دو معنی دارد یکے اندوہ دوم یافتن اگر اندوہ مراد دارند مترادف حزن و خوف باشد فعلی ہذا مراد اینجا وجدان است زیرا چہ فرود خواہد گفتن و خوف را بیان کردم!

## قولہ" فالطرب لہ ثلثة علامات الرقص والتصفیق والفرح"

شیخ میگوید طرب را سہ نشانہ است رقص و تصفیق و فرح تازگی روح و کشادن سینہ و دستہا فراز کردن بطریقۂ تبختر اما گفتم لازم نیست شاید دستک بزند از بس اندوہ و درد و از نایافت مراد و گم شدن نقد اگر مصیبت زدگان را دیدہ باشی این سخن من ترا مشکل نشود۔

## قولہ" والوجد لہ ثلثة علامات الغیب والاضطراب والصراخات

"غیبت چیزے نقدے پیش او آید و آن دیدار در تحمل او نہ قبضی معنی غلبہ شد یا خود چنان اندوہ و درد غلبہ کرد کہ از خود غائب شد اضطراب یا از پس نایافت چیزے یافتہ است کہ قرار را از و بردہ است یا آنقدر اندوہ و غم غلبہ کردہ است



کہ مرو را قرار نماندہ است۔ و صراخ یا از بس لذت باشد۔ دیدہ باشی کہ کسے شراب خوردہ مستان شود و فریادہا کہ بے موجبے و دیگر از بس سوز و درد دل تحمل نکند فریاد کند چنانچہ در مصائب دیدہ باشی۔

## قولہ" والخوف لہ ثلثة علامات البکا واللطم والزفرات"

و آنرا کہ خوف در دل آید او را نیز سہ علامات است اصل خوف ذبول تقاضا کند ذبول ذہول تقاضا کند۔ و اما طپانچہ زدن و زفرات نسبت بمصایب دارد اما بدین کہ شیخ میفرماید شاید چنین ہم باشد ہرچہ شیخ فرمودہ است در جملہ امور مشترک است اما بکا از بس لذت ہم باشد و از بس غم ہم بود۔

# فصل ۱۷

## قولہ" واما فروع الدین واحکامہ"

اما این سماع در اصول دین رفتہ بود۔ اینجا لطیفہ است شیخ سماع را از اصول دین داشت ہان وہان اینجا بہش باش کہ سماع از اصول دین است اما فروع دین و احکامہ آنکہ میان صوفیان طریقت رسم و عادت است آنرا بیان خواہد فرمود۔

## قولہ" فقد اجمعوا علی وجوب تعلم ما لا یسع جہلہ من احکام الشریعة وما یحل وما یحرم لیکون العمل موافقا للعلم"

وصوفیان اجماع کردہ اند آنچہ در دین لابدی است آنقدر تعلیم واجب باشد صوم و صلوٰة و طہارات و اگر شخصے باشد کہ او را برین زیادت ہمہ کارے ہست بیع و شراے و نکاحے تعلم آن لابدی است زیرا چہ تا عمل موافق علم باشد آنچہ حلال است و آنچہ حرام ہر یک را بشناسد۔

**قولہ** "فقد قیل اذا تجرد العلم عن العمل کان عقیما واذا خلا العمل عن العلم کان سقیما" آرے علم باشد و عمل نباشد چنین باشد کہ عقیمہ است کہ از و نتیجہ نزاید و چون عمل از علم بیرون افتد علے سقیمے و علے باطلے باشد ہر آئینہ و ما گفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العمل محال۔

**قولہ** "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ" شیخ برائے اثبات آنکہ طلب علم ما لا یسع جملہ واجب است حدیث رسول اللہ آورد رسول اللہ فرمودہ است جستن علم فریضہ است بر جملہ مسلمانان۔

**قولہ** "واختاروا من المذاہب مذہب فقہاء اصحاب الحدیث ولا ینکرون اختلاف بین العلماء فی الفروع لقولہ علیہ السلام اختلاف العلماء رحمۃ" صوفیان اختیار کردہ اند از جملہ مذاہب فقہا مذہب فقیہے کہ بر مقتضائے حدیث میرود۔ اختلاف کہ میان علما رود کہ یکے چیزے را جائز گوید و یکے لا یجوز گوید و کذلک اکثر مسایل صوفیان این را منکر نیند زیرا چہ ہر یکے متعلق بدلیلے است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اختلاف امت رحمۃ اللہ است این دو سہ احتمال دارد یکے احتمال این رحمت یعنی وسعتؑ الی امۃ و دیگر چو در مقالے رابطہ اختلافے کردند و ہر یکے بذل مجہود کردند و ہر یکے معنی دقیقے بیرون آوردہ البتہ یکے بر اصل مطلوب واقف گشتہ باشد پس بضرورت اختلاف امت رحمت اید و دیگر اگر کسے بر احوط و اسلم رفتن نتوانست فقیہے بر ایسری و اسہلے رفت این ضعیف الحال بر آں ایسر و اسہل رود بارے از قضایاے شرعی



بیرون نیفتادہ باشد.

**قولہ** "وسئل بعضہم عن العلماء الذین اختلافہم رحمۃ مَنْ ہُمْ فقال ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالیٰ المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المقتدون بالصحابۃ وہم علی ثلاثۃ اصناف اصحاب الحدیث والفقہاء والعلماء والعلماء الصوفیۃ" یکے از مشایخ را پرسیدند کیانند ایشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حق شان فرمودہ اختلاف امتی رحمۃ گفت آنانکہ اعتصام بکتاب اللہ دارند یعنی خود را بکتاب اللہ بستہ اند و بمتابعت رسول اللہ بحق متابعت بمجاہدہ بسر می برند و اقتدا بصحابہ کردہ اند اول کتاب اللہ پس اتباع سنت نبی و بعد ازین پیروی اثر صحابہ و این علما کہ صفت ایشان گفتند بر سہ قسم اند یکے اصحاب حدیث اند و فقہا و علماے صوفیہ اصحاب حدیث آنکہ بر ظاہر حدیث رفتہ اند و فقہا آنکہ در معنی کتاب رفتہ اند و علماے صوفیہ آنکہ عمل باحوط واسلم کردہ اند۔

**قولہ** "فاما اصحاب الحدیث فانہم تعلقوا بظاہر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اساس الدین لان اللہ تعالی یقول وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا فاشتغلوا بسماعہ وتفکرہ وتدبرہ وتمیز صحیحہ من سقیمہ وہم حراس الدین" این سخن گفتہ آمدہ ایم و این اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اند زیرا چہ بنیاد دین سنت رسول اللہ است کہ خداے تعالیٰ فرمودہ است آنچہ رسولؑ بر شما بیارد و بفرماید آنرا بگیرید یعنی بدان باشید و از آنچہ باز دارد باز مانید علی ہذا اساس دین باشد پس مشغول

شدند بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او کہ تا از حرفے واز کلمۂ احتیاط کردند تفکرے
دران کردند تدبرے دران کردند درشان او و در نزول او و در گفتار رسول اللہ و حدیث
سقیم راکہ در آن اعتماد نیست و حدیث صحیح راکہ دران اعتماد است تمیز کردند صحیح
از سقیم بیرون آوردند پس ایشان بمشابہ نگہبانان دین باشند زیراچہ خزانہ
سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانانند۔

**قوله** "واما الفقهاء فانهم فضلوا على اصحاب الحديث
بعد حصول علمهم بما خصوا به من الفهم والاستنباط
فی فقه الحديث والتعميق وتدقيق النظر فی ترتيب
الاحكام وحدود الدين والتميز بين الناسخ والمنسوخ
والمطلق والمقيد والمجمل والمفسر والخاص والعام
والمحكم والمتشابه فهم حكام الدين واعلامه" اما فقہا را
فضل دادہ شدہ است بر اصحاب حدیث بعد از انکہ ایشان از علم حدیث شد
مشغول باستنباط معانی دقیق شدند ہر چہ در حدیث باشارت نص یا بدلالت
نص یا باقتضائے نص معنی دقیق معلوم می شد ایشان آنرا استخراج کردند
الفاظے معنی مصطلح ایشان شد عام و خاص مشترک مجمل مفسر ناسخ و منسوخ مطلق
مقید محکم متشابہ و این در بدو اسلام بود حدیث و این در آخر اسلام بتحقیق این معانی
از کلام رسول اللہ مسایلے تخریج کردند پس برین جملہ این آید کہ ایشان حکام دین
باشند و ایشان اعلام دین باشند زیراچہ شعار بدیشان مستقیم است پس ہر آئینہ
شعار دین ایشان باشند۔

**قوله** "واما علماء الصوفية فاتفقوا مع الطايفتين
فی معانيهم ورسومهم اذا كان ذلك مجانبًا لاتباع



الهوى ومنوطًا بالاقتداء فمن لم يحط من الصوفية علما
بما احوط به يرجعون فيه اليهم فی احكام الشرع وحدود الدين
فاذا اجتمعوا فهم على اجماعهم واذا اختلفوا اخذ الصوفية
بالاحسن والاولى" اما صوفیان با اہل حدیث و با اہل فقہ ہم متفق اند
در معانی ایشان و رسوم ایشان وقتیکہ بینند میان دو طایفہ از اہل حدیث و فقہا
کہ از ہوائے نفس و اثبات دعویٰ خویش مجتنب اند بلکہ دنبال حق اند و این فقیہ
و این محدث بربستہ اقتدائے رسول اللہ اند و اگر صوفی را چیزے مسئلہ پیش آید ہم
باصحاب حدیث و باصحاب فقہ رجوع کنند و اگر بر کارے کہ محدثان و فقہا اجماع
کردہ اند صوفیان ہم بر آن اجماع روند و دران حکمے کہ محدثان و فقہا اختلاف
دارند آنچہ احوط و اسلم باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچہ ما و مستعمل امام حسن
گوید ابو یوسفؒ مخفف گوید محمدؒ طاہر گوید شافعیؒ طاہر و مطہر گوید صوفیان عمل
بقول امام کنند زیراچہ عمل بدان احوط و اسلم است۔

**قوله** "وليس من مذهبهم طلب التاويلات
وركوب الشهوات فانهم خصوا بعد ذلك بعلوم غامضة
واحوال شريفة" و مذہب صوفیان نیست کہ بتاویل مشغول شوند چنانچہ فقیہے
در زکوٰۃ حیلہ کند و کذلک استبرا و کذلک استرقاق و علیٰ ہذا القیاس صوفیان را زین
انکار باشد و لے اشد الانکار تاویلات برائے رکوب شہوات ہست چو تاویلات نباشد
رکوب الشہوات ہم نباشد و این صوفیان بعد انکہ با محدثان و فقیہان برابر
اند و در عمل باحوط و اسلم بر ایشان مزید دارند باین ہمہ علوم دگر است کہ آن علم
مخصوص بایشان است۔

**قوله** "فتكلموا فی علوم المعاملات وعيوب الحركات

والسکنات والشریف المقامات وذلك مثل التوبة والزهد
والورع والصبر والرضا والتوکل والمحبت والخوف والرجاء
والمشاهدت والطمانینة والیقین والقناعت والصدق
والاخلاص والشکر والذکر والفکر والمراقبة والاعتبار
والوجد والتعظیم والاجلال والندم والحیاء والجمع
والتفرقة والفناء والبقاء ومعرفت النفس ومجاهداتها
وریاضاتها ودقایق الریاء والشهوت الخفیفة والشرك الخفی
وکیفیت الخلاص منها ولهم ایضا مستنبطات من علوم
مشکلة علی الفقهاء وذلك مثل العوارض والعوایق
وحقایق الاذکار وتجرید التوحید ومنازل التفرید
وخفایات السر وتلاشی المحدث اذا قوبل بالقدیم
وغیوب الاحوال وجمع المتفرقات والاعواض عن الاغراض
بترك الاعتراض فهم مخصوصون بالوقوف علی المشکل
من ذلك بالمنازلة والمباشرت والهجوم علیها ببذل المهیج
حتی طالبوا من ادعی حالا منها بدلایلها وتکلموا فی
صحیحها وسقیمها فهم حماة الدین واعیانه واعوانه"
وایں ہمہ علومے مشکلے است کہ ایشان از فہم حقیقت و از اطلاع اسرار استخراج
کردہ اند کہ ذہن ہر ذہنی و فہم ہر فہمی انشاء اللہ بر سد ہین باشد کہ آنی دانی و
ہر چند ہر مقامے و حالات را می نبشتم اما شیخ فی محلہ بیان خواہد کردن من ترجمہ را
دراز چہ کنم صوفیان را برین احوال و مقامات بدین حد اطلاع است اگر مدعی
خود را بدین بر بند و ایشان علاماتے وارند مطالباتے وارند معلوم کنند این



مدعی محقق نیست۔ محدثان را گفت اساس الدین فقہا را گفت اعلام الدین
صوفیان را حماۃ الدین گفت و اعیان دین و اعوان دین ہم ایشانند کہ دین
ظاہراً و باطناً بدیشان مستقیم است۔

**قوله** "ثم ان لکل من اشکل علیه علما من
العلوم الثلثه فعلیه ان یرجع فیه الی ائمتها فمن اشکل
علیه شئ من علوم الحدیث ومعرفت الرجال یرجع فیه
الی ائمة الحدیث لا الی الفقهاء ومن اشکل علیه شئ
من دقایق الفقه یرجع فیه الی ائمة الفقه ومن اشکل
علیه شئ من علوم الاحوال والریاضات ودقایق الورع
ومقامات المتوکلین یرجع الی ائمة الصوفیة لا الی غیرهم
ومن فعل ذلك فقد اخطاء" اگر کسے را در علم حدیث سخنے مشکل شود
در صحت او و سقم و ضعیف یا غریب یا مرسل است یا غیر مرسل از محدثان پرسند
و اگر در فقہ مشکل شود از فقہا پرسند و اگر از احوال و معاملات مشکل شود از صوفیان
پرسند و ہر کہ جز این کند کہ از قسم ہر یکے نپرسد خطا کردہ باشد۔

## فصل ۱۸

**قوله** "فصل فی ذکر اقاویلهم فی التصوف"
ہر یکے از صوفیان در تصوف سخنے گفتہ اند بعضے آنچنان گفتہ اند کہ میان صوفی
و متصوف فرقے نہ و بعضے ایشان فرقے است مبتدی و متوسط متصوف و صوفی منتہی
**قوله** "اختلف اجوبة المشایخ فی التصوف لاختلاف

الاحوال وکلٌ منھم اجاب علی حسب حالہ او علی قدر ما یحتمل مقام السائل" جوابیکہ صوفیہ در تصوف گفتہ اند و دران جواب ایشان اختلاف مقالے ہست و آن اختلاف بحسب قابلیت یا آنکہ امروز حالتے داشت یا این ساعت حالتے دار و ساعتے دیگر روزے دیگر بحسب اختلاف حال اختلاف مقال میشود یا آنکہ بحسب حال سایل است اگر سایل مبتدی بحسب حال او و اگر سایل متوسط بحسب حال او و اگر منتہی بحسب حال او۔ و دیگر چنین ہم باشد کہ مردم در مقال خود انچہ روے علم آید سخنے گوید کہ ہیچ حال او بحال سامع نسبتے ندارد اما از تقاضائے علم این سخن آید۔

**قولہ** "فان کان مریدا اجیب علی ظاھر المذاھب من حیث المعاملات وان کان متوسطاً اجیب علی حیث الاحوال وان کان عارفاً اجیب من حیث الحقیقت" واگر سایل مرید باشد مبتدی با وے جواب از معاملہ و از مقام ابتدا است واگر سایل متوسط است از احوال با وے سخن است واگر سایل عارف است یعنی منتہی با وے سخن از حقیقت گویند و شاید متوسط را نیز از حقیقت سخن گوید تا او را اشتیاق و طلب آن سوافتد و مبتدی را سخن از حوال و حقیقت گوید تا او را طلبے و اشتیاق آن سوافتد بل العوام ایضاً۔

**قولہ** واظھرہ ما قال بعضھم اول التصوف علم واوسطہ عمل وآخرہ موھبۃ فالعلم یکشف عن المراد والعمل یعین الطالب علی الطلب والموھبۃ تبلیغ الآمال" وظاہر تر ازان جوابہائے کہ ایشان گفتہ اند این کلام است اولہ علم اول تصوف علم است یعنی علم بمقصود شود و علم با مکان مقصود شود و علم بدان شود کہ چند وقت دہد چون بدین شد این علم را و عمل داشت و چون آن علم با این عمل جمع شد بحقہ



وصدقہ موھبۃ من اللہ باشد برائے او را از خدا ہبہ شود کہ مقصود وے بدو دہند علم آنچہ مقصود مردم است کہ مخلوق برائے چرا است و اصل کار چیست بدان معلوم شود و عملے معین میشود برائے رسیدن بمطلوب چنانچہ یکے رو ادہ کرد ہر کیے کرد کہ بدان بمنزل برسد و موہبت اینست کہ در غایت و مراد مردم برساند۔

**قولہ** واھلہ علی ثلثۃ طبقات مرید طالب ومتوسط سایر ومنتھی واصل فالمرید صاحب وقت والمتوسط صاحب حال والمنتھی صاحب نفس" واہل تصوف بر سہ طبقہ اند مبتدی طالب متوسط روندہ در رہ منتہی رسیدہ در مقام شیخ ہمان شخص مکرمی کنداے فہم عامہ را پس مرید صاحب وقت است یعنی وقتے باشد کہ وقت بسط او ست و وقتے است کہ وقت ماندگی او ست یعنی قرارے ندارد گفتہ اند الوقت سیف قاطع لے ماضی گذرندہ است پایندہ نیست و متوسط چو متوسط است چیزے راہ قطع کردہ است و باقی میباید کرد ہر آئینہ سایر باشد و منتہی صاحب نفس گفتہ اند النفس ترویح القلوب بشاھدۃ الغیوب مقترنا بالنفس یعنی ہر نفسے کہ ازان مردم بر آید بمشاہدہ شود غیب بر آید یک نفسے از وے محجوب نباشد گوئی شیخ بدین عبارت برین معنی گفت کہ واصل اینچنین کسے را گویند۔

**قولہ** "وافضل الاشیاء عندھم عد الانفاس" آرے او کسے است کہ ہیچ چیزے از وے نزدیکتر از عد انفاس نیست حاصل چہ آمد کہ این شخص کسے است کہ وقتے محتجب نیست مقصود با وے است۔

**قولہ** "فالمرید متعوب فی طلب المراد والمتوسط مطالب بآداب المنازل ھو صاحب تلوین لانہ ارتقی من حال الی حال وھو فی الزیادت والمنتھی واصل محمول قد جاوز

المقامات وھو فی محل المتمکنین لا یغیرہ الاحوال ولا یؤثر فیہ الاھوال " مبتدی در رنج است و در طلب مراد خویش بے قرار است و متوسط مطالب برین کہ در ہر قدمے کہ برسد و بہر منزلے کہ برسد و او آن بد بد و محیط بدان گردد و او صاحب تلوین است یعنی او در رنگ آمیزی است و او را از جائے بجائے گذشتے است قرار ندارد او در زیادتست و منتہی واصل محمول او را بر گرفتہ اند و او مقام تمکن دارد و او مقید بجائے نیست و ہیچ ہولے او را ایسر نیفتد ہر تجلی کہ باشد جلالی جمالی قہری لطفی او را مغیر نیفتد۔

**قولہ** " کما قیل ان زلیخا لما کانت صاحبۃ التمکین فی شان یوسف لم یؤثر فیہا رویت یوسف کما اثرت فی اللواتی قطعن ایدیھن وان کانت اتم فی محبتہ منھن " حکایت می آرو برائے اثبات آنزا کہ کامل متمکن باشد و طالب ناقص متلون زلیخا در عشق کمالے داشت رویت یوسف او را مغیر نیفتاد عورتان دیگر در عشق ناقص بودہ اند ضرورت تغیر کردند اگرچہ زلیخا از ایشان عاشق تر بود فاما چون در مقام تمکین بود در تغیر نیفتاد۔

**قولہ** " فمقام المرید المجاھدات والمکابدات وتجرع المرارات ومجانبت الحظوظ وما للنفس فیہ منفعۃ ومقام المتوسط رکوب الاھوال فی طلب المراد ومراعات الصدق فی الاحوال واستعمال الاداب فی المقامات ومقام المنتہی الصحو والتمکین واجابت الحق من حیث دعاہ " پس مقام مرید مجاہدہ ہا و مشقتہا و آشامیدن تلخہا و ہر جا کہ حظے است از ان بدور باشد و آنچہ نفس را در ان لذتے باشد او را مشقتے می باید دید



تا بانتہا برسد۔ اکنون بیان مشقت اینست در کل احوال مراعات صدق کند آنچنان کہ راست و درست شود آنکہ بگذرد ہر مقامے و ہر حالے کہ باشد ادب آن مقام نگاہدارد۔ و مقام منتہی ہوشیاری و بر قرار خویش بودن و از ہر طرفے کہ حق او را دعوت کند او اجابت کند این سخن نیک مشکل است دعوت بمکروہ باشد و دعوت بمحبوب باشد شئے کہ عند المحبوب مکروہ است او بدان دعوت کند اجابت آن مشکل اینجا مدعو این جواب گوید کہ من این دعوت اجابت کردن نہ ام زیراچہ تو مرا گفتہ افعل ماشئت فانک معفو مرا خوش آید این کنم و نزدیک تو مرا عفو است۔ کجا ئید اے عارفان روزگار چہ دانم کہ این سخن در فہم شما آید یا نہ۔

**قولہ** " قد استوی فی حالت الشدت والرخاء والمنع والعطاء والجفاء والوفاء اکلہ کجوعہ ونومہ کسہرہ " این سخن بالا گفتہ ام عطا و منع ہر دو او را مساوی باشند یعنی اگر از خدا چیزے بخواہد بیابد و یا از و منع شود مغیر حال او نیفتد و اگر بر و سختی برسد در تن او یا در مصائب دنیاوی و یا تجلی قہر و جلال شود و رخا علی عکسہ کذلک۔

**قولہ** " وقد فنیت حظوظہ وبقیت حقوقہ ظاھرہ مع الخلق وباطنہ مع الحق وکل ذلک منقول من احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ہ اولہ کان متجلیا فی غار حرا ثم صار مع الخلق ولا فرق عندہ بین الخلوت والجلوت وکذلک اھل الصفۃ صاروا فی حالت التمکین امراء ووزراء فان المخالطت لا یؤثر فیھم " زیراچہ ہر حظے کہ از ان او بود از و فانی شدہ است پس طاریات مغیر حال او نباشد۔ ازین معلوم شد کہ او نماندہ است صار و او جو دا آخر ظاہر او باخلق است و باطن او باحق زیراچہ ظاہر او باطن شدہ است و باطن او ظاہر و چنین ہم

گویند در افعال و اعمال ظاهر با خلق ہمچو خلق باشد و در باطن بحضور حق و در تجلی و کشف
و دیگر ہر چہ او کند او را ظاہر و از باطن او نپرسند ہمہ او یک فعل بودہ باشد و این ہمہ کہ
گفتیم از حال نبی علیہ السلام منقول است زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
در اول حال در غار حرا از ہمہ منقطع ہمبران مشغول بودے و چندگان روز و چندگان
شب ہمانجا بودے و بعد چند روزے چیزے خوردے و چیزے خوردہ ہمانجا ۲ فرودنی
با خود بردے و پس آن مبعوث بدعوت خلق شد بتبلیغ احکام و اوضاع شرائع
و قتال و جہاد معلوم شد کہ آخر حال خلوت و جلوت او یکسان شد و این نتوان گفت
کہ او در آخر از مواردِ ابتدا محروم گشت اصحاب صفہ ہم منقطع و منزوی بودہ اند در
ایام حیات رسول اللہ و ہر یکے در آخر امر او وزرا بودہ اند زیرا چہ با خلق بودن ایشان را
مغیر حال ایشان نبود۔ اما محمد حسینی میگوید چہ دانم اگر در ایام رسول اللہ ایشان
انزوا و انقطاع کہ داشتندے و وزرا شدندے رسول اللہ بران راضی بودے یا نہ

# فصل ۱۹

**قولہ** "فصل فی ذکر بیان احکام المذہب۔ ثم
ان للمذہب ظاہرا و باطنا و ظاہرہ استعمال الادب مع الخلق ۲ نظاہرہ
و باطنہ منازلۃ الاحوال والمقامات مع الحق" این ہمہ کہ گفتیم پس
ازین بگوییم کہ مذہب صوفیہ را ظاہرے و باطنے ہست ظاہر او آن است کہ با خلق خدا
ادب شرایع و اہل تصوف آمدہ است آن را نگاہدارد و باطن از ان مذہب ۲ ادبیکہ
صوفیہ اینست کہ احوال از حق فرود آید و تحقیق مقامات از حق باشد چنانچہ ظاہر موافق
باطن باشد حال رضا منازلہ حال رضا شود باید کہ اثر او بر ظاہر او پیدا شود کہ وے



رسد مضرتے باشد او با آن ہم خوش ماند۔

**قولہ** "الاتری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نظر الی
المصلی وھو یلعب فی صلوتہ فقال لو خشع قلبہ لخشعت
جوارحہ" نہ بینی کہ رسول اللہ فرمود مردے را دید در نماز کہ با جامہ خویش بازی
میکند رسول اللہ فرمود لو خشع قلبہ لخشعت جوارحہ اگر دل او خاشع بودے
در نماز اعضائے او ہم خاشع بودے در نماز پس در ظاہر استعمال ادب باید و در
باطن با خدا باشد۔

**قولہ** "و لما قال الجنید لابی حفص الحداد رحمۃ ۲ الملوک
اللہ علیہما ادبت اصحابک ادب السلاطین قال لا یا اباالقاسم
ولیکن حسن الادب فی الظاہر عنوان حسن الادب فی الباطن"
جوانے بخدمت ابو حفص بودے جنید او را دید بصد ادب پیش جنید ایستادہ
جنید با ابو حفص گفت تو اصحاب خود را آداب السلاطین آموختی ابو حفص گفت
نہ ادب السلاطین نیاموختہ ام ولیکن رعایت حسن ادب ظاہر دلیل بر رعایت
حسن ادب باطن کند بعد از ان حکایت آن جوان ابو حفص با جنید گفت کہ این
جوان بما پیوست دوازدہ ہزار درم ملک داشت آن در رہ ما در باخت و دوازدہ ہزار
دیگر قرض کرد و در باخت و دوازدہ سال باشد کہ بخدمت ما می باشد ہنوز مجال آن
نشدہ است کہ از ما سخنے پرسد و با ما سخنے گوید۔

**قولہ** "وقال السری رحمۃ اللہ علیہ حسن الادب
ترجمان العقل ومراعات الادب فیما بینہم مقدم علی غیرہ
الاتری کیف مدح اللہ تعالیٰ اہلہ و شرف محلہم قولہ تعالیٰ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ

الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ" وسری میگوید که حسن ادب بیان وجود عقل میکند یعنی حسن ادب نشان عقل است ومراعات ادب درمیان صوفیان بر همه کارها مقدم است اصلے است وبنیاد کار است این نه بینی که خدائے تعالیٰ اہل ادب راچه نوع مدح کرده است وچگونه ایشان را فضلے وشرفے داده است بتحقیق آنانکه بحضرت مصطفی سخن بلند نمیگویند وآنچنان سخن نمیگویند که سخن ایشان برسخن رسول اللہ برتر آید ایشان آنانند وایشان آنکسانند که خدائے تعالیٰ دلہائے ایشانرا آزموده است وخالص وصاف کرده است چنانکه زر را بیازمایند وگداز دہند تا کدورت او برود وصاف بماند خداودلہائے ایشان راہمچنین کرده است خاص است برائے ایشانرا مغفرتے عظیمے واجرے کبیرے بدانچه ایشان راضی باشند۔

**قوله** "وقال ابوعبد الله الخفیف قال لی رویم یابنی اجعل عملك ملحا وادبك دقیقا" عبد اللہ خفیف میگوید گفت مرا رویم این نصیحت کرد که اے پسرک من عمل خویش رانمک سازو ادب را آرد واگر این کلام بودے که ادب رانمک ساز وعمل را آرد هم مستقیم بر اصل بودے اما مقصود رویم اینست که ادب باید که از عمل بیشتر باشد ولیکن از رعایت تمثل دوراست آرد را نمک آراید کذلک عمل را ادب آراید۔

**قوله** "وقیل التصوف کله ادب لکل حال ادب ولکل مقام ادب فمن لزم الادب بلغ مبلغ الرجال ومن حرم الادب فهو بعید من حیث یظن القربة ومردود من حیث یرجوا القبول" وگفته اند همه تصوف ادب است در هر حالے ادبے است ودر هر مقامے ادبے پس هر که ادب رانگه داشت ولازم کرد بجائے رسید



که آنجا مردان رسیده اند وهر که از ادب محروم شد او از مقصود دور است اگر چه باخویش او گمان قرب دارد او مردود است اگرچه باخویش گمان قبول دارد یعنی هم ازین جهت هم ازین او که او گمان قرب وگمان قبول دارد مردود است وبعید است۔

**قوله** "وقیل من حُرم الادب فقد حُرم جوامع الخیرات" وگفته اند هر که از ادب محروم شد او از همه خیرات محروم ماند۔

**قوله** "وقیل من لم یتادب للوقت فوقته مقت" وگفته اند هر که بوقت خویش بادب نشد وقت او مقت است یعنی او ممقوت است

**قوله** "وقیل ادب النفس ان تعرفها الخیر وتحثّها علیه وتعرفها الشر وتزجرها عنه" وگفته اند ادب نفس اینست که نفس را شناسی خیر کنی واورا بدان بداری واو را شر کنی وازان باز داری۔

**قوله** "وقیل الادب مسند الفقراء وزین الاغنیاء" وگفته اند ادب مسند فقرا است وتکیه ایشان همانست وآرایش توانگرانست۔

**قوله** "وقیل الناس فی الادب علی ثلاثة طبقات اهل الدنیا واهل الدین واهل الخصوصیت من اهل الدین" وگفته اند که ارباب ادب سه طایفه اند بر سه قسم اند یکے اہل دنیا اند ودیگر اہل دین اند ودیگر خواص اہل دین اند۔

**قوله** "فاما اهل الدنیا اکثر ادابهم فیها الفصاحت والبلاغت وحفظ العلوم واخبار الملوك واشعار العرب" اما اداب اہل دنیا بیشتر وبرتر میان ایشان فصاحت در سخن است وبلاغت در رعایت قوانین سخن چنانچه شاعران ومترسلان را دیده باشی وشنیده باشی علمہارا یاد گیرند نحوے وصرفے منطقے معانی بیان وتاریخ دانستن بهش باش که این همه علم

ودنیا است تا ندانی کہ بدین دانشمندم۔

**قولہ** "واما اھل الدین فاکثر ادابھم جمع العلوم ورياضات النفوس وتاديب الجوارح وتھذيب الطبايع وحفظ الحدود وترك الشھوات واجتناب الشبھات والمسارعت الى الخيرات" واکثر آداب اہل دین باوجود این علوم کہ گفتیم ریاضات نفوس وتادیب جوارح است زیراچہ ہر جارحے ہم در محل او استعمال چنانچہ بالا گفتہ آمدہ است وتہذیب طبیعت یعنی طبیعت را بحکم آن نگہدارند و ہرچہ ورایاے این طبیعت وہرچہ فرمان این ہر چیزے یعنی اندازۂ ہر چیزے رانگاہدارد وہرچہ نفس بدان لذت گیرد آنرا ترک آرد وانچہ مشتبہ از آن مجتنب باشد وبخیرات چنانچہ کسے بہ چیزے بدود بسوے خیرات بشتابد۔

**قولہ** "واما اھل الخصوصيت من اھل الدين فادابھم حفظ القلوب ومراعات الاسرار واستواء السر والعلانية۔" این سخن بالا گفتہ آمدہ ام دلرا از محبت غیر خدا نگاہدارد واز خطرۂ ردیہ باز دارد واز گشتہاے پریشان بجمع آرد ومراعات سر باید کہ وہم وجود غیرے در سر او نباشد واستواے سر وعلانیہ اگر در خلوت است مطلوب او باوست وکذلک در جلوت۔

**قولہ** "والمريدون يتفاضلون بالعمل والمتوسطون بالاداب والعارفون بالھمت" وتفاضل مریدان کہ ہر مریدے را کہ بر دیگرے فضل باشد بحسب عمل او باشد یعنی یکے ورشبہا بیشتر بیدار و اکثر ایام او در صیام وکذلک اشراق وچاشت وفی زوال وتہجد واکثر تلاوت ودیگرے برین اندازہ نہ ہمیان مریدان این کہ اکثر عمل دارد او فاضل باشد



ودیگر گوییم یکے مشغول بذکر ومراقبہ وتصفیہ باطن است ودیگرے چنانچہ گفتہ ایم بعمل ظاہر این ذاکر ومراقب فضل دارد بران مصلی صایم وتالی زیراچہ مراقبہ وذکر آن ہمہ اکثر عمل اوست زیراچہ ذکر ومراقبہ از نیہا نیست کہ یک ساعت از مرد منفک شود ودر عمل ظاہر البتہ زمانے مختلف شود وآن یکے بہ اعمال ابرار مشغول است وآن باعمال اخیار واحرار فشتّان بینہما۔

**قولہ** "المتوسطون بالاداب والعارفون بالھمت" وآنکہ متوسط است باین ہمہ کہ گفتیم ادب بہ آن ضم باشد مرد متادب قدر شناس است وبے ادب یاوہ است "والعارفون بالھمت" آرے من كان منھم اعلى ھمة فاعلى مرتبة والرجل العالى الھمت ھوالذى فى الوجع والالم ابد الاباد فان ھمة تقصد ارتفاع الانيت من البين وارتحال العين بالعين وليس كما ھو وليس يمكن البتة فالانين من ھذا الالم والبكاء من ھذا الغم ونفس الصعداء من الصدر المھتم ملازم حاله ومقارن وقته انچہ من گفتم اعلیٰ مراتب عرفا گفتہ ام ازین بالاتر کارے نیست این نیز از علو ہمت است کہ تجلی شود کہ او طرف خود کشد ومباشرت خود فرماید وبران سنت نبی ورضاے مشایخ نہ این مرد انقیا وآن تجلی نکند اینچنین کسے را گویند کہ او مرد مرد است وچنین کسے را ہم گویند عالی ہمت کہ ہرچہ بدو دہند او بدان سر فرو دنیارد۔

**قولہ** "وقيل الھمت ما يبعثك على طلب المعالى وقيمت كل امرءٍ ھمته" شیخ بیان ہمت میکند معنی ہمت میگوید کہ ہمت چیست کہ ورنہ تو طلب معالی کند وقیمت ہر مردے براندازۂ ہمت

اوست یعنی بر آن اندازہ ہمت اوست قیمت او ہم بر آن اندازہ است گوئی دو پلہ است
در پلۂ مرد را اندازند و در پلۂ ہمت را نہند اگر پلۂ ہمت گران آید و پلۂ مرد سبک پس این مرد
بہیچ نمی ارزد و اگر پلۂ ہمت برد و دو پلۂ مرد گران آید گویند این مرد بجائے رسید و اگر
ہر دو پلہ برابر آید قیمت آن مرد ہمان است۔

**قوله** "وسئل ابوبکر الوسطی عن مالک بن دینار
وداؤد الطائی ومحمد بن واسع رحمهم الله وامثالهم
من العباد فقال القوم ما خرجوا من نفوسهم الا الی نفوسهم
ترکوا النعیم الفانی للنعیم الباقی فاین حال البقاء والفناء" واسطی را ن خالق
از مالک دینار و داؤد طائی و محمد واسع و امثال ایشان پرسیدند کہ ایشان چگونہ
کسانند و چہ مرتبہ دارند ابوبکر واسطی جواب فرمود قوم عباد از نفوس خویش باز آمدند
و بہ نفس خویش باز گشتند بیان آن چیست یعنی این فانی را گذاشتند برائے
نعیم باقی را نقصان ہمت ایشان بود کہ ہم کونین را برائے خدا نہ باختند غرض وارد
در بیان ہمہ یعنی عارف عالی ہمت باشد و مقصود این داشت تا کہ تفاضل میان
عارفان بعالی ہمت باشد۔ فان البقا فی الله واسطی میگوید این کجا و کرا است کہ
از خود و ازین جہان و از آنجہان فانی گردند و بخدا باقی گردند۔ این حکایت اینجا
با ابوبکر واسطی نسبت کردہ است در کتب دیگر بجنید نسبت کردہ است و اینجا بدین
عبارت است ما ترک اخواننا الذین سبقون من النعیم الفانی
الی النعیم الباقی۔

**قوله** "سئل الجنید عن قوله تعالی لَا یَسْئَلُوْنَ
النَّاسَ اِلْحَافًا فقال یمنعهم علو همتهم عن رفع حوائجهم
الا الی مولیهم" جنید را پرسیدہ شد از معنی این آیت گفت این است



در صفت اصحاب صفہ میگوید۔ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا چیزے از مردمان
بالحاح نمیخواہند این سخن دو احتمال دارد یکے آنکہ میخواہند سوال میکنند ولے بالحاح
نہ دوم نہ سوال میکنند و نہ الحاح میکنند جنید برین معنی بر حکم این معنی میگوید منع میکند
بلندی ہمت ایشان را کہ رفع حوائج خویش جز بخوند کار خویش کنند و این کہ رفع
مجموع شود در عربیت بسیار است در اثبات آنچہ کوشیم ترجمہ دراز شود۔

**قوله** "وقال الحضری رحمت الله علیه فی حکایت
اذا زفرت جهنم زفرةً کلٌّ یقول نفسی نفسی لا اجلّ
ولا ادنی الا محمد صلی الله علیه وسلم فانه یرجع الی
حد الشفاعة فیقول امتی امتی فلا یبقی لاحد نفس بلا
علة فیقول ربی ربی لیعلم ان محل الحوادث لا یخلوا
عن العلل" حضری گفت کہ دوزخ یکبارے بغرد یکے غریدنی خورد و بزرگ
انبیاء و اولیا ہمہ نفسی نفسی گویند مگر محمد صلی الله علیه و آلہ وسلم کہ امتی امتی
گوید پس ہیچ نفسے بے علتے نماند کہ ربی ربی گوید تا بشناسد ہر نفسے محمدؐ است کہ
ربی ربی گوید زیرا چہ محل حوادث از علتہا خالی نباشد۔ احمد با احد و م احدیت
زدہ است میم کہ علتے در میان بود بدست معرفت خویش آنرا حذف کردہ است
ہر آئینہ از جملہ علتہا فارغ گشت۔

# فصل ۲۰

**قوله** "واجل خصالهم اخلاقهم" عجب عبارتے کہ
شیخ کرد خصال ہمین اخلاق است و اخلاق ہمین خصال است اجل خصالهم

اخلاقهم چه معنی دارد مگر آنکه خصال را عم گوئی حمیده و ذمیمه اخلاق را حمیده بس۔

**قوله** "سئلت عایشة رضی الله عنها عن خلق رسول الله فقالت کان خلقه القران قال الله تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ" عایشه رضی الله عنها از خلق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم پرسیدند گفت خلق او قرآن است خدائے تعالےٰ گفته است خُذِ الْعَفْوَ الآیة یا این گفتار عائشهؓ است یا بیان شیخ است خُذِ الْعَفْوَ عفو را بگیر یعنی باید در عفو اهتمامے باشد و در عفو ترا کلفتے نباشد مالک عفو باشی وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ و هر کرا فرمائی چیزے نیکے فرما که در ان فرمایش حسن اجماع باشد وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ آنکه ترا نشناسد و یا آنکه او جهلے مرکبے دارد و او در امور جاهلیت استحکام دارد از و اعراض کن او را پشت ده و اعراض بطریقے بهترے چنانچه گفت اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ یعنی بر ایشان مده و ظاهر معاملتے بکن وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ یعنی لا بصحبتهم در صحبت ایشان مباش عایشهؓ گفت خلقه القران در قرآن امر است و نهی است و تشدید و تهدید است و توفیق است و اخبار است و معاملات است و شرایع است و این تمام در رسول الله بود محلے لطفے و نرمی که باید کردن انجا لطف و نرمی کردے و آنجا که شدت و سختی باید کردن آنجا شدت و سختی کردے تا آنکه گفتند و اغلظ علیهم رسول الله قصاص میفرمود و اقامت حدود میکرد و قطع ید و رجم و شفقت بر عامه خلق. خلق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم این بود پس او وضع الشئ مواضعها کردے عایشه رضی الله عنها ازین گفت خلقه القران۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم باحبکم الیّ واقربکم منی مجلسا یوم القیمة قالوا بلی قال احسنکم اخلاقا الموطون اکنافا الذین یالفون ویولفون" فرمود با صحاب شما را خبر دهیم از کسے که میان شما بمن محب تر است و فردائے قیامت بمن نزدیک تر باشد ایشان گفتند آرے یا رسول الله از و خبر ده گفت میان شما در خلق نیکو تر است و آنانکه کنف ایشان پے سپر آدمیان است یعنی اخلاقے نیکے و مزاجے نرمے و آنانکه با مردمان الفت گیرند و مردمان با ایشان الفت گیرند این هر دو جمله بیان احسنهم اخلاقا هست این نمیگویم که رزیل و ذلیل باشند خیر با همه عزت و وقار آلف باشند و مالوف باشند۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم سوء الخلق شوم و شرارکم اسوءکم اخلاقا" رسول الله فرمود سوء خلق شوم است یعنی صاحب خلق بد هیچ وقتے نیاساید و دیگر او را کسے دوست ندارد و مادر و پدر او از و متنزه و متنفر باشند خاصه دیگرے۔ و شرارکم اسوءکم اخلاقا و بدترین شما کسے است که او خلق بد دارد۔

**قوله** "وقال ابوبکر الکتانی رحمة الله علیه التصوف کله خلق فمن زاد علیکم فی الخلق زاد علیکم فی التصوف" کتانی گوید که تصوف همین خلق است که هر که خلق بیشتر و خوبتر کند او تصوف او داده باشد یعنی تصوف را بکمال او رسانیده بود۔

**قوله** "ومن اخلاقهم الحلم والتواضع والنصیحت والشفقت والاحتمال والموافقت والاحسان والمدارات والایثار والخدمت والالفت والبشاشت والفتوت والکرم وبذل الجاه والمروت والجود والتودد والعفو والصفح

والسخا والحیا والوفا والتلطف والبشر والطلاقت والسکینت والوقار والدعاء والثناء وحسن الظن وتصغیر النفس و توقیر الاخوان وتبجیل المشایخ والترحم علی الصغیر والکبیر واستقفار مامنه و استعظام ما الیه" این ہمہ متفرق بالا گفتہ شدہ است اما من نیز جا بجا بعض الفاظ را شرح کنم۔ الحلم انحصار نفس است در امرے کہ موجب غضب باشد با وجود قدرت صرف غضب۔ والتواضع فرو نہادن مرتبہ نفس است با ہیچو خودے یا از خود کمترے با وجود شرف وفضل۔ والنصیحت بالا گفتہ ام۔ والشفقت داخل نصیحت است اما نصیحت عام است وشفقت خاص مرد مذکر بر چوبی شود سخنے بر مردم بگوید کہ آن نصیحت است واین کہ بر یار خود ویا برادر خود ویا بر پسر خود نصیحتے کنی این شفقت است۔ والاحتمال اے تحمل جفاے کسے را تحمل کنی با وجود آنکہ قوت مکافات باشد والموافقت وموافقت در کارے کہ مرید ہر یکے باشد ودیگر اقل بارے امرے مباحے باید اما جو ہر مرد در موافقت آنجا پیدا شود کہ در نفس موافقت ضررے ومشقتے شود۔ والاحسان احسان نیکی کردن بشرط آنکہ محسن را این نظر نیست احسان طبیعت اوست این احسان در غایت مدح وثنا است۔ والمدادات مدارات نرمی کردن در کارے کہ از روے شرع وروش صوفیہ ومعاملات این قوم مباین نباشد۔ والایثار اختیار کردن دیگرے براے چیزے را کہ ترا دران شرفے وفضلے واحتیاجے باشد باین ہمہ برادر دینی را مقدم داری وبراے آن شئے را او را اختیار کنی حکایت ابو الحسن نوری وآن ایثارے کہ او داشت در کتب سلوک مسطور است اگر اینجا بنویسم ترجمہ دراز شود۔ والخدمت خدمت کنند

عہ غالباً مراد از منبر چوبی است۔



مر کسے را کہ او قرین اوست یا کسے را کہ از وے برتر است واگر دونے را خدمت کنی این خدمت نیست این رحمت وشفقت است۔ والالفت الفت یعنی معیشت او بر صفتے نباشد کہ مردمان با و الفت نگیرند واو با ایشان الفت نگیرد وہمچنین کہ کسے با او الفت نگیرد واو بلکہ کسے الفت نگیرد یا دیوانہ باشد یا مردودے۔ البشاشت بشاشت با وجود ہمہ کراہیت کہ در دل باشد یا پشینہ آنچنان ظاہر شود کہ او بداند کہ من مراد ایم و مقصود ایم۔ والفتوت کہ فتوت جوانمردی را گویند وصوفیان ہمچنین گویند فتوت اینست کہ انصاف دہی وانصاف نہ طلبی۔ محمد حسینی چنین گوید انصاف دہی وانصاف نہ طلبی واز طلب انصاف محو وفانی باشی۔ والکرم کرم نیکی کردن با کسے کہ از وے وقتے ترا امید نیکی نباشد۔ وبذل الجاہ بذل جاہ چنانکہ دو یار مرد معظم این ہم سر خود را با فرو تر خود را در مجمع مردم بیگانہ ریاست ووجاہت او را دہد وخود را فروتر او کند این بذل جاہ است۔ والمروت مروت اینست کسے در باب تو احسان کردہ باشد وتو ہم بروے احسان پیش آئی۔ والجود جود جوانمردی کردن بے آنکہ از کسے ترا نیکی رسیدہ باشد وتو بروے بخششے کنی واز وے توقع مدح وثنا نہ کنی۔ والتودد تودد بستم دوست داشتن است دل صوفی جز خدا کسے را دوست ندارد اما با مردم معاملے بظاہر کند کہ ایشان بدانند کہ ہیچ خواہد دوست ایشان گردد۔ والعفو والصفح عفو وصفح ہر دو قریب است اما عفو عام است وصفح خاص۔ والسخا سخا قرین جود است اما فرق است سخا جائے باشد کہ اقتضاے طبعی باشد وجود عام تر با آنکہ خدا را جواد گویند سخی نہ گویند۔ والحیا حیا انحصار باز داشتن نفس است از چیزے کہ شریعۃً وطریقۃً وعادۃً ومروۃً مذموم است والوفاء وفا از مروت اخص است والتلطف تلطف ہم از قبیل جود وسخا است وتلطف بزبان باشد وباقدام بخیرے باشد

والبشر بشر قرین بشاشت است ۔ والطلاقت بطلاقت کشادگی رو است ۔
والسکینة قرین وقار است سر حادثہ وہر جا بلے وہر مرغے کہ طبع انسان بدان از دست
میرود مضطرب می گردد صاحب سکینہ او بست کہ در اینچنین حالات از دست نرود ۔
والوقار گفتیم سکینہ نزدیک وقار است ۔ والدعاء للمسلمین ومن
جفا علیک وانت تدعو اله ۔ والثناء علی الاحوال مع انهم یجفوا
علیه وکل بالشبه منهم یظن فی نفسه انه احق به وانهم فی جفائهم
علی الحق ۔ وحسن ظن وحسن ظن مرد اگر از یکے ناشائستہ منکرے
بیند ہفتاد محمل خیر انگیزد واگر با این ہمہ محمل خیر نیابد ملامت بر خویش کند کہ تو حسن ظن
نداری بر برادر مومن بدگمانی ۔ وتصغیر النفس وتوقیر الاحوال
نفس خود را ہمہ وقت خوار دارد ونفوس برادران دین را تعظیم وتوقیر کند ۔
وتبجیل المشایخ یعنی آنانکہ بر تکرمہ شیخوخت مجلس ایشانست یا خود پیران را
ہر کہ در عمر او بزرگ است او را حرمت دارد ۔ والترحم علی الصغیر
والکبیر این سخن بالا گذشت مطلوب این دارد کہ لطف ورحمت او بر ہمہ باشد ۔
واستصغار ما منه ہر چہ از تو بکسے رسد اگر چہ ان شئے عظیمے بودہ باشد تو
آن را حقیر دانی ۔ واستعظام ما الیه وآنکہ از کسے حقیرے بتو رسد تو آن را
عظیم دانی ۔

**قوله** "وسئل سهیل بن عبد الله عن حسن الخلق
فقال ادناه الاحتمال وترك المكافات والرحمت للظالم
والدعاء له هذه اخلاق المتصوفین" سہیل بن عبد اللہ را از ن الصوفیه
حسن خلق پرسیدند کہ شما حسن خلق کرامی گویند گفت کمترین حسن خلق این است یا
نزدیک تر بطبع ایشان خلق است کہ جفائے از کسے بر تو رسد وتو آنرا تحمل کنی



ومکافات نکنی وکسے کہ بر تو تعدی کند تو بر ورحمت کنی با آنکہ شخصے است کہ سیرت
وصف او ظلم است اگر بر تو کرد بے تو بہ بخشی وبر وہبہ کنی واگر بر دیگر کرد تو از خدا
بخواہی کہ او را توبہ دہد وبرائے او را از خدا خیر خواہی واز خدا او را این خواہی کہ خدا
او را از ظلم باز دارد ودیگر آنکہ خدا او را باز آرد وبیامرزد این کہ گفتیم اخلاق متصوفہ است ۔

**قوله** "لا ما قاله وارتکبه المتشبهون فانهم سمّوا
الطمع ارادةً وسوء الادب اخلاصاً والخروج عن الحق شطحاً
والتلذذ بالمذموم طیبة واتباع الهوا ابتلاءً والرجوع ن نکادة
الی الدنیا وصولاً وسوء الخلق صولة والبخل شكّادةً و
بزّاذة اللسان ملامة وما هذا طریق القوم" نہ اینچنین است کہ ن بزاذة
آن قوم کہ متشبہ بصوفیان اند زیراچہ این متشبہان صوفیہ کارے بطمع کنند
وآنرا ارادت نام نہند وبدخلقی را اخلاص نام گویند ما نفاق نگوئیم واز حق بردن
آیند وسخنے بلند گویند چنانچہ بایزید وجنید گفتے وآنرا شطحیات نام کنند ولذت
بمذموم گیرند وآنرا طیبت نام کنند وبہوا گرفتار باشند وآنرا ابتلا من اللہ
نامند ومیل بدنیا کنند ودر دنیا فرود آیند واین را وصول باللہ نام کنند وگویند
ما آنیم کہ اسباب دنیا وفرود آمدن در دنیا ما را مانع نیست زیراچہ ما از اہل صایم
وبدخلقی را صولت نام نہادہ اند جملہ چنانچہ یکے بحقیقت کند این ہمہ از قبیل است کہ
سوء الخلق اخلاصاً وبخل را شکادة نام کنند سخنے وحفظ واز غیر محل نگہ داشتن بیاں
گوئی را ملامت نام نہادہ اند یکے زبان کشادہ ہذلے وہذیانے میگوید واو را
می نکوہد واین را ملامت دینی نام می نہند واین رہ صوفیان نیست ۔

**قوله** حکی ان ابا یزید البسطامی قال لبعض
اصحابه قم بنا الی هذا الذی شهر نفسه بالزهد فقصدناه

فوجدا ہ خارجاً من دارہ الی المسجد فنظر ابو یزید الیہ وقد رمی بنخّامۃ الی جانب القبلۃ فقال لصاحبہ ھذا لیس بمامون علی ادب من اداب الشریعت فکیف مامون علے مایدّعیہ من مقامات الاولیاء فرجع ولم یسلم علیہ" نخامۃ

حکایت می آرند کہ شخصے در ایام ابو یزید رضی اللہ عنہ شہرہ بزہد و ولایت شد ابو یزید بایارے گفت بخیز با ماکہ بہ بنیم آن شخص راکہ نفس خود را بزہد و ولایت شہرت کردہ است آمدند بروے اتفاقاً آن شخص بقصد مسجد برون آمد و آب بینی خود را بسمت قبلہ انداخت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ بایار خود گفت کہ این مرد باوبے از آداب ظاہر مامون و مصؤن نیست پس چونہ تصدیق داشتہ شود بچیزے کہ او آن را دعویٰ می کند از قسمت زہد و ولایت بایزید بازگشت و برو سلام نکرد بباید دانست مصرع

چو معاملہ ندارد سخن آشنا ندارد

آرے بر باطن جز خدا مطلع نہ اما ظاہر حکایت از باطن میکند۔

## فصل ۲۱

**قولہ**" واما المقامات فانما مقام العبد بین یدی اللہ تعالیٰ فی العبادات قال اللہ تعالیٰ " وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ " اما آمدیم معاملتے کہ بندہ با خدائے خویش بسر می برد آن را مقام نامند اکنون مقام بضم میم ہم باشد و بفتح ہم ہر دو از روئے عربیت صحیح است ہر یکے را مقامے معلومے یعنی ہر چہ او را مستقیم دست دادہ است آن را بسر بردہ است



آن را معلومے نامند ہیچ یکے نیست از ما کہ او مقامے معلومے ندارد۔

**قولہ**" واولہا الانتباہ وھو خروج العبد من حد الغفلت " واول چیزے کہ از مقامات است بندہ را ابتداء روئے می نماید آن بیدار شدن بندہ است از حد غفلت ہر چہ خوش می آمد میکرد و از ان غفلت بیدار شد کہ این کار کہ میکنم خوب نیست۔

**قولہ**" ثم التوبۃ " وھو الرجوع الی اللہ تعالیٰ من بعد الذھاب مع دوام الندامت وکثرت الاستغفار" اول انتباہ گفت بعد از انتباہ توبہ یعنی او از خواب غفلت بیدار شد و آن بیداری او را بدین آورد کہ از موجب غفلت بدر شود و درین قضیہ در آید کہ از گنہہ توبہ کند و روئے بطاعت آرد و توبہ چیست الرجعت من الذنب الی الطاعت از گنہہ باز گشتہ است و بطاعت روئے آوردہ این توبہ است یعنی بعد از انتباہ توبہ و توبہ چیست کہ باز گشت بسوے خدا کند و از ان گنہہ کہ باز گشتہ بود باید کہ ہمہ وقت از ان پشیمان باشد و باید کہ خواہش آمرزش از خدا بسیار باشد نیکو سخنے است کہ شیخ می فرماید اما ما اینچنین میگوئیم کہ از گنہہ باز گردد و بطاعت چنان مشغول شود کہ از گنہش یاد نیاید چنانکہ جنید رحمۃ اللہ علیہ میگوید التوبہ ان تنسٰی ذنبک۔

**قولہ**" ثم الانابت وھی الرجوع من الغفلت الی الذکر" وبعد از توبہ انابت است یعنی از گنہہ باز آید و بذکر خدا مشغول شود۔

**قولہ**" وقیل التوبۃ والانابت الرغبۃ " وگفتہ اند توبہ از رہبت ترس است یعنی خوف حق موجب شود برائے توبہ را و موجب انابت رغبت است برحمت خدا و بدیدار حق۔

**قوله** "وقیل التوبة فی الظاهر والانابت فی الباطن"
بعضے گفته اند توبه در ظاهر باشد وانابت در باطن یعنی موجب توبه ظاهر است وموجب انابت باطن۔

**قوله** "ثم الورع وهو ترک ما اشتبه علیه" چون انابت قوت گیر د ورع رو نماید و ورع شود و ورع چیست هرچه نسبتے بحلال می برد ونسبتے بحرام می برد و نسبتے بمکروه می برد این را صوفی ترک آرد صوفیان این را ورع گویند۔

**قوله** "ثم محاسبة النفس هی تفقد زیاداتها من نقصانها وما لها وما علیها" پس ورع محاسبه نفس است یعنی با نفس حساب کند واعمال وافعال او با وے شمرد که در گذشته چه کرده است و در نقد وقت چه میکند واگر از انها است که از ان کارها که خدائے تعالیٰ بر آن راضی نباشد از ان توبه واستغفار کند و بر نفس چیزے سختے نهد تا بار دگر بر آن سوزد واگر از انها است که خدائے تعالیٰ ومصطفےٰ بر ان راضی باشند همواره زیادت کند وشکر خدا بجا آرد وخواهد که قدمے از ان بیشتر رود شیخ می فرماید که بجوید که زیادت دین او در چیست ونقصان دین او در چه واگر زیادت دین است ونقصان دین است هر دو گفته آمده ام۔

**قوله** "ثم الارادت وهو استدامت الکد وترک الواحت" سپس این ارادت است شیخ ارادت را تفسیر کرد که ارادت اینست که همواره در رنج باشد وترک راحت کند اما تو بدان که این ارادت نیست اما از ارادت این آید هر که را ارادت شد اورا دوام کد وترک راحت لابد است اما ارادت اینست طلب حق در سر افتد ودلش جز خدا را نخواهد این را ارادت نامند ولابد هر کرا



این صفت شد دوام کد وترک راحت ملازم حال اوست۔

**قوله** "ثم الزهد وترک الحلال من الدنیا والعزوف عنها وعن شهواتها" چون آن ارادت استقامت یابد زهد رو بنماید شیخ تعریف زهد کرد که زهد اینست که ترک حلال کند مالے که حلال است وشهوتے که حلال است ولذتے که حلال است آنرا ترک آرد واین زهد است یعنی نفس را از حظوظ او باز دارد چون همه را ترک آرد پس این چه آید فقر آید۔



**قوله** "ثم الفقر وهو عدم الاملاک وتخلیة القلب مما خلت عنه الید" شیخ تعریف فقر کرد که ملکے برو نماند واز انچه دست خالی است دل در طلب آن نباشد حاصل اینست که فقر عبارت از نیستی است واین نیستی تا بکجا کشد۔

**قوله** "ثم الصدق وهو استواء السر والاعلان" ازین ثم وثم از شیخ این معلوم شد که شیخ را دگر تراخی مطلوب نیست اگرچه از بالا دو سه جا معلوم شده بود اما چون ثم الصدق گفته معلوم شد که صدق تراخی مرتبه ندارد۔

**قوله** "ثم التصبر وهو حبس النفس علی المکاره وتجرع المرارات وهو آخر مقامات المریدین" بعد ازین تصبر باشد۔ تصبر تکلف در صبر است یعنی مرد مالک صبر نیست خود را بستم در صبر می آرد شیخ میگوید تصبر چیست که نفس او حال دشواریها شود چنانچه گاوے بارے گران را بر گیرد و هر جا که تلخے است نفس آنرا بیاشامد این تصبر که شیخ میفرماید آخر مقامات مریدان است اگرچه همه مقامات صفت مریدان است اما از مریدے بمریدے تفاوتے هست ازین مرید مبتدی مراد است۔

**قوله** "ثم الصبر وهو ترک الشکوی" بعد ازین صبر است

صبر اینست که آنجا یعنی در تصبر تکلف بود اینجا مالک این کار شد شیخ می فرماید که صبر چیست که شکایت از خدا نکند و یا شکایت از رنج نکند۔ محمد حسینی میگوید اگر شکایت برین صورت است بیان لطف معشوق و اظهار قوت و قدرت او بر نفس و این شخص را مخصوص کردن بدین دولت اینچنین شکایت این صورت شکایت است در معنی شکر باشد۔ وبدیده ام معشوقے عاشق را سنگسار کرده و عاشق آن سنگهارا در آستین انداخته بدان افتخار میکند که امروز دوست من مرا بدین دولت مخصوص کرد و دیگر چنین هم باشد که محبوب حاضر باشد و محب با وے گوید که تو با من چنین کردی و چنین کردی تو چه می گوئی که این شکایت درواست یا حکایت لذت ضربت معشوق و استجلاب شفقت معشوق۔

**قوله** "ثم الرضا وهو التلذذ بالبلوی" گفتم کجا صبر و کجا رضا و میان صبر و رضا بوادی و جبال است و خنادق و اعماق نه اینچنین است که چون این را گذاشتی بعد از ان آید این نیست۔ گفته ام صبریحاً ظاهراً علی الملاء و فی مجمع من الناس که مرا مقام رضا فهم نشد و آنچه رضا است ذایق آن نشدم۔ اگر برائے بلیات را بر نفس من گیرند من گویم من ذایق آن رضا ام چنانچه من در عدم شکوی گفتم اما فوت محبوبے و فقدان مطلوبے و استتار تجلی و مبتلا شدن بتجلیات قهری و باز ماندن از مقصود و محبوب که با من همه وقت بخلوت نشسته باشد محمد حسینی بدین محظوظ نیست۔

**قوله** "ثم الاخلاص وهو اخراج الخلق عن معاملة الحق" اخلاص ویژه شدن است از جمله مقاصد و مطالب از همه چیز برهنه شده بدوستی او پایندگی استقامت گرفته۔ آنکه از دوزخ خوفے دارد این قوم او را مخلص نگویند و آنکه امید بهشتے دارد این طایفه او را مخلص نشمرند سخن



بیشتر و پیشتر است اما نمی گویم گوشها تحمل استماع آن ندارد و دلها را بصیرت فهم آن نے۔

**قوله** "ثم التوکل علی الله تعالیٰ وهو اعتماد علیه بازالة الطمع عمن سواه" شیخ میفرماید توکل چیست که اعتماد بر خدا کند در صحت و مرض و در فقر و غنا و کذلک فی جمیع الامور باید درین اعتماد و طمع بغیر خدا نباشد و آنکه اصل ایمان است که اگر خیرے و شرے فاقه و فقرے و صحتے و مرضے برسد جز از خدا نباشد اینقدر همان مومنان را است اما ازالهٔ طمع عمن سواه این را توکل نامند۔

## فصل ۲۲

**قوله** "واما الاحوال فانها من معاملات القلوب وهو ما یحل بها من صفاء الاذکار" احوال از نعوت و صفات دل است این را تعلق جز بدل نیست و آن حال چیست آنچه از صفائے اذکار در دل فرود می آید آنرا حال می نامند چنانچه خوف و رجا و شوق و غیر این این را حال گویند حالّ بتشدید لام مشتق از حلول حال فرود آینده شد و بود بکثرت استعمال مخفف شد و دیگر گویند حال مشتق از تحول است چنانچه وجه از توجه حال را دوام نیست تحول دارد ضرورت گفتند مشتق از تحول است۔

**قوله** "قال الجنید الحال نازلة بتنزل بالقلب ولا تدوم" جنیدؒ گفت حال فرود آینده ایست از غیب بدل فرود می آید و دوام و بقا ندارد۔

**قوله** "فمن ذلك المراقبة وهو النظر لصفاء الیقین

الی المغیبات" ازان موجبے کہ احوال پیش می آید یکے ازان مراقبہ است
وآن مراقبہ عبارت از چیست وآن نظر یقینے درستے صافے ہست بر چیز محققے
کہ پیش آن چیز ہست واز تو غایب تو دل را ور طرف آن شے بیداری کہ آن حاضر وقت
تست مثلاً یقین است کہ باری تعالیٰ موجود است وبصفات کمال حاضر وشاہد است
تو نظر بدین بیداری کہ او حاضر وقت من است وشاہد وقت من است ومرا می بیند
وہم ہمچنین مغیبات دیگر چنانچہ جنت ونار ووجود شیخ یا وجود پیغامبر۔

**قوله** "ثم القرب وهو جمع الهم بين يدى الله تعالىٰ بالغيبت عما سواه" قرب نزدیک ما اینست کان تلازم قلبك بانه مع كل شئ لا بمقارنة وغير كل شئ لا بمزايلة
اما شیخ مصنف میفرماید کہ قرب عبارت ازین است کہ دل را با خدا حاضر کنی ہمچنین
کہ از دیگرے غایب باشی۔ این عین مراقبہ است اما شیخ ہمچنین میفرماید جمع آوردن
برائے این مقصود را این مراقبہ است بعد ازان کہ جمع شود این قرب است۔

**قوله** "ثم المحبت وهى موافقت المحبوب فى محبوبه ومكروهه" محبت چیست ما میگویم المحبت ارادت القلب لرویت جمال المحبوب بشدة الاشتياق ورعايت اسباب الحصول اما
شیخ میفرماید کہ موافقت محبوب میکند در محبوب او ودر مکروہ او واین سبب
میگوید سبب مراد میدارد زیراچہ ہر کہ کسے را دوست میدارد در محبوب او ودر مکروہ
او موافق باشد۔

**قوله** "ثم الرجا وهو تصديق الحق فيما وعد" خوف
ورجا را بالا گفتہ ام واین از احوال مراقبہ است مرد مراقب خدا یرا حاضر وناظر میداند
وامیدے می برد وبیمے ہم میکند۔



**قوله** "ثم الخوف وهو مطالعة القلب لسطوت الله تعالى ونقماته" وخوف اینست اورا قریب دانستی واز سطوات قہر او
ترسان باشی۔

**قوله** "ثم الحياء وهو حصر القلب عن الانبساط"
حیا ہم از لزوم حضور اوست حیا غالب شود بموجب حضور محبوب ہر آئینہ از جملہ ناشایستہ
باز ماند ودیگر عجب نباشد کہ در گداز آید کہ من کیم وکیستم وچیستم کہ در محضر او باشم۔

**قوله** "وذلك لان القرب يقتضى هذه الاحوال فمنهم من ينظر فى حال قربه الى عظمت الله تعالىٰ وهيبته فيغلب عليه الخوف والحيا ومنهم من ينظر الى الطاف الله تعالى وقديم احسانه فيغلب على قلبه المحبت والرجاء" شیخ حصر قلب گفتہ است اما انحصار باید گفت زیراچہ
حیا انفعالی است نہ فاعلی حصر القلب عن الانبساط این تقاضا کرد کہ ہرچہ خوش
آید بگوید وہرچہ خوش آید بکند وچنانچہ خوش آید بنشیند چون حیا غالب آید ازینہا
ممتنع گردد خواجہ من میگفت اول کہ شیخ من یعنی شیخ نظام الدین مرا مراقبہ فرمود ممکن
نبود کہ زانو بالا کنم بنشینم کہ او تعالی حاضر وناظر من چون بے ادبی کنم زانو بالا کردہ بنشینم
وہمبرین بنا چندگان روزے طعام وآب ماندمے تا بعضے امور بشری مزاحم حال
من نشود۔

**قوله** "ثم الشوق وهو هيجان القلب عند ذكر المحبوب" (ن ھیجان)
والشيخ فقال هيجان القلب عند ذكر المحبوب لفظه الذكر زايد هيجان قلب المحب ليس مما يسكن ساعة فاما عند ذكر المحبوب اكثر یکے فارسی گفتہ است
بیت

چه پنداری که مهرت از دل عاشق رود بیرون چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

**قوله "ثم الانس وهو السكون الى الله تعالىٰ والاستعانة فى جميع الامور" والانس ملازمة المحب فى شهود المحبوب وقد جرى عليه الازمان والآنات فيكن قلب المحب بوجود المحبوب حتى يذهب منه الورع والحشمة فيجرء عليه بما لا يليق بحال المحبوب** انس دوستی باشد اینچنین که دل محب سنگین گردد تا آنکه خوف محبوب و حشمت محبوب از دل برود و شاید برو گستاخی کند و دلیری کند بحالتے که لایق حال او نیست. قصه برزخ و موسیٰ شنیده باشی السكون الى الله جيد فان السكون الى المحبوب و آنچه ما گفتیم کلام شیخ متضمن آن است فاما سخن والاستعانة خارج است.

**قوله "ثم الطمانينة وهى السكون تحت مجارى الاقدار" الطمانينة وهى السكون تحت موارد المحبت كان ما كان رضاً ام كرهاً لطفاً ام قهراً قرباً ام بعداً اى الامر منفوض الى المحبوب فليفعل ما شاء** و هر چه باشد باشد اگر مقبول رضا بوصال دهد و اگر بقهر و از غضب از خود دور دارد و عطا کند چیزے به بخشد و یا منع کند محب را بدان آرام قرار باشد از جهت هیچ فتورے و نقصانے پیدا نیاید.

**قوله "ثم اليقين وهو التصديق مع ارتفاع الشك"** ما گفته ایم الیقین ماخوذ من یقن الماء اذا استقر یقین آنست استقرار آنکه هست که نخست محب بمحبوب رسیده باشد و از جمال و از جلال و از عز و کمال مشاهده کرده بچشم خود پس آن او را علمے باقی ماند این علم را علم یقین گویند و جز این هر که چیزے را یقین



نام نهند تو بدان آن یقین نیست شک و گمان البته آن یقین بظن باز آید و شیخ میفرماید یقین چیست تصدیق شود آنچه کتاب الله و کتاب رسول الله گفته است آنرا تصدیقے یقینے شود که شک درمیان نباشد و آنچه ما گفتیم سخن شیخ محیط آنست اگر محب صفت محبوب کند پس آنکه بدو رسیده باشد و بر همه او اطلاع یافته اگر کسے با وے حکایت محبوب او بکند و با وے حدیث جمال و کمال او کند محب آنرا تصدیق دارد و این تصدیقے یقینے باشد که در آن تصدیق هیچ شکے نیست.

**قوله "ثم المشاهدة وهى فصل ما بين روية اليقين و روية العين لقوله عليه السلام اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك وهو آخر الاحوال ثم يكون فواتح و لوائح و منائح تخفوا العبارت عنها وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"** پس این مشاهده است مشاهده حالتے را گویند که آن حالت که درمیان این دو حالت است دل چیزے را چه شناخته بهر چه شناخته و دیدن بعیان بچشم سر یا به چشم دل این حالتے که میان این دو حالت است این را شیخ مشاهده نام نهاده اما مفهوم ما اینست انوارے از غیب ساطع شود که بدان انوار ظهور ذات محبوب گردد این را مشاهده نامند. شیخ این فصلے که میان رویت یقین و رویت عیان برائے آنرا قول رسول الله را حجت آورد رسول الله فرموده است. اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك معنی اینست که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم میفرماید که خدائے را پرست اینچنین پرست گوئی تو می بینی او را زیرا چه اگرچه تو او را نه بینی ولے او شاهد و حاضر است همچنان باش که می بینی. شیخ این را مشاهده نامد اما میگوییم اگر برین وصف ملازمت کند محتمل دولت مشاهده روے نماید و آن مشاهده آخر احوال است پس آن فواتح باشد فواتح جمع فاتحه است یعنی

کشادہا باشد ونمودارہا باشد ولوائح جمع لائح است چیزے روشن شود برود
بعد ازان این پیدا شود ومنائح جمع منحہ است منحہ عطیہ را گویند یعنی دریافت عطاہا باشد
بخششہا باشد کہ ازان حکایت نتوان کردن۔ این منائح واین لوائح واین فواتح از
آنہا است کہ درعبارت درنیاید عبارت اینجا جفا میکند چہ کند بیچارہ کہ اینجا تقریر وفا
نمیکند وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا واگر بشمرند نعمتہاے
خدا را شمار وحساب نتوانند آورد۔

# فصل ۲۳

**قوله** "فی ذکر اختلاف المسالك" اختلاف مسالک است ہر یکے
برہے میرود اما مقصود یکے است تعالیٰ ولیکن رہے است کہ آن طرف ابرار است
ورہے است کہ آن رہ بتجلی وکشف وظہور اسرار است گزاردن وخواندن وگرسنہ وتشنہ را
طعام وآب دادن وبرہنہ را جامہ نو پوشانیدن ودیگر ابواب بر این ہمہ حسنات است کہ
بہ استعمال این اعمال امید آن باشد چون خداوند قبول فرماید وصاحب فاعل را
نیت تجلی جمال وکشف جلال بودہ باشد خداوند سبحانہ وتعالیٰ کسے را بر وگمارد
کہ اورا دران رہ برد کہ روے مقصود نماید اما اذکار ومراقبات وتجلی وتخلی ورابطہ قلب
بشیخ این طرف اخیار واحرار است ہر کہ درین رہ رود بہ ارشاد پیر باشد البتہ مراد
او بدامن مقصود افتد الکنون بدانکہ راہہا مختلف آمد ومقصود واحد ابواب بر وحسنات
مقصود نیند اما گفتیم چون این قبول افتد ومراد نیت حصول ووصول بودہ بود
خدا بروے کسے را گمارد تا آن رہ نماید۔

**قوله** "والمقصود واحد والمقاصد مختلفة لاختلاف



احوال القاصدین ومقامات السالکین" راہہا رفتن بسیار ومقصود
ہمان یک چنانچہ کعبہ از اطراف وافاق عالم خلقے سیر سلوک میکنند برائے زیارت
کعبہ را ومقصود ہمان کعبہ است اما مردمے باشند کہ بہ عنقریب میرسند ومردمے بہ بعید۔

**قوله** "فمنهم من سلك طريق العبادت ولازم الماء
والمحراب واشتغل بكثرت الذكر والنوافل وواظب
على الاوراد" چنانچہ گفتیم مردمے باشند کہ بہ بندگی خدا مشغول باشند وکار
ایشان ہمان باشد کہ با وضو متوجہ کعبہ باشند۔

**قوله** "ومنهم من سلك طريق الرياضات والمكابدات
وقهر نفس والمخالفات" ومردمے باشند کہ مشقتے بینند مجاہدہ کنند ان عن
آب کم کنند وطعام کم کنند وتنہا باشند۔

**قوله** "ومنهم من سلك طريق الخلوت والعزلت
طلباً للسلامت من المخالطة" ہمانکہ گفتیم شیخ نوعے دیگر بیان میکند
خلوتے گیر وعزلتے گزیند سلامتی ورزد تا خلق درگفت وگوے نیفتد۔

**قوله** "ومنهم من سلك طريق السياحت والاسفار
والاغتراب عن البلدان وخمول الذكر" وبعضے این اختیار کردند کہ
سیاحت وسفر روندہ وازجائے بجائے روند وذکر ایشان درمیان مردم نباشد۔

**قوله** "ومنهم من سلك طريق الخدمت وبذل الجاه
للاخوان وادخال السرور عليهم" وبعضے این گروہ اند خدمت
اخوان کردن وبذل جاہ خویش کردن این نیز رہے است از برائے وصول را
وازین بالا گفتہ آمدہ ام۔

**قوله** "ومنهم من سلك طريق المجاهدات

ورکوب الاهوال ومباشرت الاحوال" این نیز همان است که بالا گفتیم۔

**قوله** "ومنهم من سلک طریق اسقاط الجاه عند الخلق (ن ترک)
وقلت الالتفات الیهم وقلت الاشتغال بخیرهم وشرهم"
گفتیم این راهم هر که در خلوت نشست وروے از مردم گردانید او از خیر وشر خلق
ایمن باشد۔

**قوله** "ومنهم من سلک طریق العجز والانکسار
کما قال الله سبحانه وتعالیٰ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ط عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ
عَلَیْهِمْ"۔ این سخنے که شیخ گفت واین جزوے که شیخ بافراط فرمود باآن جملہ کلیاتے
که شیخ گفته است باید که این باآن همه باشد واگرنه بے این جزوے آن همه کلی
هیچ کار نیاید وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ط عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ
وطایفه دیگر اند که عمل صالح را باعمل سیئه خلط کرده اند بدین گناهان
خویش اعتراف دارند هر آئینه چو اینچنین باشد عجز وانکسار ملازم حال
ایشان باشد۔

**قوله** "ومنهم من سلک طریق التعلیم والمسایلة
ومجالسة العلماء وسماع الاخبار وحفظ العلوم" این که باعلما
نشینند واز اخبار وآثار مطلع شوند وبدان غبطه گیرند این نیز موصول است اگر نیتے (موصل)
باشد اینجا بشنو که جنید چه کرد که بواسطه آن بمقصود رسیده کذلک شبلی وبایزید
ونساج ومشایخ دیگر این نیز همان کند امید باشد که روے مقصود بیند۔

**قوله** "وکل طریق محتاج الی موافق ودلیل (ن یحتاج / ن موقف)
یاخذ به فیه لیسلم من الحیرة والفتنة" هر رهے که محتاج بدین



شود که ودلیلے می باید دانستن وتوان گفتگو کند آن ودلیلے در حیرت وفتنه نیندازد۔

**قوله** "قیل لبعض المشایخ ان فلانا رجع فقال ما راه
رجع الا لوحشة الطریق من قلت سالکیها" صوفی را گفتند که (ن ومن)
فلان در راه تصوف آمده بود وباز بعادت خویش بازگشت او گفت من این نمیدانم
سبب بازگشت او مگر آنکه او در راه درست نیافت از راه او را موحش شد ضرورت بازگشت

## فصل ۲۴

**قوله** " فی ذکر قولهم فی فضل العالم قال الله تعالیٰ
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بدأ بنفسه وثنی بالملیکة
وثلث باهل العلم" یعنی فضل دارد که حق تعالیٰ گفت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ معنی آیت خداے تعالیٰ
گواهی داد بر نفس خود بنفس خود که او تعالیٰ نیست خدا مگر او وهمبرین فرشتگان
وخداوندان علم گواهی دادند واین گواهی است ثابت ومستقیم باعدل۔ شیخ این
سخن براے این آورد که باری تعالیٰ نخست شهادت خود بعد ازان شهادت
فرشتگان خود بعد ازان خداوندان علم۔ خداوندان علم را سیوم جا ذکر کرد از
خود پس این مرتبه بلندے وشرفے عظیمے باشد۔ ازین اولوا العلم مراد انبیا و
متابعان ایشان که علما بالله اند۔

**قوله** "وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
العلماء ورثة الانبیاء" رسول الله گفته است علما وارثان انبیا اند۔

میراث بر شے باشد کہ آن خاصہ ملوک و موروث منہ باشد و آن جز علم باللہ نیست ازینجا
این آید کہ وارثان انبیا جز علما باللہ نباشند و وارث را نسبتے باید با موروث منہ
نسبتے خاصے باید و اگرنہ میراث نبرد مال او در بیت المال گرد آید۔

**قولہ**" وقال علیہ السلام فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم" رسول اللہ فرمودہ است کہ فضل عالم عامل بر عابد
جاہل برین مثل است چنانکہ فضل من بر کمترین شما۔

**قولہ**" وقال علیہ السلام الناس رجلان عالم و متعلم
و سایرھم ھمج" و رسول اللہ گفتہ است یعنی مردمے کہ در حساب آیند
و ویرا توان گفتن کہ آدمی است دو نوع اند یکے آنکہ علم دارد و دوم آنکہ می آموزد
و جز این دیگر مردم لایُعبَأ بہ یعنی لایعتد ہیچ کسے کہ بر دہن خرے
نشستہ باشد۔

**قولہ**" وقیل العلم روح والعمل جسد" ہمچنین گویند
کہ تن زندہ و متحرک ماشی و قایل و باصر و ناطق بواسطہ روح است چون روح نباشد
مردارے افتادہ است جمادے افتادہ است عمل برین ماند گوئی روح علم است
و ما گفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم محال۔

**قولہ**" وقیل العلم اصل والعمل فرع" گفتہ اند کہ علم بیخ
درختے ماند و عمل بشاخ آن درخت بیخ بے شاخ باشد اما شاخ بے بیخ نباشد
اما اگر بیخ باشد و شاخ نباشد مقصود از بیخ ہمان شد۔

**قولہ**" وقد فضل الجمہور من مشایخنا العلم علی المعرفت
والعقل لان اللہ تعالی یوصف بالعلم و لا یوصف بالمعرفت — ن و علی العقل
والعقل" شیخ میفرماید جمعے از پیران ما علم را فضل دادہ اند بر عقل زیراچہ



خداے تعالی را عالم گویند عاقل نگویند از سبب آنکہ اطلاق علم بروکنند و عقل زیراچہ
عقل نسبتے بطبیعی غریزی دارد و ھو تعالی عن ذلک و عقل گفتہ اند جوھر
لطیف مرکب فی بنیۃ الانسان و این با خداوند تعالی چہ نسبت
دارد۔

**قولہ**" ولان العالم حاکم علی العقل و لا حُکمَ للعقل
علی العالم" زیراچہ علم حاکم بر عقل است بسیار چیز باشد کہ عقل ادراک حقیقت
آن نکند علم حاکم آن شود چنانچہ مثلاً نکاح و طلاق عقل گوید بلفظے تحریم و بلفظے
تحلیل و او فہم نکند بخواہد تسویہ کند علم حکم کند بر وے کہ یکے حلال و دیگرے
حرام فعلی ہذا حاکم علم آمد نہ عقل۔

ن و کذلک العقل لا ینفع الا بالعلم — **قولہ**" وقیل لا ینفع العالم الا بالعقل بل لا یحصل
العلم الا بالعقل" و گفتہ اند اگر با عقل علم نباشد عقل نفع نکند بلکہ زیانکار آید۔

**قولہ**" قیل لبعض الحکماء متی یکون الادب
ن انقص — یضر قال اذا کان العقل ناقص حکیمے را پرسیدند کہ ادب کے زیانکار
آید گفت آنجا کہ عقل ناقص باشد۔

**قولہ**" وقیل الادب صورت عقلک فحسّن عقلک
کیف شئت" و گفتہ اند ادب صیحے کہ بمحل خود باشد صورت عقل تست۔

**قولہ**" ومن فضل العلم ان الہدھد مع قلت
عقل و فطرت اجاب سلیمان علیہ السلام مع علو مرتبۃ
بصولت العلم و قوتہ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ مع قلت
الاکرات بتہدیدہ و وعیدہ" ہہ بین فضل علم را کہ ہدہد با چندان
ضعف و صغرے کہ او دارد و پرندہ از بسیار پرندگان خورد تر بکدام بر آمدگی

وخود نمائی گفت کہ اَحَطتُ بِمَا لَم تُحِط بِہٖ یعنی بقوتِ علم گفت باوجود آنکہ چندان شرف وفضل سلیمان علیہ السلام داروتا آنکہ سلیمانؑ با او در غضب بود ومیگفت بگویم تاپر ہاے او بر کنند وجفت ویرا از وے جدا او ارند وقصہ اینست مہتر سلیمان علیہ السلام ہدہد را بر محل او حاضر ندید در غضب شد کہ او را بگویم ذبح کنند یا عذابے سختے کنم کہ عذاب سخت راگفتہ اند یگان پر او بر کنند ویا او را از جفت دور دارند ویا از قرب دور کنند عقاب را در طلب او فرستاد و ہدہد بر سلیمان می آمد کہ عقاب ملاقات شد عقاب خواست بگیر وگفت مرا مگیر من ہم بر سلیمانؑ میروم بر سلیمانؑ آمد سلیمانؑ استکشاف حال او کرد کہ کجا بودی او گفت اَحَطتُ بِمَا لَم تُحِط بِہٖ ہر چند سلیمانؑ در غضب بود واو در محل گنہگاران بود بقوت علم سخنے گفت وجوابے داد کہ جز بقوت علم نباشد یعنی من چیزے دانستم کہ تو نمی دانی۔ باقی قصہ مشہور است۔

## فصل ۲۵

**قولہ** "فی ذکرادابھم فی محاوراتھم وھوان یقصد بکلامہ النصح والارشاد وطلب النجات ومایعود نفعہ علی الکل ولایکلم الناس الاعلی قدر عقولھم" اینکہ صوفیان یکدیگر محاورہ کنند وسخنے گویند باکبیرے ویا بانظیرے ویا باصغیرے وباید کہ نیت محاورہ این باشد کہ در کلام خویش مقصود اینکہ خواہی پیشینہ باشد ونیت نمودن راہ حق باشد وطلب نجات باشد یعنی از طرفین نصح یا نظیرے است ارشاد باصغیرے است طلب نجات باکبیرے است والبتہ سخنے گویند کہ



نفع او بر ہمہ باز گردد واگرچہ کبیر است واگرچہ نظیر است واگرچہ صغیر است وسخن با مردمان نگویند مگر بر قدر فہم ایشان اگرچہ تو گوئی وآن در فہم نشینہ آن سخن بلند وبیشتر است باید کہ آنچنان گوئی کہ او را استنکارے واستبعادے واستیحارے از تو نشود وترا در گفتار جز ترغیب وترقی پیشنہ نباشد۔ شخصے است کہ از صحبت متعلمان جاہل مطلع واز محضر مذکران خود رائے ہمتش کند گشتہ وبیشتر مطلوبے نماندہ تو خواہی کہ او را از این مزبلہ وازین خاک صلصال بیرون آری باید کہ بصفتے نصح کنی بیرون آری نہ آنکہ چنان گوئی سخن او در آنجا چفسیدہ تر شود وگرفتار ماند اگر تو با من باشی بدانی کہ من بکدام طریق وبکدام تدبیر این گرفتاران واماندہ ودر راے چفسیدہ را چگونہ برون می آرم۔

**قولہ** "قال علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم" شیخ براے اثبات مدعائے خویش را این حدیث می آرد کہ اُمرنا ماکہ ماموریم وماکہ گروہ پیغامبرانیم سخن با مردمان بر اندازہ عقل وفہم ایشان گوئیم۔

**قولہ** "ولایتکلم فی مسئلۃ الاان یسئل عنھا واذا سئل اجاب علی قدر السایل" ومسئلہ کہ نپرسند در مسئلہ سخن آنرا چیزے نگویند۔ حاصل این باشد کہ سکوت باید کہ از نطق بیشتر باشد امازایرے کہ می آید اگرچہ او چیزے نپرسد با وے چیزے می باید گفت زیراچہ آمدن او ہمین دلیل بر سوال اوست واگر کسے پرسد بر قدر پرسندہ سخن گوید۔

**قولہ** "فقد حکی عن الجنیدؒ انہ قیل لہ یسألک السایل عن مسئلۃ فتجیبہ بجواب ثم یسئلک آخر عن تلک المسئلۃ فتجیبہ بجواب آخر فقال علی قدر السایل یکون الجواب" وحکایت آرند کہ کسے از جنیدؒ مسئلہ پرسیدے او آنرا

جوابے فرمودے دیگرے ہم ازان مسٔلہ پرسیدے اورا جوابے گوئی دیگر گفت جواب براندازۂ سائل است اگر مبتدی است جواب او از ابتدا گویند واگر منتھی است از انتہا گویند واگر عامی است میرسد باوے سخن مذکران ومتعلمان گویند

**قوله** "واذا ساٰل لا یسئل الا عن مقامه فلا یتکلف مالم یبلغه ولا یتکلم فیما لم یبلغه استعماله" وادب سایل اینست کہ ہرچہ پرسد از اندازۂ مقام خود پرسد ودر سخن تکلف نکند ودران چیزیکہ خود نمی پرسد وسخن دران نگوید کہ در استعمال اونیست۔

**قوله** "وقد قیل یجوز ذلك فقد قال رسول اللّٰه رب حامل فقیه الی من هو افقه منه ولا یبذل العلم الا لاهله" وبعضے گفتہ اند شاید سخن گویند کہ از فہم ہیئینہ بالاتر باشد زیراچہ رسول اللّٰہ گفتہ است بسا باشد کہ حامل فقیہے باشد کہ آن فقیہ محمول رابکسے رساند کہ او ازو فقیہ تر باشد۔ اینجا دو سخن است یکے این کہ او بکسے رساند کہ ازو فقیہ تر است اگر این حامل حظے نگرفت فاما محمول الیہ حظ خواہد گرفت ودیگر این حامل فقہ سخن فہم نکرد وبکسے رسانیدہ کہ او فہم کرد او بیان کرد این بدان مستفید گشت ودیگر چو سخن بر معانی است کسے کہ عارف این معانی است باد سخن را بصحرا نہند جہانے ازان سخن نفع گیرند وبذل علم یک دو بیتے ازان او حدُّ کرمانی است اینجا مناسب می آید

مثنوی

کناسان را مبخش مشک وعنبر  بر خوک مبند زر و زیور
گاو وسگ وخر سخن چہ داند  گوسالہ زکن لمن چہ داند
یک محرم راز را بچنگ آر  پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
بر اہل ہنر چو میغ می بار  واز خلق سخن دریغ می دار



**قوله** "وقیل ابذل العلم لاهله وبغیر اهله" واین ہم گفتہ اند براہل وبرغیر اہل علم بذل کن شاید کہ میان این نااہل آن یکے اہل علم شود۔

**قوله** "فالعلم امنع جانبا من ان یصل الی غیر اهله ولا یتکلم بین یدی من هو اعلم منه" علم خود چیزے است کہ ورا ہمہ چیزہا مانع تر است کہ بر نا اہل رسد وکسے کہ دانا تر باشد پیش او سخن گفتن ادب نباشد"

**قوله** "سئل ابن المبارك مسئلة بحضرت سفیان فقال انا لا نتکلم عند الاستاذین" عبداللّٰہ مبارک راسخنے پرسیدند سفیان حاضر بود عبداللّٰہ گفت کہ من پیش استادان سخن نگویم۔

**قوله** "وقال بعضهم لا یحسن هذا العلم الا لمن یعبر عن وجده وینطق عن فعله" وبعضے گفتہ اند کہ نشاید کسے سخن گوید تا ذایق نباشد اگر گوید از حال خود گوید واز ذوق خود گوید۔

**قوله** "وقیل من لم ینتفع بسکوته لم ینفع بکلامه" او نفع نتوان گرفتن از سکوت از کلام او ہم نفع نتوان گرفت زیراچہ سکوت مرد عارف سالک جز بحضور مقصود نیست چو او سلوک محضور دارد نفع او را اندازہ کجا است ودیگر محلے کہ سلوک باید او انجا سکوت میکند دیگرے نفع میگیرد کہ درین محل سکوت میباید کردن ودیگر سکوت اہل دل بو قار است وبو قار است وبواسطۂ قطر دل با سرار آت ہر آئینہ سکوت انچنین نافع تر باشد۔

**قوله** "ومن الاداب ان لا یتکلم فی العلم قبل اوانه فیتولد منه آفات تقطعه عن الفواید" ہمانکہ بالا گفتہ است از حال خود گوید واز افعال خود گوید ودیگر سخن دانستن اما گفتن آن سخن را آوانے

باید برائے آنرا حکایت جنیدؒ و سریؒ کہ جنیدؒ سخن نمی گفت شنیده باشی۔

**قوله**" ویحذر کل الحذر ان یطلب الجاه و المنزلة عند الناس وحطام الدنیا فیکون ممن لاینفعه الله بعلمه "

واحتراز کند چنانکه احتراز کردن باشد که درین گفتار اسرار و سلوک مطلوب ازجاہے و منزلتے نباشد شیخ یحذر کل الحذر گفته است زیرا چه بسیار مردمان درین بلا گرفتار اند۔

**قوله**" وقد استعاذ النبی صلی الله علیه وسلم من علم لاینفع" رسول اللہ از علمے کہ نفع نگیرد پناہ بخدا میکرد و گفت " اللهم انی اعوذبک من علم لاینفع وقال علیه السلام من طلب العلم لیمازی به العلماء او لیجاری به السفهاء او لیصرف به وجوه الناس فلیتبوأ مقعده من النار" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرموده است ہر کہ طلب علم کند برائے آنکہ ستیہش با علما کند و مجادله و محاوره با سفها کند یا علم برائے آن طلب می کند کہ او را جاہے شود کہ مردمان میل بسوے او کنند ہمچنین کسے گو جائے گیر و نشست خود را در دوزخ۔

**قوله**" ویجتهد فی استعمال مایسمعه ویعلمه" جہد آن کند کہ می شنود و میداند و عمل آن باشد۔

**قوله**" فقد قیل کل من سمع شیئا من علوم القوم فعمل به صار ذلک حکمة فی قلبه وینتفع به السامعون وکل من سمع و لم یعمل به کان ذلک حکایتا یحفظها ایاما ثم ینساها" وگفته اند ہر کہ سخنے بشنود از سخنان اہل سلوک و بر آن عمل کند آن سخن در دل او حکمت گردد و گفته اند حکمت چیست کہ علم با عمل



باشد و دیگر حکمت گردد یعنی بواسطہ آن او بر بسیار چیز مطلع شود و آنکه او را علمے شود و بر آن عمل نکند سخنے بود کہ درین گوش آمد و دران گوش رفت۔

**قوله**" وقیل الکلام اذا خرج من القلب وقع فی القلب واذا خرج من اللسان لم یجاوز الاذنین" این سخن در گوینده است یعنی اگر گوینده از اہل دل است سخنے کہ او گوید بر دل سامع اثر کند چنانچه گفته اند **مصرع**

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

**قوله**" حکی ان الشبلیؒ قال للجنیدؒ کم تنادی علی الله تعالی بین یدی العامة فقال اما انادی علی العامة بین یدی الله تعالیٰ فقال قوم افشوا اسرارهم بالحظوظ والبصائرهم بالمحظوظات فی لهم الی ذکر الله سبیل" شبلیؒ گفت مر جنیدؒ را کہ چند ندا کنی خدائے را بر عامہ خلق جنیدؒ گفت من عامه را بر خدائے ندا میکنم نہ خدا را علمه حاصل کلام این است خدائے را بر عامہ نمی آرم عامہ را بر خدا می برم پس گفت قومے اسرار خویش را بحظے فاش کردند یعنی با او خلط دادند و فکر ہائے خویش را بنظاره داوند ایشان را بحقیقت چه ره باشد۔ حاصل ہر چه بحظ و لحظ مختلط شد او بخدا کجا ره برد و نه پرسی کہ حظ این جہان و آن جہان زیرا چه امرے معلوم است۔

**قوله**" وقیل للثوری لم لا تکلم علی اخوانک فقال لانهم فی سفر الوحشة" از سفیان ثوری پرسیدند کہ چرا با اصحاب خویش سخن نمیگوئی گفت چه گویم کہ ایشان در سفر وحشت اند یعنی ایشان در سفر دنیا اند و بخدا با وحشت۔ حاصل سخن این آمد کہ سخن با کسے گویند کہ او طالب و راغب باشد۔

**قوله**" وحکی ان الشبلیؒ قال فی مجلس الجنیدؒ الله فقال ان کنت حاضرا فهو ترک الحرمت وان کنت غایبا

فالغیبت حرام" شبلی در مجلس جنید الله گفت جنید گفت اگر تو در وقت گفتن الله باخدا حاضری پس این گفتن تو الله ترک ادب باشد زیراچه بعاوت معلوم است که شخصے که معظم باشد بادشاہے وامیرے وخانے وشیخے وامثال ایشان وتو بگوی که اے سلطان واے امیر واے خان واے شیخ آنکه این گفتار بے ادبی باشد واگر تو از و غایبی یعنی با او بحضور نهٔ ویا او از تو غایب است از انچه تو شاہد حضور او نهٔ همچنین غیبتے حرام باشد۔ اینجا گویند هر چند که گوینده الله در حضرت است یا حضور است واو یا حاضر است اگر از نامرادی خویش واز دوری خود که باحضور مرا او نیست این گفتار الله ترک ادب نباشد زیراچه این در مانده تنگ آمده خرابے است که از خرابی خویش فریاد میکند زیراچه این ناله است از دوئی که یگانگی ممکن نیست بهیچ وجهے شنیدهٔ

وبینی وبینک انی یزاحمنی　　　فارفع بجودک انی من البین

سخنے از عاشقان برین باشد چنین هم باشد که در صورت مجاز معشوق در کنار عاشق باشد و عاشق در آنحالت از دوئی جدائی نالد میدانم که این باریک سخنے است تو این رافهم نکنی۔

**قوله**" وسأل ابوبکر الشبلی للجنید مسئلةً فقال یا ابابکر بینک وبین اکابر الناس عشرة الاف مقام اولها محو ما ابتلائت به" ابوبکر شبلیؒ مسئله از توحید از جنیدؒ پرسید جنیدؒ گفت میان تو ومیان بزرگان این کار ده هزار مقام است مسئله از مقامے که تو پرسیدی اول آن ده هزار محو این مقام است عبارت از ده هزار مقام مراد اینست هر نفس وهر زمان ترا محو میباید شد باز بصحو میباید آمد اگر هزار در هزار سال عمر تو باشد واین هر بار محو میشوی وبصحو می آئی وهنوز روے حقیقت از پرده استتار برون نیامده باشد۔ سخن اینجا بسیار است سخن لطیف است اما ترجمه درازی شود۔

ن محو ما ابتلائت به



# فصل ۲۶

**قوله**" واما الشطحیات المحکیة عن ابی یزید وغیره فذلک عند غلبة الحال وقوت السکر وغلبات الوجد فلا قبول لها ولا رد" واما شطحیات را از شطح گرفته اند شَطَحَ اے اِذ تفعَ۔ بعضے محققان را حقیقت برایشان تجلی کرد که قوت ایشان از ایشان بر د سخنانے از ایشان زاد از روے محل شرع بعید مینماید واز روے حقیقت بیان کردن آن متعسر زیراچه سخن باریک ولطیف وُ هم بزندقه والحاد میرود آنرا ارَدِی نکنند نگویند که هذیان وخرافات است ونامشروع است این نگویند وهمچنین قبول نکنند همچنین که از الحاد واباحت غمے نباشد این سخنان راهم بدیشان بگذارند این کلمات راهم بدیشان تسلیم کنند هر که وافق خود است خواهد دانستن وهر که اجنبی است از ره گذرے او را قدمے نباشد تا زیان او نشود تا زیانکار دین او نشود۔ وآنکه گفته اند که این سبحانی ما اعظم شانی وانا الحق گفتن حکایت عن الله باشد دایم الله که این سخن زیاده نیست سخن ایشان راهم بدیشان بگذارند۔ سخن اینست که عبدالله انصاری گفت بگوش دل بشنو عبدالله بیا بانی عمرے بود در طلب آن زندگانی رفت بر ابوالحسن خرقانی آنجا خورد آب زندگانی چندان خورد که نه او ماند نه خرقانی چگونه بود این آئی دانی۔

**قوله**" قال سهیل بن عبد الله العلم ثلثة علم من الله وهو علم الظاهر کالامر والنهی والاحکام والحدود وعلم مع الله وهو علم الخوف والرجاء والمحبت والشوق وعلم بالله

ن غلبات

وهو علم بصفاته و نعوته" سہیل عبد اللہ تستری گفتہ است علوم سہ یعنی جز این را علم نشناسند۔ علمے کہ از خداوند آمدہ است یعنی مصدر او حق است تعالی و آن علم شرایع است او فرمودہ است چنین کنید و چنین نکنید علم شرایع است و علم با خدا است یعنی ہر کرا از جمال او و از جلال او از لطف او و از قہر او مشاہدہ شد و او ازان نصیبہ گرفت ہر آئینہ از لطف رجا آید و از قہر خوف آید و از جلال ہیبت آید و از جمال محبت آید و آن ذاتے است کہ این صفات لازمہ آن ذات است۔ و علمے است کہ بخدا است و آن علمے است بصفات او و نعوت او کہ صفات او عین ذات است یا غیر ذات او و یا صفات او اضافی است یا حقیقی۔ جز این سہ ہر علمے کہ باشد آنرا علم نشناسند۔

**قوله** "وقيل علم الظاهر علم الطريق وعلم الباطن علم المنزل" وگفتہ اند یعنی علم ظاہر علم طریق است بیاموزند صوم و صلوٰۃ را خلوت صحبت صمت ذکر و مراقبہ این علوم علوم ظاہر است و علم باطن آنکہ بذات و صفات او تعلق دارد و چون بدان رسید آن علم منزل است۔

**قوله** "وقيل علم الباطن مستنبط من علم الظاهر وكل باطن لا يقيمه الظاهر فهو باطل" وگفتہ اند علم باطن مستنبط از علم ظاہر است یعنی اصل او است و این نتیجۂ خلاصۂ او و ہر علم باطن کہ مستنبط از علم ظاہر نباشد آن علم اعتبارے ندارد۔ علمیکہ بباطن سالک آید و آن مخرب علم ظاہر بودہ باشد بر مقتضاے او رفتن خرابی دین بود و این بیت موافق این سخن است

بیت   تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو   یک تو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

رشتہ طولے دارد و ہر دو را باعتبار و نسبت فرو بالا نامند و چون ہر دو را یکجا کروند مثال قاب قوسین او ادنی اینجا پیدا آید۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم فرع



با اصل برابر است و فرع منشا راز اصل است و از اصل مقصود فرع است و اگر ہر دو جمع نشو و نسبت بطلان برند۔

**قوله** "وقيل من سمع باذنيه حكى ومن سمع بقلبه وعى ومن عمل بما سمع فقد اهتدى وهدىٰ" وگفتہ اند ہر کہ سخنے بگوش شنید پس فہم او را بدل عزت نیاورد و او ازان حکایت کند پس ندانکہ چہ شنیدم و چہ گفتند و چنانچہ ازین مردم قُصّاص و مُذَکِّر شنیدہ باشی و ہر کہ بدل خویش شنید و آن یاد کرد و فہم کرد بدل داشت و ہر کہ شنید و بدل داشت و بدان عمل کرد او کسے است کہ خود را راست یافت و دیگر را راہ راست برد۔

**قوله** "وقيل العلم يهتف بالعمل ان لم يجبه ارتحل" وگفتہ اند علم گوئی ندا میکند بعمل و ہر کہ او را اجابت کرد ان علم گوئی ندامی کند بعمل و ہر کہ او اجابت نکرد علم باوے نماند یعنی ہر کہ عمل نکرد آن علم از و رفت تا گوئی رفتہ

**قوله** "وقيل العلم ادراك الشئ على ما هو به" و چنین گفتہ اند کہ علم او را نامند کہ بدانچہ او است مدرک آن شوند۔

**قوله** "والعقل بصيرةٌ وقوتٌ في القلب ومنزلته في القلب بمنزلة النظر من العين يفرق بها بين الحق والباطل والحسن والقبح" و عقل بینائی است در دل و قدرتے است در و چنانچہ چشم است عبارت از چشم دیدن او است نہ آن پیغولہ و حلقہ و حدقہ و ہمچنین دل عبارت ازان مضغہ صنوبری او است بینائی کہ دارد و فہمے کہ دارد دل آنرا نامند بحقیقت دل آنست و ہم بدان بصیرت است کہ میان حق و باطل تفریق میتوان کرد

**قوله** "وقيل العالم يقتدى به والعارف يهتدى به" وگفتہ اند بعالم اقتدا کنند زیرا چہ او بعلم حلالے و حرامے منہیے و مکروہے دانستہ است

بگفت او اقتدا کنند و بعارف ره راست یابند یعنی ره خدا و اطلاع بر اسرار او بهدایت عارف یابند۔

**قوله** "وقیل العلم ما شهدته خبراً والعقل ما شهدته حسّاً" وگفته اند آنچه چیزے بشنوی آن علم است و آنچه بحس دانی آن عقل است عقل حس را واسطه می سازد و برائے فهم چیزے راه بیشتر راست رود و جا بجا غلط هم خورد۔

**قوله** "وقیل المورع لا یخدع والعاقل لا یُخدَع" وهمین گفته متورع متقی بر کسے خداع نکند و بر عاقل کسے خداع نتوان کرد۔

**قوله** "وقیل العقل ما یباعدک عن مواقع المهلکات" وگفته اند فعل عقل این است که ترا آنچه مهلک دین تو باشد از ان نگهه دارد۔

**قوله** "وقیل اصل العقل الصمت وباطنه کتمان الاسرار وظاهره الاقتداء بالسنة" وگفته اند که بنیاد عقل اینست که ساکت باشی تا آنکه گفته اند من سکت سلم ومن سلم نجا مگر آنکه گفتن آن ترا فریضه باشد این ظاهر عقل آمد که گفتیم۔ باطن او آنست که هر سرے که باشد آنرا بپوشد و آنکه سر را نپوشد خود را فضیحت کند وظاهر عقل اینست که اقتدا بسنت کند زیرا چه رسول اللہ اعقل الناس بود هر رہے که او رفت آن سالم ترین راه ها است هیچ کس در آن ره زیان دنیا و دین ندیده است۔

**قوله** "وقیل اذا غلب الهوی توارى العقل" گفته اند چون هوا غالب شود عقل پوشیده گردد عقل حال مآل بیند هر چه عاقبت او بخیر باشد عقل آن فرماید و آن سو برد و چون هوا غالب آید بندے در پائے او افتد آن سو رفتن ندهد۔



**قوله** "وقیل اذا اردت ان تعرف العاقل من الاحمق فحدثه بالمحال فان قبل فاعلم انه احمق" وگفته اند چو خواهی عاقل را از احمق بدانی بر و حکایتے محالے گو و اگر آن حکایت را او قبول کرد بدان که احمق است مثلاً یکے حکایت کند که در یک آوند آب و آتش میباشد و یکے قبول کند بدانکه احمق است۔

**قوله** "وقیل من احتجب الی شئ من علومه فلا تنظر الی عیوبه فان نظرت الی عیوبه حرمت برکت الانتفاع بعلومه" وگفته اند هر کرا بعلم او محتاج شوی باید که نظر بعیب او نکنی۔ ترا مقصود علم است دنبال علم باش در عیب او کجا افتادهٔ زیرا چه اگر تو نظر بعیب او کنی از نفع علم او محروم مانی۔

## فصل ۲۷

**قوله** "فی ذکر ادابهم فی حال البدایت" اینجا سخنے است می باید دانست۔ طالب را اهم ترین کارهائے طلب اینست که طالب دست در دامن هادی مرشدے زند و باید میان مرشد و مُنذِر تفرقه تواند کرد این نیک مشکل است زیرا چه هر که بر سجاده شیخوخت نشسته است کارش جز این نیست که مردمان را از حرمان و هجران انذار کند و بحصول مقصود بشارت دهد و مواجب و اسباب هر دو را در بیان آرد و این کلام ایشان است که گفتیم مسکین طالب مبتدی را نیک مشکل است که میان ایشان هادی و مرشد کیست و مُنذِر و واعظ که شاید قبول خلق و اختلاف علما همه بر منذر و واعظ بیشتر باشد میگویم نیک بختے باشد بے آنکه میان اشخاص

تفرقہ تواند کرد و اتفاقاً بتقدیر اللہ کہ دست او بر دست مرشدے وہادیٔ افتد و این انقیادے وطاعتے کہ آمدہ است آن ابسر برد کارش بجائے رسد کہ او خود حکایت خود برکس نتواند کرد و ازبس کہ شئے لبس لطیفے است و آنچہ وصف شیخے کہ شیخ مصنف گفت بدین تبیین میان اشخاص نمی شود و این وصف بدین منذر بیشتر است کہ شیخ میفرماید۔

**قوله** اول مایلزم المرید بعد الانتباه من غفلة ان یقصد الی شیخ من اهل زمانه موتمن علی دینه معروف بالنصح والامانت عارف بالطریق فیسلم نفسه بخدمة ویعتقد ترك مخالفة ویکون الصدق حالته" اول چیزے کہ بر مرید واجب است بعد ازانکہ از خواب غفلت بیدار شود قصد کند مردے را کہ شیخ زمانۂ او بودہ باشد کہ او امین باشد در دین خود و معروف است کہ نیک خواہی مردمان می کند و کارے بہ امانت می کند و شناسندۂ رہ سلوک است خود را بدو سپارد و اعتقاد کند کہ آن نکند کہ در آن مخالف پیر باشد گفتم بیچارۂ مسکین طالب کہ داند کہ این عارف بطریق است کہ خود را بخدمت او تسلیم نماید و آن ہمہ کارہا کہ باشد باید کہ مرد صادق باشد الغرض این ہمہ بر منذر موجود ولیک ہادی مقصود مفقود۔

**قوله** ثم یلزم الشیخ ان یعرفه کیفیت الرجوع الی الله تعالی ویدله علی طریقة ویسهل علیه سلوکها ویعلمه شرایع الاسلام ماله وعلیه" پس واجب باشد شیخ را کہ او را اشناسائی کیفیت سلوک کند تا نماز گذاردن میفرماید و بفرماید چگونہ گذارند و کذلک تلاوت و کذلک نشستن در خلوت و تلقینات دیگر ورہ نماید مرید را بسوے خدا و این مقدم است از کیفیت سلوک و چندین کسان باخود دانند کہ خدا یرا یافتیم و یافتہ



باشند بلکہ از ان رہ در مشام شان بوئے نرسیدہ است و پیر باید کہ بر مرید آسان کند نماید رہ را تا او را توحُّشے وتنفُّرے نشود و بیاموزد او را شرایع اسلام از چیزے مر او را کہ حق است بر و طالب کسے است کہ این چیزہا را مرتب کردہ بعد ازان قدم در رہ طلب نہادہ است زیادتی سخنے است کہ شیخ میفرماید۔

**قوله** واولی الاشیاء الیه قبل کل تصفیة المطعم والمشرب والملبس لانه بذلك یجد الزیادة فی حالة" بہترین چیزہا کہ پیر مرید را فرماید تصفیہ ماکل و مشرب و ملبس او باید کہ از حلال باشد و اگر زمانہ است کہ حصول حلال تعسرے دارند باید کہ ماکل آنمقدار باشد کہ نسبت بخمصہ برند و ملبس بہ ستر عورت و ستر را بہ پوستے لبسندہ کند و اگر اینقدرش ہم میسر نیست بارے رُہ را نگذارد و دست و پائے بزند اگر درین حالت اجلش در یابد عجب نباشد کہ فردا آمنا و صدقنا جزاے او مقصود او باشد بدانی کہ بہوا خود را بازداون و از رہ بازگشتن کار مسلمان نیست مثلاً دو نفرے مطلوبے مشتہیے را میخورند یکے میگرید و میخورد و یکے میخندد و میخورد این کہ میگرید و میخورد نباشد ہمچو اوئے کہ میخندد و میخورد و ہم ہمچنین آنکہ او لقمہ خورد بستاند و یکے لقمۂ بزرگ باید کہ مرید در تصفیہ کوشد زیرا چہ در تصفیہ مطعم و مشرب و ملبس طالب مزیدے در حال خویش می بیند۔

**قوله** وقال النبی صلی الله علیه وسلم طلب الحلال فریضة علی کل مسلم بعد الفریضة" رسول اللہ فرمودہ است طلب حلال فریضہ است بر ہر مسلمے بعد فرائض خمسہ نشاید طالب را کہ ازان اغماض کند البتہ در ان کوشد کہ او حلال خورد و اگر نہ قدر ما یقیم صلبہ نفس

**قوله** وقال بعضهم طلب الحلال فریضة علی الکل

وترك الحلال فريضة على هذه الطايفة الا على حد الضرورت"
بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند بر ہمہ طلب حلال فریضہ و بر طایفہ صوفیان ترک حلال
فریضہ زیرا چہ ایشان گفتہ اند زہد عبارت از ترک حلال است و زہد امرے لابدی
ایشان است کہ بے زہد رہ طریقت بہیچ وجہے متمشی نشود۔ صوفی را چہار صد
دینار فتوح رسیدہ او در حرم کعبہ نشستہ بود آن تمام بقسمت داد او خود صایم
بود نماز شام را شخصے دید کہ او در بادیہ میگردد کہ مگر چیزے را یابد بہمانرا قوت سازد
آن شخص باوے گفت اگر یک درمے نگہ می داشتی براے قوت بکار آمدے
گفت راست می گوئی اگر می دانستم کہ من تا این زمان زندہ خواہم ماند ہمچنین
می کردم کہ تو می گوئی بر ہمچنین کس ترک حلال فریضہ باشد کار او نقد اُبنقد است
مگر آنکہ آن وقت باشد کہ اگر او این حلال را استعمال نکند و ہلاکت بینا او باشد۔

**قوله** "ثم قضاء ما ضيع من الفرائض ثم رد المظالم ت مظالم
على اهلها لقوله عليه السلام رد دانق من الحرام يعدل
عند الله سبعين حجة مبرورة" پس آن فریضہ کہ او بجاے
نیاوردہ است آنرا بگذارد و پس حق کسے بر و باشد آنرا بدو باز گرداند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گفتہ است اگر کسے یکدانگے از حرام بمالک او باز دہد
عند اللہ تعالی این رو مقابلہ ہفتاد حج مقبول باشد۔

**قوله** "وما كان عليه من ضرب وحرج وقطع فالقصاص
وما كان من غيبت او نميمة او شميمة فالاستحلال والاستغفار
لصاحبها" واگر کسے را او زدہ است یا جراحتے کردہ است و کشتہ است اینجا
بقصاص بایستد۔ آنچہ بر دیگرے کردہ است بر وہمان کنند۔ آرے شرع
ہمین باشد جز این دگر نیست اما آنکہ قتلے کردہ است و پس آن طالب گشت



اکنون این را بقصاص باید ایستاد و طلب کہ کند کہ او خود شماند و اگر غیبتے گفتہ است
و اگر دشنامے دادہ است عذر آن بخواہد و استغفار کند براے او و را آمرزش خواہد۔

**قوله** "ثم معرفت النفس وتاديبها بالرياضات
ولها صفتان انهماك فى الشهوات وامتناع عن الطاعات
فيروضها بالمجاهدات وهى فطم النفس على مالوفها
وحملها على خلاف اهويتها ومنعها من الشهوات وياخذها
بالمكابدات وتجرع المرارات وبكثرة الاوراد واستدامت
الصوم والنوافل من الصلوة مع القدم على المخالفات ونقلها
عن قبيح العادات" پس آن شناخت نفس است بدین کہ او ہرگز نخواہد کہ
براہ راست رود کہ بدان رہ رہ بخدا برند البتہ کثر روی و پس افتادگی و کاہلی کردن
شیوۂ اوست و او را ادب کند کہ این شیوہ از و بر و در است پیشہ گیرد و ہر وقتے
کہ در وکثری بہ بیند بر و سختی بنہد و مر نفس را خاصہ این دو صفت است او میل
دارد و در شہوات و باز آمدن وار داز طاعات و او را ریاضت کند انچنین انہماک
در طاعت شود و امتناع از شہوات شود و این نوع چہ ریاضت دست ندہد و ریاضت
او چیست انچہ او خواہد خلاف آن کنند حاصل این گفتیم و شیخ رہ این می نماید کہ استدامت
اوراد و صوم کند کہ چو نفس را کارے دایمی شود و او خو پذیر است ہمبدان انس گیرد
وگفتہ اند هى النفس تتعود ما عولتها۔

**قوله** "ويجتهد ان يتعوض عن النوم سهرا
وعن الشبع جوعا وعن الرفاهيت بؤسا فيكون حينئذ من
جملة التايبين المختصين بمحبة الله تعالى قال الله تعالى
إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" وجہد کند کہ بجاے

خواب بیداری باشد وبجاے سیری گرسنگی واز خوشی دشواری واز نرمی سختی عادت
گیرد واین ہمہ شد اید صفت از آن طالب است کہ باختیار وحکمت درین راہ
وے آمدہ است وآنکہ او مبتلا وعاشق ومشتاق است او کسے است کہ خواب
بطبیعت او از و بریدہ است کو روے گرسنگی وقتے نمی بیند ورفاہیت وبُوس
از و بچند فرسنگ گریختہ است وبعد ازان کہ بر صفات ریاضات مذکور شود
ہمچنین کسے را از طالبان حق گیرند کہ خداے تعالیٰ گفتہ است بتحقیق خداے تعالیٰ
دوست میدارد آن مردم را کہ ساعۃً فساعۃً بخدا باز میگروند وظاہر وباطن خویش را
بمبالغہ پاک میدارند۔

**قولہ** وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشاب التایب
حبیب اللہ ویکون من الذین یبدل اللہ سیاٰتھم حسنات
رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است کہ آن جوانے کہ بازگشت بخدا دارد او
محب خدا است یا محبوب خدا است اکنون شیخ شاب گرفتہ است کہ رسول اللہ
شاب گفت زیراچہ جوان او اساعۃً فساعۃً مزاحم اوست او آن مزاحمت را ہوا
دفع میکند برین کہ روے بخدا می آرد ورسول اللہ شاب گفتہ است زیراچہ
طالب شہوات اند وچو او ازان طایفہ باشد کہ خداے تعالیٰ سیئات او بحسنات
بدل کردہ است وہواہاے او سیئات او بر وآن شاب را کہ رجوع بخدا
کرد وہوا را از خود دفع کرد پس ہمچنین شد کہ خداوند تعالیٰ سیئات او بحسنات
بدل کرد۔

**قولہ** روی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام
انہ قال لیمنّین اقوام انہم اکثر وا من السیئات قیل من ھم لیتمنین
یارسول اللہ قال الذین یبدل اللہ سیئاتہم حسنات ابوہریرہ رض



روایت کردہ است از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ او گفتہ است
قومے باشند کہ فردا آرزو برند کاشکے مارا سیئات بسیار بودے صحابہ پرسیدند
یارسول اللہ کیانند ایشان کہ فردا آرزو کنند کہ اے کاش مارا سیئات بسیار بودے
رسول اللہ فرمود ایشان آنانند کہ خداے تعالیٰ سیئات ایشان را بحسنات بدل کردہ است
ہر آئینہ ہر نفسے کہ نفس کسے خطرۂ سیۂ او را مزاحم شد او در آن رجوع بخدا کرد وخدا
بمقابلۂ آن او را اجزا ہا داد وسیئات او را بحسنات بدل گردانید ضرورت دیگران
آرزو می برند کہ کاش مارا سیئات بسیار بودے۔

**قولہ** ویکون من جملۃ المختصین بدعوت
حَملۃ العرش فَاغفِر لِلَّذِینَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِیلَکَ الآیۃ
فلقد عظّم اقدارہم اذ جعل حملہ العرش داعین لہم ن عظمت
لمثل ھذا فلیعمل العاملون وقال اللہ تعالیٰ وفی ذٰلِکَ
فَلیَتَنَافَسِ المُتَنَافِسُونَ ہمیں دلیل برین کند کہ رسول اللہ فرمود ویکون
من جملۃ المختصین کہ چون سیۂ کرد وبران توبہ کرد پس آن سیۂ بدل
بحسنہ شد پس ہر کہ ہمت رغبت برین کند کہ چون سیۂ شود بحسنہ بدل گردد۔

**قولہ** والتوبۃ فریضۃ علی جمیع المومنین لقولہ
تعالیٰ تُوبُوا اِلَی اللہِ تَوبَۃً نَصُوحًا وتوبہ بر جملہ مومنان بر عوام
وخواص واخص خواص از قصور ہمت چنین ہم عام است خطاب مر جملہ مومنان را
باشد توبہ کنید باز گردید بسوے خدا ہمچنین باز گردید کہ خطرۂ باز نگذرد از گناہ۔

**قولہ** وقولہ عزوجل وَمَن لَم یَتُب فَاُولٰئِکَ ھُمُ
الظّٰلِمُونَ وہر کہ توبہ نکند ہم آنکس است کہ او ظالم است اگر ازین توبہ گنہ
مراد است پس از ظالم مراد نفس خود است واگر ازین گنہ کفر مراد است پس ازین

ظالم کافر را دباشد۔

**قولہ** وقال بعض المشایخ رحمهم الله علیہم غفلتك عن التوبة الذنب ارتکبته شر من ارتکابه ومن اخر منه المنیه قبل التوبة فامره الی الله وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ الآیة "بعضے ازصوفیان گفتہ اند این کہ تو گنہے کنی و ازان غافل شوی این غفلت بدتر ازان گناہ است کہ تو کردی و آنرا کہ مرگ دریافت پیش ازانکہ او توبہ کند کار او مفوض بخدا باشد خواہ بہ بخشد یا بقدر گناہ عذاب کند وحال اینست کہ او گنہگاران را آمرزیدہ است ودلیل برین کند کہ بے آنکہ عذاب کند بہ بخشد۔

**قولہ** ووقتها باقٍ مالم یبلغ الروح الحلقوم اویاتی غلق باب التوبة لقوله تعالی يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا" وقت توبہ باقیست مادام کہ روح بحلقوم نرسیدہ است زیراچہ اکثر وغالب اینست کہ آن شخص راچو شعورے نماندہ است آن توبہ را چہ اعتبار باشد یا آنکہ آن روز باشد کہ در توبہ را بربندند آن روز آفتاب ازمغرب برآید آن روزے است کہ اگر گنہگارے توبہ کند توبۂ او قبول نباشد اگر کافرے ایمان آرد ایمان او قبول نشود۔

**قولہ** ثم یلازم الورع فی جمیع احواله ویعلم ان الله یحاسب علی الاستقصاء قال الله تعالی وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ" سپس آنکہ توبہ کند باید کہ در جمیع احوال خود ملازم ورع باشد وگفتہ اند



ورع عبارت اجتناب ازمشتبہات است واعتقاد کند بیقین بداند کہ خدائے تعالیٰ باوے محاسبہ خواہد کرد وبدین سخن تمسک بآیت میکند خدائے تعالیٰ فرمودہ است إِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ واگرچہ گنہے کنی باندکے ہمچند دانہ سرشف أَتَيْنَا بِهَا اورا بدان بیاوریم وباآن ہم حساب کنند این حق محاسبہ است اما او کریم ورحیم است۔

**قولہ** فاذا صح له مقام التوبة والورع وشرع مقام الزهد فقد ان له لبس الخرقة "چون مقام ورع وتوبہ اورا صحیح شد یعنی مستقیم شد ودرمقام زہد شروع کرد وقت آن آمد کہ او خرقہ پوشد اورا شاید کہ خرقہ پوشد ایچنین کسے را لبس خرقہ ضروری باشد زیراچہ از صغایر وکبایر توبہ کردہ است وترک مشتہیات کردہ لابد این میسر نیاید تا خرقہ نپوشد زیراچہ خرقہ کہنہ است پیوند کردہ کہنہ برکہنہ نہادہ ودوختہ اگر ایچنین جامہ نپوشد ترک مشتبہات بحقہا مستقیم نشود۔

**قولہ** وان رغب فیها فلیراع ما یلزم فی لبسها لئلا یصیر هجینا ویخرج بهرجا واگر درخرقہ رغبت کند باید کہ حق خرقہ رانگاہ دارد زیراچہ تا آن خرقہ معیوب نباشد ونبہرہ ننماید نبہرہ درمے راگویند کہ در دار الضرب سلطان سکۂ او نزدہ باشند ایجا پرسند کہ رعایت حق خرقہ چیست گویند باید کہ بقناعت پوشیدہ باشد کہ این دیر باز است ودر گرما وسرما بکار می آید ہر بار بجامہ دیگر احتیاج نباشد ودیگر براقران و اخوان اورا برین افتخارے وتفضلے نباشد ودیگر مقصود او خمول وذبول بود وشکستن نفس باشد ودیگر طعام ازمناسب خرقہ او باشد یعنی پر کالخورد کہنہ پوشد وچرب وشیرین بخورد ایچنین نباشد ودیگر سبب ذکر وسبب صدقہ وکفارت

نساز و کلی این است که خرقه پوش را باید جمله هواها را وداع کرده باشد۔

**قوله** "وقد ذهبت هذه القاعدة وارتفع التمیز ن وزع
وانحل النظام ودفع الرضا من جهت الاتباع بالارفاق ومن
جهت المتبوعین بالاتباع" شیخ میگوید از زمانه خویش می نالد ما خود
زمانهٔ خویش را چه گوییم که زمانهٔ ما بهنصد رسیده است و شیخ شاید که به چهارصد
بود یا پانصد شیخ میگوید که قاعده خرقه پوشی رفت یعنی شرایط او فوت شد و میان
صادق و کاذب تمیزے نماند یخ خوش که چون همچنین شد که میان صادق و
کاذب تمیزے نماند خود صادق را خرقه پوشیدن همین ایام باشد که انحلال وانتظام
شد و این که تمیز میان صادق و کاذب خاست بسبب دو چیز پیران خواستند که ما را
مریدان بسیار باشند و مریدان خواستند که بر ما خصیبے وار فاقے باشد۔

**قوله** "ومن ذلك ینتشر الفساد فیظهر العناد" هم
ازین سبب فساد میان این طایفه ظاهر شد و یکدیگر عناد افتاد یکے میگوید تو کیستی
که من نام و دیگرے هم میگوید که تو کیستی که من نام الله الله الله من سید آتم
که در زمانه ما همچنین شده است در زمانه ایشان هم همچنین بود اللهم نجنا عنا۔

**قوله** "فلبس الخرقة یجب ان یکون لمن ادب
نفسه بالآداب ورياضتها بالمجاهدات والمكابدات وتحمل ن ورياضتها
المشاق وتجرع المرارات" و بلبس خرقه شایسته کسے است که او نفس خود را
بآداب متصوفه ادب کرده باشد یعنی آنرا تعلیم کرده و بران قرار گرفته و استقامت
یافته۔ کلی ادب متصوفه این است که نفس خود را از جمله هواها بدر برده بود۔

**قوله** "ویکون قد جاوز المقامات وتادب بالمشائخ
الذین یصلحون بالاقتداء وصحب رجال الصدق



وعرف احكام الدین وحدوده واصول المذهب وفروعه"
این کلمات و ترجمه این کلمات هم بالا گذشته است۔

**قوله** "فمن لم یكن بهذه الصفت حرم علیه ن. اهل الارادات
التصدی للمشیخة والارادات" بر آنچه گفتیم هر که بران صفت نباشد
یعنی کلاً و جملةً از هواها برون نیامده باشد حرام باشد بر او که او شروع بمشیخت
کند و یا بارادت کند و این دو احتمال دارد مشیخت و ارادت یعنی نشاید او شیخ
شود و مردمان از مرید گیرد و دوم حرام باشد بر و که بشیخی در آید و طلب ارشاد و هوس
ارادت کند۔

**قوله** "وقیل من لم یتادب برویة عیوب افعاله
ورعونات نفسه والعمل فی ازالتها بجهده لم یجز الاقتداء
به" و چنین گفته اند کسے که ادب بعیوب نفس خویش نیافته است یعنی آن عیوب
را از نفس خویش دور نکرده است و کسے که عمل و دفع عیوب نفس خویش نکرده است
بر اینچنین کسے اقتدا روا نباشد این جمله دلیل برین کند که مراد شیخ ازان گفتار که
حرم علیه التصدی للمشیخت والارادات کسے است که او
خواهد که شیخوخت کند۔

**قوله** "ثم یاخذ نفسه بالمجاهدات ویتفقد ن یتفقد
زیاداتها من نقصانها وما لها وما علیها" باز کلام شیخ هم با اهل ارادت باز گشت
این لفظ و ترجمه این لفظ بالا گذشت۔

**قوله** "ویعرض حاله علی شیخه فیما تعرض له
وعلیه فی كل وقت تفقد وزیادت ونقصان انه قال الله
تعالی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ" بیانے ورستے کردہ است صوفی در وقت خویش زیادتی
یا بد و نقصانے بیند تحقیق داند کہ موجب آن جز از توفیرے و تقصیرے نیست
پس آن با خود محاسبہ کند اگر نقصان دیدہ است عذر خواہد و اگر زیادت بیند
شکر بجا آرد و مزید آن نوع کند۔ حکایت ابوبکر کتانی شاہد این سخن است و مرید را
باید حال خویش بر پیر عرض کند انچہ براے او را بود و انچہ بر و است یعنی انچہ وارد یابد ان
زیادت شدہ است بر پیر عرض کند اینجا سخن خبط میرود گہے سخن در پیر میرود و گہے
سخن در مرید۔

**قوله** "فقد قيل ليس بلبيب من لم يصف ما به الى
الطبيب" زیرا چہ گفتہ اند مریض خردمند نباشد انچہ زیادت و نقصان اوست
بر طبیب نگوید۔

**قوله** "حكى عن الشيخ محمد بن سلمه قال كل مريد
لا يصح له فى اليوم والليلة كذا وكذا مسئلة فانه ما
سلك الطريق" وہم براے مدعا ر شیخ این سخن می آرد کہ ابی محمد بن سلمہ گفتہ است
ہر مریدے کہ روزے و شبے او را مسئلہ درست نشود او سالک راہ ارادت
نیست یعنی ہر روز و شب او را موارد ے ہست و نمو دارے ہست کہ اگر صحت
آن نداند کہ چیست و از کجا است او در تردد و تحفظ نباشد او سالک رہ نباشد و کار
او بیشتر نشود۔

**قوله** "وحكى عن جماعة من المريدين حضروا
عند الشبلیؒ فوجدهم غفلة لم يذكروا مسئلة
فانشد" و حکایت گفتہ اند کہ جماعتے از مریدان کہ نزدیک شبلیؒ حاضر بودند
پس ایشان را غافلے یافت یعنی غم کار ندارند و از گذشتہ و آیندہ نمی پرسند شبلیؒ



مناسب حال ایشان این بیت انشاد کرد۔ ـــه
کفی حزنا بالواله الصیب[1] ان یری
منازل من یهوی معطلة فقراء"
بندہ است مر عاشق والہ را براے غم و اندوہ را کہ مسکن کسے کہ او را دوست
میداشت[2] خالی یابد۔ شبلی یا حکایت از حال خود کرد یعنی براے اندوہ مرا بندہ است
کہ دلہاے کہ آن مسکن محبت دوست است ایشان آن مسکن را از دوست و از غم
دوست خالی می یابند یا کنایت از حاضران میکند یعنی اگر دوست با شما نیست
منزل دوست بے دوست خالی می یابند شما را براے غم و اندوہ بندہ است

**قوله** "ثم يطالب نفسه بمنازل المقامات على ترتيبها
ولا ينتقل من مقام الا بعد تصحيح آدابها ولا يشتغل
بالزهد الا بعد الفراغ من الورع وما اشبهه ذلك الى ان
تصير بالمقامات الى القلوب" چون این شدہ باشد کہ بالا گفتہ است
پس آن از نفس خود در منازل مقامات تثبت آن کند چنانچہ گفتہ شدہ است
اول توبہ بعد آن ورع بعد از ان زہد و از مقامے بمقامے انتقال نکند مگر آنکہ
در آن مقام کہ ہست او را درست کردہ و در ان استقامت یافتہ بود و لا
يشتغل بالزهد بعد الفراغ رحمة الله اے شیوخ این سخن ہمہ
درین کتاب نیست در جملہ کتاب سلوک است۔ امام محمد حسینی میگوید چنین دانم
کہ کسے باشد از آغاز کار تا انجام کار بدین ترتیب بمقصود رسیدہ باشد کہ ورع

---

[1] صیب ابر بارندہ را گویند و اینجا مراد از "واله الصیب" عاشقے است کہ چشمانش چو ابر بارندہ گریان اند۔

[2] در نسخہ منقول عنہ الفاظ "میداشت خالی" از کتابت ترک شدہ است۔

را استقامت دهد۔ کسے ورع را استقامت دهد کسے بعد ازان انتقال از مقامے بمقامے کند امرے ممکن است اما بفهم من متعسر است خواجگان ما ومن در تبع ایشان طالب مشتاق مرید مبتلا را تعلیمے و تلقینے کنند و با همه هوا ها که درونه استقامت توبه است درونه ورع و زهد و نه چنین و چنان تلقین ذکرے و مرابط و ربطے کنند که او بدان بشرطے مشغول شود بعد از چند که این همه مقامات در ذیل خرقه او بر بسته باشد و او را هیچ بران نظر و شعور نه اما بشرط است که عاشق باید و محب باید و مشتاق باید زهد را کجا مساغ در دل او و ورع را کجا مجال او به یک فف آتش عشق همه را بیکبار سوخته است و هیچش نظر او بدینها نه این سخن مراد صحیفه دل عاشقان نویسند و از ایشان پرسند که همچنین هست یا نه و این سخن جز ایشان فهم نکنند بیچاره کسے که چنین نیست همه روز و همه شب او را با شیطان و نفس کشتی میباید گرفت وقتے بینجیزد و وقتے می افتد آرے۔

**بیت**

عشق آمد و خانه کرد خالی — بر داشته تیغ لا ابالی

اے طالبان اے عاشقان اے مشتاقان اے مبتلایان کجائید در چه کارید و در چه کارید و در چه کارید و در چه مصلحت ایداز کار افتادگان پرس از دردمندان و از غم زدگان تجسسے و تفحصے کن که ایشان را پرواے چیزے هست یا نه دگر زیادتی چه کنم۔

**قوله**" و قال بعضهم العمل بحرکات القلوب اشرف من العمل بحرکات الجوارح" کسے از پیران گفته است عملے که بزبان و دست و پا باشند و عملے که بدل باشد عمل دل شریف تر از عمل جوارح است و عملے باشد که آن نسبت به دل دارد و جوارح در ان عمل بیکار می باشد این عمل شریف تر از ان عملے که بجوارح است اما اگر هر دو جمع شوند عمل بجوارح میکنند و دل همدان



عمل است این تقاضا کند که این جمع فاضلتر از ان هر دو باشد اما عملے که بدل آنست چنان در آن غرق است که اعضا بیکار است این اثرے عظیمے دارد و قدرے شریف زیرا چه هر چه در عمل قلب ظهور و ذبول است اثر او بیشتر و حاصل او برتر مثلاً شخصے نماز میگذارد و دل او غرق بحضور است و اگر همین حضور در حالتے است که جوارح را هیچ حرکتے نیست این بتجربه گفته اند که این اکسیر اعظم و کبریت احمر باشد

**قوله**" و قال النبی صلی الله علیه وسلم لو وزن ایمان ابی بکرؓ بایمان اهل الارض لرجح" رسول الله فرموده است اگر ایمان ابوبکر رضی الله عنه را وزن کنند بایمان همه خلق ایمان ابوبکرؓ راجح آید از انچه ایمان نسبت بدل دارد و نسبت بدرستی اعتقاد و ابوبکرؓ درین قضیه کاملترین از دیگران بود۔

**قوله**" و قال علیه السلام ما فاق ابو بکرؓ بکثرت الصلوة و الصیام و لکن بشئ وقر فی قلبه و لهذا ظهر من حاله بعد وفات رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم مالم یظهر من حال غیره حتی صعد المنبر فحمد الله تعالی و اثنی علیه ثم قال من کان منکم یعبد محمدا فان محمدا قد مات و من کان منکم یعبد رب محمد فهو حی لایموت"

و حدیث دیگر۔ رسول الله در شان ابوبکر رضی الله عنه فرموده است که فضل ابوبکرؓ بر مردم دیگر نه بدین است که او نماز بسیار می گذارد و روزه بسیار میدارد۔ بلکه فضل او بچیزے است که آن چیز در دلش معظم قرار گرفته است همانچه گفتیم که حضور دل برتر از عمل جوارح است و عمل جوارح اعتداوے و اعتبارے ندارد مگر بحضور قلب و هم بنا برین که در دل ابوبکرؓ چیزے معظم و موقر بود و بعد فوت رسول الله

برمنبر برآمد بعد حمد وثنائے خدا گفت ہر کہ میان شما محمدؐ رامی پرستید تعلق بظاہر
او داشت پس کو بداند بتحقیق محمدؐ مرد وہر کہ میان شما خدائے محمدؐ رامی پرستید پس
کو بداند بتحقیق خدائے محمدؐ زندہ است کہ ہرگز نمیرد ــــ من محمد حسینی ام چند سخنے
بنویسم اینجا اما مردمان بدگمان وظنون فاسد در حق من کنند عجب کارے کہ رسول اللہؐ
محتجب شود وابوبکرؓ گوید مات محمدؐ وعجب کارے کہ ہمانجا او خطبہ کردہ باشد ہمانجا
برآیند وخطبہ کنند صوفیان گویند کہ او متمکن بود نہ متلون این وقر وقار وعزت ہم
از تمکن او بود آرے آن ورد نبود کہ تمکن او را او را اضطراب آرد وورد آنچنان
غالب شود کہ باہمہ تمکن مرد مستوجع ومضطلم شود او روے بگرداند وہر کس بتدبیر
خلافت مشغول شود تمکن حالتے است ہر دروے ہر وجعے وہر اندوہے وہر غمے
کہ بروافتد تمکن برقرار خود باشد مرد متمکن بگرید وآہ زند واز خود رود ومردمان او را
بے ہوشیانہ دانند ودروز بولے وفہولے نماید اما این تمکن او را زیانکار نباشد۔
عشق دگر است وکارسازی دیگر عاشق عشق مجاز معشوقہ درکنار دارد وباہمہ درد
وسوز از حد افراط تجاوز کردہ۔ ہان وہان اگر ازین سخن زیادہ کوشیم ہمانگہ گفتیم مردمان
گمان دیگر برند۔ فالعیاذ باللہ محمد حسینی را از اندک وبسیارے از دایرۂ اہل سنت
وجماعت وہم تجاوزے باشد۔ عاشقے بود کہ معشوقہ را در برآوردہ واز وفرزندان زادہ
سوز ودرد او برین اندازہ بود

**بیت**

من از عشق تو خون خوردن گرفتم ۔۔۔ تو دیرے زی کہ من مردن گرفتم

معشوقہ درکنار گرفتہ وخون از دہن بیرون می انداخت واین بیت کہ گفتیم میگفت
وجان بمعشوقہ می سپرد۔ گفتم عاشقی دگر است وکارسازی دگر بدانی کہ عاشق را حال
است واحوال است کہ در گفت وشنود در نمیگنجد۔ باشد صوفی کہ باہمہ کشف وتجلی
یک ساعت از ومحجوب نیست باوے عشقے دارد کہ این جہان را ہم بعشق وے



تمام کند۔ گفتم عشقبازی دگر است وکارسازی دیگر۔ اے عزیز اتحاد کما ہو حقہ متصور
نہ البتہ دوی باقی او ئی او ومنی من ثابت آنگہ درد وسوز بچہ کم باشد عاشق بیقرارے را
بیزاری نداوہ است بادرد وغم وسوز قرار گرفتہ است فافہم واغتنم۔

## قولہ " وقاتل اہل الردۃ حتی حفظ الاسلام " قصہ

برین جملہ است کہ مسیلمہ کذاب بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعویٰ
نبوت ورسالت کرد وفریضہ زکوٰۃ را از میان برگرفت خیلے بسیارے از قبایل
عرب مرتد شدند وبدو پیوستند ابوبکر رضی اللہ عنہ مہاجر وانصار را جمع کردہ بمشورہ
نشست ایشان باجمعہم گفتند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از میان مارفت
مدد سماوی منقطع گشت ما بکدام اعتماد وقوت مقاتلہ کنیم کُلُّنَا یتحد بد بینہ
ہر یکے از ما بدین خویش بیگانہ باشد ہرچہ درجہان شود گو شو ابوبکر رضی اللہ عنہ
برجست وبغضب خاست گفت واللہ نشود این دین او وسر وجان ما فدائے
دین محمدؐ یا خود را کلاً وجملۃً بدین او وسیم یا دین او را بشرط برپائے داریم این حکم بعلیؓ
رسیدہ رضی اللہ عنہ علیؓ آن روز این سخن گفت کہ خلیفہ رسولؐ اللہ نیکو حکمے کرد
صحابہ رضوان اللہ علیہم مہاجر وانصار با آن بدبخت بقتال پیوستند سہ شب
وسہ روز مقاتلہ بود تا آنکہ وحشی چنان حربہ در سینہ آن بدبخت زد کہ او بدوزخ رفت
دین بر مقر ومستقر خویش قرار گرفت ہر آئینہ بدین عمل ابوبکرؓ را فضلے باشد کہ درین
فضیلت دیگرے را شرکتے نیست۔ ترجمہ کتاب **وقاتل** عطف است بر وصعد المنبر
یعنی این کار کرد واین کار از ہر دو دلیل بر تمکن وفضیلت اوست واسلام را
بشرط نگہداد۔

## قولہ " وقال بعضہم اذا صارت المعاملات الی القلوب

استراحت الجوارح فحینئذ یشغل بعمارت الباطن ومباشرت

الاحوال ومراعات الاسرار وعد الانفاس" بعضے از صوفیان گفتہ است
چون معاملات اہل سلوک بدل رسد جوارح راحت گیرو واحتمال وارد یعنی عملے کہ
جوارح کند بلذت کند وبنشاط کند ودیگر جوارح از عمل زواید فارغ شود یعنی اگر
رعایت کند واگر نکند زیانکار او نباشد اما این میگویم چو او مقتدا ومقدم خلق
باشد اورا از زواید چارہ نباشد ودیگر اورا باعملے انسے والفے شدہ است
واو را ازان باز ماندن متعسر بود وعد نفس را ومراعات را احوال را بالا گفتہ ام واین کہ
اینجا میگوید کہ استراحت جوارح شود زیراچہ او مشغول بدین میشود ومن میگویم اعمال
زواید با این ہمہ مجاہدتے وارد۔

**قولہ** "کما قیل عبادت الفقیر نفی الخواطر ویحذر
کل الحذر ان یفسد بدایتہ بقول المثنیین ومدح
المادحین بل یرجع الی مایعرف من نفسہ" چنانچہ گفتہ اند
عبادت فقیرے کہ جوارح او از اعمال زایدہ استراحت یافتہ باشد نفی الخواطر است
ازین خواطر نفسانی ووسواس شیطانی مراد نیست بلکہ نفی خاطر وہم وجود غیر ویحذر
کل الحذر لاحول ولا قوۃ الا باللہ شیخ وراشناسے آنکہ دربیان بہ اعلی علیین
میرود قدم در اسفل السافلین می نہد باز حکایت بتدیان بنبشتن گرفت
میفرماید کہ صوفی حذر کند حذرے تمام کند بدایت خود را بمدح مردمان کہ مدح کنندہ وبہ ثنائے
نیک مردم کہ ہمہ گویند زہے کہ توئی وشاد باش کہ توئی حالت بدایت خود را
فاسد نکند وبدان لحاظ نیارد بلکہ باز گردد ہر آنچہ از نفس خویش میداند کہ او بیگانہ است
ہرگز آشنا شدنی نیست وشیطانے است کہ ہرگز مسلمان شدنی نیست چنانچہ
مردمان گویند کہ آن فلان شیطانے است کہ ہرگز بیک لاحول دفع نشود۔

**قولہ** "کما قیل لیس سماع الالفاظ کمشاھدۃ اللحاظ"



یعنی سخن شنیدن ہمچو دیدن او نیست شنیدن چیزے دیگر و شنیدن احتمال خبرے
کذبے باشد یا احتمال این باشد کہ این تمام شنیدن انچہ حق شنیدن باشد نہ شنیدہ است
اما دیدن این است کہ شی را بعینہ می بیند پس شنیدن ہمچون دیدن نباشد وآن دیدہ را
او حکایت می کند از کردار او۔

**قولہ** "ویعود نفسہ صیام النہار وقیام اللیل وخدمت
الاخوان" وعادت کند نفس خود را کہ روز بصیام باشد وشبہا بقیام باشد وخدمت
یاران ہم کار۔

**قولہ** "قال الجنید کل مرید لایعود نفسہ
لا صیام النہار وقیام اللیل فکانہ یتمنی مالا یصلح لہ" ہر مریدے کہ ن صیام
بر شب بیداری عادت نکردہ باشد بگزارونی وخاندنی وروز را بروزہ داشتن پس او بدان
ماند کہ او تمنی میکند چیزے را کہ آن چیز بدو برسد کہ آن چیز لایق او نباشد۔

**قولہ** "ثم یراعی اوقاتہ بضرب من الخیر فان الوقت
اذا فات لم یدرک" بعد ازان مراعات ومحافظت کند نگہدار د اوقات خویش را
بچیزے کہ آن نسبت بکارے نیکے دارد زیراچہ چون وقت رفت اورا کہ وقت
ممکن نیست انچہ رفت رفت باز نیاید وقتے گفتہ بودم۔ **بیت**

دی رفت وگذشت باز نیاید فردا آید واگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش رفتہ رفتہ است ہر انچہ آید آید

اوقات

**قولہ** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی للعاقل ن ان لا یکون
ان یکون شاخصا الا فی ثلث مرمۃ لمعاش او تزود لمعاد او لذۃ
فی غیر محرم" رسول اللہ فرمودہ است باید مرد عاقل را کہ او نظر کند در سہ چیز یعنی
کار او در سہ چیز باشد یا برائے معاش را کہ آن لابدی است یا آنکہ توشہ گیرد

برائے آخرت وقیامت را یا آنکہ نفس را کہ قوام نفس یکے بلذتے است یعنی لذت کہ آن حرام نباشد زمانے بدان لذت گیرد۔

**قوله** وقال علی رضی الله عنه ینبغی للمؤمن اَن یکون له اربع ساعات من النهار ساعة یناجی فیها ربه وساعة یحاسب نفسه وساعة یاتی فیها العلماء الذین ینصرونه بامر الله وینصحونه وساعة یخلی بین نفسه ولذاتها فیما یحل" وعلی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است باید مرد مومن عاقل را کہ روز چہار ساعت است معیشت خویش را بقسمت این چہار ساعت است معیشت بگذارد در یک ساعت مناجات با خدا ورا زبا خدا گوید یعنی بعبادت او مشغول باشد و یک ساعت در مخاصمت نفس باشد یعنی در مکابدت ومجاہدہ او مشغول شود او را بہ اہتمام خود بہر طریقے کہ ہست از ہواہا باز دارد و ساعتے در تعلم آن علم باشد کہ آن علم منجی او بود وبدان علم او را رضائے خدا دریابد مرتضی از زین علم این عنایت کرد یاتی فیها علماء الذین عالمانے کہ ایشان آنچہ مامور خدا است او را بدان بصیر کنند ونصیحت بکار خوب کنند یعنی از خدا چیزے خیرے است بر آن بردو ساعتے دگر نفس بر توحقے دارد و آن حق او وایصال حظ اوست و آن محمود در شرع۔

**قوله** وقال الحریری دخلت علی الجنید وهو مهتم فقلت مالك قال فاتنی شئ من وردی فقلت له اعده فقال کیف وهی اوقات معدودة "حریری میگوید بر جنید آمدم واو را غمگین دیدم پرسیدم مالک چہ شد ترا گفت فاتنی وِردی از ان من فوت شد حریری گفت آن ورد ے غایت را باز گردان یعنی بوقتے دگر بجائے آر جنید گفت



چگونہ باز گردانم کہ اوقاتے معدودے است اینجا گویند جنید چون برائے ہر وقتے را وردے دارد فوت این ورد چہ معنی دارد مگر چنین باشد وقومے بود کہ وردے دگر ہم کہ معتاد این وقت نیست بدان مشغول شدہ باشد کہ تمام شب او وظیفہ است لیلة البرات با این وظایف او جمع شود او مشغول بہ ادائے صلوتے وادعیہ کہ درین شب آمدہ است شد وردے کہ معہود شب واشت آن در تاخیر افتاد۔

**قوله** وقال بعضهم من سبق بخطوط لا ید رك اذا کان صادقا" آرے کہ از دیگرے ہمروشے یک گامے پیش شد آنکہ او بکام شدہ است وآنکہ او پس افتادہ است نتواند رسیدن زیرا چہ ہر دو دوروشے او ہم گامے میزند پس نہ ہم گامے میزند چونہ میتواند بدو رسیدن مگر آنکہ او بایستد تا نی کند از روش یعنی بدو در رسد وآنکہ بدو دو نایستد ماندہ وکوفتہ رسیدہ ہم نتواند باوے گام زدن۔

**قوله** والمرید یجب ان لا یخلوا ظاهره من الاوراد وباطنه من الارادات الی ان یرد علیه الواردات" مرید ظاہر از او را دخالی نباشد یعنی یا نماز میگذارد و یا چیزے می خواند و باطن او باید غرق بمحبت وارادت باشد تا آنکہ بر وواردات فرود آید۔ اکنون این الی یا بمعنی حتی است یا برائے انتہائے غایت است فعلی ہذا علت افتد یعنی این ملازم اراوات است وواردات برائے آنست تا واردات فرود آید واگر برائے انتہائے غایت راست معنیش این باشد کہ غایت اوراد یا ارادت تا آن زمان است کہ واردات فرود آید بعد از ان کہ واردات فرود آید بحکم واردات باشد۔

**قوله** فحینئذ یکون مع الواردات ولامع الاوراد" درین ہنگام او با واردات باشد نہ باوراد۔ اراوت راشیخ ازین دو معنی کہ

معنی آخر را عنایت کرد و با این ہم احتمال آن معنی دارد زیرا چہ اگر او در وارادات یا ورا وارد است واردات باشد ۔

**قولہ** "رای بعض المشایخ سبحة فی ید مرید فقال ما تعمل بہا قال اعد التسبیحات قال علیک ان یعد السیئات" پیرے مریدے را دید در دست او تسبیح است پیر پرسید کہ بدین تسبیح چہ میکنی گفت تسبیحات را می شمرم گفت بر تو باد کہ سئیات را شمری نفسے غفلتے کہ ترا از کار و از دوست و از محبوب می شود آنرا کہ دارد درین کوش کہ ترا غفلتے ازان نباشد ۔

**قولہ** "و ینبغی ان یغتنم خدمت الاخوان و یقدمہا علی النوافل" و باید خدمت برادران ہمکار را غنیمت دارد چون شیخ درین باب اہتمام دارد این سخن بسیار جا گوید خدمت را بر نوافل مقدم دارد یعنی نوافل را بجائے آرد و خدمت اخوان کند و اثر خدمت اخوان را بر تر از اثر اوراد خود داند ۔ این قدر بدان خدمت اخوان را این اثر باشد تا در خدمت پیر مرشد چہ اثر ہا باشد ۔

**قولہ** "فقد روی عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فارغاً فی اہلہ اما ان یخصف نعل المسکین او یخیط ثوباً لارملة" از عایشہ رضی اللہ عنہا مروی است ہیچ وقت رسول اللہ را در خانہ فارغ ویدہ نشد تا این حد اگر نعل مسکینے شکستہ بودے شستے آنرا پیوند کردے بدوختے این حکایت درست برائے اثبات آنرا است کہ خدمت اخوان برتر از اوراد نوافل است و دیگر روز را قسمت کند بچہار حصہ این داخل آن چہار حصہ است و منہا



مرمة لمعاش کہ یکے ازان مرمعاش است و منہا تزود لمعاد ۔

**قولہ** "حکی عن ابی عمرو الزجاجی انہ قال قمت عند الجنید مدة فما رانی فط الا وانا مشتغل بنوع من العبادات فما کلمنی حتی کان یوم من الایام خلا الموضع من الجماعت" ابو عمرو زجاجی میگوید کہ من تا دیرے بر جنیدؒ مقیم بودم و ہیچ وقتے جنید مرا ندیدہ است مگر بکار خدا مشغول بودہ ام بنمازے بتلاوتے بدعائے و با این ہم ہیچ وقتے با من سخن نگفت تا آنکہ روزے جنیدؒ با مریدان بجائے رفت موضع بودن صوفیان خالی شد ۔

**قولہ** "فقمت و نزعت ثیابی و کنست الموضع و نظفت ورشتہ و غسلت موضع الطہارت فرجع الشیخ فرای علیّ اثر الغبار فدعا لی و رحب لی و دعا لی و قال احسنت علیک بہا ثلثا" پس خاستم و جامہائے خویش را کشیدم و موضع را جاروب زدم و آب زدم صاف کردم و ہمچنان جاروبے کہ دادہ ام اثر غبار آن بر سر و ریش و اندام من مینمودم ہمچنان جنیدؒ در آمد مرا بدین حال دید مرا سوئے خویش خواند با من مرحبا گفت احسنت نیکو کارے کردی احسنت بہا علیک باید کہ ہمین خصلت لازم گیری ۔ حکایت برائے آنرا آورد کہ خدمت اخوان برتر از اوراد و نوافل است ۔

**قولہ** "و یکرہ للمرید مفارقة استاذہ قبل انفتاح عین قلبہ بل علیہ ان یصبر تحت امرہ و نہیہ فی خدمتہ" و مکروہ است یعنی نشاید دروا نباشد مرید را پیش از آنکہ چشم دل کشاید مرد صاحب بصیرت شود مفارقت استاد مرشد کند بلکہ برو واجب باشد کہ صبر کند کہ در زیر فرمان او باشد و خدمت کند من میگویم مر وہم را چند آدان است کہ

یک آوان طفولیت اوست آنرا ایام رضاع گویند اگر درین ایام طفل را از شیر مرضعه جدا کنند
ہلاک گردد وضائع شود۔ مرید مبتدی اول حال بدین طفل ماند که اگر درین ایام از پیر جدا
شود ضایع گردد وبجائے نرسد ودیگر ایام فطانت که کودک طعام وآب خوردن
میگیرد واز شیر جدا میکنند این ایام نیز اگر از مادر مرضع جدا شود ہم ہلاک شود وضائع
گردد زیرا چه او نیک وبد را نمی شناسد وخود را نگہداشتن نمیتواند ہم ہمچنین مریدے
مبتدی که او تا اینجا رسیده است که او را تلقینے شده است ودر کار در آمده است
این نیز عارف حال مآل خود نیست ہر آئینه اگر پیر را گذارد در محل ہلاکت ضیاع افتد۔
ودیگر ایام رہوق است آن ایام نیز اگر کودک از مربی واتابک ره روش معیشت خود
نشناسد پریشان وآواره گردد ہمچنین مریدے که او را چیزے از مسالک قوم ره روئی
پیش آمده بود اگر شیخ مرشد که بجائے پدر است ومادر است او را دل نه دہد ودلداری
نکند او استقامت نیابد ودیگر ایام شباب است اگر شخصے شاب که ایام دیوانگی وخودکامی
اوست صحبت با مردمان عاقل وحکیم صفت نباشد لوندے پریشان گردے
گردد۔ ہمچنین مریدے که در اول کشف وتجلی مرشد وشیخ بر سرش نباشد ترسم که ملحد
وزندیق گردد۔ ودیگر ایام کہولت است مرد پخته شد ببازگشت ہر چیزے را چنانچه آن
چیز است شناخت شر وخیر را بجهتہا وحقیقتہا دانست اگر درین ایام مرید از پیر جدا
شود شاید که او نیز در مرتبه شیخوخت رسیده است۔ آما محمد حسینی میگوید
کدام نیکبخت کدام محبوب حق بود که جان عزیز خویش را فدائے خاک پیر کند
زہے مرد که اوست زہے دولتے که او باقیست زہے سعادتے که او دارد۔

**قوله** "قال بعض الشیوخ من لم یتادب باوامر الشیوخ
وتادیبهم فلا یتادب بکتاب ولا بسنة" وپیران گفته اند ہر که
بگفت مشایخ ادب نگرفت او بکتاب الله وسنت رسول الله ادب نگیرد زیرا چه



مشایخ جز بکتاب الله سخنے نمیگویند ہر چه ایشان میگویند یا بعبارت کتاب الله ویا
سنت رسول الله میگویند ویا از اشارت ویا از کتابت ویا از ولایت پس ہر که از
سخن ایشان ادب نگیرد پس از کتاب الله وسنت رسول الله ہم ادب نگیرد۔

**قوله** "وقیل علامة المریدین السمع والطاعة
لا طلب التدلیل وترك التصبر عند الطبیب" نشان مریدیست
که ہر چه پیر گوید بگوش دل بشنود وہر چه فرماید از اطاعت کند ہمچنین نباشد که از
پیر طلب دلیل کند که چرا کنم از کجا میگوئی دلیل داری۔

**قوله** "وقال بعض المشایخ اذا رایت المرید قائما
مع الشهوات طالبا لحظوظ النفس فاعلم انه کذاب" چون بینی
مرید را که ثابت بر شہوات ہست یعنی ثابت بر لذت ہوائے نفس است وطالب
مر حظہائے نفس را ہست جامه خوب پوشیدن وطعام خوب خوردن وگشتہائے
ہر طرف ہوائے نفس کردن پس بدانکه او دروغ وکذاب است او مرید طالب نیست
او دروغ گو وبسیار دروغ گوئی دارد۔

ن حفظ قلبه

**قوله** "واذا رایت المتوسط غافلا عن حفظ حظوظ
قلبه ومراعات احواله فاعلم انه کذاب" وآنکسے که او خود را متوسط
داند ودر ورطه توسط دارد واز انکه داشت دل که دل را از غفلت نگہدارد پس او
متوسط نیست ودرجه متوسطان ندارد وبد روغ در باب خویش وہم توسط می برد
ومراعاتیکه دل را باشد از ان غافل است پس بدانکه او بدروغے در باب خویش
گمان توسط میبرد۔

**قوله** "واذا رایت من یشیر الی المعرفة ویمیز
بین المدح والذم والقبول والرد فاعلم انه کذاب" ہر که

اشارت بمعرفت خدا می کند و خود را یکے از عرفا میداند و میان مدح و ذم وقبول ورد تمیز میکند ہر کہ او را مدح کرد بدان خوش میشود و چنان احساس کردہ کہ انسان بچیزے عزیزے خوش شود چنانچہ از حال او معلوم شود کہ او بدان خوش شود پس بدانکہ او کذاب است یعنی خدا را نشناختہ است و بدروغ گمان معرفت در حق خویش بردہ است۔

**قولہ** "وقال جنید رحمۃ اللہ علیہ لولا العلامات لادعی کل انسان سلوک الطریقۃ" جنیدؒ گفتہ است اگر علامات ابتدا وتوسط و انتہا نبودے ہر کہ ہست دعوی ابتدا و توسط و انتہا کردے نیکو مصراعے ہست **مصراع**

این چو معاملہ نباشد سخن آشنا ندارد

وہم برائے این مدعا را شیخ این آیت حجت آرد۔

**قولہ** "قال اللہ تعالی فَلَعَرَفْتَہُمْ بِسِیْمٰہُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّہُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط" ہر آئینہ بشناسی تو ایشانرا بپیش رہروی ایشان آرے متفرس را معرفتے بینہ از رنگ وروے واز بشرہ مردم ہست کہ در باطن او چیست ولحن القول عبارت از اضطراب سخن است خاین درکلام استقامتے ندارد مضطرب میگوید حاصل این آمد کہ صورت ظاہر علامت بر معنی باطن است۔

**قولہ** "ویجب ان یعلم انہ لا یصلح لہ مقام ولا حال ولا عبادت الا بالاخلاص وہو تصفیتہا عن رویت الخلق" مرید باید بیقین داند ہیچ حالے ومقامے درست نشود مگر باخلاص و اخلاص چیست عمل از رویت خلق خالص وصاف گردد یعنی در حالت عمل نظر بر خلق نباشد۔

**قولہ** "وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم



انہ قال یقول اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل لی عملا اشرک فیہ مع غیری فانا بری منہ ومن عملہ" رسول اللہ حکایت از خدا میکند خدا گفتہ است من غنی از شرکم ہر کہ برائے من عملے کند و غیر مرا دران عمل شریک کند من ازان عمل واز ان عامل بیزارم۔

**قولہ** "وقال بعضہم کل حق شارکہ الباطل فقد خرج من قسمت الحق الی قسمت الباطل فان الحق غیور ولا باس بما یظہر من احوالہ وعباداتہ من غیر قصد لہ فی اظہارہ" بعضے صوفیان گفتہ اند ہر حقے کہ باطل شریک شد او از قسمت حق بیرون آمد بے شبہ چہ گفتن است وان الحق غیور و بتحقیق حق غیور است واگر از احوال صوفی واز عبادات او چیزے ظاہر شود کہ وران قصد ظاہر کردن او نباشد در ا باکے نیست یعنی زیان وقت او نباشد واو از آنہا نباشد کہ از قسمت حق بقسمت باطل رود۔

**قولہ** "ولا یصح لہ الاخلاص الا لمعرفت مقادیر الخلق وضعفہم وقلت نفعہم وضرہم کما وصفہ الخلیل لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا" واخلاص درست نشود مگر آنکہ مرد عارف باندازہ خلق شود کہ از ایشان نفع وضرے وسودے وزیانے نیست چنانچہ خلیل اللہ صلواۃ اللہ علیہ صفت بتان کردہ است لِمَ تَعْبُدُ باپدر خویش آزر را گفت چرا میپرستی کسے را کہ نشنود ونہ بیند وہیچ چیزے ترا از تو بے نیاز نگرداند۔

**قولہ** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجد احدکم حلاوت الایمان حتی یعلم ان ما اصابہ لم یکن

لیخطیه وما اخطاه لم یکن یصیبه" و رسول اللہ فرموده است ہیچ یکے از شما لذت ایمان نیابد بحقیقت ایمان نرسد تا اعتقادش این نباشد که انچه ترا رسیده است ہیچ چیزے اورا از تو باز ندارد و انچه ترا رسیدنی نیست ہیچ چیز ترا نرساند۔

**قوله** "وقال علیه السلام ان من ضعف الیقین ان ترضی الناس بسخط اللہ تعالی وان تحمدهم علی ما رزق اللہ تعالی وان تذمهم علی ما لم یوتك اللہ فان رزق اللہ لایجره حرص حریص ولا یدفعه کراهة کارہٖ" از ضعف یقین ایمان مردم است که مردمان را خوش کنی بچیزے که در آن رضاے خدا نیست که در ان غضب خدا است و ایشان را مدح کنی برین که رزق خدا بواسطه ایشان بتو رسد و ایشان را ذم کنی براے چیزیکه خدا از ایشان رزق تو نگردانیده است و تو بدان ایشان را بدگوئی زیراچه انچه خدا رزق تو کرده است آنرا حرص حریص بتو نکشد نیارد یعنی تا آنکه توحریص ہستی بران از حرص تو بر تو نکشد نیارد و آنکه بتو رسیدنست کسے خواہد بتو نرسد نتواند که بتو نرساند۔ 

**قوله** "قال اللہ تعالی وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۚ يُصِيبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" خداوند سبحانه و تعالی گفت است و اگر خداے تعالی نیلے تو رساند ہیچ یکے نتواند آنرا از تو دور کند و اگر کند خدا کند و اگر خواہد ترا چیزے نیکے برساند مرفضل خدا را ہیچ رد کننده نیست یعنی مرفضل خدا را ہیچ باز دارنده نیست۔

## فصل ۲۸

**قوله** ویجتهد فی مراعات نفسه و معرفت اخلاقها



فانها الامارة بالسوء ولا یغفل عنها وان تناهافی المعرفت" وجهد کند اجتهاد کند و جهد به مشقت کند و نگهداشت نفس خویش که او را یاوه نگذارد و فانها الامارة بالسوء زیراچه او فرماینده به بدیست و بسیار فرماینده به بدیست و البته از نفس غافل نشود و نداند که او مطیع من شد و منقاد من شد و او کمین گاه دارد و البته چنان حظ خویش میگیرد که ترا از ان شعور نه و اگرچه آن شخص بگمان خویش داند که بانتهاے معرفت ہر چیزے رسیده ام۔

**قوله** "فان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان مراعیاً لها و مستعیذا باللہ تعالی من شرها" زیراچه پیغامبر صلی اللہ علیه و آله وسلم ہمیشه محافظ نفس بود و از نفس بخدا پناه گرفتے تا آنکه او خود براے خود این کار کردے یا براے تعلیم امت را بود چنین دانم که براے تعلیم امت را بود زیراچه او گفته است اسلم شیطانی۔

**قوله** "وکان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه یقول ما انا و نفس الا کراعی غنم کلما اَضُمُّها من جانب انتشر من جانب آخر" و امیر المومنین علی کرم اللہ وجهه گفته است نه ام من و نفس من مگر ہمچو شبان گوسفندان ہرگاه از طرفے جمع میکنم بطرفے دگر می روند یعنی نفس از ہر حظے که او را منع میکنم او بطرفے دگر میگیرد۔

**قوله** "وقال ابو بکر الوراق رضی اللہ عنه النفس مرائیة علی جمیع الاحوال منافقة فی اکثر الاحوال مشرکة فی بعض الاحوال" ابو بکر وراق گفته است نفس در جمیع احوال خود نما است تا آنکه در بہشت گوید۔ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۔ و اکثر احوال منافق است عیبے خواهد پنہان دارد و ہنر خود نماید در بعضے

احوال شرکت البتہ دوی از صفاء وست ہرگز قرار نگیرد۔

**قوله** "وقال الوسطی رحمة الله علیه النفس صنم والنظر الیها شرك والنظر فیها عبادت" واسطیؒ گفتہ است کہ نفس ہیچو بتے است ویدن بسوے او برغبت شرک است یعنی البتہ باید کہ او فانی باشد۔ وچون نظر بسوے او برغبت کنی این نسبت بشرک دارد وتامل کردن درو واندیشہ کردن درو کہ چہ حرکات وسکنات دارد این عبادت است مثل او مثل شکنبہ ماند ہرچند کہ شکنبہ بشویند البتہ بوئے کہ درو ے است آن ازو رفتنی نیست پس اندیشہ کردن درو ے عبادت باشد کہ ہرگز او مثل کافور ومشک شدنی نیست۔

**قوله** "وقیل مثلها فی ابداء الحسن واخفاء القبح مثل الجمرة لونها حسن وانها لتحرق وان عوقبت تسوّفت الی التوبة ن لسوفت وتمنت الاوبة وان عوفیت رکبت هواها واعرضت" وگفتہ اند مثل نفس درین معنی کہ حسن نماید وقبح را پنہان کند ہیچو انگشت است کہ بصورت رنگ او روشن وخوب مینماید واثر وخاصیت چیست میسوزد واگر او را عقاب کنی بر وتنگ گیری ودشوار گیری برائے تو راتشریف واہمال کند بگوید کہ خواہم کردن واز ان عقاب او را عافیت دہی بر ہوائے خویش برشتید۔

**قوله** "قال الله تعالی وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ج وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ" خداوند سبحانہ صفت نفس گفتہ است وچون بر انسان انعام کنیم یعنی مراد او بدو دہیم از ما اعراض کند ودور شود از ما بجانب خویش رود واگر او را شرے رسد دعا کند دعائے عریضے دراز ے کند کہ او را از ان شر خلاصی شود۔

**قوله** "وقیل مثل النفس مثل ماء صافی واقف راکد



ان حرکته بین ما تحته من الحماة والنتن" وگفتہ اند مثل نفس بر آبے صافی بستہ ماند مردم واند آبے لطیفے صافی ہست فرو وبالا ہمچنین خواہد بودن وچون آب را بجنبانی آن خلاشی وگندگی کہ فرو است آن ظاہر گردد۔

ن مطالبتها **قوله** "ویعلم انها ان یکون لله ضداً فی دعواها وندا فی مطالبها" وباید کہ طالب بداند کہ نفس را خاصیتے است البتہ خواہد کہ در نواہی واوامر باوے مخالف شود وخواہد خلاف آن کند جانبے کہ گوئی ضدے وندے است ودیگر خواہد البتہ چنانچہ من باشم مردمان مرا ثنا کنند وچیزے شمرند۔

**قوله** "وذلك ان الله تعالیٰ طالب عبادة بالثناء علیه والمدح له وطلبت النفس ذلك" چنانچہ خداوند تعالیٰ مدح وثنائے خویش را دوست دارد کہ بندگان من مرا مدح وثنا کنند کذلک نفس۔ رسول اللہؐ گفتہ است در شب معراج در مقام قرب رسیدم مرا گفتند نداخاست کہ قف یا محمدؐ اے محمدؐ بایست فان الرب یصلی کہ بتحقیق خدا نماز میگذارد وگفتم الرب کیف یصلی خدا چگونہ نماز میگذارد گفتند یمدح ویثنی لنفسہ مدح وثنا مر نفس خویش را میگوید نفس ہم ہمچنین میخواہد خویش را شیخ بیان انواع سرور نفس میکند۔

**قوله** "وطلب الله العباد ان لا یخلفوا امره ونهیه وطلبت النفس ذلك وطالبهم ان یصفوه بالسخاء والکرم وطلبت النفس ذلك" خدا از بندگان میخواہد کہ او را در امر ونہی مخالف نباشند ونفس ہمین میخواہد وخدا میخواہد کہ او را صفت کنند بسخا وکرم ونفس ہمین میخواہد۔

ن والمرهوب **قوله** "وطالبهم ان یکون هو المرغوب الیه والمرهوب منه وطلبت النفس ذلك" وخدائے خواہد کہ از ہمہ مرغوب الیہ ہو باشد وترس ہم ازو باشد ونفس ہم ہمیخواہد وخدا میخواہد کہ مذکور ہمین من باشم ونفس ہم ہمیخواہد۔

**قوله** "وقيل النفس لطيفة مودعة فی هذا القالب وهی محل الاخلاق المذمومة" شیخ ماہیت نفس بیان میکند شئے ست غیر مرئی وہم درین قالب انسان است ہر جاکہ خُلقے ذمیمے است آن محل اوست۔

**قوله** "والروح لطيفة مودعة فی هذا القالب وهی محل الصفات المحمودة کمان البصر محل الرویت والاذن محل السمع والانف محل الشم" وگفتہ اندکہ روح لطیف است در قالب بامانت نہادہ اندو آن محل حمیدہ است شیخ این ظاہر را بدان باطن تشبیہ میکند یعنی چنانچہ چشم محل دیدن است وگوش محل شنیدن است اخلاق ذمیمہ یعنی شئے موجودے ہست کہ صفت آن شئے اینست یا مدح یا ذم نہ آنکہ چنانکہ حکیمان گفتہ اندکہ نفس ہمین اوصاف ذمیمہ است پس عرض است ذاتے ندارد و روح کذلک عبارت از اوصاف حمیدہ است ذاتے ندارد۔

**قوله** "وقيل الروح معدن الخير والنفس معدن الشر والعقل جيش الروح والهوا جيش النفس" گفتہ اندکہ روح بدان ماندکہ او معدن خیر است یعنی چنانچہ شئے از معدن برون آید روح گوئی از معدن خیر برون می آید معدن موضعے را گویند کہ آنجا ہر گز چیزے است کہ در وآن چیز باشد البتہ چنانچہ زمینے باشد کہ ازان آہن برون آید و پر کالہ آہن برون آید و زمینے باشد کہ ازان مس برون آید وہمچنین معادن دیگر وہمچنین روح ونفس کہ او متعلق خیر است واین معدن شر واز وجز خیر نباشد وازین جز شر نیاید و عقل مر روح را ہمچو لشکر است مر پادشاہ راکہ مدد اوست و مقوی اوست و کارہائے او بدو تمام میشود و برعکس این ہوا مر نفس را۔

**قوله** "والتوفيق من الله مدد الروح والخذلان مدد



النفس" واین کہ توفیق بر خیرات شود بدان ماندکہ بر پادشاہ لشکر از خدا بر و آید برائے فتح وظفر او را۔ وآنکہ توفیق یاری ندہد او را یاوہ گذارند برائے آنکہ تا نفس و رہوا افتد این موجب حرمان وخذلان اوست۔

**قوله** "والقلب فی اغلب الجيشين" ووقتے از زبان شیخ شنیدہ ام روح علوی است ونفس سفلی ودل درمیان ہر دو نسبت با ہر دو دارد زیراچہ روح ہمچو پدر است ونفس ہمچو مادر ودل متولد از ہر دو واگر طاعت وعبادت بسیار شد قلب بطبیعت میل بسوئے روح کرد ونفس تنہا ماند ضرورت ہر جاکہ غلبہ بود او ہم متابع او گشت از ہمچنین کسے جز خیر وصلاح نیاید واگر شر و بدکاری وغفلت خدا بسیار شد وہوا قوت گرفت دل میل بدو کرد و روح تنہا ماند او ہم ضرورت میل بدو کرد او ہم با دل ونفس یکے شد جز شر وکار بدبختی از و نیاید۔ ونفس مطمئنہ او را میگویند کہ نفس با دل و روح یکے شدہ است ونفس امارہ او را می خوانند کہ روح ودل با نفس یکے شدہ است۔

**قوله** "ويعلم ان جملة الامور ثلثة امر بان رشده فيجب متابعته وامر بان غيه فتجب مجانبته وامر مشتبه فتجب مشاركته الى ان تبين الرشد من الغی من جهت العالم او من جهت العقل" صوفی بداند طالب بداندکہ این ہمہ کارہا سہ کار باز میگردد کارے است کہ صلاح او و نیکی او پیدا است ہمہ کس میدانند چنانچہ صوم وصلوٰۃ و احسان وتلاوت وخُلق نیک این کار را واجب است کہ مردم متابعت کنند و کارے است کہ گمرہی پیدا است چنانچہ فحش و ہزل و فلمان گُفتن و فسوق و فجور از انہا کہ خوان در کتاب آوردن و واجب است کہ از آن دور باشد و محترز گردد و کارے است کہ خیر وصلاح او مشتبہ است طرفے وہم میرود کہ این کار نیک است و طرفے گمان میرود کہ این کار بد است در ہمچنین کار متوقف باشند اگر معلوم شود کہ بہ تحقیق خیر است اقدام کنند

واگر شود کہ شرے ظاہرے است واجب باشد کہ اجتناب کند مکروہ ملحق بشر است ملحق بخیر۔

**قوله** "وقيل اذا عرض لك امران شكلت في خيرهما فانظر في ابعدهما من هواك فانه خيرهما" گفتہ شدہ است چو دو کارے ترا پیش آید در خیر ایشان و در شر ایشان ترا شک افتد کہ میان ایشان بہتر کیست نظر کن از میان این ہر دو از ہوا دور تر کیست ہمان را اختیار کن خیر ہمان است کہ از ہوا دور باشد۔

**قوله** "وعلى المريد ان يجتهد في تبديل اخلاق النفس كالكبر والغل والحرص والامل والحسد والمراء والمنازعة والغيبة والتحريش وسوء الظن والوقاحة وغير ذلك من الاخلاق الذميمة بضدها من الاخلاق الحميدة وبالله التوفيق" واجب است بر مرید طالب کہ او مجاہدہ بیند کہ او اخلاق نفس را تبدیل کند یعنی معتدل گرداند و دفع کلی مطلوب نہ و ممکن ہم نہ اگر غضب برود بکلی مداہنت مدارات پیش آید و حمیت برود اگر شہوت برود بکلی عشق و محبت در و نماند و اگر کبر برود طلب معالی برود و عزت و خست پیش و اگر حرص برود مرد قانع باند کے شود و اگر امل برود اجتہاد در عبادات کم شود اگر حسد برود و غبطہ برود حسد این است کہ در یکے نعمتے خدا دادہ است زوال آن از و خواہد و غبطہ این است کہ یکے فضیلتے دارد دیگرے خواہد کہ آن فضیلتے کہ او دارد مرا ہم باشد و اگر ستیہش برود بکلی قناعت بر شئے ذلیل شود و رو اداری آید و اگر منازعت بکلی برود بسیار جا در امور دینی باز ماندن پیش آید مقصود باید کہ درین چیزہا با اعتدال نفس باشند در جملہ اخلاق نفسانی افراط مذموم و اعتدال ممدوح برین خدا قادر گرداند کہ توفیق ہم از خدا است۔

ن التحریش

---



# فصل ۲۹

**قوله** "فصل في ذكر ادابهم في صحبت بعضهم بعضا قيل۔

**شعر**

وحدة الانسان خير من جليس السوء عنده
وجليس الخير خير من جليس المرء وحده"

و شیخ نخست اسناد شعرے کہ آن دلیل برین میکند کہ البتہ صحبت با نیکے باید۔ گفت نشستن مردم تنہا بہتر از انکہ با بدے نشیند و نشستن با نیکے بہ از انکہ تنہا نشیند۔

**قوله** "وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل" مرد بر دین دوست خویش است یعنی دو دوی یکجا جمع نشود تا میان ایشان جنسیتے نباشد گفتہ اند اگر خواہی کہ یکے را بدانی کہ او چہ مرد است وصفت او چیست و چہ کار است با ہر کہ صحبت اوست بدانکہ ہمچو اوست۔

**قوله** "وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا خير فيمن لا يالف ولا يولف" شخصے کہ در وصفت وحشت باشد او با کسے الفت نیگیرد و کسے با او الفت نیگیرد و در و خیرے نیست یعنی البتہ صحبت با کسے باید کہ او آلف باشد و مالوف باشد۔

**قوله** "وسئل ابو حفص النيشاپوری عن احكام الفقر وآداب الفقير في الصحبت قال حفظ حرمات المشايخ" ابو حفص نیشاپوری را از احکام فقر و ارادت فقیر در صحبت پرسیدند گفت حرمت مشائخ

ن الفقرا

وحرمت پیران محافظ باشد ہر کہ در حال ومقام قدمے سابق دارد واز مشائخ امت واز پیران بر فقیر طالب حرمت او واجب است۔

**قولہ** "وحسن العشرت مع الاخوان" وبا ہمجنسان خویش زندگانی خوب کند وکلی زندگانی خوب اینست کہ ترک رعایت حق خویش کند نگوید باکسے کہ تو چنینی بلکہ خود را از ہمہ بیشتر وکمتر داند وہر چہ اصحاب کنند بدان راضی باشد وموافق باشد مگر خلاف روش صوفیان وکارے کہ از حکم شرع مخالف نماید۔

**قولہ** "والنصیحت للاصاغر" وآنکہ او از ایشان در مرتبہ خرد باشد نیک خواہی او کند او را پندے بر طریقے بہترے۔ تغلیظے وتشدیدے در میان نباشد

**قولہ** "وترک صحبت من لیس من طبقاتہم" وآنکہ از طبقہ ایشان نیست ترک صحبت او کنند چنانچہ متفقہ خشک ومتعبدہ ومتزہدہ خود بین وکذلک اہل دنیا وامرا وملوک وتجار واغنیاے دیگر۔

**قولہ** "وملازمۃ الایثار" وہر چہ ایشان را پیش آید از دین ودنیا ایثار برادران ہمجنس کنند۔

**قولہ** "ومجانبت الاذخار" فقیر ذخیرہ نکند امروزینہ براے فردا نگہ ندارد بلکہ ہر چہ بوقت او مایحتاج باشد براے وقتے دیگر نگہ ندارد وہم ازین سبب بعضے صوفیان صوم دوام ترک آورند مگر صوفی کہ او را قدرت برطی باشد کہ او چندگان روز بے طعام وآب می توان ماندن۔

**قولہ** "والمعاونت فی امر الدنیا والدین" وبا اصحاب یاری کند در امور دنیا ودین یعنی بچیزے کہ او را در ماندگی باشد بقوتے وبلباسے بدانچہ این را ممکن باشد بدان یاری کند و امور دین در علمے وتعلمے ونصیحتے بدانچہ داند وتواند یاری کند

**قولہ** "ومن آدابہم ان یصحب الجنس ومن یستفید



منہ خیرًا" واز آداب ایشان اینست کہ مصاحبت با جنس خویش کند کہ از و فائدہ نیکی باشد از اہل دنیا وآن مردم کہ منکر طلب حق وسلوک طریقت باشند از ایشان اجتناب ضروری باشد۔

**قولہ** "وقال بعضہم اولی الناس بالصحبت من یوافقک فی اعتقادک" آرے تو طالب حق مطالب وموارد ومصادر الہی مواہبت تجلیات خواہی اعتقاد تو برین مصمم کہ امرے واقع ودر حیز امکان وصول آنکہ او معتقد این نباشد بلکہ منکر باشد ترا در تردد اندازد فالحذر کل الحذر۔

**قولہ** "ویحشمہ فی مجالسک" وباکسے مکن صحبت کہ تو او را بزرگ دانی وپیش او بحرمت نشینی۔

**قولہ** "وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَکُمْ" براے آن را می آرد کہ صحبت باکسے کنند کہ پیروی او کنند وَلَا تُؤْمِنُوْا الی آخرہ تصدیق مکنید مگر کسے را کہ او پیرو دین شما باشد۔

**قولہ** "ولا یصحب من یخالفہ فی مذہبہ وان کان قریبًا منہ" این سخن بالا گفتیم۔

**قولہ** "الا تری نوحا علیہ السلام لما قال اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ کیف اجیب اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ" قصہ برین جملہ است خداوند سبحانہٗ با نوح گفت ہمہ غرق کنم مگر کسے را کہ او از اہل تو باشد نوح گمان برد کہ مگر ازین اہل فرزندان من اند وزن ومنہا ان من خداوند تعالےٰ را مراد از اہل نوح این بود آنکہ موافق دین او باشد ونوح را چہار پسر بودہ اند سام حام یافث کنعان پس آنکہ آب شورید سہ پسر او وزن نوح وزنان پسران با نوح در کشتی سوار شدند کنعان نشد با کنعان گفت کہ بیٔنا سوار شو کہ امروز کسے را نجات

نیست مگر کسے که درین کشتی سوار شود کنعان گفت که من بر کوه بر خواهم رفت که از غرق شدن نگه خواهد داشت همدرین گفت وشنید بودند موج آمد و کنعان را غرق کرد نوحؑ نالید که الهی تو گفته بودی اهل ترا غرق نکنم و پسر من از اهل من است فرمان آمد که او از اهل تو نیست مراد من از اهل تو آنست که متابع تو در دین تو باشد۔ آوردن این قصه مقصود این بود که آنکه او متابع مذهب اعتقاد نباشد با وصحبت نشاید۔

**قوله** "وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لما نزل قوله تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قال اللهم لا تجعل لفاجر علیّ یدًا فیحبه قلبی" از پیغامبر روایت کرده اند که رسول الله صلی الله علیه وسلم گفته است هرگاه که این آیت نازل شد نیابی تو قومے را که او در ایشان ایمان بخدا آرند دوست دارند قومے را که او دوستی با خدا ندارد وهرگاه که این نازل شد رسول اللهؐ این سخن گفت الهم اے بار خدایا فاجر را بر من حق دار مکن فیحبه قلبی پس دل من او را دوست دارد یعنی انچنین مکن که فاجر را بر من حق باشد که دل من او را دوست دارد این عبارت از نفی مجموع است مقصود این که جز با جنس خویش نیامیزد۔

**قوله** "بل یصحب من یثق بدینه وامانته ومذهبه وورعه فی ظاهره وباطنه" بلکه صحبت کند با کسے که او را استوار کند در دین او و در مذهب او و در امانت او و بر تقوی او در ظاهر او و در باطن او۔

**قوله** "ومن آدابهم القیام بخدمة الاخوان والاصحاب ورفع المؤنة عنهم واحتمال اذاهم وترك الانكار علیهم الا فیما یخالف الشرع ویعرف لكل واحد قدره علی مرتبته" این سخن بالا بسیار جا رفته است مکرر چه گویم۔



**قوله** "قال سفیان بن عیینه من جهل اقدار الرجال فهو بقدر نفسه اجهل" هر که اندازه مردمان نداند او در شناخت اقدار رجال در چیز اشکال است در غایت اشکال زیرا چه هر یکے بصورتها امثال واشکال است پس تمیز یکے از دیگرے مشکل باشد در غایت اشکال اگر ازین جنس گویم بسیار باشد و ترجمه دراز شود و حکایت عبد اللہ خفیف وصوفی که در خانه او فرود آمده بود والتماس کاسه عقیده کرده در کتب مسطور است۔

**قوله** "وقال لا یستخف باقدار الرجال الا من قدره لا قدر له" اندازهاے مردان را کسے استخفاف نکند مگر آنکه او خود را نشناخته باشد۔

**قوله** "ویهدی الی صاحبه عیوبه" وصاحبے مر صاحب خود را یعنی یارے مر یارے خود را عیبهاے او را هدیه بیارد که چنین چنین عیب داری او بران مطلع شود و در دفع آن بکوشد گوئی هدیه بر وی آرد که او از آن غافل بود این تنبیهے بدان کرد گوئی هدیه آورد۔

**قوله** "ویدله علی ما فیه صلاحه وجماله" وره نماید مر او را در انچه صلاح او باشد وجمال او در آن باشد۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم المومن مرآة المومن" پیغامبر فرموده است یک مومن مر مومن دیگرے را همچو آئینه است یعنی چنانچه مردم آئینه می بیند و عیبے که در مردم پیدا می باشد آن می بیند و در دفع آن میکوشد کذلک مومن مر مومنے را که عیب او میگوید گوئی آئینه است که بعیب خویش مطلع میشود و در دفع این میکوشد۔

**قوله** "وقال عمر رضی الله عنه رحم الله امرءً اهدی الی عیوبی" عمر رضی الله عنه گفته است رحمت خدا بر بنده باد که مرا عیبهاے

من ہدایت کند۔

**قولہ** "ومن آدابھم ان یصحب کل احد منہم علی قدر حالہ وما یلیق بہ" واز آداب صوفیان است کہ باہر کسے صحبت براندازہٴ او کند وانچہ لائق اوست بران صحبت کند۔

**قولہ** "فالصحبت مع المشائخ والکبراء بالاحترام والخدمت والتوقیر والقیام باشغالھم" این سخن گذشتہ نوشتہ ام ترجمہ این۔

**قولہ** "والصحبت مع الاقران بالبشر والانبساط والموافقت وبذل المعروف والاحسان والکون معہم علی حکم الوقت" واین ہم بالا گذشتہ است بیان این بمبالغہ رفتہ است۔

**قولہ** "حکی ان ابا العباسؒ ابن عطاء مدرجلہ بین یدے اصحابہ فقال ترک الادب بین یدے اھل الادب ادب" وہمچنین گویند ابن عطا در مجلس اصحاب پاے دراز کرد و نشست وگفت ترک ادب میان اہل ادب ادب است یعنی میان اقران و اخوان ادب اینست کہ با انبساط وکشادہ روئی باشند برخود تنگ نگیرند برحکم وقت روند پاے دراز کرد و نشست براے طلب ادب این قوم۔

**قولہ** "وقال الجنیدؒ اذا صحت المودۃ سقطت شروط الادب" وجنیدؒ گفتہ است کہ چون مودت و دوستی ثابت شد ودرست شد شرط ادب ازمیان خیزد۔ نیکو بیتے گفتہ اند

**بیت**

میان عاشق ومعشوق خوش طریق اینست ... گہے علیک نباشد گہے سلام نگنجد

**قولہ** "وروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان



عندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فدخل عثمان رضی اللہ عنہ فغطی جسمہ وسوّی ثیابہ وجلس فسئل عن ذلک فقال الا استحی ممن تستحی منہ الملکۃ فخشمتہ عثمان وان عظمت" ف‌خشمتہ و روایت کردہ اند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلطیدہ بود یا نشستہ پاے دراز کردہ وجامہ برتن نہ وعمر وابوبکر رضی اللہ عنہما ہردو نزدیک او نشستہ بودند عثمان رضی اللہ عنہ درآمد برخاست نشست وخود را بہ جامہ پیچیدہ وپاے را گرد آورد و ازنیش پرسیدند پس جواب گفت شرم ندارم ازکسے کہ فرشتگان از و شرم میدارند پس حرمت داشت بزرگی عثمان را ہرچند صفتے بزرگ بود۔

**قولہ** "فالحالت التی بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبینہما اصفی" پس حالتے با ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بود صافتر ازین بود کہ با عثمانؓ کرد با ابوبکر وعمر اظہار دوستی ویگانگی بود وباعثمان حالت بیگانگی شد۔

**قولہ** "ولا یداھنہم فیما یخالف المذھب" با اصحاب واقران درآنچہ مخالفت مذہب تصوف باشد مداہنت نکند۔

**قولہ** "فقد قال رویمؒ لا زالت الصوفیۃ بخیر ما تنافروا فاذا اصطلحوا ھلکوا" ابومحمد رویم گفتہ است ہمارہ صوفیان بکارے نیکے بصفتے خیرے ہستند مادام کہ یکدیگر منافرہ میان خود میکنند وقتیکہ ایشان یکدیگر صلح کنند یعنی رواداری کنند ہلاک شوند یعنی درآنچہ بودند نمانند۔

**قولہ** "ویخضع عند الحق ویقابلہ بالقبول" اگر سخن حق باشد آنجا خاضع بود وآنرا بقبول آن پیش آید یعنی مرائی وحسدے را درکار ندارد۔

**قولہ** "وروی ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ امر

بقلع میزاب کان فی دار عباس بن عبد المطلب الی طریق بین الصفا والمروة فقال له العباس قلعت میزابا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم وضعه بیده فقال اذا لا یرده الی مکانه غیر یدک ولا یکون لک سلما الا عاتق عمر فقام علی عاتقه ورده الی موضعه" حکایت آرند عمر رضی الله عنه فرمود که قلع کنند ناودانے که در ره صفا و مروه بود عباس با او گفت چه کردی میزابے را قلع کردی ناودانے را بر کندی که آنرا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بدست خود نهاده بود عمرؓ گفت اکنون این میزاب را کسے نه نهد بجائے او مگر دست تو و ویرا نردبانے نباشد مگر کتف عمرؓ عباسؓ بر کتف عمرؓ سوار شد آن میزاب را بر جائے او نهاد۔ حکایت برائے آنرا آورد که سخن حق را خاضع شود وبقبولش پیش آید۔

**قوله** "والصحبت مع الاصاغر بالشفقت والارشاد والتادیب" این سخن بالا گذشته است۔

**قوله** "والحمل علی ما یوجبه حکم المذهب" گفته است آنکه اصاغر باشند ایشانرا حامل شود برین که بر حکم مذهب تصوف واند۔

**قوله** "ویدلهم علی ما فیه صلاحهم لا علی ما فیه مرادهم" وایشانرا آن ره نماید بدانچه صلاح دین ایشان باشد نه آنکه آن ره نماید که بدان مراد نفس ایشان باشد۔

**قوله** "وعلی ما یفیدهم لا علی ما یحبونه" وانچه فائده ایشان باشد نه انچه مراد چیزے که ایشان آنرا دوست وارند همان سخن بالاست که شیخ مکرر میکند۔

**قوله** "ویزجرهم علی ما لا یعنیهم" وآنکه لایعنی مراول



دین باشد ایشان را ازان مانع آید۔

**قوله** "الا تری ان الله تعالی ذم الربانیین والاحباریین ترکوا زجر قومهم عن المنکر لقوله عز وجل لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ الایة" شیخ می آرد برائے آنرا که از لایعنی مانع آیند میگوید نه بینی تو خداوند سبحانه چونه ذم کرد احبار را وعلما را و مردمانے را که ایشان خود را عالم ربانی گویند بگفتار خویش لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ اگر ایشان این قوم خود را نهی میکردند از گفتارے که دران بزه وخوردن حرامے ایشان را این زشت روزگار پیش نیامدے۔

**قوله** "والصحبت مع الاستاد باتباع امره ونهیه" وصحبت با استاد بصفت پیروی امر وے باشد ونهی وے باشد ازین استاد مراد پیر و مرشد است۔

**قوله** "وهی فی الحقیقت خدمة لا صحبة" خدمت است که او خادم است واو مخدوم خادم را باید بدانچه مخدوم فرماید بران رود۔

**قوله** "وقیل لابی منصور المغربی کیف صحبت ابا عثمان قال خَدَمْتُهُ لا صَحِبْتُهُ" ابو منصور مغربی را گفتند چونه صحبت کردی تو با ابو عثمان مغربی او جواب داد من خدمت کرده ام مرا چه مجال صحبت با او۔ واین سخن دو احتمال دارد یکے همین که گوییم دوم صحبت چه باشد من خدمت کرده ام خادم بر کلی وجزوی مخدوم مطلع است اما مصاحب زمانے با او باشد وزمانے بروزگار خویش رود وخادم الزم والصق است از مصاحب۔

**قوله** "والقیام بخدمت استاده واجب والصبر تحت حکمه وترک مخالفته ظاهرا وباطنا" وراست استادن بخدمت استاد

ہمچو واجب باشد آنچہ او حکم کند حبر و رحکم او کردن اگرچہ امر باشد یا نہی آن نیز ہمچو واجب باشد و ترک مخالفت او ظاہر و باطن نیز ہمچو واجب است۔

**قوله** "وقبول قوله والرجوع اليه فى جميع ما يعرض له وتعظيم حرمته" و واجب باشد قبول سخن او و در ہرچہ او را پیش می آید بازگشت بہ استاد و شیخ باشد و تعظیم دار و حرمت او را یعنی البتہ عظیم داند کار ہمان باشد کہ او را حرمت دارد۔

**قوله** "ومجانبة الانكار عليه سرًّا وجهرًا" ومجانبت از انکار از پیر و استاد این نیز ہمچو واجب باشد سرًا و جہرًا یعنی ظاہرًا و باطنًا۔

**قوله** "قال الله تعالى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" بسوگند پروردگار تو ایشان ایمان نیاورده باشند تا آنکہ ایشان ترا حاکم نسازند در چیزیکہ میان ایشان میرود و پس آنکہ ترا ایشان حاکم کرده باشند نیابند در نفوس خویش حرجے زیانے از چیزے کہ تو بر ایشان حکم کرده باشی و کارہاے خود را بتو تسلیم کرده باشند۔

**قوله** "وقيل الشيخ فى قومه كالنبى فى امته" و ہمچنین گویند شیخ میان مریدان خویش ہمچنین است چنانچہ نبی در امت خود۔ و استاد ابوالقاسم در لطایف قشیری این کلام را کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ از حدیث می آرد و میگوید فی الخبر الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی ہرچہ نبی بر امت آورد از امرے و نہیے اطاعت آن بر ایشان واجب باشد ہم چنان شیخ زیرا چہ پیغامبر از خدا می آرد و سخن پیر نیز از خدا و مصطفی می آرد پس اطاعت امر و نہی او واجب باشد۔



**قوله** "سال بعض اصحاب الجنيد مسئلة من الجنيد فاجاب الجنيد فجعل يعارضه فى ذلك فقال فان لم تؤمنوا لى فاعتزلون" و چنین گویند جنید مسئلہ میان اصحاب خویش گفت او را در ان مسئلہ معارضہ کردند جنید گفت اگر شما در حکم من تصدیق نمیکنید ایمان بسخن من نمی آرید مرا ترک دہید و در کتب دیگر این کلام را برین عبارت نوشتہ است علی الجنید مسئلة بین یدی اصحابہ فعورض فی ذلك فلم یتکلم ورجع الی البیت لخرج زمانا وقال ان لم تؤمنوا لی فاعتزلون۔

**قوله** "فيكون فى صحبته كالصحابة مع النبى صلى الله عليه وسلم" و با شیخ ہمچنین باشد چنانچہ صحابہ با پیغامبر بودند۔

**قوله** "وفى تاديبهم بآداب القرآن قال الله تعالى يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ" صحابہ را فرمان بود با رسول اللہ این ادب کنند کہ خدا فرمود اے آنکہ ایمان آورده اید لَا تُقَدِّمُوا پیش مشوید در حضرت خدا و پیش رسول اللہ یعنی آنچہ خدا فرموده است آن کنید و آنچہ رسول اللہ گفت از ان پیشتر مشوید در رفتن و گفتن۔

**قوله** "قال الله لَا تَرْفَعُوٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِىِّ" دیگر خدا گفتہ است بر میارید آوازہاے خویش را برتر از آواز رسول اللہ یعنی چون او سخن بگوید آنچنان سخن مگوید کہ سخن شما بر سخن او برتر نماید۔

**قوله** "وقال الله تعالى لَا تَجْعَلُوا دُعَآءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" و ہمچنین مکنید او را ہمچنین بخوانید چنانچہ یکدیگر خود را میخوانید یکدیگر میان خویش میگویند یا ابن قحافہ یا ابن خطاب یا ابابکر یا عمر او را ہمچنین مگوئید یا ابا القاسم و یا محمد۔ او را بگوئید یا رسول اللہ یا نبی اللہ۔

**قولہ** "وقال بعض المشایخ من لم یعظم حرمۃ من تأدّب بہ حرم برکت ذلک الادب" ہر کہ تعظیم نکند کسے را کہ ازو ادب گرفتہ باشد محروم شود از حرمت ادب۔

**قولہ** "وقیل لاستادہ لِمَ لا یفلح ابدا" ہر کہ بروے استاد گوید لِمَ ہرگز رستگاری نیابد یعنی بطریق انکار یا بر طریقہ مکابرہ و ازین استاد شیخ مراد است بروے شیخ[عہ] محروم ماندن از جملہ مواہب وموارد وست زیراچہ آنچہ او گوید از خدا گوید و تو لِمَ گوئی ہر آئینہ محروم مانی آرے واسطہ میان شیخ وخدا یا شیخ شیخ است یا پیغامبر۔

**قولہ** "والصحبت مع خادم بالتلطف والدعاء لہ وترک الانکار علیہ فیما یبدء منہ" وصحبت کہ شیخ با خادم کند بصفت تلطف باشد ورحمت باشد وازصفات او درگذرد و براے اور از خدا نیکی خواہد واگر چیزے از و ظاہر شود از وے چنان انکار نکنند کہ او بیزار شود۔

**قولہ** "قال انس بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما کہرنی ولا نہرنی ولا قال لی لشئ فعلتہ لِمَ فعلتہ ولا لشئ لم افعلہ لم ما فعلتہ" انس میگوید کہ من دہ سال رسول اللہ را خدمت کردم ہیچ وقتے مرا زجر نکرد و بر من سخن نگفت و کارے کہ کردم نگفت مرا چرا کردی و کارے کہ نکردم نگفت چرا نکردی۔ و درین سخن بیان خلق رسول اللہ کرد علیہ السلام و شیخ براے

---

عہ درنسخہ منقول عنہ درمیان لفظ "شیخ" و "لفظ" "محروم" غالباً چیزے از کتابت ماندہ است غالباً عبارت ہمچنین است "بروے شیخ لم گفتن محروم ماندن" الخ



این آوردہ است کہ بر خادم تلطف کنند واگر از و چیزے پیدا شود از ان درگذرند انکار سخت نکنند و درین گفتار بیان خلق رسول اللہ شد و بیان این شد کہ مخدوم با خادم خود چہ معیشت کند اما من میگویم یک احتمال ہمین است کہ بیان شد و دوم احتمال اینست انس بیان حق خدمت خویش میکند چنان خدمت کردم و چنان برمزاج او بودم کہ ہیچ وقتے مرا زجرے نکرد و قہرے نکرد و آنچہ من نکردم نگفت چرا نکردی و آنچہ میکردم نگفت چرا کردی زیراچہ میکردم موافق مزاج او کردم و آنچہ نکردم آن ہم برحسب مزاج او بود۔ و این احتمال قوی تر و بہتر است زیراچہ او میگوید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت لأتمم مکارم الاخلاق یعنی من مبعوثم براے آنکہ ہر جا خلقے نیک است من آنرا کامل کنم نقصانے درو نگذارم پس اگر خادم او تقصیر کارے کند کہ آن شایستۂ خدمت او نباشد او از ان اغماض کند و اورا بر بہترین کارہا نیارد و او بر نقصان خویش ماند ضایع گردد۔ و برین سخن من است زیراچہ و آنجا میگوید کہ انس گفتہ است خدمت رسول اللہ عشر سنین وما کنت الا علی مراد نبی فما قہرنی ولا زجرنی الی آخر الکلام ازینجا معلوم شد کہ انس ہرچہ کرد بر مزاج رسول اللہ کرد و بر مراد او کرد تا مستحق قہرے و زجرے نشد۔

**قولہ** "ورُبَّ ما کان یمزح معی ویقول یا ذا الاذنین" وانس میگوید بسا بودے کہ رسول اللہ با من مزاح کردے و گفتے یا ذا الاذنین استعارہ آن احمق است و یا ذا الاذنین خر را گویند زیراچہ دراز گوش است و این حدیث براے آن آورد کہ با خادم باکشادگی و تلطف باشند و شاید این سخن با انس در محلے گفتہ است چیزے باید کرد و او نکردہ است و یا چیزے نباید کردن و او کردہ است بر و این سخن گفتہ است نسبت بحمق کردہ است و برین از سر او گذشتہ است۔

**قوله** "والصحبت مع الغرباء بالبشاشت والبشاشت وطلاقت الوجه وحسن الادب" وصحبت که با غریبان کنند با بشاشت وکشاده روی کنند وسخنے نیکے گویند وبا ایشان ادبے نیکے نگهدارند زیراچه او غریب است شکسته خاطر است ومرتبه شکستگان کار ها دارد۔

**قوله** "ورویت فضلهم حیث اکرموه وخصوه من بین اقرانه بالنزول علیه والمام به" واین اعتقاد کنند ایشان مرا بزرگی دادند که از مردم دیگر برائے ملاقات وفرود آمدن ودیدن مرا تخصیص کردند

**قوله** "ثم بذل المجهود فی خدمتهم واکرامهم" وآنقدر که تواند در قدرت او باشد ودر وسع او باشد بدان اکرام ایشان کند زیراچه اکرام ضیف بقدر امکان انجح اکرام است وسنت انبیا است۔

**قوله** "والسکون علی مرادهم والصبر علی احکامهم" وانچه مراد ایشان باشد وانچه حکمے که ایشان کنند اگرچه آن حکمے سختے باشد در ان صبر کنند۔

**قوله** "وقد مدح الله تعالی اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ" وخداوند سبحانهٗ وتعالیٰ مدح کرده مردم صحابه را که ایشان دوست میدارند کسے را که از شهر خود هجرت میکند وبر ایشان می آید وآن از مکه می آمدند۔

**قوله** "وقال الله تعالی وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْآ اُولٰٓئِکَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ" وخداوند تعالیٰ جائے دیگر گفته است وآن کسانیکه جائے دادند ویاری کردند ایشان آنانند که یکدیگر دوستانند۔

**قوله** "والصحبت مع الجهال یحتمل الصبر وحسن الخلق



والمدارات والاحتمال والنظر الیهم بعین الرحمت" وصحبت با جاهلان آن کسانیکه از مذهب تصوف خبرے ندارند بصبرے نیکی با ایشان باشد وخلقے نیکے کنند با ایشان وبنرمی باشند با ایشان واگر ایشان جفاے کنند ودرشتے وگفتے آنرا تحمل کنند وسوے ایشان بچشم رحمت بینند این که مسکینان انانند که از قرب خدا بدور اند وخبرے از موارد ومصادر الهی ندارند وبیچارگان محروم اند۔

**قوله** "ورویت فضل الله علیه حیث لم یقمه مقامهم" ونظر بفضل خدا کنند که خدائے تعالیٰ درباب ما این فضل کرد که ما را همچو ایشان نگردانیده. هیچ نظارهٔ می افتد متفقه ومتزهده ومعتزله چه جدا از خدا دورند. خوب طبعے گفته است.

بیت تو گنج رحمتی بیچاره محروم   تو شمع عالمی بیچاره محجوب

اگر ترا همچو ایشان میکردند تو چه می کردی زهے فضل درحق درباب تو که ترا همچو ایشان نگردانید وترا مقیم در مقام ایشان نکرد۔

**قوله** "فان واجهوا بمایکرهه تحلم عنهم" واگر ایشان یا تو مواجهه کنند بچیزے مکروهے تو آنرا حلم کن وتحمل کن۔

**قوله** "ولا یجیبهم باکثر مما اجاب به الانبیاء قومهم" وآن جهال را وآن دور ماندگان از خدا ایرا جوابے که انبیا بمنکران خود گفته اند ازان بیشتر سخنے نگوید۔

**قوله** "حین نُسبوا الی الضلالة والسفاهت والجهالت" آنکه منکران کفار است ایشان انبیا را نسبت بسفاهت وضلالت وجهالت کردند۔

**قوله** "قال الله تعالی قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ

ولیس بی سفاهة ولیس لی جهالة وَلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ" گفتند اے قوم ما بما گمراہی نیست و بما سفاہتے وجہالتے نسبت ندارد و لیکن من فرستادهٔ خدائیم از پروردگار عالمیان آمده ایم یعنی مرا بدے آنرا فرستاده اند که من شمارا پرورش کنم و راه راست نمایم یعنی قوم صوفیه ہم با منکران این ره اگر سخن گویند ہمچنین گویند چنانچه انبیا گفته اند۔

**قوله** "وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ" چون جاہلان ایشانرا بر حسب جہالت خود مخاطبه کنند ایشان را گویند سلاما۔ درین سلام گفتن تا مطلوب جاہلان نداریم حکایت ابوسعید ابوالخیر و محمد جوینی مشہور است۔

**قوله** "ومن کان جهله اقوی کان الحلم عنه اولی" ہر که جاہل قوی تر یعنی متفقهے متنفرے سختے خشکے باشد حلم از و اولی تر باشد۔

**قوله** قال الله تعالیٰ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ" بگوئے محمد مرآنانرا که ایمان آورده اند بپوشند گناہان آنہارا ایشان ایمان ندارند لقاء الله را یعنی مرگ را و قیامت را۔

**قوله** "وقال الله تعالیٰ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ" واگر صبر کنند و خو و تقوی کنند از کارے بزرگے باشد و نیکو سخنے است این که آیت پیش از آیت قتال بود چون آیت قتال آمده آیت قتال این حکم را منسخ کرد۔

**قوله** "وشتم الرجل الشعبی فاخش فقال له الشعبی ان کنت صادقا فغفر الله لی وان کنت کاذبا فغفر الله لك" ومردے امام شعبی را دشنام داد و از دشنام تجاوز کرده کار بفحش کشید شعبی



اورا این جواب داد اگر تو راست میگوئی خدا مرا بیامرزد و اگر درین گفتار دروغ میگوئی خدا ترا بیامرزد۔

**قوله** "والصحبت مع الاهل والولد بحسن الشفقت علیهم ومداراتهم وتادیبهم وحثهم علی الطاعت" وصحبتے که با اہل و ولد کنند با فرزند کنند و با منکوحه کنند به شفقت کنند و با ایشان بنرمی کنند و ادبے که ایشانرا باید آموختن بنرمی آموزند و ایشانرا برانگیزند بر طاعت خدا که ہر یکے مشغول باشند بطاعت خدا۔

**قوله** "قال الله تعالیٰ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا" نگه دارید نفسہاے خود را و اہل خود را از آتش دوزخ و ازین آتش دوزخ نگه داشتن خداوند را این مطلوب است که اہل و ولد را ادب بیاموزند و ایشانرا بر صلاح و تقوی دارند که ایشان بدین آتش دوزخ خلاص یابند۔

**قوله** "وَمَعَ الْاَهْلِ خاصة علی حکم الله تعالیٰ فَاِمْسَاکٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ" و بر اہل بیت خاصه بر حکم خدا باشد زن را یا بدارند بصفتے یا پاکشاده کنند باحسان۔

**قوله** "والانفاق علیهم من الحلال بالمعروف" وانفاقے که بر اہل و ولد کنند از وجه حلال کنند بحسن خلق کنند و ثقل منت بر ایشان نه نهند۔

**قوله** "ویکره صحبت الاحداث لما فیه من الافات" والبته باید از صحبت امارد و از جوانان طبع بحذر باشد و این را صوفیه مکروه و محروم داند

**قوله** "ومن ابتلی بذلك صحبته منهم علی شرط السلا[مت] وحفظ قلبه وجوارحه عنهم وحملهم علی الریاضت

والتادیب ومجانبت الانبساط" واگر برین بلا بسببے از اسباب مبتلا شد باید کہ صحبتے کہ با ایشان باشد بسلامتی باشد چشم را از نظر بلند مانع باشد وزبان را از گفتار بیہودہ نگہ دارد ودست را دستکلہ شرعی نہد وپائے را بہ بند اسلام بندد وبا ایشان سخن جز از پارسائی وتقوی نگوید۔ حکایت فتح موصلی ونصیحت چہل ابدال در کتب مسطور است وترجمہ باقی کلام شیخ بعبارتے دیگر گفتہ اند۔

**قوله** "قال بعض المشایخ رغبت الصغار فی صحبت الکبار توفیق وفطن" یکے از پیران گفتہ است کہ خوردان رغبت بر صحبت بزرگان کنند دلیل بزرگی ایشان است کہ خدائے تعالیٰ ایشان را بزرگ گرداند ودلیل بر این است کہ ایشان زیرکان ودانا اند۔

**قوله** "ورغبت الکبار فی صحبت الصغار خذلان وحمق" واین بزرگان رغبت در صحبت خردان یعنی مشایخ خواہند صحبت خردان با حداث کنند دلیل بر خذلان ایشان است وبر خواری ایشان وبر حمق ایشان است۔

**قوله** "والصحبت مع الاخوة بکل مایقدر علیه من الموافقت وترک المخالفت الا فیما لا یجوز فی الشرع ومجانبت الحقد والحسد ولن ومرما یسلم به بعضهم من بعض" این سخن بالا رفتہ است اما قوله مجانبت الحقد الی آخرہ صحبت باید کہ در صحبت کینہ نباشد وحسد زوال نعمت پیشہ نخواہند وبر انچہ بعضے از سالم ...ع... آن می باید کہ کنند۔

---

ع در نسخہ منقول عنہ اینجا کاغذ را کرم خوردہ۔



**قوله** "والصحبت مع السلطان بالسمع والطاعت الا فی معصیة الله تعالیٰ ومخالفت سنت رسول الله صلی الله علیه وسلم" اگر اتفاق تقدیر برین افتد کہ خدائے تعالیٰ مبتلا صحبت سلطان کند ادب این است قبول سخن او کنند وانچہ او فرماید بران روند مگر در کارے کہ آن مخالف شرع بودہ باشد زیرا چہ گفتہ اند لا طاعت للمخلوق فی معصیت الخالق۔

**قوله** "قال الله تعالیٰ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ثم الدعاء له والامساک عما فیه من قبح" زیرا چہ خدا گفتہ است خدا را بفرمان او طاعت کنند یعنی ہمانچہ او فرمودہ است ہمان کنند واز آنچہ او باز داشتہ است از ان باز مانند واطاعت رسول الله در ہر رہے کہ او رفتہ است شما ہم در آن رہ روید واز انچہ او باز ماندہ است شما از ان باز مانید وآنانکہ خداوندان فرمان اند یعنی بادشاہان انچہ ایشان فرمایند شما ہمان کنید بعد آن برائے او را دعا کنند از خدا برائے او نیکی خواہند خدا او را از ظلم باز دارد وبہ اعمال نیک توفیق دہد واز انچہ در وقدحے باشد از ان امساک کنند زبان بران دراز نکنند۔

**قوله** "روی عن الحسن انه قیل له مات الحجاج قال رحمه الله ام اعرف زمانه وحفظ لسانه ودار سلطانه" واز حسن بصری مروی است بر و گفتند حجاج مرد حسن گفت رحمة الله علیه رحمت خدا بر مردے باد کہ زمانہ خویش را بشناسد کہ درین زمانہ چہ معیشت باید کردن وزبان خود را نگہدارد ومدارات کند بر سلطان خویش بہرزہ او را بد نگوید۔

**قوله** "واما الدخول علیهم فمن کان عادلا فهو من السبعة الذین یظلهم الله فی ظل عرشه یوم لا ظل

الاظلہ" واگر مبتلا برین شوند کہ بر سلاطین در آیند اگر آن پادشاہ عادل باشد پس او از هفت نفر بود کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ اورا فردا در سایۂ عرش خویش جائے دہد وآن روز روزے است کہ جز سایۂ عرش سایۂ نباشد۔

**قوله** "والنظر الیه عبادت" ونظر بر پادشاہ عادل عبادت است۔

**قوله** "ومن کان ظالماً فالبعد عنه واجب الا للمضطر الیه اوّل ناصح له او منکر علیه اذا علم من غالب حاله انه یسلم عند القرب منه" واگر پادشاہ ظالم باشد تا توان از دور بودن ہمچو واجبے باشد مگر آنکہ کسے مضطر باشد یعنی بستم بزور بر وی برند او چہ کند وتدبیر او چیست یا آنکہ برو بطریقہ نصیحت بروند یعنی بعبارتے بچیزے اورا نصیحت کنند و بر افعال او منکر باشند واین بہ نصیحت رفتن بر و وقتے باشد کہ غالب این داند کہ از و سالم خواہم ماند یعنی بجان خلاص شود و بظلم او شریک نخواہم بود۔ ن التقرب

**قوله** "وحکی ان بعض الخلفاء اراد زیارت بشر الحافی فبلغ ذلك بشراً فقال ان ذکرنی بعد هذا الاخرجن من جواره ببغداد فامسك عنه" حکایت گویند کہ کسے از خلفائے عباسیہ خواست بزیارت بشر حافی بیاید بشر حافی شنید گفت اگر بار دیگر این ذکر کردی کہ من خواہم بشر را بینم من از ہمسائگی کہ در بغداد است برون آیم آن خلیفہ شنید از زیارت او واز این گفتار باز ماند۔ این حکایت برائے آن آورد کہ درویش بر سلاطین در نیاید مگر آنکہ او مضطر شدہ باشد۔ ن للنی

**قوله** "وقال بعض المشایخ رضی الله عنهم من شارك السلطان فی عز الدنیا شارك فی ذل الاخرت" وگفتار بعضے درویشان است ہر درویشے کہ بعزت سلطان شریک شد او را بخواری آخرت شریک شد۔ ن فقد شارکہ



**قوله** "وقیل تقرب الاشرار الی الاخیار صلاح الطایفتین" وگفتہ اند بدان کہ با نیکان قربت کنند موجب صلاح ہر دو باشد اخیار بصواب رسد اشرار را بکار نیک آرد۔

**قوله** "وتقرب الاخیار الی الاشرار فتنة الطایفتین" واین کہ نیکان با بدان تقرب کنند سبب فتنہ ہر دو باشد۔

**قوله** "ومن اضطر الی الدخول الیهم دعا لهم بالصلاح وذکرهم ووعظهم وانکر حسب طاقته" وہر کہ مضطر شد کہ بر ایشان در آید مر ایشان را دعائے نیک کند وایشان را یاد دہاند از سلاطین گذشتہ واز صحابہ کہ ایشان چہ معاملت کردہ اند وایشان را پند دہد وہمین یاد دہانیدن سخن خلفائے راشدین پند دادن ایشان است وتا آنکہ تواند از افعال واقوال او منکر باشد۔ ن علیہم

**قوله** "ومن المشایخ رضی الله عنهم تقرب الیهم لطلب مصالح الناس" وبعضے از مشایخ کہ بر ایشان تقرب کردہ است برائے این بود کہ صلاح کار بندگان خدا بکنند۔

**قوله** "وروی عن زید ابن اسلم رضی الله عنه قال کان نبی من الانبیاء یاخذ برکاب الملك یتالفه بذلك لقضاء حوایج الناس قیل انه دانیال علیه السلام مع بخت نصر" واز زید ابن اسلم روایت کردہ اند کہ او گفتہ است پیغامبرے بود کہ بادشاہے کافرے را رکاب گرفتے سوار کردے وقصہ برین جملہ است کہ این دانیالؑ پیغامبر بود در آنچہ بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد وچند پیغامبر را اسیر کرد چرہا در گلوئے ایشان انداخت اسیر کردہ در شہر خود آورد ومیان آن پیغامبران

اسیر یکے دانیال بود و دیگر عزیر و شمعون و چند پیغامبر دیگر بخت نصر خوابے ہایل دید
دانیال آنرا تعبیر کرد و را نیک موافق نمود از بند خلاص داد و بر خود آورد و وزیر خود گردانید
بعد ازان کہ او سوار شدے دانیال رکاب گرفتے و سوار کردے بتدبیر آہستہ آہستہ
بطریقہ بہترے جملہ پیغامبران را کہ اسیر او بودند رہا کنانید قصہ دراز است اما ما ہو المقصود
نوشتہ ام این حکایت برائے آن آورد آنکہ از مشایخ کسے بر سلاطین تقرب کردہ است
برائے صلاح کار مسلمانان کردہ است۔

**قولہ** وقال ابن عطاء لان تریٰ الرجل سنین لیکتسب
جاھًا یعیش فیہ مومن بجاھہ انجی لہ من ان یخلص العمل
لنجات نفسہ" ابو العباس ابن عطا گفتہ است کہ اگر مردے عبادت و صلاح خویش را
بر مردم ظاہر کند برائے این نیت را کہ کسے بسبب جاہ او برو در آید و معتقد شود فقیرے
درماندہ بروزگار خود عیشے و زندگانی بحسب مراد او شود این برائے نجات قیامت
او را این بہتر است کہ او خفیہ کارے کند و بران نجات خواہد این اظہار کردن طاعات
خود برین ماند گوئی مرائی است کہ عبادت میکند تا خلق او را معتقد شود۔ و دیگر گفتہ اند
ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین مرد عارف عبادتے ظاہر
کند عبادتے بدان چندان احتیاج ندارد و برائے آنرا اظہار کند تا طالبان و مریدان
آن سیرت پیش گیرند اگرچہ این صورت ریا مینماید اما این ریائے است کہ بہتر از اخلاص بہنز
مریدان است۔ و دیگر مرد عارف خود را و عبادت و ریا و اخلاص را و جملہ وجودات را در
دریاء فنا غرق کردہ است اما مردمان این را ریا و تزویر دانند ابن عطا در باب اینچنین
شخصے این سخن گفتہ است۔

**قولہ** والصحبت مع الکافۃ کصحبت ابی ضمضم" و این کہ
با جملہ مومنان صحبت ہمچنین صحبت کند کہ ابی ضمضم را بود۔



**قولہ** روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
ایعجز احدکم ان یکون کابی ضمضم کان اذا اصبح و امسی
یقول" از رسول اللہ مروی است کہ رسول اللہ گفتہ است یکے از شما چرا عاجز میشود کہ
او ہمچو ابی ضمضم باشد او چونہ می باشد وقتیکہ او صبحگاہ کرد و شبانگاہ کرد با خدا
میگوید۔

**قولہ** اللھم انی قد وھبت نفسی و عرضی لک"
بار خدا بتحقیق من نفس خویش و گوہر نفس خویش را بتو بخشیدم۔

**قولہ** اللھم انی قد تصدقت بعرضی علی عبادک
فمن شتمنی لا اشتمتہ ومن ظلمنی لا اظلمتہ" اے بار خدا من صدقہ
کردم گوہر نفس خود را بر بندگان تو ہر کہ مرا دشنام دہد من او را دشنام ندہم و ہر کہ بر من ظلم
کند من بر و ظلم نکنم نخست ابی ضمضم گفت اللھم انی تصدقت نفسی و عرضی
بعبادک این کلام بیان شد کہ اللھم انی وھبت نفسی لک از ان ہبہ ہمین
مراد است تصدقت نفسی۔

**قولہ** قال ابو عبد اللہ ابن الخفیف دخلت مکۃ
حرسھا اللہ تعالیٰ قصدت اباعمرو الزجاجی فسلمت علیہ
وجلست عندہ وجری کلام واخذنی فی تمزیقی فلما اکثر قلت
لہ تعنی بھذا کلہ ابن خفیف قال بلی قلت ترکتہ بشیراز فتبسم"
عبد اللہ خفیف میگوید در مکہ آمدم ابو عمرو زجاجی را سلام گفتم و نشستم و سخنے در میان رفت
و او سخنے بکنایہ در طعن من می گفت و این گفتار بسیار شد گفتم اتعننی بھذا بدین
گفتار ترا مراد ہمین عبد اللہ خفیف است گفت آرے گفتم من عبد اللہ را در شیراز گذاشتہ
آمدہ ام یعنی من فانی ام و در من چیزے نماندہ است این چندین گفتار بر کیست کہ عبد اللہ

نماندہ است درجہان فتبسم بدین سخن تبسم کرد یعنی خوش شد۔

**قولہ** "وقال شاہ ابن شجاع من نظر الی الخلق بعینہ
طالت خصومتہ معہم ومن نظر الی الخلق بعین الحق ن البصر
عذرہم فیما ہم فیہ" شاہ شجاع گفتہ است ہر کہ خلق خدا را بچشم خود وید
یعنی از انچہ اوست بدان وید خصومت او دراز شد خلق خدا است ہر کہ ہست بجسب
خویش چیزے گوید وآن مراد او نباشد ہر آئینہ خصومت دراز شود وہر کہ خلق خدا را
بنظر حق وید یعنی خالق افعال او است ہر چہ میکند او میکند خلق را از کردار واز گفتار
ایشان معذور داشت کہ ہر چہ میکند خدا میکند۔

**قولہ** "وقل اشتغالہ بہم" ودل او بدستان مشغول نشود
واین کار کسے است کہ ہموارہ در مشاہدہ افعال باری تعالیٰ باشد۔

**قولہ** "ثم قال علی کل جارحۃٍ ادبٌ یختص بہ"
ہر جارحہ کہ ہست ادبے ہست کہ بدان جارحہ مختص است۔

**قولہ** "قال اللہ تعالیٰ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ
اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا" تفسیر این آیت بالا رفتہ است۔

**قولہ** "قال بعض المشایخ رضی اللہ عنہم حسن الادب
مع اللہ ان لا تتحرک جارحۃ من جوارحک الا فی رضاء اللہ تعالیٰ
یکے از پیران گفتہ است کہ ادب ہر جارحہ یعنی دست وپاے وزبان وگوش وچشم
ہیچ جنبشے نکند مگر در رضائے خدا۔ چشم نہ بیند مگر باعتبار وگوش ہر سخنے کہ
بشنود از ان پندے وخبرے بیند وزبان یا نام خدا ومصطفیٰ گوید ویا چیزے کہ
بدیشان نسبت دارد وکذلک نسبت دست وپا۔

**قولہ** "فادب اللسان ان یکون رطبًا بذکر اللہ ابدا"



وقت ترا بذکر خدا باشد۔

**قولہ** "ویذکر الاخوان بالخیر والدعاء لہم
وبذل النصیحت والوعظ ولا یکلمہم بما یکرھون"
این ہمہ بالا بعبارتے مختصرے گفتہ آمدہ ام۔

**قولہ** "روی ان رجلا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
این ابی قال فی النار فعرف الکراہت فی وجہہ فقال صلی اللہ
علیہ وسلم ابوک وابی واب ابراہیم فی موضع واحد" مردے
پرسید از پدر مشرک کہ پدر من کجا است گفت در آتش رسول اللہ وید کہ اورا این سخن
دشوار نمود پس گفت پدر تو وپدر من وپدر ابراہیم یکجا اند یعنی در دوزخ۔

**قولہ** "ولا یغتاب ولا ینمّ ولا یشتم ولا یخوض فی
فی ما لا یعنیہ" غیبت کسے نگوید وسخن چینی نکند یعنی سخن یکے کہ معیوب باشد
بدیگرے نرساند وکسے را دشنام ندہد وچیزے کہ لایعنی باشد مراد وین دران نباشد
دران خوض نکند۔

**قولہ** "واذا کان فی جماعت یتکلم معہم مادامو!
یتکلمون فیما یعنیہم فاذا اخذوا فیما لا یعنیہم ترکہم
وامسک" واگر مرید در جماعتے باشد سخن گوید با ایشان مادام کہ ایشان در امر
خدا سخن میگویند بعد از انکہ ببیند کہ ایشان سخن لایعنی میکنند ترک سخن کند واز سخن
باز ماند۔

**قولہ** "ویتکلم فی کل مکان بما یوافق الحال" در ہر
مکانے کہ سخن گوید کہ موافق حال آن مکان بودہ باشد اگر مردم آن مکان سخن در
زہد میگویند در زہد بگوید واگر در عبادت میگویند در عبادت گوید وکذلک امور دیگر۔

**قوله** "فقد قیل لکل مقام مقال" زیراچه گفته اند هر مکانے را موافق آن مکان گفتارے هست۔

**قوله** "فقد خلق الله تعالیٰ اللسان ترجمان القلب و مفتاح الخیر والشر" بتحقیق خداے تعالیٰ زبانرا مترجم دل آفریده است یعنی هرچه در دل است زبان همان گوید و زبان کلید هر خیرے و شرے است یعنی سخنے گوئی گوئی بدان در نیکی کشادی واگر سخنے گوئی گوئی بدان در شر کشادی حکم از روے شرع هم بگفتار مردم است۔

**قوله** "وقیل اذا طلبت صلاح قلبک فاستعن علیه بحفظ لسانک" اگر میخواهی صلاح دل خود زبانرا نگهداری یاری کن براے نگه داشتن زبان خود از گفتار بسیار دل سیاه گردد و از گفتار بسیار دل بحضور نیاید و آنکه عادت او بسیار گوئی باشد در زبان او دروغ هم رود۔

**قوله** "ویلزم الصمت فانه ستر الجاهل وزین العاقل" ولازم گیرد خاموشی را زیراچه خاموشی عیب جاهل می پوشد و آراستگی مرد عاقل است۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم وهل یکب الناس علی مناخرهم الا حصاید السنتهم" نیست چیزے که مردم را فرداے قیامت بر روے اندازد مگر درو زبان ایشان یعنی اگر کفرے واگر دروغے که او موجب گرفتاری مردم میشود آن نیست مگر زبان که موجب هلاک آدمی باشد۔

**قوله** "وادب السمع ان لا یسمع الی الفحش والبذاء والغیبت والنمیمة وکل منکر کما قیل۔ **شعر**

احب الفتی ان ینفی الفواحش سمعه

کان به عن کل فاحشة وقرا"



دوست ترین مرد از جوانمردان اوست که گوش او پرهیز کند از شنیدن فحش گوئی گوش او از فاحشه گرانست یعنی کراست۔

**قوله** "بل یسمع الی الذکر والموعظت والحکمت ومایعود الیه بالفایدة دینا ودنیا ویحسن الاصغاء الی من یکلمه" بل گوش سوے ذکر نهد یعنی ذکر خدا و آنجا که پند می دهند و سخن حکمت میگویند و هر انچه در دین و دنیا او را فائده باشد و نیکو بشنود یعنی گوش را نیکو بنهد بشنود سوے کسے که ذکر خدا و موعظت و حکمت میگوید۔

**قوله** "وادب البصر الغض عن المحارم وعن عیوب الناس والاخوان وعن المنکرات والمحرمات لان الله تعالی یقول یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ" این همه بالا گفته آمده ام مکرر چند ترجمه کنم۔

**قوله** "وقد قیل من طاوع طرفه تابع حتفه"[ع] وگفته اند هر که پس نظر خود رفت بدان که پس مرگ رفت۔

**قوله** "وقیل من غض طرفه تمظرفه" وگفته اند هر که نظر خود را فرو بست آوند دل پر شد به عقل و حکمت چنانچه یکے گفته است۔ **بیت**

چشمے که نظر نگه ندارد  بس فتنه که بر سر خود آرد

همانکه بالا گفته آمده ام الاولی لک والثانیة علیک۔

**قوله** "وقیل من کثرت لحظاته دامت حسراته" وگفته اند هر که دیدن او بسیار شد حسرت او بیشمار شد۔

---

ع حتف بمعنی موت۔

**قوله** " ویکون نظره بالاعتبار والاستدلال علی
قدرت الله تعالی وعظمته وجمیل صنعته عاریاً عن
حظوظ النفس الامارة بالسوء " این همه بالا گفته آمده ام مصنف شیخ است
میخواهد در پندها مکرر کند تا در دلها مقرر شود۔

**قوله** " حکی عن بعضهم انه قال نظرت الی شخص
نظرة شهوت فرایت فی المنام قایل یقول لی ان الله تعالی
یقول الدنیا داری والخلایق فیها عبدی وامائی فمن ن عهدی
نظر الی واحد منهم بغیر حق فقد خاننی فانتبهت
والیت علی نفسی ان لا انظر الی شخص بعد ذلک الا علی
حد الامانت " از بعضے صوفیان حکایت گفته اند که او گفته است سوے
شخصے نظر شهوت کردم در خواب دیدم به تحقیق خدا میگوید که دنیا سرائے من است
وساکنان دنیا بندگان وکنیزگان من اند هر که سوے ایشان بغیر حقے نظر کند او مرا
خیانت کرده باشد بیدار شدم سوگند خوردم که سوے هیچ کسے نه بینم مگر بحد امانت
بایستے که چنین گوید که اکنون چنان چشم را فرو دارم که سوے کسے نه بینم مگر بضرورت
حد امانت سخنے است اما اطلاع بر امانت مشکل کارے است مردم بدانند که جمیل را
بحد امانت می بینم ونفس را دران شربے خفی باشد۔

**قوله** " حکی عن ابی یعقوب النهرجوری انه قال
رایت فی الطواف انساناً بفرد عین وهو یقول اللهم
اعوذ بک منک فقلت ما هذا الدعاء فقال اعلم انی مجاور
بمکه منذ خمسین سنة فرایت یوما شخصا فاستحسنته
فاذا لطمة وقعت علی عینی فسالت عینی هنالک علی خدی



فقلت آه فقیل لطمة بلطمة ولو زدت لزدناک " ابو یعقوب نهرجوری
میگوید مردے را دیدم در طواف کعبه بیک چشم و این سخن میگفت اللهم انی اعوذ بک
منک از تو بپناه هم بتو میگریزم پرسیدم چیست این دعا گفت شخصے را دیدم او را ومیگیرد
با خوی نیک خوب پنداشتم دستے از غیب خاست طپانچه بر روے من زد چشم
شکست وروان شد وگفت یک طپانچه بیک نظر است اگر زیادت کنی ما نیز زیادت
کنیم حکایت ابو بکر وراق که دوازده سال هوس شیر داشت درین محل نیک مناسب است۔

**قوله** " قال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی ابن
طالب رضی الله عنه ایاک ان تتبع النظرة النظرة فان الاولی
لک والثانیة علیک " مصطفیٰ با مرتضیٰ گفته است که بپرهیز از یک نظر که
پس آن دوم نظر کنی زیرا که نظر اولی برائے تر است باختیار تو نیست ونظر دوم
موجب ملامت وعقوبت بر تو است زیرا چه این بقصد واختیار است۔ نظر دوم
اول بغیر اختیار او بر خوبے افتاد آن نعمت خدا است که خدا ورا داد که بران او را
فکرے واعتبارے شد ودوم که ببیند بتخیل که دران نفس را حظے وهوائے باشد
پس آن اول نظر موجب معرفت خدا وعبرت آمد ودوم مغشوش ومعیوب گشت
باحتمال لذت انسانی۔

**قوله** " وادب القلب مراعات الاحوال السنیه المحمودة
ونفی الخواطر الردیة المذمومة " وادب دل این است محافظ احوال
سنیه باشد چنانکه حال تدلی وحال تخلی وحال تجلی همبرین قیاس
حال صبر وحال توکل وحال رضا وحال توبه وزهد وحال ورع خود بعد گذشت
این احوال است وآنچه خاطرے که ردیه باشد بسوے هوائے نفس کشد ومیل
بدنیا بر دو کرخوف دوزخ وغیر ان نیست از ان عرفا این را از خواطر شمرند۔

**قولہ** "والتفکر فی آلاء اللہ ونعمائہ وعجائب خلقہ قال اللہ تعالیٰ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفکر ساعۃ خیر من عبادت سنۃ" ودیگر ادب دل اینست اندیشہ در آلا ونعماء باری کند عاشق گوید بکدام زبان شکرے بجاے آرم کہ خاک آستانۂ در معشوق گشتہ ام یکے میگوید بیت

رخیل سالک سگانت شدم تعالیٰ اللہ ❊ کجا رسید باقبال عاشقی کارم

طالب را اندیشہ آید کہ من چہ وکدام کسم کہ طلب جمال وجلال آنحضرت کنم چنانچہ گفتہ اند این الماء والطین من حدیث رب العالمین ؛ آنکہ فضل فاضل ووہب صرف باشد خداے تعالیٰ فرمودہ است تفکر در آفرینش آسمانہا وزمینہا کنید کہ چہ قادرے است واو چہ جمال بہا وارد کہ این نیران را در وجود آورد وجہان را بدان روشن با صفا وضیا کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است کہ یک ساعتے کہ قدرت او اندیشہ کنند بہتر از عبادت یکسالہ باشد آرے بندگی برور باشد وخدائی دربر۔

**قولہ** "وآداب القلب حسن الظن باللہ تعالیٰ وبجمیع المسلمین ویطہرہ من الغل والغش والحسد والخیانت وسوء العقیدۃ فانہا من خیانات القلوب قال اللہ تعالیٰ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا" وبعضے از آداب دل اینست کہ با خدا گمان نیک برند یعنی او بر بندگان رحیم وکریم است وہر گنہے کہ بندہ پس آن توبہ گراید خداوند سبحانہ وتعالیٰ برا ورحمت اضعاف آن کند واو تعالیٰ گفت۔ سبقت رحمتی علی غضبی واو گفتہ است انا عند ظن عبدی بی بندہ طاعت کند وگمان قبول طاعت کند خداے سبحانہ وتعالیٰ بحسب گمان او ہمان کند کہ گمان اوست وبر جملہ مسلمانان گمان نیک

ن ومن آداب



برد کہ البتہ مرد مسلمان آن نکند کہ رضاے خداوند بران نباشد واگر بینی مسلمانے را کہ او از خمارہ برون می آید تو گمان مبر کہ او بشراب خوردن درون رفتہ بود با خود یقین کن کہ او بنصح رفتہ بود وتجربہ رفتہ بود فی الجملہ اگر ہفتاد دلیل بر فسق او باشد ویکے بر صلاح او آن یکے را بر ہفتاد ترجیح بدہ۔ واول دل را از کینہ واز بدخواہی واز حسد وہر چہ از ذمایم است صاف وپاک کردہ باشند بعد ازان مراعات درستیہ وتفکر در نعماء وآلاے او باشد وخداے تعالیٰ فرمودہ است إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ الآیۃ گفتہ آمدہ ام وسیوم جا است کہ شیخ این را مکرر میکند۔

**قولہ** "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد بصلاحہا واذا فسدت فسد بفسادہا سایر الجسد الا وہی القلب" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام۔

**قولہ** "قال سری بن المغلس السقطی القلوب ثلثۃ قلب کالجبل لا یحرکہ شیٔ وقلب کالریشۃ یذہب مع کل ریح ولا یثبت وقلب کالنخلۃ أَصْلُهَا ثَابِتٌ والریح تمیل بہا یمینًا وشمالًا" سری سقطی گفتہ است کہ دل بر سہ قسمت است دلے است کہ ہمچو کوہے است ہیچ چیز او را از جاے او نتواند جنبانید ودلے است کہ ہمچو پر ہر طرفے کہ باد ببرد ببرد واگر بغلطاند بغلطد ودلیست کہ ہمچو درخت خرما بیخ وتنۂ او بر جاے مستقیم البتہ از جاے نجنبد وباد اطراف او را شاخہاے او را آنچہ نرم است ازان او آنرا بجنباند وہر طرفے کشد واین ہر سہ در بیان اعتبارے دارد از ہر یکے گفتن چارہ نباشد انشاء اللہ تعالیٰ۔ دلے را کہ سری ہمچو کوہ گفت آن دل متمکن کند متمکن کسے است از موارد ومواہب واز مصادر ومضار واز مصائب ومتانت بر دل متمکن افتد او را از آنچہ اوست نتواند جنبانید ودلے را کہ ہمچو پرندہ گفت ازان

عبارت دل متلون کنند کہ دل از نقصان بکمال رود و گہے از کمال بنقصان افتد و وے را کہ ہمچو درخت خرمائے گفت عبارت از وے باشد کہ او باصلہ متمکن است اما از روئے ظاہر حوادث را در وے اثر باشد۔ واعتبار دیگر۔ وے را کہ ہمچو کوہ گفت دل عوام باشد چنانچہ این متفقہ جامد الطبع وچنانچہ ابن معتزلہ کہ دلہائے ایشان ہمچو حجارہ است بل اَشَدُّ قَسْوَۃٍ ہر چند کہ شیوخ مرشد ایشان را دعوتے کنند وبسوئے حق داعی شوند از کسوفات واز تجلیات اشاراتے فرمایند این محرومان سنگ دلان ذرہ صفت از جنبشے سوے قبول قول حق نشوند بلکہ مزید انکار باشد۔ ووے کہ ہمچو پر پرندہ دل طالب قابل باشد مسکین طالب در مغلقان حوادث افتادہ ہر بارے کہ بر دل چیزے لایح میشود وبار دیگر مستتر و محتجب میگردد و وے کہ ہمچو نخل است دل متوسط باشد ہر چند کہ دل اورا استواری حاصل شدہ است اما تمکنے کما ہو حقہ نیست حوادث وحالات مختلف اورا در جنبش آرند۔ وے کہ ہمچو کوہ است دل کفار باشد ووے کہ ہمچو پر پرندہ است دل منافق باشد ووے کہ ہمچو نخل است دل مومن صالح باشد۔ ووسہ اعتبارے کہ دگر است ترجمہ چہ زیادت کنم۔

**قولہ** "وادب الیدین البسط بالبذل والاحسان وخدمت الاخوان وان لایستعین بہما علی معصیت اللّٰہ تعالیٰ" وادب دست اینست کہ اورا بہ بخششے و بہ دادی کشایند واعانتے کہ بدست توان کردن اصحاب واخوان را بران یاری کنند واورا بسوئے معصیتے نفرازند۔

**قولہ** "وادب الرجلین السعی بہما الی طاعۃ اللّٰہ واصلاح نفسہ واخوانہ" وادب پایہا اینست کہ آن سو نرود کہ در آن سو ہزلے باشد و معصیتے باشد نقل قدم یا برائے تعلم را باشد یا سوئے مسجد یا زیارت

---

ع کہ مخفف کوہ است۔



کعبہ باشد یا مشی برائے بر آمد کار برادر مومن باشد یا برائے تحصیل قوت عیال را باشد وقصد زیارت مرشد باللّٰہ الی صراط مستقیم فضلے ہم از باب زیارت کعبہ باشد۔

**قولہ** "وان لایمشی فی الارض مرحا ولا یختالا ولا یتبختر ولا یرہبوا فان ہذا مما یبغضہ اللّٰہ تعالیٰ" ودر رہ بقصد وعمد خرامان نرود چنانچہ طبیعت اوست تجاوز نکند وخویلات نرود و تبختر نکند این ہر دو داخل فرح رفتہ است و رہبو نکند یعنی رفتارے بخودنمائی نباشد این واز مثال این ازان نوع است کہ خدا آنرا دشمن دارد۔ ن یختال

**قولہ** "ثم اول الصحبت معرفۃ ثم مودۃ ثم الفۃ ثم عشرۃ ثم صحبۃ ثم اخوۃ" پس ازین بباید دانست صحبت بکمال خود بعد چندین درطات است اول صحبت این است کہ میان دو نفرے شناختے شد بعد ازان ازین شناخت دوسہ بارے کہ ملاقات شد آغاز دوستی شد چو دوستی شد بحسب دوستی کثرت ملاقات شد الفت گشت بعد ازانکہ الفت شد لذتے وخوشی یکدیگر شد بعد تاکد و تثبت آن ہمہ صحبت نامند بعد ازان ہمچنین شد کہ چنانچہ ہر یکے جزو وبعض دیگر است ہمچو برادر شد زیراچہ گفتہ اند صحبت اربعین یوما قرابۃ زیراچہ در چہل روز صحبت البتہ ہر دو یکجا طعام خورند وسُورع اوا خورد و خبریت و بعضیت اثبات یابد۔

**قولہ** "وقیل غذاء النفوس فی العشرت وغذاء القلوب فی الصحبت والصحبت لایکون الا باتفاق البواطن قال اللّٰہ تعالیٰ فی صفت المنافقین تَحْسَبُہُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُہُمْ شَتّٰی"

---

ع سُور بمعنی پس خوردہ

وگفته اند که غذاے نفس در عشرت است که ہر یکے بحضور دیگرے خوش است وہمین غذاے دلہا در صحبت است۔ صاحب یار را گویند ویار جز ہمکار نباشد صحبت مستقیم نباشد تا آنکه درونِ یکے با درونِ دیگرے موافق نباشد۔ خداوند تعالیٰ گفته است گمان بری تو که ایشان باشما بجمع اند ودلہاے ایشان پراگنده است۔

**قوله** "والصحبت اذا صحت شرا ئطها فانها اجل الاحوال الاترى ان الصحابة رضى الله عنهم كانوا اجل الناس علماو فقهاو عبادتًاو زهدًا و توكلًاو رضًا فلا ينسبوا الى شئ من ذلك غير الصحبت التى هى اعلاها" چو صحبت بشرط خویش درست شد در اجل احوال باشد کارے بزرگے وحالے عالی بود تا پیدا می آرد براے آنکه صحبت بشرایط خود درست شود واجل احوال واعلیٰ اوصاف باشد نه بینی که صحابه رضی الله عنهم ہر ایک از سایر امت فقیه تر وعالم تر وزاہد تر بوده اند باین ہمه ہیچ چیز ایشان را نسبت نکردند به صحبت نسبت کردند اصحاب رسول الله گفتند۔ آرے وتحقق ومتیقن است که رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مجمع فضائل بود وصحبت بین الشخصین محق نباشد وثبوت نیابد تا بینهما جنسیت نباشد فعلی ہذا معلوم شد ایشان را گفتند گوئی افقه واعلم وازہد واعرف خواندند۔

**قوله** "ومن ادابهم ان لا يجرى فى حديثهم هذالى وهذالك ولوكان كذا لم يكن كذا ولعل وعسے ولِمَ فعلت ولم تفعل وما يجرى مجراها فانها من اخلاق العوام" واز آداب صوفیان است که بطریقه تملک وتخصص نگویند ہذالی این ملک من است واین خاصه من است وایشان را این نیست که گویند اگر چنین بودے چنین نشدے چنانچه یکے گوید اگر من در ره بسیار رفتمے مراتب نه شدے وہمچنین



حادثات دیگر زیرا چه سیرت ایشان است ہر چه ایشان را پیش آید حواله به تقدیر کنند واین چیزہا از اوصاف خواص نیست از اخلاق عوام است۔

**قوله** "قال ابراهيم بن شيبان كنّا لا نصحب من يقول نعلى" ابراہیم شیبان گفته است مارا صحبت با کسے نبودے که او گفتے فعل من است۔

**قوله** "ولا يجرى بينهم الاعارة والاستعارة" میان صوفیان عاریت دادنی نیست وطلب عاریتے نکس از ما عاریتے طلبید وآن او را بهمه دادیم آنانکه ہمه خود را بذل مال کرده بودند گاه گاہے بسبب آنکه ایشان بعجز وزاری التماس کرده بودند که البته ہر چه از ما است ملک مخدوم است گاه گاہے بعاریت استده ایم این گمان مبری که آنچه ما میگوئیم بغیر تجربه است شاید چیزے ادنی است وآن در تصرف ما نیفتاده است مگر آن فوت شده باشد۔

**قوله** "وقال بعضهم الصوفى لا يعير ولا يستعير ولا يجرى بينهم المخاصمت ولا المجادلة ولا الاستهزاء ولا الازدراء ولا المزاحمت ولا المقابلة ولا الغيبت ولا النميمة ولا الوقيعة ولا النقيضة بل يكون كل واحد منهم للكبير كالولد وللنظير كالاخ وللصغير كالوالد وللاستاذين كالمملوك" این ہم بالا گذشته است شیخ مکرر میکند براے آنرا تا طالب را تقربے شود بدانند درین باب اہتمام است۔

**قوله** "ومن آدابهم اذا اجتمعوا ان تقدموا احدكم ليكون مرجعهم اليه واعتمادهم عليه" وبعضے از آداب صوفیه اینست که جاے مجتمع ایشان باشد یکے را که او لایق سری باشد او را سر کنند که ہمه را

رجوع بدو شود۔

**قوله** "ویکون ارجحهم عقلاً ثم اعلاهم همةً ثم اعلاهم حالاً ثم اعلمهم بالمذهب ثم اسنهم" شیخ میفرماید که لایق سری کیست آنکه میان ایشان هم از روے عقل راجح باشد و یکے از رجحان عقل این است که آنکه او مقدم وسر باشد و قول و فعل او متبع بود باید که آن گوید و آن کند که متبع عوام و متبع مریدان و متوسطان و منتهیان باشد و از همت همه بلند تر باشد هیچ چیز از منی احوال و مقامات سر فرو نیارد هر چه اورا بدهند همت او از ان عالی تر باشد۔ وقتے خواجهٔ من مرا میفرمود اگر تو بصفوت آدمؑ و نبوت نوحؑ و خلت ابراهیمؑ و کلام موسیٰؑ و قربت عیسیٰؑ و محبت محمدؐ سر فرود آری صادق نباشی۔ و این سخن را دیدم که وقتے بایزیدؒ با یحییٰؒ معاذ گفته است شبے یحییٰ بر بایزیدؒ رفت او در وقت خود بود همین گفت نه نه چو از وقت خویش فارغ شد یحییٰؒ گفت بحق آن خدائے و بوقتے که داشتی بگو که چه بود که لالا میگفتی بایزیدؒ گفت که احوال و مقامات بر من عرضه میکردند و من همین لا میگفتم یحییٰؒ گفت چرا معرفت اختیار نکردی که از آن چیزے بالاتر نیست گفت خاموش باش من نمی خواهم که او را جز او کسے بشناسد بعد از ان بایزیدؒ همان سخن با یحییٰؒ میگفت که من بالا نشستم که شیخ این میفرمود۔ ثم اعلمهم بالمذهب یعنی کسے که در مذهب تصوف عالم تر باشد نادره کسے است که او با علو حال و قایق علم تصوف در وے جمع باشد۔ ثم اسنهم کسیکه در عمر از همه بزرگتر باشد احترام و انقیاد او مردم را بیشتر باشد و گویند مرد بیش قدم است هر چه در عمر دراز باشد با تجربه بود۔

**قوله** "قال رسول الله صلی الله علیه و آله و بارك وسلم یؤم القوم اقرأهم بکتاب الله فان استووا فافقههم فی الدین فان استووا فاشرفهم فان استووا فاقدمهم هجرةً" بر لے



آن سخن خود را شیخ حدیث رسول اللهؐ را تائید آورد آنکه او امامت کند باید از همه بکتاب الله قاری تر باشد یعنی عارف تر باشد بسماع او و حافظ تر بقرات او و اگر ایشان درین هم برابر باشند آنکه فقیه تر باشد در مسایل فقهی سهوے افتد نسیانے شود او داند که درین محل مسئلهٔ فقه چیست و اگر درین هم برابر باشند آنکه شریف تر باشد میان ایشان چنانکه گویند بنی هاشم از همه عرب شریف تر اند و اگر برین هم برابر باشند آنکه بعمر بزرگ است او پیش شود و اگر برین هم برابر باشند هر که از مکه در مدینه بهجرت از دیگران پیشتر آمده باشد او پیش شود۔

**قوله** "وکان النبی صلی الله علیه وسلم یقدم اهل بدر علی غیرهم" و رسول الله صلی الله علیه وسلم بدریان را از دیگران مقدم داشتے و بر تر نشاندے۔

**قوله** "روی انه صلی الله علیه وسلم کان جالساً فی صفة ضیّقه فجاء قوم من البدریین فلم یجدوا موضعاً یجلسون فیه فاقام النبی صلی الله علیه وسلم من لم یکن من اهل بدر من ذلك المجلس فجلسوا مکانهم فاشتدّ علیهم فانزل الله تعالیٰ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ" روایت آورده اند که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم در حجرهٔ تنگے نشسته بود و بعضے اصحاب هم با وے نشسته بودند بعضے از اهل بدر در آمدند جائے نشست ایشان نبود آنکه او بدری نبود او را از مجلس ایستاده کرد و بدریان را آنجا نشاند آنرا که بر کرد ایشان را دشوار آمد در شان ایشان این آیت نازل شد وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا الآیة۔

**قوله** "ثم احسنهم خلقا بهم ثم اقدمهم اجتهاداً

ثم اتمهما دبا ثم اسبقهم بلقاء المشایخ" وآنکه میان ایشان در خلق احسن باشد اگر بضم خاگوئی واگر بفتح هر دو وجه معنی دارد وآنکه میان ایشان در اجتهاد مقدم باشد یعنی مجاهده بیشتر میکند او پیش شود وآنکه او بے کاملتر دارد وآنکه پیشتر مشایخ را دیده باشد او۔ اکنون انچه شیخ فرمود از روے قسمت همین آید اما این چنین کجا یابند که این همه دور باشم۔

**قوله** "حکی ان علی بن بندار الصوفی ورد علی عبد الله الخفیف زایراله من نیشاپور فتماشیا فقال له عبد الله تقدّم فقال بأیّ عذر فقال بانك لقیت الجنیدؒ وما لقیتهُ" حکایت آرند ابو علیؒ بندار بر عبد اللهؒ خفیف بزیارت اندخواستند بجاے روند عبد الله خفیف گفت بندار اکه پیش شو این بندار گفت بکدام موجب از تو پیش شوم ابن خفیفؒ گفت تو جنیدؒ را ملاقات کردهٔ ومن نکرده ام پس یکے از موجب تقدم ملاقات مشایخ باشد

**قوله** "ویخدمهم اصدقهم نیة واحلمهم واقواهم قلباً واکثرهم دیانة وامانة وصیانة واقلهم اهتماماً بنفسه وذریته" وخدمت مشایخ کسے کند که او در نیت صادق تر باشد آرے بذل نفس خویش کردن وبخدمت یکے ایستادن براو جز بصدق نیت نباشد وآنکه به دل حلیم وقوی تر باشد وبه دیانت وامانت وصیانت بیشتر باشد خادم این چنیں کسے باشد ودگر خادم او باید که اورا با نفس خویش وباهل وولد خویش چندان اهتمام نباشد۔

**قوله** "فالخدمت الدرجة الثانیة من الشیخوخة" وخدمت از شیخوخت یک مرتبه فرو است چنانچه بادشاه بر تخت ووزیر بر نردبان۔



**قوله** "کما ورد فی الخبر عن سید البشر صلی الله علیه وسلم انه قال سید القوم خادمهم" چنانچه از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خبرے وارد است که آنکه او خدمت قوم کند او مهتر ایشان باشد زیرا چه اطعام میکند ورفع مونتهاے ایشان میکند وایشان را فارغ میدارد واین هم صفت خداوندگار است که بر موالی خویش کند ودیگر این نایب شیخ است کارے بنیابت میکند شیخ سید قوم است واین نایب او فعلی هذا این هم سید قوم باشد۔

**قوله** "وقیل اذا صحبت انساناً فانظر عقله اکثر مما تنظر دینه فان دینه له وعقله لك" وگفته اند چون خواهی صحبت با کسے کنی در عقل او بیشتر نگر که در دین او مرد دیندار است اگر ابله باشد در تصرف او در کار او چندان رشدے نباشد اما عاقل انچه باید وشاید آن میکند وضع الشی فی موضعه کار اوست زیرا چه نفع دین او هم بدان دیندار باز میگردد ونفع عقل او بتو باز میگردد وبد وهم۔

**قوله** "ولا تصحب من کان اکثر همته الدنیا والنفس والهوی قال الله تعالیٰ" فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا" صحبت مکن با کسے که بیشتر همت او بر دنیا وهوا است خداوند تعالیٰ فرموده است رسول الله را که پشت ده کسے را که از خداے تعالیٰ روے گردانیده است ونمیخواهد مگر حیات دنیا را۔

**قوله** "وقال الله تعالی وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ" وخداے تعالی فرموده است اما اطاعت مکن کسے را که دل او از ذکر خود غافل کرده ایم واو پس روی هواے خویش کرده است۔

**قوله** "ولا یذکر عیوب الناس فقد قیل من ذکر

عیوب الناس فقد شہد علی نفسہ بعیوبہا" ونباید صوفی راکہ
شستہ عیبہائے مردم بگوید زیراچہ ہرکہ این کارکند او بر عیب نفس خویش گواہی
دادہ باشد زیراچہ نقد بارے غیبت است وایذائے برادر مومن ونقد وقت
خود را ضایع کردن است بشے کرہیے۔

**قولہ**" فانما یذکو بمقدار ما فیہ" زیراچہ آنکس ذکر نمیکند
مگر چیزے کہ نسبت بدو دارد چنانکہ گفتہ اند مصراع ن مافیہم منہا

ہر چیزے کہ کشز مینی عیب از نظرت باشد

ودیگر عیب مردمان کردن وگفتن عیب خدا کردن است زیراچہ بندہ خدا است
خالق افعال واحوال او خدا است ہرچہ میگوئی ہو تعالیٰ خالق الخنازیر والحیات
والعقارب اگرچہ خالق کل شی است اے مردنادان خلق را نظر بخدائے
او کن زبان درکش۔

**قولہ**" سئل ابو عثمان الحیری عن الصحبت فقال
توسّع علی اخیک بمالک ولا تطمع فی مالہ وتنصفہ من
نفسک ولا تطلب الانصاف منہ وتکون تبعاً لہ ولا تطلب
ان تکون تبعا لک وتستکثر ما الیک منہ وتستقل ما منک الیہ"
کسے از ابو عثمان حیری ادب صحبت پرسید گفت کہ انچہ مال تست بمال خود بسیار خود
فراخی کنی وملے کہ او را است دران تو طمع نکنی بمالک بفتح لام ہم معنی وارد بکسر لام
ہم بمالہ وبمالہ اینجا ہم فتح احتمال دارد ہم کسرا ما فتح توسع کسر برائے ترا است
طمع مکن بدانچہ او را است واز نفس خویش او را انصاف وہی واز و انصاف خویش
طلبی وپسر و او باشی ونخواہی کہ او پسر وتو باشد انچہ از و بتو اگرچہ اندک رسد
بسیار دان وانچہ از تو بدو رسد اگر بسیار باشد اندک دان۔



**قولہ**" قال محمد داود الرّقیُ قلت للدقاق من
اصحبُ فقال من یعلم منک مثل ما یعلم اللہ منک ثم تامنہ
علی ذلک" رقی میگوید کہ من از دقاق پرسیدم کہ صحبت باکنم گفت باکسے کہ
انچہ از تو خدا میداند آن مصاحب بداند وتو از و ایمن باشی کہ بمقابلہ آن ترا
فضیحت نکند وترا معیوب نکند واگر از حسنات واسرار باشد در افشار آن نکوشد۔

**قولہ**" وقال بعضہم ما او قعنی فی البلاء الا صحبت
من لا احتشمہ" کسے گفتہ است مرا در بلائے نینداخت مگر کسے کہ
او نزدیک من محتشم نبود۔ ازینجا این معلوم شود کہ صحبت باکسے کند کہ او از تو
بہتر باشد۔

**قولہ**" وقیل لیس فی اجتماع الاخوان الانس
لوحشت الفراق" وچنین گفتہ اند در صحبت یاران انسے نیست زیراچہ وحشت
فراق پس آن درمیان افتد۔ ازین جملہ این معلوم میشود باکسے موافقت نباید۔

**قولہ**" وقیل الشرف فی ثلث اجلال الکبیر ومداراتُ ن ثلثة
النظیر ورفع النفس عن الحقیر" وگفتہ اند بزرگی در سہ جا است کہ بزرگے
را بزرگ داری زیراچہ تو بزرگی بزرگ شناختہ باشی انگہ او را بزرگ داری
وآنکہ ہمچو تو باشد با او بنرمی باشی وبر کردن نفس از مردے خوارے برفع نفس
از مردم خوار علی احسن الوجوہ جز دلیل بر شرف وفضل نباشد۔

**قولہ**" وقیل الجلساء ثلثۃ جلیس تستفید منہ فالزمہ
وجلیس تفیدہ فاکرمہ وجلیس لا تستفید منہ
ولا تفیدہ فاھرب منہ" وگفتہ اند ہمنشینان سہ اند یکے آنکہ تو از و فایدہ
گیری پس او را لازم گیر وہمنشینے کہ تو او را فائدہ دہی پس او را اکرام کن وہمنشینے کہ

نہ آواز تو فایده گیرد ونہ تو از و فایده گیری از و بگریز۔

**قوله** "ومن آدابهم ترك التِّيهِ والصولة قال ابو علی رود باری الصولة علی من هو فوقك وقحة وعلی من هو مثلك سوء الادب وعلی من هو دونك عجز" بعضے از آداب صوفیان است کبرے نکند وبر کسے زورے نکند ابو علی رود باری گفته است صولت کردن بر کسے که از تو برتر ست قبح است آن عیبے است که آن عیب ہم بتو باز گردد وآنکه ہمچو تست اگر بر وصولتے کنی آن خود بے ادبی است وآنکه فرود تر از ان است صولت کردن برو دلیل بر عجز تست زیرا چه با کسے ہمچو خود وبرتر از خود صولت نمیتوانی کرد مسکینے وعاجزے یافته بر وصولت میکنی۔

**قوله** "وقال بعضهم من اُوتی ولایة فتاه فیها فقد اخبر ان قدره دونها" وبعضے گفته اند ہر که ولایتے یافت ودر آن خود نمائی وبزرگی نمود او خبر داد از دونی مرتبهٔ خود که بسبب آن خود نمائی میکند پس او از ولایت فرود تر است آنکه بران بزرگی میکند۔

**قوله** "ومن تواضع فیها اخبر ان قدره فوقها" وآنکه او دران ولایت تواضع میکند یعنی او را در حسابے نمی آرد وخود را بدان وزنے وقدرے نمی دہد معلوم می شود که از ان مرتبه او برتر است۔

**قوله** "وقیل ان عجب المرء بنفسه احد فساد عقله" وگفته اند نظر کردن مرد به نفس خود یکے از فساد عقل است۔

**قوله** "وقال الله تعالى تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا" خداوند تعالى میفرماید آن سرائے آخرت میگردانیده ام برائے کسے را که در دنیا بزرگی وفسادے



نمی خواہند۔

**قوله** "ولیحذر المتادب ان یحقر احدا من المسلمین" وگو خدا کند شخصے که متادب باشد یکے از مسلمانان را خوار کند۔

**قوله** "فقد روی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال حسب امرء من الشران یحقر اخاه المسلم" بنده است که یکے برادر دینی را خوار کند۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم من استذل مومنا او مومنة او حقره لفقره وقلت ذات یده شهره الله تعالی یوم القیامت ثم افضحه" مصطفٰی فرموده است علیه السلام ہر که خواہد مومنے را ذلیل کند یا او را تحقیر کند خوار کند بنا بر فقر او بسبب اندکے برادو یعنی در ملک او مالے بسیار نیست خدائے تعالی او را فردائے قیامت شهره کند یعنی شهره بعد از ان فضیحت کند برین فضیحت کند که این کسے است فقر را و اندکی مال را عیب کرد۔

**قوله** "وقال بعضهم من رضی الله عنه عبدا فارضی به اخا" بعضے صوفیان ہمچنین گفته اند ہر که را خدائے بر بندگی او راضی شد تو برادری او راضی شو۔

## فصل ۳۰

**قوله** "فاذا انزل به احدٌ من اخوانه او جماعت قدم الیهم ما حضره من الطعام والشراب قال او کش" واگر کسے

ازصوفیان از یاران فرود آید طعامے وشرابے پیش او موجود باشد پیش ایشان آرد اندک یا بسیار۔

**قوله** "روی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال هلاك المرء ان یدخل علیه الرجل من اخوانه فیحقر ما فی بیته ان تقدمه الیه" از مصطفی صلی الله علیه وسلم روایت کرده اند که رسول الله گفت است سبب هلاک مرد اینست که مردے از برادران دینی او برا ودر آید او پیش او چیزے نیارد وسبب آنکه چیزے اندک است۔

**قوله** "وهلاك القوم ان یحقروا ما قدم الیهم" وآنکه فرود آیند سبب هلاک ایشان این باشد که انچه پیش ایشان آرند وایشان آنرا خوار بدارند مراد ازین هلاک ضائع شدن واز ره صواب دور افتادن است۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان من مکارم الاخلاق التزاور فی الله عز وجل" وپیغامبر فرموده است یکے از اخلاق پسندیده اینست که یکدیگر زیارت برائے خدا کنند۔

**قوله** "وحق علی المزور ان تقرب الی اخیه ما تیسر عنده وان لم یجد الا جرعة من الماء" وسزاوار است مر کسے را که زیارت کند بر برادر آینده خویش انچه میسر باشد بیارد اکنون تا هر کسے را چه میسر است اگر هیچ نیابد مگر جرعه از آب همان بسنده است۔

**قوله** "فان لم تقرب الیه ما تیسر عنده لم یزل فی مقت الله یومه ولیلته" واگر انچه میسر است پیش نیارد همه آن روز خویش وشب خویش در خشم خدا باشد۔

**قوله** "الا تری ان ابراهیم علیه السلام کما دخل



علیه ضیفه المکرمون مَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ فَقَرَّبَهٗ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ" ابراهیم خلیل الصلوات الله علیه مهمانان کریم رسید ند شماند در نگے نکرد که گوساله بریان پیش ایشان آورد وایشان نمی خوردند گفت چرا نمی خورید۔ قصه در تفسیر مسطور است بر چه زیاده کنم مقصود اینست که چون مهمان بیاید چیزے پیش او آرند زیرا چه چو مهمانان بر خلیل آمدند درنگ نکرد فی الحال پیش ایشان چیزے آورد۔

**قوله** "حکی ان الحسن البصری کان اذا استاذن علیه بعض اخوانه ان کان عنده طعام اذن له والا خرج الیه ولا یتکلفه فیما حضر" حکایت کرده اند از حسن بصری اگر کسے بر حسن بصری آمدے ودستوری بدر آمدن طلبیدے اگر نزدیک او طعامے بودے او را دستوری بدر آمدن فرمودے واگر بر وطعامے نبودے خود برون آمدے

**قوله** "فقد روی عن ابن البختری انه قال لما نزلنا علی سلمان الفارسی بالمداین فقرب الینا خبزا وسمکا وقال کلوا انها نا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تکلف ولولا ذلك لتکلفت لکم" از ابو البختری حکایت آرند که او بر سلمان فارسی در آمد این جهان رفت واو نانے وماهیے پیش آورد وگفت اگر رسول الله از تکلف نهی نکرده بودے من برائے شما تکلف میکردم۔

**قوله** "ولما ورد ابو حفص الحداد علی الجنید تکلف فی خدمته فانکر علیه وقال لو دخلت خراسان لعلمناك کیف الفتوت" ابو حفص حداد بر جنید فرود آمد او در مهمانی تکلف کرد ابو حفص انکار کرد بر وا ابو حفص گفت اگر در خراسان بیائی من ترا تعلیم کنم که

فتوت چیست وجوانمردی چیست۔

**قوله** "فقیل له فی ذلك فقال صَیَّرَتْ اصحابی مخانیث تقدم الیهم الوان الطعام واللباس والطیب کل یوم" ابوحفص رحمه الله را جنید رحمه الله پرسید چرا انکار کردی ابوحفص گفت که یاران مارا مخنثان میگردانی هر روز پیش ایشان طعامهاے خوب می آری وجامهامی آری وخوشبوها می آری۔

**قوله** "وانما الفتوت عندنا ترك التکلف واحضار ماحضر" ابوحفص میگوید ونزدیک مانیست جوانمردی مگر ترک تکلف کنند وانچه بنقد حاضر باشد همانرا پیش آرند۔

**قوله** "ثم اذاحضرکم الفقراء فاخدمهم بلا تکلف حتی اذا جعتَ جاعوا واذا شبعت شبعوا حتی یکون مقامهم وخروجهم عندك واحد" چون فقرا بر تو فرود آیند ایشانرا خدمت بغیر تکلف کن وقتیکه تو گرسنه باشی ایشان هم گرسنه باشند وقتے که تو سیر باشی ایشان هم سیر باشند تا آمدن ورفتن ایشان بر تو یکسان باشد

**قوله** "قال یوسفؒ بن حسین قلت لذی النونؒ مَن اَصْحَبُ فقال من اذا مرض عادك واذا اذنبت تاب لك وانشد" یوسفؒ حسین میگوید من ذوالنونؒ را گفتم با که صحبت کنم ذوالنونؒ گفت باکسے صحبت کن که او مریض شود ترا پرسد واگر تو گناه کنی او توبه کند براے ترا وذوالنونؒ این شعر را انشاد کرد۔

**بیت**

"اذا مرضنا اتیناکم نعودکم ‏ ‏ ‏ ‏ وتذنبون فناتیکم فنعتذر"

چون ما رنجور شویم پرسیدن شما بیائیم وچون شما گناه کنید ما بیائیم عذر گناه شما بخواهیم الکنون چگونه باشد که این قصه برعکس میرود گویند مقصود اینست صحبت باکسے کن که



او هیچ مطالبه حق خویش از تو نکند بلکه ترا فضلے فاضلے باشد یاوے زحمتی شود آن یار وگراورانپرسد بے شبه اورا مرضے قوی تر از مرض من خواهد بود پس این برود اورا پرسد که ترا کدام زحمت قوی تر از زحمت من بود تو چونه واگر او گناه کند تو عذر خواهی یعنی اورا قهرے وزجرے ضروری افتاد که بگناه مبتلا شد پس مرا عذر گناه او باید خواست اما هما نچه گفته اند مسلمانی درکتب مشهور ومسلمان درزمین مقبور وازین گناه مراد نیست یعنی اگر بارے گناه یارے کند آن یار عذر آن گناه خواهد گو تو آن نه که از تو گناه آید اما من گناهے کرده ام از شومت ان از تو مکافات آمده است

**قوله** "لیس بصاحب من یقول له قم بنا فیقول الی این" وگفته اند او یار نیست که چون اورا گویند بخیز تا روان شویم واو گوید تا کجا۔ این سخن آنجا درست باشد که پیشینه تا کجا بکاهلی واندیشه گوید واگر براے این رامی پرسد که اگر دور است واگر نزدیک بساختگی آن روان شود وادرین قصه داخل نباشد۔ ودیگر این مقال قوی است که ایشان جز براے حق وبکار حق نمیروند وطرفے دیگر میلے ندارند۔

**قوله** "ویجتنب البداء فانه یهیج البغضاء" واز بدا اجتناب کنند یعنی یکدیگر بارے طریقه استهزا بلطیفه گفتنی نکنند زیرا که این موجب عداوت یکدیگر است۔

**قوله** "قال الله تعالی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ" خدا فرموده است بتحقیق از ظاهر سخن ایشان بغضا پیدا است وانچه در سینهاے خویش پنهان میدارند آن بدتر است۔ غرض شیخ از آوردن آیت اینست که بدا به بغضا کشد وباشد که کسے بزبان سخن ببازی گوید اما در دل از ان بدتر دارد۔

**قوله** "قال بعضهم الناس ثلثة اصناف صنف كالغذاء لا يستغنى عنهم وصنف كالدواء يحتاج اليهم فى بعض الاحالين وصنف كالداء يجب الاحتماء منهم ومما يتقرب منهم" بعضے صوفیان گفته اند که مردم بر سه قسم اند قسمے ہمچو غذا اند که هرگز بے غذا حیات نباشد چنانچه شیخ و مرشد و استاد و دوم ہمچو دارو اند که گاہے با ایشان احتیاجے افتد چنانچه صحبت بانیکوان و آنکه از و تقویتے در طلب شود و سیوم ہمچو درد و رنج و علت اند آن دملان اند که منکر مذهب تصوف و طلب حق اند احتراز از ایشان واجب باشد البته از ایشان بدور باید بود و گوش بسوے ایشان نمی باید نهاد که قطاع طریق دین اند۔

**قوله** "ويجتنب صحبة الاشرار فقد قيل صحبة الاشرار خطر من صاحبهم فقد بالغ فى الغرور" و از صحبت بدان بدور باشند و بدان مردمان بدکار اند چنانچه گفتیم مخالفان مذهب تصوف چنین گفته اند بیت

بابدان کم نشین که صحبت بد — گرچه پاکی ترا پلید کند

و هم جنسیت علت صحبت باهر که نشینی ترا از جنس او گیرند بدانکه او بامیخواران شیند او بالذت از مجلس و حرکات و سکنات ایشان میگیرد یا آنکه ازان بوے لذتے دارد و اقل من كل قليل این باشد که مداهن و مداری است و ورا حمیتے و همت دینی نیست هر که با ایشان صحبت کند او در غرور مبالغه کرده باشد هر چند که او با خود میداند که من کسے ام از آنچه منم کسے نتواند از آن بگرداند و اگر نفس او لذتے خفیفے و ذوقے لطیفے میگیرد و هر چه هستی هستی از استراق نفس ایمن مباش۔

**قوله** "وانما مثله كمثل راكب البحران سلم بدنه من التلف لم يسلم بقلبه من الحذر" آنکه او بغرور با اشرار صحبت کند مثل او همچنین باشد چنانچه کسے در یا سوار شود اگرچه تن از غرق سالم ماند



اما از خوف خالی نباشد۔

**قوله** "وقيل من اكمل السعادت والرشاد صيانت المرء نفسه عن الاوغاد" و گفته اند بعضے درست ترین نیک بختیها و درست ترین ره راست این است که مرد نفس خویش را از مرومان یاوه سالم دارد۔

**قوله** "وقيل من يصحب صاحب سوء لم يسلم ومن يدخل مدخل سوء يتهم" هر که با شخصے که او به بدی مبتلا باشد با او صحبت کند البته سالم نماند او هم در بدی افتد چنانچه گفتیم و هر که جاے در آید که آنجا سوء است متهم شود رسول الله فرموده است۔ اتقوا مواضع التهم۔

**قوله** "وقيل كل احد يعرف بقرنائه وينسب الى خلطائه" و گفته اند که هر که مردم را بیاران او بشناسند و بقریبان او بشناسند که هر چه ایشان اند او هم همچنین باشد او را از ایشان گیرند چنانچه گفته اند بیت

زاغ باز اغان نشیند بط نشیند با بطان — دوستی با روستی و قلتبان با قلتبان

**قوله** "وروى انه وقف النبى صلى الله عليه وسلم على قوم فقال الا اخبركم بخيركم من شركم خيركم من يرجى خيره ويومن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يومن شره" و از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم مرویست که فرموده است بیا گاهم شمارا بکسے که بهتر از شما است و بکسے که بدتر از شما است نیک تر شما کسے است که ازو امید نیکی باشد و از شر او امان باشد[عه]

---

عه در نسخه منقول عنه بعد ازین اند کے عبارت غالباً از تحریر مانده است یعنی ترجمه عبارت "وشركم من لا يرجى الخ" در تحریر نیامده است۔

## فصل ۳۱

**قوله** "فی ذکر آدابهم فی الاسفار. قال الله تعالی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" صفت مسافران اینست که ایشانرا خریدے و فروختے و بازرگانی از ذکر خدا و از کار خدا باز نمیدارد یعنی ایشان ترک بیع و تجارت کرده اند پس بیع و تجارت ایشانرا از ذکر خدا باز نمیدارد۔

**قوله** "فسئل النبی علیه السلام من هم فقال هم الذین يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ" از رسول الله پرسیدند که رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ازین مردان کدام مراد اند گفت آنانکه در زمین میروند یعنی مسافر میشوند و سفر ایشان برائے آنست که طلب فضل و رحمت خدا است۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم سافروا تصحوا و تغتنموا" پیغامبر فرموده است علیه السلام سفر کنید تندرست گردید و غنیمتها گیرید چنین گویند بخاصیت سفر تن مردم تندرست میگردد و از هر جنسے غنیمتے میگیرد۔ تاویل محققان چنین است از خود سفر کنید صحت معرفت شما را بنقد باشد و از تجلیات و کشوفات غنیمت گیرید۔ سفر کنید از هرچه قرار گرفته اید صحت علم شود بدانچه علم نبوده اید غنیمت گیرید تجلیات و کشوفات که از ان وقتے شمار اشعورے نبود سخن اینجا بسیار میتوان گفت اما همین قدر بس باشد۔ و شیخ برائے این رامی آرد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم امر بسفر کرده است این



امر استحباب باشد و منفعت این امر را تصحوا و تغتنموا فرموده است و سفر کیست شایسته اهل معرفت باشد اما اگر مبتدی کند شاید برائے مجاهده نفس را باشد۔ و اگر ازین مسافرت و صحت و غنیمت جهاد فی سبیل الله دارند هم درست آید

**قوله** "وقال الغریب شهید و یفسح للغریب فی قبره کبعده عن اهله" و رسول الله فرموده است آنکه در غربت بمیرد شهید میرود و در گور غریب کشاده کنند آن مقدار که او از وطن و اهل خود دور افتاده است۔ و دیگر یفسح فی قبره کشاده گرود و اور اگور او چنانچه او از اهل خویش دور افتاده است که مضیق اهل و ولد بود و دل را از ان مضیق کشاده است همچنان گور او کشاده شود۔ و از غریب غریبے مراد باشد که در ره کعبه میرود یا در ره زیارت رسول الله میرود یا در ره مسجد اقصی میرود یا غریبے که لله فی الله غربت اختیار کرده است و انواع آنرا شیخ بیان میکند۔

**قوله** "وقال ابو حفص النیشاپوری رحمة الله علیه ینبغی للمسافر ثلثة اشیاء ترك تدبیر الزاد و تقدیر الطریق و یعلم ان الله حافظه" ابو حفص گفته است که مسافر را سه چیز باید تدبیر زادان توشه نکند و ره را تعیین نکند که امروز این قدر خواهم رفت هر جا که بے نزیے که بیند و آبے باشد اگرچه بادیه است و دل او را خوش آید همان منزل او باشد و بداند بیقین که نگهبان او خدا است۔ و دیگر ترک کند پر زاد کند و این نکند با خود که در فلان مقام خواهم رفت مثلاً از کوفه تا به بصره بلکه به نظاره قطع منتجاورات بگردد و برائے صنع و صانع باشد و برائے استماع تسبیح از زبان هر موجودے بود که گفته وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ و این سفر جز مرد متوکل و عارف خدا را نباشد۔

**قولہ** "وافضل السفر الجھاد ثم الحج ثم زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" فاضلترین سفرہا جہاد است کہ جہاد فی سبیل اللہ است و پیش ازین صوفیان بیرون می آمدند با مسلمانان جمع می شدند و با مشرکان جہاد میکردند بعد ازان حج است بعد ازان زیارت رسول اللہ و زیارت مسجد اقصی است این ثم بمعنی او ست۔

**قولہ** "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلثة الحاج والغازی والمعتمر ثم زیارت المسجد الاقصیٰ" رسول اللہ فرمودہ است کہ گروہ خدا سہ اند الحاج آنکہ قصد زیارت کعبہ دارد و آنکہ بغزا برون آید و آنکہ برائے عمرہ برون آید پس ازان زیارت مسجد اقصی یعنی بیت المقدس۔

**قولہ** "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا فی ثلثة مواضع المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ھذا" رسول اللہ فرمودہ است رحلہا را نبندید یعنی بار سفر را نبندید یعنی سفر نکنید مگر بسوے سہ مسجد خانہ کعبہ مسجد اقصی بیت المقدس و مسجد من آنجا کہ مدفن رسول اللہ است۔

**قولہ** "ثم لطلب العلم ثم لزیارت المشایخ والاخوان" و سفر برائے طلب علم را ہم باشد و اگر جائے باشد کہ آنجا عالمے نیست بزینے بہ شہرے بشوند کہ آنجا عالمے است سفر کنند برائے تعلم روند برائے زیارت مشایخ بروند یعنی مرشدے ہادی است زیارت او بروند از و ارشاد و ہدایت و رہ وصول حق یابند و دیگر ہم بدیدن ؏ از نفع خالی نباشد و آنکہ امثال

؏ در نسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو شدہ است۔



باشند البتہ صحبت امثال ممد ہر یکے کار دیگرے ہست۔

**قولہ** "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاکیا عن ربہ حقت محبتی للمتحابین فی وللمتزاورین فی" رسول اللہ از کلمات قدسی حکایت از خدا است تعالیٰ فرمودہ کہ خدا گفتہ است کہ سزاوار است دوستی من برائے کسانیکہ یک دیگر را دوستی برائے من میکنند۔ و احتمال دارد سزاوار است محبت من برائے ایشان و دیگر ایشان سزاوار محبت من اند کہ یکدیگر دوستی می کنند از گروہ من انکہ بہر من زیارت میکنند و ملاقات میکنند ہمانچہ گفتہ اند بیت

با عاشقان نشین و ہمین عاشقی گزین      با ہر کہ نیست عشق کم کن قرینہ را

ہمچنین باشد کہ یک دوستے مر دوستے دیگر را پرسید کہ تو با وے عمرے است کہ دوستی بسر می بری ہیچ امکان رہ وصول ہست یا نہ و دوست با تو گہے چنین میباشد کہ از جمال خود پرتوے می اندازد و دیگر از عادات مرد است کہ دردمند با دردمند نشیند و یکدیگر دردمند خویش حکایت کنند و این نوع از قبیل دوائے دردمندان است۔ سخن دگر ہم ہست اما ترجمہ دراز میشود۔

**قولہ** "وفی الحدیث عن ابی رزین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زر فی اللہ فان من زار فی اللہ عزوجل شیعہ سبعون الف ملک یقولون اللھم صلہ کما وصلہ فیک" زیارت برائے خدائے را ہمانکہ بالا گفت زیرا چہ ہر کہ زیارت برائے خدا را کند ہفتاد ہزار فرشتہ او را رسانیدن بروند فرشتگان تسبیح کنند و بگویند برسان او را بمقصد و مقصود او چنانچہ او بہر تو قصد رسیدن کردہ است۔

**قولہ** "ونادا ہ منادان طبت فطاب ممشاک وتبوات من الجنة مقعدا فتبوأ" و منادی او را ندا دہد خوش کردی ترا خوشی باد

ورفتن خوش باد وجا گرفتی در بہشت جاے بودنی وشستنی۔

**قوله** "ثم لرد المظالم والاستحلال" ودیگر سفر کند براے آنرا کہ مرو بر کسے ظلمے کردہ است براے رد آن مظالم را وبراے آنکہ حق کسے بر تو باشد براے بحلی خواستن آن۔

**قوله** "ثم لطلب الاثار والاعتبار ثم لریاضت النفس" بالا گفتہ ام

**قوله** "وخمول الذکر" خمول ذکر مبتدی را باشد کہ او در کار چنان مشغول است کہ نداند کہ او چہ میکند ومردمان بدان اعتقادے بکنند وقت اورا مزاحمتے نہ نمایند یا منتہی است باکثر نہایات رسیدہ ہمہ روز منزلتے وخوش جاے اختیار کردہ تا مردمان اورا نشناسند واو بوقت خویش با خدا فارغ باشد۔

**قوله** "ولا یسافر للنزهت والبطر والریاء والجولان فی البلدان" وسفر براے آنرا نکند کہ تماشا کند کہ خود نمائی کنند کہ فلان جا کردہ ام واز ہر مقامے کہ نشان پرسی گویم۔ سفر براے آنرا نباشد۔

**قوله** "قال ابو تراب نخشبی لیس شی اضر علی المریدین من اسفارهم علی متابعت الهوی" ابوتراب نخشبی گفتہ است ہیچ چیز مریدے را زیانکارتر ازین نیست کہ سفر کند بہواے نفس آنچنین کسے را خود مرید نتوان گفت۔

**قوله** "وما فسد من فسد من المریدین الا بالاسفار الباطلة" فساد کار مریدان جز سفرے کہ بہواے نفس باشد نیست۔

**قوله** "قال الله تعالی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ" مباشید ہمچو ایشان کہ از شہرہاے خویش



بیرون آمدند بخوشی وخود نمائی۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم یاتی علی الناس زمان یحج اغنیاء امتی للنزهت واوساطهم للتجارت وقراءهم للریاء وفقراءهم للمسألة" رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود بیاید بر امت من زمانہ بیاید کہ توانگران قصد حج کنند براے نظارہ وتماشا واوآنکہ مردمان میانہ روند براے بازرگانی واوآنکہ مردمان خود را عابد وزاہد دانند براے ریا تا گویند حاجی عبد الله وحاجی نعم الله ومردمان درویش براے آنرا بروند کہ چیزے بخواہند ودر گدائی بہ بندند۔

**قوله** "وقال عمر بن الخطاب رضی الله عنه الا ان الوفد کثیر والحجاج قلیل" عمر ابن الخطاب رضی الله عنہ گفتہ است بدانید بتحقیق قافلہا وگروہہا بسیار در حج میروند اما آنکسان کہ او بصدق وراستی حج مطلوب دارند اندک اند۔

**قوله** "ولا یسافر بغیر رضاء الوالدین والاستاد وبغیر اذنهم حتی لا یکون عاقا فی سفره فلا یجد برکات اسفاره" وسفر بغیر دستوری مادر وپدر وبے اذن استاد نزود۔ میان رضا واذن تفاوتے ہست شاید کسے بضرورت اذنے دہد اما خوشی کار دگر است۔ تا او در سفر عاق نباشد۔ عاق اورا گویند بیفرمانی مادر وپدر واستاد کند۔ اے عزیز بتجربہ معلوم شدہ است عقوق والدین واستادین شومتے دارد کہ از بسیار مواہب وموارد الہٰی محروم گرداند۔ مرا در سفر بسیار ہوس بود کہ ہر روز بمنزلے وہر شب جاے باشم شیخ من فرمود این کہ زیر پاے مادر باشی بہ از آنکہ بر عرش روی آنکہ سفر بعقوق کند برکت سفر نیابد۔

**قوله** "واذا كان فى جماعة مشى مشئ اضعفهم" وبعد از انکه سفر با جماعتے باشد و تو پیشترو ایشان باشی باید کہ آنچنان روی کہ آنکہ ضعیفتر ایشان با تو برابر رود۔

**قوله** "ووقف لوقوف الرفيق ولا يوخر الصلوة عن اوقاتها ما امكن" اگر یار سفر ایستد باید کہ تو ہم بایستی نباید کہ او را بگذاری تو پیشتر شوی و نماز را از وقت او تاخیر نکند وقت مستحب را نگہدارد و مسافر را اول وقت مستحب اوست و در تاخیر خوف فوت باشد تا آنکہ تواند زیرا چہ الضرورات تبيح المحظورات۔

**قوله** "ويوثر المشئ على الركوب الا عند الضرورت فان سفره الرياضت وطلب الزيادت" واختیار کند پیادہ رفتن از سواری زیرا چہ سفر او برائے ریاضت است و یا برائے زیادت کہ در وقت او مزید شود۔ آنکہ او را جمع ہمت و حضور دل بفراغت مطلوب باشد او را سوار رفتن بہتر۔

**قوله** "وروى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال للحاج الراكب بكل خطوط يخطوها راحلة سبعون حسنة وللراجل بكل خطوط سبعمائة حسنة من حسنات الحرام" از پیغامبر علیہ السلام روایت کردہ اند گفتہ است کہ مر حاجی کہ سوار میرود ہر گامے کہ مرکب او میرود ہفتاد نیکی برائے او را میشود و آنکہ او پیادہ میرود بہر گامے او را ہفت صد میشود از نیکیہائے حرم۔

**قوله** "وقيل ما حسنات الحرم قال الحسنة بسبع مائة حسنة" از رسول اللہ پرسیدند حسنات حرم چہ فضل دارد بر حسنات دیگر رسول اللہ گفت یک حسنہ حرم بمقابلہ ہفت صد حسنہ جائے دیگر۔



**قوله** "وروى ان الملائكة تعانق رجالة فى طريق مكه وتصافح اصحاب الرواحل وتسلم من بعيد اصحاب المحامل" روایت کردہ اند ہم از پیغامبر کہ فرشتگان مر پیادگان حاج را کنار میگیرند و مر سواران را مصافحہ میکنند و اصحاب محامل را از دور سلامے۔

**قوله** "واذا كان فى جماعت بذل جهده فى خدمتهم ما امكن ويرفع عنهم مؤنته" و اگر مسافر در جماعتے باشد بقدر طاقت خویش ایشان را خدمت کند و تا تواند از یاران مسافر مونت ایشان را برگیرد۔

**قوله** "فقد روى عن عدى بن حاتم انه قال قلت يا رسول الله اى الصدقات افضل قال خدمت الرجل اصحابه فى سبيل الله" از عدی بن حاتم مروی است کہ از رسول اللہ پرسید از جملہ صدقہ کدام صدقہ فاضل است گفت این کہ مرد خدمت یاران مسافر کند کہ ایشان برائے خدا را سفر کردند یا آنکہ این خدمت او برائے خدا را باشد۔ عدی بن حاتم طائی ہر آئینہ پرسیدن صدقہ نسبت بدو دارد۔

**قوله** "ومن آدابهم اذا دخل الصوفى بلدًا فان كان فيه شيخ قصد زيارته وان لم يكن قصد موضع الفقراء وان كان فيها مواضع قصد اقد انها واكثرها جمعا واعظمها حرمة ويتفقد موضع الطهارت خصوصا والمياه الجارية فيه فيوثر النزول عليها دون غيرها" اقدمها از آدابہا این است چون صوفی مسافر در شہر در آید اگر در آن شہر شیخے باشد قصد زیارت او کند و گرنہ آنچہ کہ جمعے از ان صوفیان و فقرا باشد آنجا رود و اگر

جائے است کہ بسیار سال باشد کہ آنجا صوفیان می باشند وفقرا بسیار اند آنجا رود واگر نہ آنکه محب این قوم است او حرمت ایشان بسیار میدارد و آنجا رود واگر نہ موضع اختیار کند این مواضع کہ گفتیم آن مواضع واین مواضع دیگر اختیار کند۔

**قوله** "وان لم یکن لهم موضع ولا لهم جمع نزل علی اکثرهم محبة لهذا الطایفة واکثرهم ایمانا لهم ومیلا الیهم" بالا گفته آمده ام۔

**قوله** "واذا نزل دویرة الصوفیة ینحی ناحیه وینزع نعلیه یبداء بالیسری فی النزع والیمنی فی اللبس" وچون در سرائے صوفیان نزول کند در گوشه جدا شود ونعلین خویش را بکشد چون خواهد بکشد اول از پائے چپ بکشد وآنگه کہ بخواهد بپوشد اول در پائے راست بپوشد۔

**قوله** "فقد قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا تنعل احدکم فلیبداء بالیمنی واذا تنزع فلیبداء بالیسری" رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرموده است۔ اذا تنعل احدکم چو یکے از شما نعل پوشد آغاز کند از پائے راست وچون بکشد گو طرفے چپ کشد۔

**قوله** "ثم یقصد موضع الطهارت یتوضا ثم یصلی رکعتین" پس آنجا کہ صوفیان طهارت میکنند آنجا رود وضو بکند ودو رکعتے شکر وضو بگذارد وتحیت مکان هم باشد۔

**قوله** "وان کان هناك شیخ مقصود قصده وزاره وقبل راسه الا ان یکون حدثا فیقبل یده" واگر در ان



مقام شیخے باشد کہ البته مردمان قصد زیارت او میکنند بر وبرود وزیارت کند وسر او را ببوسد اگر این آینده پیر باشد وآن شینده جوان وآن برعکس است دست بوس وزمین بوس کند۔

**قوله** "روی عن کعب بن مالك انه قال لما نزلت توبتی اتیت النبی علیه السلام فقبلت یده" چندے از صحابه از سفر تبرک تخلف کردند آمدند در مدینه رسول الله باز گشت ایشان خود را در ستونهائے مسجد بستند وگفتند یا توبه ما قبول شود یا همچنین بسته بے طعام وآب بمیریم رسول الله ایشان را از ان ستونها کشاد وایشان آمدند ورسول الله را دست بوس کردند این قصه برائے آن آورد ودست بوس آمده است۔

**قوله** "وحکی عن عبد الله بن خفیف قبل ید الحسین بن منصور وهو فی الحبس فقال لو کانت الید ید نا لمنعناك ولکن الید ید ا تبوسها الیوم وتقطع غدا" وحکایت آرند حسین بن منصور در حبس بود عبد الله خفیف رفت ودست او را ببوسید حسین گفت اگر این دست دست من بودے من ترا منع میکردم تو امروز این دست مرا میبوسی وفردا بخواهند برید یعنی این دست دست من نیست دستے بعاریت مقصود این داشت کہ عبد الله خفیف دست حسین بوسید۔

**قوله** "ثم یجلس عند الشیخ ساعة ولا یتکلم الا ان یساله عن شئ فیجیبه عن سواله ولا یبلغه سلاما" بعد ازان به نزدیک شیخ زمانے بنشیند وسخنے نگوید مگر آنکه شیخ پرسد انانچه پرسد این جواب گوید وسلام کسے نرساند چنانچه عادت مسافران است کہ سلام مکه میرسانیم وسلام مدینه میرسانیم سلام بابا غوری وسلام بابا جمال وسلام بابا فخر

میر سانم وسیدی احمد میر سانم این چنین ہذیان نگوید۔ ہمانکہ ولایتکلم گفتہ بود بندہ بود فاما شیخ تصریحے وتشریحے میکند۔

**قوله** "ولا یذکر واحد الا ان یکون نظیراله فی الحال او السن فیجوز ذلك" ہیچ یکے را پیش شیخ ذکر نکنند مگر آنکسے را کہ مثل او باشد در عمر و در حال و مقام۔

**قوله** "ثم یرجع الی موضعه وعلی المقیمین ان یسلموا علیه فحق القادم ان یزار الا ان یکون بمکة فان علیه زیارة المجاورین بحرمة الحرام" بعد ازان مقامے کہ جائے نشستن آیندگان است آنجا برود و بنشیند و آنکہ در آن مقام معتمد وجائے دارند ورا سلام کنند زیراچہ او غریب آمدہ برائے تسکین خاطر او را پس حق آیندہ اینست کہ او را زیارت کنند وہمچنین گفتہ اند القادم یزار و در روایتے دیگر القادم یزور اکنون توفیق در روایتین این باشد و یزاران کان ممن یزار و یزوران کان ممن یزور مگر آنکہ آن مردے کہ مجاوران بیت اللہ اند حق حرم بیت اللہ این باشد کہ مجاوران او را زیارت کنند نہ آنکہ مجاوران او را زیارت کنند حکم مجاوران قبہ رسول اللہ ہمین حکم است۔

**قوله** "ثم یقدم الیه ما حضر من الطعام من غیر تکلف" وانچہ موجود باشد از خوردنی پیش او بیارند و دران باب تکلفے نباشد۔

**قوله** "فقد قیل الادب مع الضیف ان یبدء بالسلام ثم بالاکرام ثم بالطعام ثم بالکلام" زیراچہ گفتہ اند ادب مہمان اینست کہ اول او را سلام کنند و او را باکرام واحترام پیش آیند ثم بالطعام ثم بالاکرام زیراچہ آن چیزے خوردنی پیش آرند بعد ازان سخن گویند۔ باوے



قصہ برعکس رفت شیخ مقدم این فرمودہ بود کہ مسافر بیاید بگوشہ رود وضوے بکند پیش آن شیخے کہ مقصود باشد او را زیارت کند دست بوس کند و نزدیک بنشیند سخنے نگوید مگر آنکہ او را برسد تبلیغ سلام کسے نکند بعد ازان کہ شیخ چیزے پرسد ازان سخن جواب گوید پس آن موضعے کہ جائے نشست مسافران باشد دران موضع برود بنشیند بعد ازان پیش او چیزے خوردنی بیارند وانجا ہم سلام اکرام اطعام بعد ازان کلام۔

**قوله** "کفعل ابراهیم الخلیل علیه السلام مع ضیفه الکرام اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ" چنانچہ ابراہیم خلیل صلوۃ اللہ علیہ با مہمان خویش کردہ اند فرشتگان آمدند چہار یکے میان ایشان جبرئیل بود صلوۃ اللہ علیہم وچون برآمدند سلام گفتند او سلام گفت پس خلیل اللہ درنگے نکرد آمد تا پیش ایشان گوسالہ بریان کردہ آورد و ایشان طعام نمیخوردند گفت اَلَا تَاْکُلُوْنَ چرا نمیخورید غرض اکرام طعام پیش از کلام بود۔

**قوله** "ولا یسال عن احوال الدنیا واهلها فانه مما لا یعنیه بل یسائل عن احوال المشایخ والاخوان" واز مسافران احوال دنیا واہل دنیا نپرسند زیراچہ از لایعنی وقت صوفی است بلکہ از مشایخ پرسند کہ کرا دیدی واز صوفیان کیانند کہ ایشان را دریافتی۔

**قوله** "ویجب علی المسافر یصحب رکوة او کوزا للطهارت والرکوة اولی" ورکوہ آوندے پر آب باشد کہ با مسافران جامع آبے باید ابریقے یا آوندے دیگر توضئے وطہارت را۔ ابریقے چرمی بہتر زیراچہ سبکتر است وآب بیشتر میگنجد دروے۔

**قوله** "وكان بعض المشايخ اذا صافح المسافر يتفقد اثر حمل الركوة في كفه واصابعه فان وجده احسن اليه والا ازدره وردّه" وروش صوفیان است اگر مسافرے را میدیدند واز دست او احساس میکردند کہ اثر از ان برداشتن رکوہ در انگشتان وکف دست او پیدا است یعنی البتہ درشتی آنکہ رکوہ میگیرو گرہ می افتد در دست وانگشتان او پیدا است اینچنین کسے را استحسان میکردند و مسافرت اورا قبول میکردند کہ مسافرے با شرط مسافرت است واگر نمی دیدند اورا عیب میکردند و در خانقاہ فرود آمدن نمی دادند۔

**قوله** "وقال بعضهم اذا رايت الصوفي وليس معه ركوة او كوز فاعلم انه عزم على ترك الصلوة وكشف العورة شاء او ابى" وبعضے از صوفیان گفتہ اند چون ببینی صوفی را کہ باوے جمع آبے نیست بدانکہ او قصد کردہ است بر ترک صلوۃ وکشف عورت خواہ او این خواستہ باشد خواہ نخواستہ باشد حالت او برین دلیل کند خواہ طہارتے کند استنجا کند بہ آب وجامع آبے برابر نہ اگر در کنار ملرے یا حوضے یا بابتے ضرورت برہنہ باید شد وقت بر رود ونماز فوت شود۔

**قوله** "ويستحب للمسافر استصحاب العصا والابرة والخيط والمقص والموس ونحوها" ومستحب است کہ بدست او چوب دستے باشد زیرا چہ بتجربہ معلوم است کہ مسافران را اگر عصائے بدست نیست رفتنے در ستے دست نمیدہد ودیگر بسیار موذیات بواسطہ چوب دستے از ایذا ممتنع میشوند چنانچہ مار و کژدم وگرگ مار چون بدست مردم عصا بیند احتراز کند ہمچنین سگ وگوسپند دشتی وبسا باشد بچوب مار را بکشد وگرگ را براند وشاید شیر حملہ



کند وتو چوب پیش او بداری او با چوب در افتد وتو بگذری وبروی۔ واگر خواہی کہ کلوخ برائے استنجا بتانی بسنان عصا کلوخے از زمین بر کنی بتانی واگر خواہی تبولے[1] کنی وزمین سخت است سرشک بتو خواہد رسیدن سنان عصا بزنی نرم کنی پس تبول کنی ودیگر آبے پیش آید وتو نمیدانی کہ غرقاب است یا پایاب عصا بانداز ودریابد کہ غرقاب است یا پایاب تا آنکہ موسیٰ میگوید صلوۃ اللہ علیہ وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ وگفتہ اند کہ در منافع العصا وسوزنے وریسمانے برابر نباشد وموضعے کہ ستر آن واجب است بہ بخیہ دوزند آن جامہ را ودوکارد[2] برابر باید بدان موے لب ہم توان استدن وناخن ہم بتوان بریدن واسترہ ہم برابر باید برائے حلق وتراشیدن موے وانچہ لابدی از ان ایشان است۔

**قوله** "فان ذلك مما يستغنى به على اداء الفرائض" چنانچہ شرط اداے فرائض است۔

**قوله** "فاذا اراد السفر فالادب ان يطوف على اخوانه ويعرفهم خروجه ويودعهم" وچون خواہد کہ بمسافرت بیرون آید بہ یاران خویش بگذرد وایشان را بیاگاہاند کہ من روان میشوم وایشان را وداع کند زیرا چہ اصحاب اند با ایشان یکجا بودہ اند میان ایشان معاملتے گذشتہ است البتہ در وداع عذر یکدیگر خواستہ میشود ودیگر غنیمت است تا ہر یکے را چہ حادثہ پیش آید بار دیگر بپیوندند یا نہ پیوندند چنانچہ گفتہ اند ؎

کاروان میرود وبار سفر می بندد  تا کہ واند کہ دگر یار بما پیوندد

---

[1] بول کردن۔

[2] دوکارد یعنی مقراض است

یا نہ بارے آخر کار روے یکدیگر دیدہ باشند۔

**بیت**

شتربانا دے محمل میارا رہا کن تا بوسم ناقہ راپاے

**قولہ** "ویستحب لمن هو صحبته تشیعه کذا کان ادب المشایخ" ومستحب است ہر کسے راکہ در صحبت او بود او را چند گامے برساند ہر چند کہ باوے قدرے پیشتر رود بہتر باشد آداب مشائخ ہمین است۔

**قولہ** "ویستحب ان لایفوته شئ من الاوراد خالصة من الواجبات" ومستحب است کہ ہیچ ورد ے از او را او فوت نشود چنانچہ اشراق وچاشت و اوابین وتہجد و فی زوال۔

## فصل ۳۲

**قولہ** "فصل منه قال ابو یعقوب السوسی یحتاج المسافر الی اربعة اشیاء فی سفره والا فلا یسافر علم یسوسه وورع یحجزه وخلق یصونه ویقین یحمله" ابو یعقوب سوسی گفتہ است۔ سوس نام شہرے است ابو یعقوب ازان شہر است مسافر بسفر بچہار چیز محتاج باشد[ع] نشاید کہ سفر کند علمے باید کہ نگہبان او باشد چند مسئلہ تیمم قصد صلوۃ واگر کارے پیش آید کہ جواز و لاجواز آن ہر کسے نداند مرد عالم بداند چہ حکم فقہ است بران رود ودیگر کشتی سوار شود توجہ کعبہ چون نگہ دارد ودیگر براد ابدود نقصد

---

ع۔ درمیان لفظ 'باشد' و 'نشاید' در نسخہ منقول عنہ بعض لفظ غالبا در کتابت نیامدہ است غالباً آن الفاظ "بغیر اینہا" اند۔



حکم توجہ کعبہ آنجا چہ باشد ودیگر مسایل بسیار است کہ مسافر بدانچہ محتاج است ربان اگر مرد متفقہ نباشد او را عمل دشوار باشد۔ وپاکی وتقوی باشد کہ او را از چیزہا مانع آید مرد مسافر خودکام است ونفس او گسستہ لگام است ومردم یکدیگر در آبادانی از بسیار چیز مانع اند مرد مسافر زیادہ میشود شرمے درمیان نمی ماند شاید فعلے از و صادر شود کہ آن مرضی حق نباشد پس ہر آئینہ تقوی باید۔ وخلقے باید زیرا چہ مرد مسافر تنک مزاج وبدخو وبدخلق باشد چہ او در ابتدا در حالت اقامت در خلق حسن استقامت یافتہ باشد آنچنانکہ ہیچ حادثہ او را از جاے نتواند جنبانید۔ یکے عیب سفر اینست کہ مرد مسافر میشود و بدخو باشد۔ ویقینے باید در دو یعنی در قوت و در ادب ودیگر موذیاتے کہ در بادیہ اند چنانچہ مار وکژدم وشیر وگرگ وغیران او را یقینے باخدا باشد کہ ہر چہ کند خدا کند جز فعل او فعلے دیگر وجود ندارد واگر ندارد او ندارد واگر نبرد او نبرد پس از شیر وگرگ ودیگرہا واز بے طعامی وبے آبی چہ باک۔ این سفر خاصہ عرفا باللہ وعلما باللہ است چنانچہ ابراہیم خواص بود حکایت رفتن او در میان بادیۂ ماران وافتادن او درمیان چہ وبرون آمدن او در کتب سلوک مسطور است۔

**قولہ** "وسئل رویم عن اداب المسافر فقال لایسبق همة خطوطه وحیث ما وقف قلبه یکون منزله" ابو محمد رویم را از اداب مسافر پرسیدند گفت باید کہ قصد از گام او پیشتر نباشد یعنی ہمانجا کہ ہمت او ایستادہ ہمانجا گام او منقطع شود ہمانجا بایستد منزل کہ او ہمانجا باشد چنانچہ بالا گفتہ است وترک تقدیر الطریق وحیثما وقف قلبه یکون منزله ہمانکہ گفتیم ہر جا کہ دل او بایستد ہمانجا قرار گیرد۔

# فصل ۳۳

**قوله** فی ذکر ادابهم فی اللباس قال الله تعالی وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ" یعنی اے فقتصر۔ خداوند تعالی رسول اللہ را فرمود جامۂ خویش را پاک کن یعنی کوتاہ کن وکوتاہی جامہ سبب آنست برائے پاک داشتن جامہ را پس ادب صوفی آینست کہ جامہ کوتاہ بود۔

**قوله** "وروی ابو هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ان الله یحب کل متبذل لایبالی مالبس" ابوہریرہؓ از رسول اللہ روایت کردہ است کہ بہ تحقیق خداوند سبحانہ دوست دارد ہر کہ متبذل باشد یعنی خود را خوار دارد وہر لباسے کہ بپوشد بران او را باک نباشد خشن گلیم پلاس وہرچہ باشد۔

**قوله** "وکان عمر رضی الله عنه یقطع کمه ماجاوز الاصابع" در روایت آرند عمر رضی اللہ عنہ وبعضے علیؓ را گویند آستین پیراہن او اگر از انگشتان او برون آمدہ بودے آنقدر بریدے دور کردے۔ اما از جنیدؒ باز صوفیان لباس بر وضع علما اختیار کردند مقصود ایشان درین باب این بود کہ بصورت فقہا باشند ودر معنی عرفا۔

**قوله** "وقال بعضهم الفقیر الصادق ای شئ لبس یحسن علیه ویکون فیه الملاحة والمهابة" وہمچنین گفتہ اند درویش صادق ہر لباسے کہ پوشد او را زیبا آید وزیبائے او ومہابت او ہم بدان باشد صدق آرایندۂ حال اوست۔ قصہ عمر رضی اللہ عنہ معلوم است کہ



بیت المقدس

از مدینہ در دمشق شترے داشت برابر وغلامے برابر او بود ہر دو بنوبت بر شتر سوار میشدند آن روز کہ در دمشق در آمد نوبت سواری غلام بود غلام را سوار کرد وخود مہار شتر گرفتہ پیادہ پیش شد جامہ را از پیش گرد آوردہ وبر عقب بردہ وبراز ازبند چفسانیدہ وپارا موزہ گرفتہ بود وسبب آن موزہ از پاے کشیدہ ودر کتف انداختہ وبرین ہیئت در آمد وخلق را از ہیبت او نظر کردن بسوے او میسر نبود۔ مقصود این است کہ اگر کسے خواہد کہ جامہ خوب بپوشد خود را بیاراید حاجت نیست اگر صدق با خود دارد ہمان بندہ است۔

**قوله** "ومن آدابهم فی ذلك ان یکونوا مع الوقت یلبسون مایجدون من غیر تکلف والاختیار" واز اداب کلی این طایفہ اینست کہ ہرچہ در وقت یابند آنرا بغیر تکلف بپوشند۔

**قوله** "ویقتصرون علی یؤدون به الفرایض من ستر العورت" ومیان صوفیان این روش ہم ہست کہ در لباس بدین اختصار کردہ اند کہ فوتہ در تہہ باشد مقدار ستر عورت وطاقیہ بر سر کہ بدان اداے فرائض شود۔

**قوله** "ومایدفع القرّ والحر" وانچہ بدان دفع سرما وگرما شود خرقہ ورشتے کند پر کالہا بر ہم بدوزند سوزن بسیار زنند برائے دفع سرما وگرما زیرا چہ بپوشیدن اینچنین خرقہ ورشتے اندام خوے کند سرد شود ہمانند گوئی مردم میان آب است واگر بدان باد زند خود بسیار خنکی شود۔

**قوله** "وهو مااستثنی النبی صلی الله علیه واله وسلم من الدنیا وقال انها لیست من الدنیا وکانوا یترفون بکثرت اللباس ویواسون بالفضل" وابنقدر از ن یتباہون

آنها است که رسول الله صلی الله علیه وسلم استثنا کرده است که از دنیا نیست که فروا از ین حساب نباشد و نخواهم که کسے حریص جامه باشد و آنچه جامه زیاده باشد عطا کند کسے را که جامه نباشد بدو دهد۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه و سلم ثلثة یدخلون الجنت بغیر حساب رجل غسل توبه فلم یجد خلفا و رجل لم ینصب علی موقده قدران ورجل دعا شرابه فلم یقل ایها ترید ه" رسول الله فرمود صلی الله علیه و آله وسلم سه نفر در بهشت بیحساب در آیند مردے که جامه برتن است خواهد که بشوید جز آن جامه دیگر ندارد که بجائے او بپوشد و مردے که برائے دودیگ در دیگدان پرنکنند یعنی دو جنس طعام برائے او را نپزند و مردے که آب طلبد ساقی او نگوید که کدام آب میخواهی گرم و یا سرد و یا شور یا شیرین و یا آب تمر مقصود این بود جز یک جامه برتن است دو جامه ندارد۔ حدیثے دیگر است۔ ان الله وهب لابن آدم مالا بدله منه ثوب یواری عورته وخبز یسد جوعه وبیت کعش الطیر فقیل الملح یحاسب یا رسول الله فقال الملح یحاسب۔

**قوله** "وعن عایشة رضی الله عنها انها قالت ما اعد لرسول الله صلی الله علیه وسلم من شئ زوجین" وعایشه گفته است که هیچ وقتے برائے رسول الله دو چیز ساخته کرده نشده است۔

**قوله** "ویجتهدون فی النظافت والظرافت" وصوفیان جهد وارند در نظافت وظرافت یعنی ملوث ومتلطخ ومغبر نپوشد۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه واله وسلم النظافت



من الایمان" پاکے صافے از مواجب ایمان است۔

**قوله** "ورای علی بعض الوفود ثوبا وسخا فقال اما کان یجد هذا ماءً ما یغسل به ثوبه" رسول الله دید بر مردے جامه ریگنین فرمود چه حالت است این مرد هیچ جا آبے نمی باید که بدان جامه بشوید وریم آن دور کند۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم یحب ان الفقر من الله فما بال وسخ فی الثیاب" هم در شان آن مرد رسول الله فرمود آنگاه که فقر از خدا آمد ریم برائے چه است اما آنکه فراغت شستن ندارد و چنان بوقت خویش مستغرق است که او پروائے شستن ندارد و او نادره ایست از ین دایره بیرون۔

**قوله** "وقال علیه السلام ان الله یبغض الوسخ" و رسول الله فرموده که بتحقیق خدائے تعالی ریم را دشمن دارد زیرا چه او نسبت بدل منافق و مشرک دارد۔

**قوله** "ویکرهون لبس الشهرت من الثیاب ویتبرکون بثیاب المشایخ" وصوفیان مکروه داشته اند پوشیدن جامه که برائے شهره شود۔ عمر رضی الله عنه فرموده است ایاکم وثیاب المحققة والمشهورة جامه که او در غایت حقارت است مردے که با شهره است نپوشد سبب آن زیاده شهرت او باشد وجامه که بدان شهرت است مردے حقیر و ذلیل نپوشد موجب شهرت او باشد وصوفیان بجامهاے پیران ومشایخ تبرک کنند آن جامه در اعیاد وجمعیات بپوشند زیرا چه احسن ثیاب ایشان همان است۔

**قوله** "روی ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل بعض بیوته مع اصحابه فامتلاء البیت وجاء جریر بن عبدالله البجلی

فلم یجد موضعاً فقعد خارج البیت فابصره النبی علیه السلام فاخذ بعض ثیابه ولفه ورمی به الیه وقال اجلس علی هذا فاخذ جریر الثوب ووضعه علی وجهه وقبله" در روایت آمد رسول الله در خانه نشسته بود و اصحاب در آن نشسته مجال نشست دیگر نبود و جریر بن عبد الله بجلی آمد جائے نشست ندید بیرون نشست رسول الله جامه خود را بپیچید سوے او انداخت و گفت برین بنشین جریر جامه را بوسید بر چشم نهاد و هم در کنار گرفت نشست. برائے این آوردم این روایت راکه بجامه مشائخ تبرک کنند۔

**قوله** "واختار بعضهم الاختصار علی خرقتین کهیئت المحرم وکره الجمهور منهم ذلک الا للمحرم بمکة لما فیه من الشهرت واظهار الزیادت علی الاقران" بعضے صوفیان برائے لباس رابد و جامه اختصار کرده اند چنانچه محرم فوته در تهه و جامه دگر بالا و اکثر صوفیان این را مکروه داشته اند زیرا چه موجب شهرت است مگر محرم را. و دیگر دلیل برین میکند که او بر اصحاب و اقران خویش زیاده تفضل میکند۔

**قوله** "ویکره لبس الفرجیة ایضاً الا للمشائخ فانه بمنزلة الطیلسان والسجادة" و لبس فرجیین هم مکروه داشته اند. مگر مشائخ را زیرا چه ایشان خود شهره اند برین شهرت زیاده نخواهد شد زیرا چه مشائخ را پوشش فرجیین بمنزله طیلسان و سجاده است. و این هر دو خاصه مشائخ است۔

**قوله** "والقلانس للمشائخ والبرانس للمریدین" آرے مشائخ کلاه ها پوشند و برانس مریدان. برانس جامه است بر سر می اندازند



و دراز نزدیک بدوشانه می رساند۔

**قوله** "ویستحب الاقتصار علی ثوب واحد" مستحب داشته اند که بر یک جامه اقتصار کنند جامهٔ خشنے کنند که در سرما در کار آید چنانچه مرقعے در شتے۔

**قوله** "وحکی من الحریری قال کان ببغداد فقیر لا یکاد تجده الا بثوب واحد شتاءً وصیفاً فسئل عن ذلک قال کنت مولعا بکثرت الثیاب فرایت فی المنام کانی دخلت الجنة فرایت جماعة من اصحابنا علی مایدة فقصدتهم فحال بینی وبینهم ملائکة وقالوا هؤلاء اصحاب الثوب الواحد ولک اثواب فانتبهت وقدرت ان لا البس الا ثوبا واحدا الی ان القی الله" از حریری حکایت آرند در بغداد فقیرے بود او را جز بیک جامه ندیدندے. از آنش پرسیدند او گفت من حریص بوده ام بجامهائے بسیار و همچنین گویند این برائے نظافت و پاکی را شبے بخواب دیدم گوئی در بهشت در آمده ام و اصحاب من بر مایده نشسته میخورند قصد کردم که من هم بروم و با ایشان بخورم فرشتگان میان من و میان ایشان حایل شدند و گفتند ایشان مالکان یک جامه اند و تو جامها داری بیدار شدم با خود قرار دادم که بعد ازین جز یک جامه ندارم تا آنکه بمیرم۔

**قوله** "وقیل للجنید قد کثرت المرقعات والرکی وقد افشوا هذا المذهب فقال الآن طاب السلوک یرونکم بابصارهم وانتم فی الستر مع الله" بر جنید گفتند که مرقع پوشان

وابریق گیران بسیار شدند جنید گفت الآن طاب السلوک اکنون سلوک خوش شد
یعنی چنانچه باندیشند زیراچه مردمان صادقان را بران نظر بیند که ایشان هم یکے
ازان مرقعه پوشانند و مرد سالک بفراغت باخدا مشغول باشد۔

**قوله** "وکان ابو حاتم عطار اذا رای اصحاب المرقعات یقول یاسادتی نشرتم اعلامکم و ضربتم طبلکم فلیت شعری باللقاء ای الرجال تکونون" ابوحاتم عطار باین مرقعه پوشان گفت اے مهتران من امروز علمهائے خویش کشادید و طبلها زدید کاشکے بدانم نزدیک حضرت لقائے باری شمارا از کدام مردمان شمرند۔

**قوله** "وقال علی بن بندار ثوب استجیز فیه الصلوٰة اکره ان ابدله للقاء الناس بخیر منه" ابوعلی بندار گفته است بجامهٔ که نماز را بدان روا دارم مرا دشوار آید که او را بجامهٔ دگر بدل کنم برائے لقائے مردمان را نیکو سخنے است این اگر کسے را ستر حال مطلوب باشد نخواهد کسے بر فقر او مطلع نشود برائے دیدار مردم را جامه پوشد که ایشان او را مستغنی و متمتع دانند عظیم کارے است۔

**قوله** "قال ابو حفص الحداد اذا رایت ضوء الفقیر فی ثوبه فلا ترج خیره" ابوحفص حداد گفته است روشنی فقیر اگر از زیبائے جامه بینی از و چیزے امید مدار۔ آرے درویشے که خود را بجامه آراید تا مردمان بدانند که زهے جمالے و زهے نورے که در روے آن بزرگوار است از و توقع خیرے نباشد اما درویشے مرشدے که او متوجه الیه مردا است اگر مردمان
او خود را بهشتی بصفتے ظاهر کند تا توجه مردمان در ستر افتد این نیز استقامتے بوجهے ؟؟
درستے دارد و شیخ محی الدین ابن اعرابی درین سخن مبالغتے کرده است۔



# فصل ۳۴

**قوله** "فی ذکر آدابهم فی الاکل قال الله تعالیٰ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا" خداوند تعالیٰ فرموده است بخورید و بیاشامید و اسراف نکنید۔ اتفاق طایفهٔ صوفیان است هرچه ورائے قوام بنیه باشد آنرا از قبیل اسراف گیرند و هرچه بغفلت خورند و بلذت نفس خورند و بغیر حضور خورند این خوردن همچو گاو و خروسگ باشد این را نیز اسراف گیرند۔

**قوله** "وقال الله تعالیٰ فَکُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ" خداوند تعالیٰ گفته از ان طیبات بخورید و فقیر محتاج را هم از ان بدهید اینجا درست آمد بعضے درویشان گفته اند که انچه خود خورند فقرا را همان خورانند۔

**قوله** "وقال بعضهم ادب الله تعالیٰ ان لا یطعمون الفقراء الا مما یاکلون" بعضے گفته اند خداوند سبحانه درویشان را ادب آموخته است که فقرا را نخورانند مگر انچه خود خورند اینجا نیز شیخ بحسب ضعف مزاج و بروفق طبیعت چیزے خورد که آن غیر طعام فقرا محتاج آن باشد شاید۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه و آله وسلم اذا اکل احدکم فلیقل بسم الله فان نسی فی اوله فلیقل اذا ذکره من اوله الی آخره" رسول الله فرموده چون یکے از شما طعام خورد گو بسم الله گوید و اگر فراموش کند گو اول گوید و آخر گوید۔ بدانکه در گفتن بسم الله طعام از میان برگرفتن و روئے بخدا آوردن است و در گفتن

بسم اللہ امتلاے معدہ است نازک ترین طعامہا وہر کہ بسم اللہ گوید دراول
قوتے کہ ازان طعام باشد در نامرضی حق صرف نشود ودر گفتن بسم اللہ در خوردن
شیطان باوے شریک نشود۔ چنین گویند ہر کہ بے بسم اللہ طعام خورد او ہمچنان
باشد گوئی گاوے وخرے وسگے وہر کہ بسم اللہ گوید خورد او طعام میخورد وہر کہ
در ہر لقمہ بسم اللہ گوید او نور میخورد وہر کہ در ہر لقمہ فاتحہ خواند درون وبرون
ظاہر وباطن او ہمہ نور باشد۔ بعضے مترشدان ما ہمبرین صفت بودہ اند کہ مسترشدان یا مرشدان
گفتیم۔ در بسم اللہ خواصے است اگر بنویسم ترجمہ دراز میشود بدانی کہ بعضے
از حروف اسم اعظم در بسم اللہ مذکور است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مطلع بطبایع وخواص وحقایق اشیا است ہم ازان عالم فرمودہ است کہ
چون خوری طعامے بسم اللہ گو وبخور وہر کہ اول بسم اللہ گوید معلوم شود کہ او
طعام بشرہ نفس نمیخورد۔ سخن اینجا بسیار است اما اطالت ترجمہ اختصار میکنم۔

**قوله** "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشار الی
القصعة کلوا من حوالیہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکة
فی وسطہا تنزل" کاسہ پیش رسول اللہ بود رسول اللہ فرمود از حوالی
این کاسہ یعنی از گرد بر گرد او بخورید وطعامیکہ میانہ است آن مخورید زیراچہ برکت
در وسط کاسہ فرودمی آید رسول اللہ حکمتے بیان کرد نفس را ہم است نظر بر میانہ
میکند کہ تودہ طعام ہست پیش خویش میخورد وتودہ را باقی می بیند بدین خوش
میشود وسیر میگردد اگر طعام از میانہ میخورند تمام طعام متلطخ ومتلوث میگردد
دیگر برا از و کراہیت می آید ودیگر دلیل بر شرہ نفس میکند ودیگر درین بے ادبی
بینی است انچہ گفتم تو طبیعت خود را بگمار وببین کہ ہمچنین ہست یا نہ نزول برکت
عبارت ہم ازین است کہ من بیان کردم وانچنین چیز ہا نکند جز حریصے بے ادبے



بے شرمے اما اگر کسے تنہا باشد با او روے نباشد او داند وکار او داند و
با این ہم وسط را سالم دارد۔

**قوله** "ومن آدابہم ترک الاهتمام فی الرزق" واز ادب
صوفیان است کہ چندان اہتمام برزق نکنند کمتر از گاوے وسگے وخرے نباید
بود گاو وقتیکہ او برا خورد وآب برا او آشامید فارغ شست اگرچہ ثانی حال
ندارد ودر طلب کہے وآبے نیست۔

**قوله** "وقلت الاشتغال بطلبه وجمعه وادخاره"
وایشان چنانچہ اہتمام برزق ندارند ہمچنان مشغول بجمع او وذخیرہ او نیند۔

**قوله** "قال اللہ تعالی وَكَاَيِّنْ مِنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ الی لا تدخرون" این آیت
در شان قومے کہ در مکہ بودند بسبب ضعف وقلت ہجرت بمدینہ کردند این
آیت نازل شد وچند جنینے باشند عاقل وغیر عاقل بسبب ضعف خویش جنینین
رزق خویش برنمیتوانند داشت یعنی کسبے نمیتوانند کرد آن ضعیفان را وشما را
کہ اقویا ئید یعنی قادر بر کسب اید رزق خدا میدہد۔

**قوله** "وصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه
ما کان یدخر شیئا لغد" واز رسول اللہ روایتے صحیح است کہ امروز
براے نفس خود را براے فردا ذخیرہ نکردے اما چنین آوردہ اند کہ وقتے زوجات
مطہرات را یک سالہ قوت دادہ بود۔

**قوله** "ولا یکثر ذکر الطعام فان ذلک من الشرة" وصوفی
ذکر طعام بسیار نکنند یعنی در قلت او ودر کثرت او ودر مدح او ودر قدح او مشغول
نباشد زیراچہ آن از شرہ نفس است۔

**قوله** "حکی عن الرویم انه قال لم یخطر بالی ذکر الطعام منذ عشرین سنة حتی احضر و اوبقصد عند تناوله سد الجوع و یعطی النفس حقها دون حظها" از ابو محمد رویم آورده اند که مدت بیست سال خطرهٔ طعام در دل او نگذشته است تا آنکه طعام را حاضر آورند بقدر سد جوع خوردم برائے آنکه حق نفس است بدہم نه حظ۔

**قوله** "فان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان لنفسك علیك حقا" زیراچه پیغامبر گفته است نفس ترا بر تو حقے است.

**قوله** "وقیل لبعض المشایخ کیف یتناول الطعام قال تناول العلیل الدواء یرتجی به الشفا و یمنعها من الشرة والنهم" بعضے از صوفیان را پرسیدند که طایفهٔ صوفیان طعام را بچه صفت میخورند گفت چنانچه رنجور دارو خورد و از خوردن دارو امید شفا کند زیراچه قوام بنیه مطلوب است واگرچه گرسنگی علتے قوی است بنیه را ضعیف کند آنقدر که بنیه ضعیف نشود پس همچنین آید چنانچه رنجور دارو خورد و از قصدے که بهم باشد و شره باشد آن از نفس منع کند۔

**قوله** "لقوله علیه السلام ما ملئ وعاء شرا من بطن ابن آدم فان کان لا بد منه فثلث للطعام وثلث للشراب وثلث للنفس ولا یعیب طعاما ولا یمدحه" زیراچه گفتار رسول الله است هیچ آوندے به شر پر نشد چنانچه شکم بنی آدم بطعام اگر همچنین شد که از طعام چاره نیست ثلث شکم را بطعام پر کند و ثلثے را به آب وثلثے برائے نفس را۔ و طعامے را عیب نکند و بمبالغت نستاید اما اگر طعام برائے



چند نفرے راپزند و خباز و طباخ آن طعام را بے نمک بپزند و یا بسوزند حاضران طعام نخورند و اگر خورند بکراهیت خورند ضروری باشد که بر طباخ و خباز طعنه کنند تا بار دیگر او متنبه شود و طعام را ضائع نکنند و اگر مدح کند برائے آنرا که تا طباخ و خباز بدانند که طعامے خوبے پخته ایم بار دیگر هم خوب پزند شاید۔ اما برائے لذت نفس خویش از عیب و مدح محترز باشد۔

**قوله** "روی ابو هریرة رضی الله عنه قال ما عاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم طعاما قط کان اذا اشتهی اکله والا ترکه" ابو هریره از رسول الله روایت کند که هیچ وقتے رسول الله طعامے را عیب نکردے خوردے نیکو بودے و اینک ترک آوردے نخوردے عیبے خفے در ستے کردے۔ و در حق او این گمان نبری که او آنچنان سیر بود که طعام دگر خوش نیاید نتواند خورد۔

**قوله** "وقال علیه السلام اذیبوا طعامکم بذکر الله والصلوة ولا تناموا علیه فتقسوا قلوبکم" فرمود بگدازید طعام خود را بذکر خدائے تعالی یعنی طعام خورید نفس بران لذت گرفت اگر بمقابله آن ذکرے گویید و نمازے گذارند آن لذتے که نفس گرفته است بواسطه آن تاریکی بر دل افتاده است دفع آن تاریکی شود و دل بصفائے خویش باقی ماند۔ و دیگر از روے حکمت و طب است که ذکر هاضم طعام است و نماز کذلک زیراچه در ذکر تحریک معده است و افروختن آتش معلوم است هر آئینه بدان هضم طعام شود و نماز ایستادن است و رکوع کردن است و باز قومه است پس دو بار سجده کردن است باز ایستادن است این همه تحریک اعضا است و موجب هضم طعام است۔ و هم بر طعام مخپید زیراچه دل سخت گردد چنانچه گفتم۔

**قوله** "روی ان الله تعالیٰ اوحی الی داود علیه السلام ما بال اقویاء مبادرتهم الی الشهوات انما جعلت الشهوات لضعفاء خلقی ان القلوب المتعلقة بالشهوات عقولها محجوبة عنی" چیست قوی ولازاو ورست عقلہا را کہ بطرف شہوات میشتابند ومن شہوات را نکردہ ام مگر برائے بندگان ضعیف ولاز او سست ہمت را و دلہائے کہ متعلق بشہوات اند از من محجوب اند۔ ازین اقویا انبیا و اولیا مراد باشند وازین ضعفا عوام الناس۔ بدین گفتار طعنے خفئے باشد مراو را کہ برزن اوریا میل کرد و ہر نبی وولی کہ میل بشہوت برد از من محجوب اند ازین۔

**قوله** "حکی ان بشر ابن الحارث رُئِیَ فی السوق فسئل عن ذلك فقال ان نفسی طالبتنی منذ سنین بخیارة فمنعتها ورضیت الان بالنظر الیها فاعطیتها" از بشر حارث حکایت آرند کہ در بازار میگشت پرسیدند کہ چیست کہ در بازار میگروی گفت سالہا باشد کہ نفس من خیار مطلبد ومن اورا ازان بازداشتہ ام امروز برین راضی شدہ است نظرے بخیار کند نظرے بدو دادہ ام اینقدر حظ بدو دادہ ام۔ این قدر باید دانست کہ بدان خیارے کہ بشر نظر کردہ است بیچارہ کہ او را خواہد خوردن حال او چہ باشد نظر بشرہ و نظر برغبت وشہوت۔ ہم ازینجا گفتہ اند کہ از طعام بازار اجتناب باید واینقدر با بشر توان گفت کہ خوردن روا نداشتی کہ آن حظ او بود این نظر ہم خلق او بود این چرا روا داشتی۔

**قوله** "ولا یکون لاکلهم وقت معلوم ولا یتکلفون ولا یختارون الکثیر الردی علی القلیل النظیف" طعام ایشان را



وقتے معلوم نباشد این صفت متوکلان است چنانچہ صفت ابوسعید است ہر وقتے کہ برسد دفع حاجت کند وہم ازینجا است سہل عبداللہ تستری گفتہ است ہر کہ صوم دوام بدارد و او را نشام کند بر چیزے از دنیا بروجمع شدہ است و در طعام تکلفے نکند و دیگر تکلف در تحصیل او نکند وطعام بسیار روے را بر طعام قلیل نظیف اختیار نہ کند چنانچہ ماش ولوبیا وجوے بر نان گندم وبرنج کہ اندک باشد آن بسیار برین اندک اختیار نکند زیراچہ آن غلیظ است بطی است معدہ را گران کند آب بسیار خوراند وقوت او اندک باشد وطبیعت او را بسیار نخواند و کسل وگرانی اندام بسیار آرد وگندم وبرنج سبک است ومعدہ را سبک دارد وآب بسیار نخوارند وقوت در و بسیار باشد و در شکم او اندک طوف کند شنیندہ خوف الخوف من طوف الطوایف۔

**قوله** "قال الله تعالیٰ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا" قصہ اصحاب کہف برین جملہ است ایشان در غار آمدند وآن وقت بامداد بود آمدند تا در خواب افتادند سصد چند سال در خواب بودند بعد از آنکہ بیدار شدند آنوقت میانہ روز بود با خود گفتند ما یا نیم روز خفتیم یا یک روز خفتیم بعد ازان نظر کردند کہ ناخنہا دراز شدہ وموے لب تا لب فرود بینہ رسیدہ وبعضے عمارات دیدند کہ کہنہ شدہ وخراب گشتہ وآن ایام کہ ایشان بودند آن عمارتہا نبود با خود گفتند اللہ اعلم نمیدانیم تا چہ قدر خفتہ ایم یکے را گفتند درمے با ایشان بود تو برو در شہر طعامے پاکے بیاور وآن طعام کہ لطیف باشد آن بیار۔ در حقایق سلمی از محمد فضل بلخی حکایت آوردہ اند کہ در ذیل این آیت او این گفتہ است وصیت کردہ است چو بر عارفان خدا طعام بری کہ طعامے لطیف ببری و بر زاہد وعابد انجا کہ تو بزی بری مقصود اینست کہ خدا اشناسان طعام اندک خورند و خوب خورند

**قوله** "ولا یلقم بعضهم بعضاً اذا احضر الطعام ولا یقل بعضهم لبعض کُلْ" و چون طعام حاضر شود یکدیگر در دهن لقمه ندهند چنانچه عادت اهل مکه است و یکے مر دیگر را نگوید که بخور مگر آنکه شیخ باشد و بزرگ باشد او بگوید مر کسے را که بخور برائے خوشی خاطر و رواج روزگار او باشد۔

**قوله** "فان الکال فیه سواء الا المشایخ لمن دونهم علی سبیل الانبساط لهم و ترغیبهم فی الخیر عند احتشامهم" زیرا چه همدران برآمدند یکے مر دیگر را بگوید که بخور نه آنکه خور را از دیگران فضل داده باشد۔

**قوله** "واما عامة الناس فمن ادابهم عرض الطعام عند الحضور واستدعاء الحاضرین الیه" و بعضے از آداب صوفیان با خلق عوام اینست که طعام حاضر آورده اند که هر که بخواهد بخورد۔

**قوله** "ولا یاکلون الا مما یعرفون اصله ویتنزهون عن اکل طعام الظلمة والفسقة وان کان له وجه من وجه" طعامے را نخورند مگر آنکه بدانند اصل آن طعام را که از مشبهات نباشد آن طعام را بخورند و صوفیان تنزه کنند از طعام خوردن فاسقان و ظالمان هم ازین سبب که بر طعام ایشان اعتماد نیست و دیگر اهانت ایشان هم مطلوب است کلی و اگر چه اصل وجه آن معلوم باشد این لفظ دلیل برین کند که ترک طعام ایشان جز مقصود اهانت ایشان نیست۔ و دیگر طعام کسے که بخورد او را بر تو حقے باشد و نفس البته رغبت کند بر کسیکه طعام او خورده باشد۔ رسول الله فرموده است اللهم لا تجعل الفاسق علیَّ یداً فیحبه قلبی بار خدایا فاسقے را بر من دست مده طعام فاسقے ظالمے بخورم حق از و آنکه می باید داشت زیرا چه دل من



او را دوست خواهد داشتن۔

**قوله** "روی عن عمران بن الحصین قال نهانا رسول الله صلی الله علیه و سلم عن اجابة الطعام الفاسقین و یتنزهون عن قبول ارفاق النسوان و اکل طعامهم و لا یکرهون الکلام عند الطعام فقد قیل عن ذلک من فعل المجوس" از عمران حصین روایت آرند که او گفته است که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم مارا از طعام خوردن فاسقان نهی کرده است و تنزیه کرده است صوفیان را ازین که در مؤنت عورتان و در رفق ایشان در آیند و آنکه درین تغیر گفتند وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ خداوند سبحانه رسول را منت می نهد که تو فقیر بودهٔ ترا بمال خدیجه رضی غنی کردم ام المومنین خدیجه رضی الله عنها از دایره زنان خارج بود زیرا چه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم فرموده کمل الرجال کثیرا و ما کملت من النساء الا اربعة بسیار مردمان بکمال رسیده اما هیچ زنے بکمال نرسیده مگر چهار۔ آسیه رض زن فرعون۔ مریمؑ دختر عمران مادر عیسیٰؑ۔ خدیجهؓ دختر خویلد۔ و فاطمهؓ دختر محمد رسول الله از اینجا معلوم شود که خدیجهؓ دخلے در دایره زنان نداشت۔ و وقت طعام خوردن اگر سخنے افتد خود را بستم باز ندارند اما آنانکه وقت طعام خوردن دل او غرق بحضور خدا باشد و یا آنکه در لقمه فاتحه میخوانند ایشان سخن نگویند مگر بضرورت و این که صوفیان در خوردن طعام سخن مکروه ندارند نگویند که این کار مجوس است۔

**قوله** "ثم ان من الادب عند تناول الطعام التسمیة والجلوس علی الرجل الیسری" و دیگر در طعام خوردن ادب اینست که جا چهار اگر و آرد یعنی آستین را بر کشد و دامن گرد آرد و بر پائے چپ نشیند و پائے راست بر آرد و بسم الله الرحمن الرحیم بگوید و گفته اند هر که طعام خورد و تسمیه نگوید گوئی با شیطان میخورد۔

**قوله**" والتسمیة والاکل بثلثة اصابع و مایلیه و تصغیر اللقمة وتحدید المضغ ولعق الاصابع این همه بالا گفته ام آمده ام۔

**قوله**" قال جابرؓ امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بلعق الاصابع والقصاع وقال ان احدکم لا یدری فی ای طعامه البرکة" جابر رضی الله عنه از رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم روایت کرده است که امر کرده است بر ما رسول الله که بعد طعام انگشتان وکاسه را بلیسد این بجائے است که طعامے باشد که کام وانگشتان بدان متلطخ شوند چنانچه سند وسدان وگفت بتحقیق یکے از شما نمیداند که در کدام طعام برکت است طعامے که در کاسه ماند ویا طعامے که در انگشتان ماند یا طعام که خورده است۔ برکت در طعام اینست که ماند کے سیر شود و دیگر برکت در طعام اینست که سبب معصیت نگردد و نفس او لئیم طعام تمام خوردا گر در وهم او سیری نیست انگشتان وکاسه بلیسد در وهم او این آید که من سیر شدم درین لیسیدن احد البرکتین حاصل شود۔ واین جائے باشد که این طعام واین کاسه تنها ازان او باشد اما اگر چندے باشد یکدیگر پیش خویش کاسه را بلیسد وآن طعام که در کاسه باقی ماند اندک لذتے هم دارد۔

**قوله**" وترك النظر الی لقمة صاحبه۔ روی عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه قال لا یتبعن احدکم الی لقمة صاحبه" وکسے که در طعام او شریک باشد ویا هم پہلوئے او باشد نظر بر لقمه یار خویش نکند واین سخن از رسول الله مرویست که مردم نظر بر لقمه یار خویش نکند۔

**قوله**" فاذا فرغ من الطعام قال الحمد لله الذی جعل ارزاقنا اکثر من اقواتنا" وچون از طعام فارغ شود حمد برین صفت کند که حمد مر خدا را که رزق ما بیشتر از قوت ما کرده۔ قوت آن باشد که قوام بنیه ازان باشد۔



**قوله**" ولیس من الظرافت ان یغمس یده فی الطعام بحیث یتلطخ به" از ظرافت طبیعت سالم نباشد که دست در طعام غمس بکند خلط کند از ظرف بظرفے دست را آلوده کند بتمام طعام۔

**قوله**" وقال بعض المشایخ الاکل مع الاخوان بالانبساط ومع الاجانب بالادب ومع الفقراء بالایثار" بعضے از مشایخ گفته است طعامیکه با برادران خورند تکلفے نکنند چنانچه خوش آید لقمه بر آورند واگر یکے مر دیگر را لقمه دهد شاید واگر مردیکه دیگرے را گوید چون اخوان باشند یکدیگر گفته اند ترک ادب میان اهل ادب ادب است۔ ادب اخوان اینست میان یاران خدمت شیخ نظام الدینؒ که یکدیگر خربزه میخوردند حکایت مشهور است میان یاران خدمت شیخ فرید الدینؒ نیز بارها گفته ام وخوردن با اجابت بارعایت ادب باشد وتکلف باشد اجنبی باسم اجنبی است بیگانه بیگانه است صوفی که با فقیه نشیند و یا با اهل ظواهر چنانکه مذکر ومثل آن با محافظت جوانب نشیند وبا فقرا هر چه با ایثار باشند همان بهتر ایثار همانکه از حصه خویش خیزند بدیگرے دهند۔

**قوله**" وقال الجنیدؒ مواکلة الاخوان رضاع فانظروا مع من تواکلون" جنیدؒ گفته است این که با یاران یکدیگر خورند چنانچه در شرع حکم رضاع حرمتے دارد همچنین میان یاران احترام باشد گوی رضاع است جنیدؒ این را رضاع حرمتے نامید همچنین زیرا چه البته پس خورده یکے دیگرے خورد آب دهن او با آب دهن ممتزج شود گوئی رضاع است هم لقمه میشوند یعنی صوفی با هر کسے طعام بخورد چون مواکله اخوان رضاع بوده باشد پس ببیند که باجزیت وبعضیت اثبات شود گفته اند لقمه از سگے دریغ نیست صحبت از بایزید دریغ است۔

**قوله** "ویختارون الاجتماع علی الاکل لقوله علیه السلامُ خیر الطعام ما کثرت علیه الایدی" واختیار کرده اند که برائے طعام خوردن را صوفیان جمع شوند بخورند زیراچه رسولُ اللہ فرموده است که بهترین طعام اینست که دران دستها بسیار افتد۔

**قوله** "روی عنه علیه السلام انه قال الاکل مع الاخوان شفاء" چنانچه گفته است سور المومن شفاء یعنی خوردهٔ برادر مومن شفا است عجب نباشد که ازین مومن مومن کامل مراد باشد چنانچه مشائخ پس خورده خود بمریض بدهند و یا بحاجتمند بدهند آن پس خورده شفا و برائے برآمدن حاجت باشد۔ لطیفه دیگر هم هست اگر محبتی پس خورده محبوب خورد موجب اندمال جراحت درد او شود۔

**قوله** "وقال علیه السلام شر الناس من اکل وحده وضرب عبده ومنع رفده" رسول اللہ گفته است بدترین مردمان کسے است که تنها بخورد یعنی طعامے خاص برائے خود را کند و ازان طعام نصیبهٔ کسے نکند و آنکه بندهٔ خود را یعنی مستحق زدن نباشد بزند و عطائے که میداند بغیر سببے بموجب بخل عطا را باز دارد۔ شر الناس من اکل وحده چنین هم گویند هر که را از خداموارد سے مواهبے نصیب شود و از مستحق و قابل ضنتے کند میان اولیا او شر اولیا باشد۔

**قوله** "واذا اکل مع جماعت لا یمسک عن الاکل ما داموا یاکلون ولو نه لا سیما اذا کان متقدمهم" اگر با جمعے نشسته طعام میخورند مادام که ایشان طعام خورند دست از طعام نکشد اینچنین کسے را مرد رهزن گویند خصوص کسے که درجماعت سرایشان بوده باشد زیراچه او دست کشد



دیگر آن لابدی گرچه گرسنه باشند بضرورت از طعام دست باز دارند۔

**قوله** "روی عن النبی علیه السلام انه اذا اکل مع جماعة کان آخرهم اکلاً" از رسول اللہ مروی است چون با جماعتے طعام خوردے خوردن او پس خوردن همه بودے۔ این سخن سه احتمال دارد یکے آنکه بماندے تا مادام که همه خورند فارغ شوند بعد ازان خود خورد۔ در قوت القلوب است که سیرت جوانمردان اینست چون طعام خوردن شنید تا مردم خود بخورند نشسته باشد دست برین وبران بدارند تا همه بخورند و بمانند بعد ازان خود خورند و بگویند خدایا ران بنده رحمت کن که با من موافقت کنند تا اگر کسے بقیه گرسنگی داشته باشد و ازان خویش تمام کند و احتمال دیگر ابتدا الاکل خود نکند تا مادام که مردمان در خوردن شوند بعد ازان ابتدا کند باکل۔ احتمال سیوم چنان دست کشیده خورد که آخر اکل او پس اکل همه باشد و شیخ هم برائے این آورده است۔

**قوله** "وسئل بعض المشائخ عن الاکل الذی لا یضر فقال ان یاکل بالامر لا بالهوی" و بعضے از مشائخ را پرسیدند که کدام اکل است که مضر ول صوفی نباشد جواب گفته است به امر خورد به هوا نخورد و امر چیست که خدا فرموده است کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اکل بهوا چیست که شبعے تامے کند۔ و دیگر به امر خوردن اینست که رسولُ اللہ فرموده که نفس را حق او بدهند حظ او ندهند حق او را لابدی اوست و اگر نه هلاک نفس و اضاعت او باشد۔

**قوله** "وقال ابراهیم سفیان منذ ثلاثین سنة ما اکلت شیئاً بشهوتی" ابراهیم سفیان گفته است سی سال باشد که هیچ وقتے طعام را بشهوت نفس نخورده ام همانچه گفتم که حق او داده ام حظ او ندا ده ام چنین گویند صوفئے مگر شبلیؒ طعام میخورد و لذتے در کام یافت گوشهٔ زبان را با طعام خائید۔

**قوله** "روی ان رجلا تجاشا عند النبی علیه السلام فقال کف عنا جشائك فاکثرهم شبعا فی الدنیا اکثرهم جوعا یوم القیامة" از پیغامبر مروی است که مردے نزدیک او آروغ زد رسول اللہ فرمود باز دار از آروغ خود را زیرا چہ ہر کہ در دنیا بیشتر از ہمہ سیر است در آخرت بیشتر از ہمہ گرسنہ است۔

**قوله** "وقال الحسن کان بلیة آدمؑ فی اکله وهی بلیتکم الی یوم القیمت" حسن بصریؒ گفتہ است بلائے آدم در بہشت خوردن بود و تا قیامت بلاہائے شما ہمین باشد۔

**قوله** "قال سهل بن عبد الله لان اترك من عشا لقمة احب الی من احیا لیلة" سہل عبد اللہ تستری گفتہ است شبے یک لقمہ کہ از طعام شبانہ کم کنم نزدیک من بہتر باشد از شبے کہ ہمہ شب بعبادت بیدار باشم زیرا چہ طعام کم کردن موجب صفائے دل باشد و شکستن نفس باشد و درین کم کردن طعام این ہر دو اثر نقد است اما در عبادت نیست۔

**قوله** "وقال یحیی بن معاذ لو کان الجوع یباع فی الاسواق لما کان لطلاب الاخرت ان یشتروا سواه" یحیی گفتہ است اگر در بازار گرسنگی فروختہ شود طالبان خدا نخرند جز گرسنگی را زیرا کہ بگرسنگی صفائی دل شود و دل آئینہ وش روشن گردد و عکس جمال قدوسی و انوار سبوحی در و ظاہر گردد و این عین مقصود و مطلوب است۔

**قوله** "وقال لو تشفعت الی نفسك بالملایکة المقربین والانبیاء المرسلین فی ترك شهوت لردتهم اجمعین ولو توسلت الیها بالجوع لانقادت لك وصارت من الطایعین" ویحیی گفتہ است اگر بر نفس فرشتگان مقرب را و پیغامبران مرسل را شفیع آری کہ یک شہوتے را ترک آرد او ہمہ را رد کند شفاعت کسے نشنود و اگر تو بنفس وسیلت بگرسنگی بجوئی ترا منقاد شود و یکے از طایعان و مطیعان گردد چنین گویند خداوند تعالیٰ نفس را بیافرید و ورا پرسید مَن انت کیستی تو گفت انا انا و انت انت تو توئی و من منم یعنی توئی و یکے منم خداوند تعالیٰ او را در دوزخ انداخت ہفتاد ہزار سال بسوخت باز پرسیدش من انت گفت انا انا و انت انت باز در دوزخ انداخت ہفتاد ہزار سال دیگر بسوخت پرسیدش باز جواب ہمان بود انا انا و انت انت سیوم بار انداخت و باز کشید و پرسیدش باز ہمان جواب بود فسلط اللہ علیه الجوع خداوند بر وے گرسنگی گماشت پرسید من انت کیستی تو گفت من بندہ تو تو خدائے من چیزے بدہ کہ بخورم۔

**قوله** "وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی جالسا فقلت ما اصابك قال الجوع فبکیت فقال لا تبك ان شدت القیمت لا یصیب الجایع اذا احتسب ذلك فی الدنیا" از ابو ہریرہؓ روایت کنند کہ او گفت بر رسول اللہ در آمدم و رسول اللہ نشستہ نماز میگذارد ابو ہریرہؓ پرسید یا رسول اللہ چہ رسید ترا چہ شد کہ توشستہ نماز میگذاری رسول اللہ گفت بگرسنگی ابو ہریرہؓ میگوید کہ من بگریستم رسول اللہ گفت بتحقیق ترا بیاگاہانم کہ سختی قیامت گرسنہ را نرسد وقتے کہ در دنیا این کار برائے خدا کنم

**قوله** "وروی عنه علیه السلام قال من احس بنفسه نشاطاً فلیذبحها بالجوع والعطش" و از رسول اللہ مروی است ہر کہ از نفس خویش نشاطے احساس کند یعنی نشاط نفسانی و ہولے

این جہانی احساس کند این ستور و آن خر را بکار و گرسنگی ذبح کند۔ رسول اللہ ترشیح استعارت کردہ است نفس را بگاوے وبگوسفندے نسبت کردہ است وچون گاو وگوسفند را ذبح کنند بکار و وبا آنچہ مانند بدان باشد بدان کنند ملزوم گفتہ است لازم مراد واشتہ است۔

**رباعی**

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند　　لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

گر عاشق صادقے ز کشتن مگریز　　مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

**قولہ** "ویکرہ الانتظار عند حضور الطعام" وادب دیگر این است کہ چون طعام را پیش ارند انتظار مکروہ باشد این در انتظار کہ فلانے بیاید بعد ازان بخوریم تا وو طعام پیش آرند نخورند انتظار تا نخورش کنند و این علتے باشد کہ مردم تنہا خورند واگر در جمع باشد لابدی کہ چو خصم گوید بسم اللہ بخورید بعد ازان بخورند۔

**قولہ** "وقد قیل قلوب الابرار لا یحتمل الانتظار" گفتہ اند ولہاے نیکروان تحمل انتظار ندارند۔ وجاے دگر است قلوب الاحرار آن مناسب تر است ابرار نیست احرار بدان مانند کہ رغبت بہ نسبت پادشاہ این لفظ تقاضا کند کہ مراد شیخ مصنف اینست کہ چون طعام حاضر شود انتظار براے کسے نکنند۔

**قولہ** "ویکرہ تفویت الوقت بالاشتغال بالاکل"ؑ ومکروہ

---

ع۔ در نسخہ آداب المریدین مکتوبہ شیخ احمد سہروردی درمیان این جملہ وجملہ مابعد این عبارت زیادہ است:۔ "حکی ان بعضہم انہ کان یعقط علی حسوۃ یحسوما ویقول الوقت اعز من ان یشتغل بالاکل" حضرت مخدوم بندہ نواز این را در ترجمہ نیاوردہ اند۔



باشد کہ آن قدر خوردن مشغول شوند کہ وقت صوفی فوت گردد۔ گفتہ اند۔ **مصرع**

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

ن ع **قولہ** "ویکرہ اکثرہم تلقم من یخدمہم مما بین ایدیہم لاسیما اذا کان ضیفا فانہ لا یجوز لہ التصرف فیما قدم الیہ الا بالاکل" ومکروہ داشتہ اند کہ لقمہ در دہن کسے کنند کہ ایشان را خدمت میکند خصوصاً کسے را کہ مہمان باشد زیرا چہ او را در آنجا تصرف نیست مگر ہمین بخورد چیزیکہ پیش او آوردہ اند خوردن یا آنکہ گفتہ اند مہمان فضول نمی باید۔

**قولہ** "وقد اختلف العلماء فی تملیک الضیف ما قدم الیہ فقال بعضہم یملکہ بالاحضار بین یدیہ وقال بعضہم بالتناول وقال بعضہم بالوضع فی الضم وقال بعضہم باستیفاء الاکل بالبلع" وعلما درین کہ پیش مہمان چیزے می آرند اختلاف کردہ اند بعضے گویند کہ این طعام کہ پیش او نہادند گوئی ملک او کردند بعضے گویند آنمقدار کہ او لقمہ کند و در دہن انداز د آن ملک اوست بعضے گویند آنمقدار کہ فرو برد آن ملک اوست۔

**قولہ** "وقال الجنید تنزل الرحمۃ علی الفقراء عند الطعام فانہم لا یوکلون الا بالایثار" جنید گفتہ است بر درویشان صوفیہ نزول رحمت بر ایشان وقت طعام است زیرا چہ ایشان نمیخورند مگر بہ ایثار یعنی ہر یکے میخواہد کہ دیگرے بخورد۔ حکایت چند نفر اصحاب عبد اللہ خفیف کہ بعد چند فاقہ یک صحنک روزینہ رسیدہ بود در کتب مسطور است۔

**قولہ** "وقال بعض المشائخ وجب علی المضیف ثلثۃ

اشیاء بان یطعمہ من الحلال ویحفظ علیہ مواقیت الصلوۃ ولا یحبس عنہ ما قدر علیہ من الطعام۔ واما علی الضیف ان یجلس حیث یجلس وان یرضی بما قدم الیہ وان لا یخرج الا بعد استیذان" بعضے مشایخ گفتہ اند آنکہ او مہمان وارندہ است مہمان را طعامے بخوراند کہ از حلال بودہ باشد رباید بروے کہ وقت صلوۃ نگہدارد بدان وقت طعام نیارد کہ وقت نماز مہمان فوت شود ویا بوقت مکروہ وبرانچہ او قادر باشد آن طعام از ایشان نگہدارد۔ وآن سہ چیز کہ بر مہمان واجب است ہر جا کہ او بنشاند بنشیند یعنی البتہ صدرے ویا پائے اختیار نکند وانچہ پیش او آرند بدان راضی باشد وجز بدستوری مضیف بیرون نیاید اما اگر مضیف حدے کردہ باشد واگر از ان حد تجاوز شود اگر غیر از ان او بیرون آید شاید۔

**قولہ**" روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من السنۃ ان یشیع الضیف الی باب الدار" واز ابن عباس مروی است کہ او گفتہ است کہ یکے از سنت است کہ مہمان را تا در خانہ رساند۔

# فصل ۳۵

**قولہ**" فی ذکر آدابہم فی النوم۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نام حتی اصبح بال الشیطان فی اذنیہ" از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ اند ہر کہ بخسپد تا آنکہ صبح ومد او کسے است کہ شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است محدثان



این حدیث در باب کسے گویند کہ او از نماز بخسپد تا صبح نماز خفتن نگذارد وشیخ مصنف برائے این رامی آرد کسے کہ شب بخسپد وہمہ شب غافل باشد از یاد خدا واز عبادت خدا ہمچنین باشد گوئی شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است یا بحقیقت کہ او بول کردہ است یا غفلتے کہ بر وطاری شد بدان مانند گشت کہ شیطان بر دماغ او قادر شد وغالب آمد منبع خواب دماغ است خواب ہم از دماغ خشک شد خلل پذیرفت خواب او پرید اکنون این مجازاً باشد یا حقیقت کہ شیطان بول کرد چنانکہ گفتم۔

**قولہ**" ومن آدابہم فی ذلک ان یجتنب النوم بین جماعت قعوداً فاذا غلبہ النعاس بینہم فاما ان یقوم او یدفع عن نفسہ بمحادثۃ او غیرہا" ویکے از آداب صوفیان این است جائیکہ جماعت مردم نشستہ باشد دران محل از خواب اجتناب کند یا از انجا بخیزد برود یا بتدبیر دگر از خود خواب را دفع کند وخود را در حکایتے آرد از ہیئتے بہیئتے بگرود خود را گوشمالی بدہد وامثال این۔ ودیگر در خواب استرخائے مفاصل است شاید از مردم چیزے جدا شود کہ آن سبب تحزہ او باشد ناگہان آوازے ناسازے بکند بخیزد وسخنے ناہموارے بگوید زیرا چہ او از خود خبرے ندارد۔

**قولہ**" ولا یتعود الانبطاح فان کان ممن لہ غطیط" یعنی وقتے کہ مردم در خواب باشد واز دماغش آواز غرغری آید۔

**قولہ**" فیتعود النایم علی الجنب ولا یستلقی" بروے وسینہ وشکم نخسپد زیرا چہ این خواب مدبران است این خوابے است کہ سبب فضیحتی آن شخص است۔ شخصے را حبس باد شود طبیب فرماید کہ بر روے اُفتد وعقب را بلند کن برین تدبیر باد کشادہ شود وہر کرا در خواب آواز جنندہ بیاید او را باید کہ

عادت خواب بر پہلو کند اگر چہ بدین ہم عادت نخواہد رفتن اما بیشترے بسیار کم شود
و گفتہ اند رسول اللہ را غطیط بود امر طبیعی است از امر طبیعی چارہ نباشد۔ و ہر کرا
خواب بکلی از دست ببرد البتہ در و غطیط باشد و بر روے و سینہ و شکم افتادہ است
این صورت آن است کہ فردا آمنا و صدقنا دوزخیان را موے پیشانی گیرند بر روے
بر زمین زنند۔ و ستان نغلطد مگر کسے کہ نظر بر سماوات دارد و تفکر در نیرات
کند یا خواہد کہ طایفہ کہ ایشان طیر دارند چنانکہ ملائکہ و ابدالی و بعضے جوگیہ ایشارا
بیند اگر این مرد مستلقی با صفا و جلا و با وضو باشد ستان غلطیدن این مرد شخص
برائے نظارہ نیست او در تفکر بران غلطیدہ است۔ اما در ضمن این ہم شود و چنین
ہم باشد کسے ستان بغلطد بمراقبہ کہ بدان ہیئت او را حضور دست دہد و ہشتہ مراقبہ
و دررہ روی مراقبہ کردن حضور بتمام انشاء اللہ دست دہد اما مستلقی را بہ غلطیدن
بر مفصلے بر جائے خویش است دل بحضور رسید ہد بتمام و کمال دست دہد و رسول اللہ را مفصلا
گفتند علیہ السلام کہ او مستلقیاً غلطیدے و چنین گویند کہ او برین ہیئت غلطیدے
انتظار وحی کردے و ہمچنین ہم ہست در نظارۂ علویات بودے۔

**قولہ**" ویجتہد ان یکون نومہ للہ او باللہ ولا یکون ٥و
نایما عن اللہ" و باید کہ خواب او باجتہاد او یا للہ باشد یا باللہ باشد۔ نوم للہ
اینست کہ بقصد و اجتہاد خود ساعتے بخسپد تا زمان ثانی بنشاط و بفراغت بغیر کاہلی
عبادت تواند کرد و ہم برائے این مصلحت است البتہ صوفیان قیلولہ کنند۔
خواجۂ من فرمودہ است کہ ہر کہ قیلولہ نکند بدانکہ ہمہ شب میخسپد یعنی اگر چہ او
خود را بیدار دارد اما ذوق بیداری ندارد و باگرانی طبیعت است از کارے کہ
خفتہ است۔ و دیگر اول شب قدرے بخسپد برائے آنرا تا آخر شب بنشاط خیزد
و بذوق نماز تواند گذارد و ذکر تواند گفت۔ یک قسم آن گفتہ بود کہ للہ قسم دوم



اینست کہ باخدا خسپد این را دو معنی است یکے این است کہ او باخدا خسپد یعنی
خدا با وے است بر وقلبی بحضور او باقی است و آن موجب خواب می باشد زیراچہ
دل و دماغ او خشک شدہ است او را ابخدا خواب می آید خواب او بہ از بیداری
دیگران است و دیگر باللہ یعنی بہ سبب خدا خسپد خواب باختیار ندارد و اگر خدا خسپاند
بخسپد و اگر بیدار دارد و بیدار باشد این مرد مسلوب الاختیار است ہر چہ ازان
سو می آید او ہم بر آن است۔ و دیگر خواب فی اللہ گویند و این را شیخ نگفتہ است
این خواب وضیعی نباشد ستہ غلطیدہ بہر ہیئت کہ او را بغلطانند او بغلطد
و خواب بر وافتد این خواب فی اللہ گویند۔ و نوم عن اللہ عبارت ازین است کہ
از خدا غافل خسپد نعوذ باللہ من شرہ چنانچہ مردمانیکہ مخدرہ استعمال کردہ اند
و ایشان از خواب آمد۔

**قولہ**" فاما النایم للہ فھو القاصد الی اخذ بلغہ
من النوم یستعین بہا علی اداء الفرایض وتحصیل النوافل
خصوصاً آخر اللیل لما روی فی الحدیث ان الحق عزوجل
یقول آخر اللیل ھل من داع فاستجیب لہ ھل من سایل
فاعطیتہ سؤلہ ھل من مستغفر فاغفر لہ" این را نخست بیان
کردم اول شب میخسپد برائے این مصلحت را زیراچہ از رسول اللہ مروی است
کہ حق سبحانہ وتعالی آخر شب میگوید ہست خواہندہ از من چیزے بخواہد
من آنرا استجابت و قبول کنم آن خواست او را بدہم و ہست خواہندہ کہ
من خواست او را بدہم و ہست کسے او از گنہ خویش آمرزش میخواہد کہ من او را
بیامرزم آخر شب ہوا خنک میشود غلبہ خواب از سر میرود و دل بحضوری تمام میباشد طبیعت
او و ہم چہ بحضور تمام خواہد امید استجابت باشد و در حدیث است کہ در آخر الزمان

خوابہا راست بیند و محدثان این را دو معنی گفتہ اند یکے آنکہ بحقیقت جاری است دوم آخر فصل ربیع گفتہ اند زیراچہ گرما سخت نیست و سرما سخت نیست ہوا معتدل است در آن وقت ہر چہ در خواب می بیند آن راست می باشد و ہمچنین آخر شب۔

**قوله** "واما النایم باللہ فھو العارف الذاکر لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الی ان یرد علیہ النوم من غیر اختیارہ" او گفتہ است غنودن او غنودن نیست آن ہمہ در حکم بیداری است زیراچہ او بخدا می خسپد درین عبارت کہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم صفت باری است تعالی شیخ چون نگوید لا تاخذہ سنۃ ولا نوم مگر اشارت برین میکند کہ این شخص با خدا یکے شدہ است و بوصف خدا موصوف گشتہ است پس مجاز توان گفت لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔

**قوله** "وھم الذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما" ایشان آنانے اند کہ شب میکنند بصفت سجود و قیام ہمانچہ گفتہ نوم العالم عبادت۔

**قوله** "واما النایم عن اللہ فھو الغافل عنہ کما جاء فی مناجات داود علیہ السلام کذب من ادعی محبتی فاذا جنہ اللیل نام عنی الیس کل محب یحب خلوت حبیب فھا انا مطلع علی قلوب احبائی" نوم عن اللہ کرا گویند آنکہ از خدا غافل خسپد و نایم عن اللہ او را ہم بتوان گفتن کہ او از خدا فارغ شدہ است و آرزوے در دلش نماندہ است بےغم می خسپد چنانچہ در مناجات داود آمدہ است کہ خداوند با او راز میگفت دروغ گفت ہر کہ دعوی محبت من کرد و چون شب آمد بخفت نہ آنکہ ہر جا کہ دوستے است دوست دارد کہ با دوست خود بخلوت رازے گوید۔ "ہا" کلمہ تنبیہ است یعنی بدانید کہ من بر دلہاے دوستان خویش مطلع ام



کیست کہ او بمحبت من شبہا بیدار است و کیست کہ او بغفلت خفتہ۔ چنین ہم باشد کسے بقصد خسپد مگر خیال محبوب بخواب بیند در کتب اصول کلام و در بعض فتاوی این سخن ہست کہ باشد کسے کہ خدا را بخواب بیند این خیال نیست این حکایت از حقیقت است زیرا کہ سلف صالح ازین نشان دادہ اند۔

**قوله** "ومن آدابھم النوم علی الطہارت علی الشق الایمن فیقول باسمک اللھم وضعت جنبی وباسمک ارفعہ اللھم ان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما یحفظ بہ عبادک الصالحین اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک" و یکے از آدابہاے ایشان اینست کہ با وضو خسپد و آنکہ از رسول اللہ مروی است کہ گہے جنب خفتے و نزدیک تخت او کانۂ چوبی بودے شب خاستے و دران بول کردے باز خفتے او صاحب شرع است قول و فعل او ملزم و موجب است امت را تعلیم میکند کہ واجب و فریضہ نیست کہ اگر کسے ہمچنین خسپد مباح باشد۔ و بر پہلوے راست غلطد و وقت غلطیدن این سخن گوید اللھم وضعت جنبی الی آخرہ اے بار خدا پہلوے خویش را بنام تو نہادم و بنام تو برگیرم صفت خواب اینست روح از تن جدا میشود و چون بیدار میگردد او باز بتن می آید پس میگوید اے بار خدا اگر بداری روح مرا نفس مرا باز نگردانی بتن پس بر و رحمت کن و اگر او را باز گردانی بتن باز دہی او را نگہدار از چیزہا ئیکہ رضاے تو نباشد بچیزیکہ نگہ میداری بہ بندگان صالح رحمت خویش را اے بار خدا نگہدار مرا از عذاب خود روزیکہ بر انگیزی یعنی کہ حشر کنی بندگان خود را۔

**قوله** "ویذکر اللہ تعالی کلما تنبہ فان توضاء

وصلی رکعتین ثم نام کان اولی" ہر بار کہ بیدار شود ذکر خدا گوید لا الہ الا اللہ
گوید و اگر بیدار شود و توضی کند دوگانہ بگذارد و بعد از ان بغلطد بہتر باشد۔

**قوله** "ویکرہ النوم بعد صلوٰۃ الصبح وبعد صلوٰۃ المغرب"
بعد از ادای فریضہ بامداد و بعد از ادائے صلوٰۃ مغرب پیش از ادائے خفتن مکروہ
باشد مگر کسے کہ ہمہ شب بیدار بود و اگر او برائے آنکہ گرانی خواب از سر او دفع شود
بعد فریضہ چیزے بخواند از اوراد و بغلطد نومے خفیفے باشد بیدار شود و بنشاط باقی
اوراد و اشراق و چاشت تواند گذارد شاید خواب اینچنین در آنوقت مکروہ نباشد۔

**قوله** "وقیل من اراد قلت النوم فلیجتنب شراب الماء
الا قدر تسکین العطش" وگفتہ اند ہر جا کہ خواہد کہ او را خواب کم شود
آب بسیار نخورد گو پرہیز کند بران مقدار کہ دل و جگر را از یانکار نیاید۔ وہر کہ خواہد
کہ آب کم خورد کوزہ پر آب بستاند فاحش کند مضمضہ کند چنانچہ اعصاب حلقوم
تر شود و آب برون اندازد و آنمقدار آب فرو برد و کہ صایم را مفطر افتد
و موجب مسکن حرارت دل و جگر باشد نفس و اہم است در وہم ہمچنین میرود
کہ من کوزہ پر آب استعمال کردم بدین اور اسکونے حاصل میشود و آنکہ آب
کم کند برائے تقلیل نوم را او را باید بیشتر از ان کم کند۔

**قوله** "ومن کان بین جماعۃ فناموا فامایوافقہم
وینام او یقوم عنہم" واگر میان جماعتے نشستہ باشد و ایشان برائے
خواب بغلطند باید بموافقت ایشان او ہم بغلطد یا آنکہ از ایشان برخیزد و جائے
دیگر برود۔ حکایت ابوالحسن نوری و مسافریکہ بموافقت او
علطید در تذکرہ مسطور است۔

**قوله** "ویستحب القیلولۃ لیستعان بہا علی قیام اللیل"



و مستحب است کہ میان روز صوفی بخسپد و بدان خواب استعانتے باشد برائے بیداری
شب را۔ خواجہ من این سخن میفرمود قیلوا فان الشیطان لا تقیل قیلولہ
کنید کہ شیطان قیلولہ نمیکند یعنی میانہ روز بخسپید کہ شیطان میانہ روز نمیخسپد۔ مولانا
کمال الدین خواہر زادہ شیخ نشستہ بود از خواجہ پرسید لا تقیل چرا مونث
گفتہ آنحضرت رسول اللہ الشیطان بخباثتہ از سبب خباثت او او را
رسول اللہ بصیغہ تانیث ذکر کرد وہم ازینجا است کہ گفتہ اند شیطان مونث سماعی است۔

**قوله** "وقیل النوم اول النہار خرق و اوسطہ خلق
و آخرہ حمق" وگفتہ اند اول روز خفتن مرد خرق است و لفظ انکارند
یعنی خارق عادت است انسان اول روز نخسپد و میانہ روز صفت انسانی
است و این خلق از ان صلحا و انبیا است۔ و آخر روز چون بخسپد دلیل بر حماقت آن
نایم است مگر کسے کہ قیلولہ او را شدہ باشد بسے از اسباب اگر آخر روز برائے
دفع گرانی اندام بغلطد و غنودنی کند شاید۔

**قوله** "وکان بعضہم لا یضطجع من اللیل وادام
علی ذلک ثلثین سنۃ انما یستند الی الجدار عند غلبۃ
النوم ویصوم النہار" و بعضے ہمچنین بودہ اند کہ شب اصلا نمی خسپیدند
و بعضے بودہ اند کہ تا سی سال پہلوے بر زمین نہادند و اگر خواب غلبہ کردے
تکیہ دیوارے ماندہ اند و چنین ہم ہست چون مردم عادت خواب بتکیہ گیرد
خواب بمراد آید و آن تکیہ بجائے غلطیدن باشد۔ و روز را روزہ دار و صوم
دوام گفتہ اند و صوم داؤدی گفتہ اند و قتے بدارد و قتے ندارد و این گفتہ اند اما
آنکہ او صایم باشد شب آنقدر بخورد کہ استیفائے خوردن روز شود مقصود
اینست صایم باشد تقلیل خوردن و آشامیدن۔

**قوله** "قال الجنید اتی علی السری السقطی نیف و ثلثون سنة ما رؤی مضطجعا الا فی علة الموت" جنیدؒ گفته آ برسریؒ سقطی سی وچند سال گذشت که او را کسے غلطیده ندیده مگر در مرض موت

**قوله** "وحکی ان ابا یزید مدّ رجلیه فی المحراب فنودی من جالس الملوك بلا ادب فقد تعرض للقتل" وقتے بایزیدؒ طرف محراب پا دراز کرده است آواز شنید هر که در حضرت بادشاهان بے ادبی کند او خود برائے کشتن خود پیش آمده باشد این حکایت مناسبتے نداشت اما استطرادے گفته است۔

## فصل ۳۶

**قوله** "فی ذکر آدابهم فی السماع قال الله تعالی وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ وقال الله تعالی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ وَقال الله تعالی فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ قال مجاهد ای یستمعون" شیخ مصنف اهتمامے که در باب سماع دارد سه آیت کلام الله را برائے اثبات سماع حجت میدارد وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ الآیة چون چیزے بر رسول الله از خدا حکمے آیتے فرود آید ببینی تو چشمهائے ایشان را که از ایشان آب چشم روان میشود و درین عبارت مبالغتے تمامے است یعنی چون بر صوفیان از حق وارده میشود آن وارد سبب میگردد برائے گریه ایشان را آیتے دگر آورد فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِیْنَ



الآیة پس بشارت بده اے محمدؐ آنان را که قول حق میشنوند و اتباع احسن آن قول میکنند۔ القول لفظ بعموم شامل هر قولے است زیرا چه الف ولام در القول برائے جنس است پس روے آنکه احسن قول است میکنند۔ مقصود از آیت آوردن اینست که صوفیان سماع میشنوند که سماع یکے از حسن قول است پس ایشان را از حق وارده میشود هر چه احسن آن وارد است ایشان اتباع آن میکنند و ایشان را در آنحالت تجلیاتے و کشوفاتے می باشد انچه از میان آن تجلیات اجمل و احسن است اتباع آن میکنند۔ این کلام بمبالغت برائے اثبات سماع و حسن او را آورده است و معنی آیت و تفسیر این کلام در تفسیر ملتقط بمبالغه کرده ام اگر ترا نیکبختی باشد نظاره شو۔ فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ بهشتیان در روضه باشد که آنجا سرود شنوانیده شوند و همچنین گفته اند که دختر کان بیایند و رائے نهر کوثر سرود بگویند اهل بهشت را لذتے از ان باشد در هیچ نعمتے آن لذت نباشد و از خواجه خود شنیده ام که اهل سماع در بهشت آرزوے سماع کنند هوائے از فضائے عرش بوزد و برگ سدره یکدیگر بزنند آوازے بخیزد که اهل سماع را بدان لذتے باشد که از همه لذات نعیم لذت تر و اگر اهل دنیا بشنوند همه از خوشی بمیرند۔ مقصود آوردن شیخ این بود که اهل سماع را در سماع وجدانے است که بهشتیان را در بهشت نخواهد بود و اگر باشد برتر از همه نعمتها باشد و لو سمعت اهل الدنیا لماتوا طربا۔

**قوله** "وقال النبی صلی الله علیه وسلم ما اذن الله لشیٔ کاذنه لنبی حسن الصوت بالذکر" رسول الله فرموده از هیچ چیز خدا آنچنان راضی نیست همچو رضائے او که نبی را که ذکر بحسن صوت باشد

**قوله** "روی انه قری بین یدیه اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْکَالًا

وَّ جَحِیْماً وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا فصعق" و روایت
آورده اند که پیش رسول اللہ این آیت خواندند اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا
بتحقیق نزدیک ما سختیها است و دوزخ است طعامیکه بغصه باشد
و عذابے سختے رسول اللہ اینجا بیهوش افتاد و درین آیت معنی ظاهر است
همانکه گفتیم۔ و دیگر عاشق مبتلا سوخته را صفت این باشد ان لدینا انکالا الایة
هرچند که از محبوب بر محب همه لطف و کرم و صورت اتصال روے نماید درد او
بیشتر و سوختگی او بر تر۔ یکے گوید

**بیت**

عجبے نیست که سرگشته شود طالب دوست عجب اینست که من واصل و سرگردانم

شعر دیگر گوید

**قطعه**

همه کس ذوق خورمی گیرند ذوق غم گیر اے جوان قدرے
خورش طوطیان شکر باشد نقل میخوارگان بود جگرے

اے دوست من دانستی که درد چه باشد و درد چه بلاے است سالها
آرزوے آن داشتی چون بچشیدی از پا در آمدی آرے اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا
وَّ جَحِیْماً وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا آه آه آه۔

**قوله** "روی انه قری بین یدیه فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّۃٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا افبكی
طویلا" و همچنین گویند پیش رسول اللہ این آیت خواندند چون باشد هر امتے را
تا گواهی بیارند و ترا بر همه گواه آرند زیرا چه رسول اللہ گریست و تا دیرے گریست
اکنون این آیت از بس شادی و خوشی است زیرا چه او را افضل بر همه آمد
از بس تحزن و تعلق بلاے است بزرگ او را بر همه در حضرت گواهی بباید داد
و او بصفت خویش رحیم و کریم است او را گواه بیارند براے الزام و احتجاج



ایشان را و این برو سخت و دشوار است۔ آیت براے این را آورد که از سماع گریه باشد
گریه بشادی باشد و گریه بغم هم باشد۔

**قوله** "روی عن عایشه رضی الله عنها انها قالت كانت
عندی جاریة تسمعنی فدخل رسول الله علیه السلام
وهی علی حالتها ثم دخل عمرؓ ففرت فضحك رسول الله
علیه السلام فقال عمر ما یضحكك یا رسول الله علیه السلام
فحدثه فقال لا اخرج حتی اسمع ما سمع رسول الله
فامرها فاسمعته" و عایشه رضی اللہ عنها روایت میکند که عورتے دخترکے
پیش من سرود میگفت مرا میشنوانید و رسول اللہ درآمد و او همچنان سرود امیگفت عمرؓ آمد او
گریخت رسول اللہ خندید عمرؓ از موجب خنده رسول اللہ پرسید رسول اللہ برو حکایت گفت که عورتے
بر عایشه سرود میگفت من آمدم نگریخت تو آمدی بگریخت عمرؓ گفت بخدا از اینجا
نروم تا آنچه رسول اللہ شنیده است من هم نشنوم رسول اللہ او را طلبید
و او سرود میگفت رسول اللہ و عایشهؓ و عمرؓ میشنیدند کارے که رسول اللہ
کرده باشد اقل اباحت باشد بلکه مستحب شیخ اثبات اباحت و استحباب سماع
بآیات و احادیث کرد و پس آن شروع در انواع آن کرد۔

**قوله** "وسئل ذو النون المصری عن السماع فقال
وارد الحق یزعج القلوب الی الحق فمن اصغی الیه بحق
تحقق ومن اصغی الیه بنفس تزندق" ذو النون مصری را
از حال و مآل سماع پرسیدند گفت سماع وارد حق است چیز از خدا بر بنده
فرود می آید و لها را بسوے حق میکشد هر که بسوے آن دارد که گوش بحق داشت
محقق و متحقق شد و هر که بسوے آن گوش بنفس داشت زندیق شد۔ بحق چند معنی

دارو یعنی او متصف بصفت حق است محقق ومتحقق شود وهر که او بسبب حق شنود یعنی آنچه حق وحقا باشد۔ دیگر بحق شنود یعنی او از خودی رفته و نفس نفسانیت او باقی سماع اینچنین کسے بزندقه کشد۔ سخن مختصر میکنم که ترجمه دراز نگردد۔

**قوله** "وقال السری سقطی تطرب القلوب المحبین عند السماع تخاف قلوب التائبین وتلتهب قلوب المشتاقین" سری سقطی گفته است آنانکه محبان حق اند چون سماع میشنوند دلهاے ایشان خوش میگردد۔ آن مردم که تایب اند گنه باخود دارند اگرچه ازان گنه توبه کرده اند هرآئینه گنه یاد می آید خوف بر ایشان غالب میشود۔ دلهاے مشتاقان در التهاب در سوختن و در اضطراب و درد می افتد۔ محب مشتاق هم باشد و محب واصل هم باشد هم واصلے را اشتیاق باوے باقی باشد۔

**قوله** "وقیل مثل السماع کمثل الغیث اذا وقع علی الارض الطیبة تصبح الارض مخضرة کذلک القلوب الزکیة یظهر مکنون فوایدها عند السماع" وگفته اند مثل سماع همچو مثل ابریست که از وباران بچکد بر زمین افتد آن زمین تمام سبز شود همچنین دلهاے که پاک است ظاهر میگردد فایده هاے آن دلها نزدیک شنیدن سرود۔

**قوله** "وقیل السماع یحرک ما ینطوی علیه القلوب من السرور والحزن والخوف والرجاء والشوق وربما یحرکه الی البکاء وربما الی الطرب" وگفته اند خاصیت سرود این است هرچه دل بدان در پیچیدن یعنی دل بران قرار گرفته است وآن در دل متمکن است همان چیز از دل برون می آید و در جنبش میشود اگر شادی باخدا دارد سماع می شنود شادان تر میگردد واگر اندوهے در دل دارد همان اندوه غالب تر میگردد دلے اندوهگین است که بخدا



ره نمی یابد در سماع همان اندوه غالب میشود و اگر از خدا ترسے دارد یعنی ترسد که نباید که مراد من بدامن نهند میان ترس غالب تر میشود و اگر امیدے دارد که او ارحم الراحمین است رحمت او بر غضب او غالب است امیدے که دارم از کرم این تقاضا است که مقصود بدامن خواهد داد همین امید در سماع برو غالب می آید و اگر شوق دارد که براے وصول مراو را تا قلق و اضطراب میباشد همین قلق و اضطراب غالب میگردد چون اینچنین باشد این انواع باشد بسا باشد که بخوشی کشد و بسا باشد که بگریه کشد۔

**قوله** "وقیل السماع فیه حظ لکل عضو فربما یبکی وربما یصرخ وربما یصفق وربما یرقص وربما یغمی علیه" وگفته اند در سماع هر عضوے را حظے است بسا باشد که مرد در سماع بگرید و فریاد کند و نعره زند و بسا باشد که برقص بگردد و بسا باشد بیهوش شود بیفتد در اغماض و اطاعت سماع است جمله اعضا از بس لذت یا از بس حزن بیهوش میشود۔

**قوله** "وقیل اهل السماع ثلثة ومستمع بربه ومستمع بقلبه ومستمع بنفسه" وگفته اند شنوندگان سماع سه نوع اند یکے اینست که بخدا میشنود یا اینست که بحضور خدا میشنود یا اینست خدا باوے برین صفت است که یکے با حریفے سماع سماع شنود این نیک تا و راست و نیک باز گشت فهم هر کسے تا اینجا نرسد و دیگر سماع بخدا این باشد بسبب طلب او و بسبب وجدان جمال و جلال او و بسبب دریافت رضاے او۔ و آنکه بدل میشنود یعنی دلے حاضرے دارد و صدقے و طلبے و حلے و رستے و سیوم آنکه او بنفس می شنود یعنی نفس او مزاحم وقت او است و خودی او باوے است و متردد و متزلزل است قرار با خدا ندارد و محطے

درستے باوے نہ۔

**قوله** وقال بعض المشايخ لا يصلح السماع الا لمن كان قلبه حيا ونفسه ميتا فاما من كان نفسه حيا وقلبه ميتا فلا" بعضے پیران گفتہ اند سماع لایق نباشد وصالح نبود مگر کسے را کہ دل او زندہ باشد ونفس او مردہ باشد۔ اورا گویند کہ ہرگز نمیرد وہموارہ با خدائے خویش باشد ویگانگی درستے باوے بود آنکہ گفتیم ہمو است کہ نفس او مردہ باشد بدانی دل ہر کہ زندہ است ہرگز نمیرد ودل ہر کہ مردہ است ہرگز نزید ودلرا بعث نیست زیراچہ زندہ است زندہ را بعث نباشد واگر مردہ آن مردہ است کہ اورا زندہ نخواہند کرد واین سخن در لطایف قشیری است واینکہ گفتہ اند سرہا خفتہ ودلہا بیدار عبارت ہم ازین است وآنکہ دل او مردہ باشد ونفس او زندہ سماع لایق حال او نباشد۔

**قوله** وقيل لا يصلح الا لمن فنيت حظوظه وبقيت حقوقه وخمدت بشريته" وگفتہ اند سماع لایق نیست ونشاید کہ بشنود مگر کسے را کہ حظہاے نفسانی او بتمام فانی شدہ باشد وحقوق حقانی باقی ماندہ وآتش بشریت او خمود یافتہ یعنی حظے کہ دروے است آن ہمہ حق حق شدہ باشد۔

**قوله** حكى عن بعضهم قال رأيت الخضر عليه السلام فقلت ما تقول في السماع الذي عليه اصحابنا فقال هو الصفاء الزلال الذي لا يثبت عليه الا اقدام العلماء" کسے از صوفیان خضر را دید وازو پرسید چہ میگوئی تو درین سماعے کہ صوفیان ما میشنوند گفت کہ سماع نیکوے لخشانے ماند بروجز قدم علما استوار نتواند ایستاد یعنی سماع حملے وجملے دارد وعالم ربانی باید تا محملے درستے وتحملے راستے اورا دست دہد از تشبیہے وتعطیلے



اورا تعالیٰ تنزہ بتمام وکمال تواند کرد۔

**قوله** وقيل السماع مقدحة سلطانية لا يقع نيرانها الا فيمن قلبه محترقة بالمحبة ونفسه محرقة بالمجاهدة وتخمين گفتہ اند سماع مِقدَحہ سلطانیہ است شمع شعلۂ بادشاہانہ است کہ روشنائی نیفتد مگر در دل کسے کہ آن دل بمحبت حق سوختہ باشد ونفس او بمحبت حق خاک وخاکستر گشتہ یعنی آنقدر مخالفت نفس کردہ باشد کہ ہیچنان شدہ چنانچہ گفتیم۔

**قوله** ومن آدابهم ان لا يتكلفوا فيه ولا يكون لهم وقت معلوم كذلك ولا يسمعون للطايب والتلهي بل يسمعون ما كان داخلا في اخلاق اوصاف التايبين والخايفين والراجين" ویکے از آداب در سماع اینست تکلفے نکنند ووقتے نابودہ را اظہار وقت نکنند مگر آنکہ خواہد کہ بموافقت اصحاب دست وپاے بزند بدین نیت کہ ازین تواجد وجدے حاصل شود وبراے سماع را وقتے معلوم نباشد چنانچہ مردمان را ہست روز جمعہ یا شب جمعہ وقتے معین میشود وہمچنین باشد زیراچہ سماع وارد غیب است وہرچہ از غیب باشد ہمان بسماع نسبت وارد کبراویان چنین گویند بعد ہفت روزے خلوتیان را سماع بشنوانند۔ وسماع براے خوش کردن خود بتکلف وخور البتہ بلہو انداختن سماع صوفیان چنین نباشد۔ وآنکہ سماع بشنوند ہرچہ صفت مرد تایب باشد یعنی از گنہ باز گشتہ وبعبادت خدا مشغول شدہ باشد وآنکہ اورا خوف باشد وآنکہ بترسد کہ نباید کہ بمراد خود نرسم وآنکہ امید وار واز رحمت واز کرم او کہ بمقصود خود رسد چنانچہ گویند امید وار چنانم کہ بستہ کشاید

---

عہ۔ مِقدَحہ چقماق را گویند۔

یعنی بیتے باشد آن صفت کسے باشد کہ وقتے خلاف رضاے محبوب کارے کردہ امروز ازان باز آمدہ است چنانچہ بیتے۔

**بیت**

بیا ہر آنچہ کہ کردی ازین طرف بحل است
خلاف کردی وبد کردی وخطا کردی

یا طالبے سخنے وارد بیتے بمناسبت آن کہ نباید بر او خود برسم چنانچہ یکے گوید **بیت**

ولا دامن فراہم کن کجا ما و کجا ایشان
تم سلطان ملک حسن ومن درسلک درویشان

**قوله** "وما يحثهم على المعاملات ويجدد لهم صدق الارادات ومن لا يعلم ذلك فعليه ان يقصد من يوديه فيه" وانچہ ایشان را بسوے معاملات صوفیہ برانگیزد آن بشنود وانچہ اراداتے کہ باخدا دارند آن بشنود کہ ارادت وصدق ایشان قوی تر گردد وآنکہ این چیزہا در سماع نداند در صحبت کسے باشد کہ اورا این چیزہا تعلیم کند۔ محمد حسینی میگوید سماع نقد تعلیم نخواہد شد نقد وقتے کہ باو ویست ہمان چیز معلوم حال او خواہد شد۔

**قوله** "قيل للنصير آبادى انك مولع بالسماع فقال نعم هو خير من ان نقعد ونغتاب الناس فقال له عمرو بن يحيدى هيهات يا ابا القاسم زلة فى السماع شر من كذا وكذا سنة نغتاب الناس فيها" مجلسے بود ابو القاسم نصیر آبادی را گفتند کہ حریص ومبتلا بسماعی گفت آرے بہ ازان است کہ بنشینم وغیبت مردم گوییم ابو عمرو یحیدی گفت ہے ابو القاسم ازین سخن بدور باش زلت است فرود افتادہ است در سماع بدتر ازان است کہ یک سالہ مردمان را غیبت گوئی۔ نصیر آبادی سماع باغیبت نسبت داد ہرآینہ جوابش ہمین باشد کہ بو عمرو گفت سماع نسبت باالہیت دارد اگر اندکے آن تراہب وآن تراغب تفاوت



شود کار بچیز دیگر کشد۔ سخن در دین مسلمان است۔ ازین کہ عمرو با نصیر آبادی این سخن گوید تقبیح سماع نباشد ہر یکے را حالے ومقامے وکارے است غیبت حقوق عباد است واگر در سماع زلتے است ہم بدان شخص منحصر است۔

**قوله** "قال ابو على الرودبارى بلغنا فى هذا الامر الى مكان مثل حد السيف ان ملنا كذا ففى النار" رودباری میگوید کار ما در سماع بجائے رسیدہ کہ اگر ما را اندک انحرافے شود در آتش ہجران افتیم اندیشہ معشوقہ حاضر باشد وشراب در کار عاشقان مستان گردد خوف آن باشد کہ عاشق باقتصار مستی وغلبہ عشق او با معشوقہ جوانی کند معشوقہ اورا در سوز ہجران اندازد وقت این کارکنان دانند کہ میگویم مشکل حالتے است اگر عاشق دست آویزے کند بر مزاج معشوق نیفتد ہمانکہ در بلاے ہجران گرفتار گردد واگر شرط ادب نگہ دارد گستاخی نکند از خط ادب نگذرد ثانی حال از مقصود طلبد معشوقہ گوید کہ در غلبہ شوق وقوت عاشق نیست با تو خلوت کردم وچند قدحے پیمودم تو مستان شدی باین ہمہ نتوانستی کہ بغرض خویش پیوندی من چہ کنم۔ بیچارہ ابلیس اگر سجدہ کند گوید غیر را سجدہ کردی واگر نکند گوید کہ امر مرا بجا نیاوردی لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتادم۔

**قوله** "وليس من الادب استدعاء الحال والتكلف للقيام الا عن غلبة الحال تزدف تزعج" واز آداب سماع نیست کہ البتہ خواہند کہ در سماع حالے طاری شود ستمے کند براے ایستادن را مگر آنکہ غلبہ حال شود آنگہ از نشستن خیزد۔ ازین غلبہ حال این مراد نیست کہ مرد بیخبر شود یعنی حال چنان قوت گیرد وزور آرد کہ اورا نشستن نگذارد وایستادہ کند۔ نیکو سخنے است کہ شیخ مصنف فرمودہ اما اگر یکے براے این غرض کہ استدعاے حالے کند وآن

بغلبہ حضور دل باشد بغم معشوق دل مالامال است و شخص مصیبت زدہ است
او را بتکلف استدعا احتیاجے نیست این خود مستعد این کار است و گفتہ اند وارد ہا
بخور دتا بخسپد وارد قوت گیرد آنکہ در سماع خیزد و دیگران گفتہ اند وارد
تحفہ غیب است سلطانے است کہ بہر بار باز نگردد کہ او را بازیابی غنیم است۔

**قوله** "او یکون علی سبیل مساعدة لصادق او مطایبة من غیر تساکر و اظہار حال و ترک ذلك اولی"
و اگر با صاحب وقتے موافقت کند شاید و اگر نکند شاید بہتر اگر او ہمچنین میکند کہ
اظہار حالے و غلبۂ وقتے این از مساعدت نباشد این از ریا باشد۔ موافقت را
دو صورت است یکے آنکہ نمیخواہد کہ او تنہا رود موافقت میکند تا موجب جمعیت
باطن او باشد یا آنکہ او صاحب حال و صاحب ذوق است یا او موافقت
میکند تا از ان حال و ذوق او را ہم نصیبہ شود۔

**قوله** "روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یعظ الناس فصعق رجل من جانب المسجد فقال من ذا الذی الملبس علینا دیننا فان کان صادقا فقد شهر نفسه و ان کان کاذبا محقه الله" مروی است کہ رسول اللہ مردم را
پند میداد از گوشۂ مسجد مردے نعرہ زد خاست رسول اللہ فرمود کیست اینکہ
دین ما را بر ما تلبس میکند اگر این صاعق صادق است خود خود را شہرہ کردہ
میان مردم و اگر کاذب است خدائے تعالیٰ او را نیست گرداند۔ رسول اللہ
بمعجزہ دانست کہ نعرہ زدن مردے سبک مزاج است ہمچنین کسے لایعبأ بہ است۔

**قوله** "و یکرہ للشبان القیام بحضرت المشایخ و اظہار الحال" و مکروہ است جوانان را کہ بحضرت مشایخ بہ اظہار حال ایستادہ شوند۔



**قوله** "حکی ان شابا کان یصحب الجنید و کلما سمع شیئا یزعق و یغیر فقال له ان ظهر منك شئ بعد هذا فلا تصحبنی فکان بعد ذلك یضبط نفسه و ربما کان یقطر من کل شعرة منه قطرة عرق حتی کان یوما من الایام زعق زعقة یخرج فیها روحه" حکایت گویند جوانے در صحبت
جنید بودے او وقتے کہ سماع شنیدے نعرہ زدے و متغیر شدے جنید گفت با او
اگر بعد ازین مثل این راز تو پیدا کردی از تو پیدا شد در صحبت من نباشی بعد از انکہ
جنید این سخن گفت او بر خود گرفت بسا بودے کہ از ہر بن موے او خوے روان شدے
و بعضے گویند آن روزے کہ مُرد خون از ہر بن موے او روان شد روزے ہمچنین
بود کہ آہے بزد کہ جان از قالبش رفت۔ زہے پیر مودب مرشد کہ جنید بود تا آنکہ از حال
ہمچنین میدانست با این ہمہ منع کرد کہ اظہار حال نکند زہے آن جوان مسترشد کہ آنقدر
بر خود گرفت کہ جان از قالبش رفت۔

**بیت**

اے کاہل راہ عشق در باز مرا — جانم زدہ روان میدہد آواز مرا

**قوله** "ولا رخصت للاحداث فی القیام و التحرك اصلا و اکثر المشایخ یکرهون حضورهم مجلس السماع" و مر ایشان را رخصت نیست کہ ایشان در سماع بایستند و حرکت کنند ہیچ وجہے
ایشان را رخصت نیست و بیشتر بران حضور این احداث را در مجلس سماع مکروہ
داشتہ اند۔

**قوله** "وان کان الوقت حدا فلا یجوز للمتکلف المداخلة و المزاحمة علی طریق الموافقت ایضا" و اگر
میان صوفیان حدے شد یعنی ہر یکے بوقت خویش مستغرق است نشاید

دیگرے راکہ تکلف کند برائے موافقت را ورآید و مزاحم وقت ایشان شود چنانچہ بحضور احداث مکروہ در مجلس مشایخ بوقت سماع مزاحم وقت حد۔

**قولہ** "حکی ان ذاالنون المصری دخل بغداد فدخل علیہ جماعت و معہم قوال فاستاذنوہ ان یقول شیئاً فاذن لہم فانشد (القوال)" حکایت ارندکہ ذوالنونؒ مصری در بغداد آمد بر ذی النون جماعت مردم آمد و با این جماعت قوالے بود از ذی النون دستوری طلبیدند کہ این قوال چیزے بگوید پس ذوالنون اذن داد کہ بگوید پس آن قوال این شعر خواند۔

**قولہ** شعر

"صغیرُ ھواكَ عذبنی فکیف بہ اذا احتنکا
وانت جمعت فی قلبی ھویً قد کان مشترکا
اماترثی لمُکتئبٍ اذا ضحكَ الخُلِیُّ بکا

فطاب قلبہ وقام وتواجد وسقط علی جبھتہ وسال دم علی جبینہ ولا یقع علی الارض ثم قام واحد منہم فنظر الیہ ذوالنونؒ المصری وقال اَلَّذِیْ یَرَاكَ حِیْنَ تَقُوْمُ فجلس الرجال والسکون مع حضور القلب وجمع الھمّ اندک ہوائے تو مرا در عذاب انداخت یعنی اول میلے کرشد پس چونہ باشد کہ عشق زور آورد و تمام مرا بگیرد و تو در دل من جمع شدی ہوا کہ آن مشترک بود بدل و روح و تن یا آنکہ ہوائیکہ بود میان من و تو آن ہمہ بر من جمع کردی تو مرثیہ نمیکنی نمیگریُ بر کسے مصیبت برائے گرفتارے رنج افتادہ را وقتیکہ او حالے از ورد و غم و عشق بخندد او بگرید۔ دل ذی النونؒ خوش شد یعنی وارد ے در و در آمد بخاست تواجدے کرد و رقصے زد



تا آنکہ بر روے افتاد پیشانیش شکست قطرات خون از پیشانیش جدا می شد و بر زمین نمی افتاد و دران مجلس یک نفر خاست برائے تواجد را ذوالنون سوے او دید و گفت اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وقتے کہ تو بر خاستی برائے تواجد را خدائے تو میدید یعنی تو از غلبہ حال و قوت وقت نخاستہٗ خدا میداند آن مرد صادق بود فی الحال باز ماند و بر جائے خود قرار گرفت. حکایت برائے این آوردہ کہ چون وقت حد باشد دیگر یرا مزاحمت داون نشاید۔

ن اولی **قولہ** "والوقوف علی احوال المستمعین اَوْلیٰ من المداخلت والمزاحمت لانہ محل الاستقامت والتمکین والصدق والانصاف من ادب الحضرت" این واقف بایستد بر اہل حد و برکتے از ان گیرد بہتر نہ آنکہ پریشان در آید و مزاحمتے کند زیراچہ سکون از ادب حضرت باری است ہر کرا حضورے باشد البتہ در و انصافے و سکونے باشد۔

**قولہ** "قال اللہ تعالیٰ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا" خدا فرمودہ است ہر گاہ کہ جن حاضر شدند بر رسولؐ اللہ رسولؐ اللہ قرآن میخواند با خویش گفتند کہ خاموش باشید کہ خواندن رسولؐ اللہ بشنویم۔

**قولہ** "وقال اللہ تعالیٰ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا" و خدا فرمودہ است فرو شد آوازہا و نشنوی تو مگر چیزے باریکے مقصود از آوردن این ہر دو آیت این بود کہ حالت حضور وقت حد سکون و قرار می باید مداخلتے و مزاحمتے نشاید۔

**قولہ** "واذا اتفق مجلس السماع فیبدء بالقرآن ویختم بہٖ" وچون خواہد سماع آغاز کنند اغاز بقران کنند و ختم بقران کنند زیراچہ اعتبار ابتدا وارد

یا انتہا۔ اوسط مثلاً ہم برطرزے است اول وسط نسبت بمبتدا وارد و آخر وسط نسبت بمنتہا وارد و چو اول و آخر سماع بقرآن باشد ہمہ گوئی سماع قرآن بودہ باشد و ہست میان صوفیان این روش کہ در اول سماع مقری پنج آیتے بخواند و آخر سماع ہم و اگر مقری نبباشد در ابتدائے سماع فاتحہ میخوانند و در آخر سماع فاتحہ میخوانند۔

**قولہ** "فقد حکی عن ممشاد الدنیوری انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فسالہ عن اجتماع القوم للسماع فقال لا باس آبتدؤ ابالقران و اختموا بالقران" حکایت گویند کہ ممشاد دینوری رسول آنحضرت اللہ و در حق سماع کہ اصحاب ما شنوند رسول اللہ فرمود بدین باکے نیست بگو آغاز بقران کنند و ختم بقران کنند ہم برائے آنرا آورد کہ بالا گفتہ بود کہ اغاز بقران کنند و ختم بقران چہ گوئی تو در باب کسیکہ مصطفیٰ و مرتضیٰ و رضا و شہید کربلا جلوہ کردہ باشد سماع بشنوند و رقصہا بزنند شراب طہور را در کام میکنند و بمستی وقت رقصے بزنند۔

**قولہ** "ویکرہ للمرید سماع الغزل والاوصاف فانہا یعیدہ الغور" و مرید طالب را سماع غزل وصف خد و خط شنیدن مکروہ باشد زیرا چہ غورے غایرے دارد۔

**قولہ** "حکی عن بعض المشایخ انہ قال السماع شہوت فی قعر شبہۃ لا یحسن تناولہا الا العارف ذو بصیرۃ و فطنۃ یحتبس الشہوت ولا یمس بالشبہۃ" از پیرے از شیخ حکایت آرند کہ گفتہ است یجتبی

---

عہ بعد از لفظ "رسول اللہ" در نسخہ منقول عنہ چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ غالباً تمام عبارت اینچنین بود "رسول اللہ را پرسید در حق الخ"

سہ از "رضا" غالباً مراد حضرت امام حسنؑ اند کہ اوشان را "رضا" گویند۔



سماع لذت نفسانیست در قعر شبہ است یعنی شبہ باریکے دارد استعمال این شہوت نشاید مگر عارفے را کہ با بصیرت باشد این بد و احتمال است عارف با بصیرت ازین شہوت لذت گیر و زیان وقت او نیست و دیگر این شہوتے کہ در قعر شبہ است صاحب بصیرت حظ روح را چنان برگیرد کہ ہیچ ازین شہوت نفس با وے خلط نشود چنانچہ پرندہ خردے ہست رنگے سبزے دارد کہ سبزی او مختلط بلمعان سیاہی میزند بر گلے می نشیند نوکے تیزے درازے دارد ہر چند گل تلخ است اندک شیرینی کہ ہمان قدرے چیند میتاند شہوت را بدر برد و شبہ را مساس نکند چنانچہ گفتیم۔

**قولہ** "وقال الجنید کل مرید رایتہ یمیل الی السماع فاعلم ان فیہ بقیۃ من البطالت" جنیدؒ گفتہ است ہر مرید را کہ بینی کہ میل بسماع میکند بدانکہ در وبقیہ از بطالت ہست اینجا گمان رود مگر جنیدؒ میگوید مرید را میل بر سماع نشان بطالت اوست اما ترا باید دانست کہ جنیدؒ میگوید مرید سماع میشنوند میل بر سماع میکنند تا بقیہ را نقیہ کنند یعنی بقیہ ہوا کہ در وا ست میشنوند تا بقوت سماع آن بقیہ را بدر برد چنانچہ صابون بر جامۂ رنگین زنند تا سفید گردد۔ دبہ

**قولہ** "وقیل السماع صراط ممدود یقصدہ صاحب یقین و وجود و صاحب شک و جحود اما ان یرفع سالکہ الی اعلی علیین او ینکبہ فی اسفل السافلین" گفتہ اند سماع ہمچنین است ہمچو پلے کشیدہ است چنانچہ صفت او گفتہ اند صاحب یقینے و وجودے قصد وے کند و بران بگذرد و یکے باشد صاحب شکے و انکارے یعنی یقینے و رستے کہ اصحاب مواجد را باشد او را حاصل نیست و کشفے و تخیلے کہ ہست آن ندارد گوئی منکر است آنکہ او برین پل صراط میرود چو آن صفت کہ گفتیم ازان

صفت میرود ور اعلی علیین میرود بر اعلیٰ مواہب میرساند و اگر ازان دوم قسم است
در اسفل سافلین می اندازد حرمانے در ستے کہ او را پیش می آید۔

**قوله** "وقال بعض المریدین لبعض المشایخ الیس المشایخ کانوا یشبّثون الی السماع فقال اذا کنت مثلهم فاسمع انت ایضا" مریدے از پیرے پرسید نہ آنکہ مشایخ سماع شنیدہ اند یعنی من ہم چرا نشوم آن پیر جواب گفت برو ہچو ایشان شو مقصود ازین **بیت**

بگوئیم سماع اے برادر کہ چیست — مگر مستمع را بدانم کہ کیست

**قوله** "وقیل السماع سرور ساعة یزول او سمّ ساعة قتول ولا یحضر مجلس السماع من یتبسّم او یتلهّی" وگفتہ اند سماع خوشی دل ساعتے است بیاید برود یعنی وارد وے است کہ قرار ندارد آید و رود و آنرا کہ دراز کشد رقصے را و اضطرارے را آن عبارت از توالی واردات و آن سماع زہر ساعتے است کہ کشندہ است یعنی زہریست کہ ہمان ساعت کہ آن زہر بدہند مسموم میرد یعنی وارد یست در ساعت کہ بیاید ہمان ساعت او را نیست و نابود گرداند یا آنکہ چنانچہ بالا مرتب گفتہ بودم ہم بران برود یعنی یا در اعلی علیین ببرد یا در اسفل سافلین اندازد و نباید در مجلس سماع حاضر شود کسے کہ تبسم کند تبسمے بر صورت ہزلے بایستادن بر صفت لہوے۔

**قوله** "وحکی عن عبد اللّٰہ خفیف انه قال حضرت مع شیخی احمد بن یحیی فی دعوت بشیراز فاتفق فیها سماع فطاب وقت الشیخ وقام وتواجد وکان فی صفة بحذائنا قوم من ابناء الدنیا فتبسم واحد منهم فاخذ الشیخ منارة کبیرة کانت هناك فرمی بها فاصاب الجدار فانغرست رجلها



الثلاثه فی الحایط وکان قد صلی ثلثین سنة صلوة الصبح بوضوء العشاء" از عبد اللّٰہ خفیف حکایت آرند کہ او گفتہ است با احمد ابی الجواری بشیراز در مجلسے بودہ ام و دران جمعیت اتفاقے سرود گفتند وقت شیخ احمد خوش شد خاست و تواجدے میکرد مقابل او صفہ بود و بعضے ابناء دنیا آنجا بودہ اند یکے میان ایشان تبسم کرد شیخ احمد منارہ شمعے بود آنرا گرفت و طرف او انداخت بروز سید بدیوار رسید سہ پایہ آن منارہ بدیوار خلید اگر برو رسیدے تا چہ شدے مقصود ازین حکایت این بود کہ آنکہ بلہو و تبسم در سماع بایستد او در مجلس سماع نشاید اما فقیہ جامد طبع را و متعلم خشک مزاج را از سماع آنچنان بیرون کنند چنانچہ مگس از شہد و ہمچنین گویند شیخ ابی احمد الجواری سی سال نماز صبح بوضوء عشا گذارد یعنی اینچنین متعبد و سماع میشنید و بر متبسم و متلہی اینچنین معاملہ می کرد۔ و ازینجا این معلوم شود کسے گمان نبرد کہ صوفیان در سماع بیخبر می باشند خبرے تمامے است اما چندین اعمال دارند یکے از اعمال ایشان سماع است۔

**قوله** "سئل بعض المشایخ عن شرب القلوب من السماع وشرب الارواح منه وشرب النفوس منه فقال شرب القلوب الحکم وشرب الارواح النعم وشرب النفوس ما یوافق طبعها من الحظوظ" محمد حسینی میگوید چنین گویند در انسان پنج چیز است روح قلب عقل طبع نفس روح ذوق از نغمہ گیرد و دل ذوق از حل گیرد و طبع در راستی و کژی موسیقار بیند و عقل معنی حکمتے کہ شاعر کردہ است دران بیند نفس در ارکان وزن رقص بیند مردم بہر چہ مشغول شوند ذوق یکے ازین باشد باقی دیگر چہار خصم مزاحم اندپس ذوق بتمام دست ندہد و آرام و قرار کمال نباشد اما چون سماع بشنود ہر پنج چیز بغذائے خویش مشغول شوند ہیچ یکے مر دیگرے را

خصم و مزاحم نیست آرام و قرار صوفیان و ابتلاے سماع هم ازینجا است۔

**قوله** "وسئل عن التکلف فی السماع فقال هو علی ضربین تکلف من المستمع لطلب الجاه او منفعة دنیویة و ذلك تلبیس و خیانة و تکلف منه لطلب الحقیقت لمن یطلب الوجد بالتواجد و هو منزلة التباکی من البکاء قال علیه السلام اذا رایتم اهل البلاء فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا" بعضے از پیران را پرسیدند کسے که در سماع بستم در آید شما در باب او چه میگویند آن بزرگ جواب گفت تکلف در سماع بر دو نوع است یکے تکلف که شنونده سماع از جهت طلب جاه و منفعت دنیاوی که مردمان به بینند و معتقد شوند که مروے صاحب ذوق صاحب حال است جاہے پیش آید و کسے دست و ہد و پاے گیرد و چیز از دنیاوی هم رسد و آن تلبیس است و آن خیانت است در دین خدا از شر اینچنین کسے نگه دارد و تکلفے دیگر است که بستم در سماع در می آید براے این را دست و پاے میجنباند و موافقت اهل ذوق میکند تا از برکت این موافقت و جنبانیدن دل وقتے ذوقے و حالتے دست و ہد و این نیز واقع است بسیار او بدان ماند چنانکه کسے در مجلس مصیبت بگرید که براے موافقت مصیبت زدگان بستم میگریند چنانکه رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم میفرماید چون به بینید اهل بلا را یعنی مصیبت زدگان را پس بگرئید و اگر گریه نیاید پس بستم بگرئید۔

**قوله** "قال ابو نصر السراج رحمة الله اهل السماع علی ثلثة طبقات منهم یرجعون فی سماعهم الی مخاطبة الحق لهم فیما یسمعون و طبقة منهم یرجعون فی ما یسمعون الی مخاطبت



احوالهم و مقاماتهم و اوقاتهم فهم من یبطون بالعالم (ن مرتبطون)
و مطالبون بالصدق فیما یشیرون الیه من ذلك و طبقة منهم الفقراء المجردون الذین قطعوا العلایق و لم یتلوث قلوبهم بمحبت الدنیا و الجمع و المنع فهم یستمعون بطیبت قلوبهم مع الله و یلیق بهم السماع فهما قرب الناس الی السلامت و اسلمهم من الفتنة" ابو نصر سراج گفته است و خوش سخنے که گفته است اهل سماع سه طبقه اند طبقه از آنها اند آنچه در سماع میشنوند بیتے و نغمه بمخاطبه حق و بمخاطبه خدا باز میگردند یعنی ایشان از خدا بچیز ها مطالبه هستند چنین کنند و چنین نکنند چنین باشند و چنین نباشند این محمل در خاطر ایشان است ایشان سماع بدین محمل میشنوند۔ و طبقه دوم سماع میشنوند بمخاطبهٔ احوال و مقامات خود یکے رضا دارد و یکے تسلیم دارد و یکے تفویض یکے توکل دارد و بران میشنوند در حالت مطالب بعلم اند و بصدق اند از ان حال عالم باشد تصحیح توکل و تصحیح رضا و صدق که دران باب آمده است که هر یکے چنانچه آمده است درست و راست کرده است چنانچه باید در سماع و طبقه دگر است که ایشان مجرد اند از جمله علایق آرے توکل و تفویض و رضا یکے از علایق است مجرد اند و دل ایشان هیچ ازین لوث این جهانی ندارد و هیچ قیدے در پاے ایشان نیست میشنوند سماع را بخوشی دل با خدا سماع لایق ایشان است از همه بسلامتی نزدیک تر اند و از فتنه سماع ایشان سالم تر اند و سه بیتے دگر گفته است۔

**بیت**

آنجا که منم نه لا است نے جاے نعم ‖ زیرا چه همه یکیست نه افزونست نه کم
بیزارم از وصال و از هجران هم ‖ بیگانه ام از وجود و لذات و الم
نه حال بماند و نه ذوق مقام ‖ نے ماندم من نه او همه گشت عدم

اکنون اینچنین کسے هر آئینه سالم تر از همه باشد و خوشی دل با خدا هم این را است سماعے میشنو و غیر حق را لگد کوب کرده است و دست از همه وجودات افشانده است و نعرهٔ هو هو میزند۔

**قوله** "وکل قلب ملوث بحب الدنیا فسماعه سماع طبع وتکلف" هر دلے که آلوده بمحبت دنیا است سماعے که او میشنود بحکم طبیعت ستے کرده دل را بحضور می آرد و آنکه دست دهد یعنی نخست برائے سماع دلے باید که بهیچ آلوده و ملوث نباشد برائے سماع را دلے صافی شفافی باید۔

**قوله** "وقیل یحتاج الی السماع من کان ضعیف الحال" چنانچه بالا سخن جنید گفته ام همان معنی است اینجا مرد با حاصل و در حضور قوی استوار و محتاج بسماع نباشد او کسے هست همانچه گفتیم اگر سماع شنوند بطیب القلب مع الله بشنوند۔

**قوله** "فقال الحصری ما ادون حال من یحتاج الی مزعج یزعجه و لعمری لا یحتاج الثکلی الی نایحة" حصری گفته است چه کمترین حالے دارد که او محتاج بدین باشد که او را جنبانندہ نباشد (بلند) و بجان سر خود عورتے اگر پسر او مرده باشد محتاج بنوحه کنانندہ نباشد۔ محمد حسینی میگوید همچنین است که شیخ حصری میفرماید اما اگر نزدیک تکلفے تا بچه باشد حال او چونه باشد و کار او چگونه بود و این سخنے که حصری گفته است مخصوص بسماع اهل طلب است اما آنانکه بحضور محبوب دست میزنند و از ناز و کرشمهٔ او ذوقے میگیرند آن سماع مردمان دگر است۔

**قوله** "وقیل ان السماع لقوم کالدواء ولقوم مروحة" و گفته اند مر قومے را سماع همچنین است که هر دردے داروے مرد عاشق مهجور



بهیچ رہے فرجه وصال نمی بیند سماع بشنو و سماع او را پیشوای و رهبر آن ره شود و قومے را سماع همچو مروحه است آلت راحت است سماع میشنو و دلش کشاده میگردد و راحت و ذوق بافراط و کمال میگیرد و مردان غیب گویند ساعتے سماع بشنویم باد وجود فرو واندازیم۔

**قوله** "وقال الشیخ ابو عبد الرحمن السُلَمی الوجد قد یکون زیادة لقوم و نقصانا لقوم آخرین وهو کالسلاح یصلح للجهاد فی سبیل الله وتقتل اولیاء الله وکذلک الشمس تصلح شیئاً وتفسد شیئاً آخ" ابو عبد الرحمن سلمی گفته است مر قومے را سماع موجب زیادت حال او باشد چنانچه گفتم و قومے را سماع نقصان حال او بود یعنی موجب جنبش او از نقصان حال اوست و آنکه گویم نه بشرطی شنود از ان نقصان است این را بحث خارج است و سماع همچو سلاح است که مرد غازی بران عمل میکند و خصم را دفع میکند بر و غالب می آید و بسا باشد همان سلاح همور از یا نکار افتد سنانے بر خصم انداخت و درست رسانیدن نتوانست آن سنان سلاح خصم شود و زیانکار این باشد و همچنین آفتاب بر آید و چیزے را اصلاحے کند که بد و میوه پخته گردد و شیرین شود و بر چیزے دگر بر آید آن را گنده کند و ضایع سازد۔ این سخن دلیل برین کند هر سماعیکه مستمع بشرط نمیشنو و موجب نقصان ظلم اوست۔

**قوله** "وقال السماع من حیث المستمع وقد سمع بعضهم طوافاً یصیح یا سعتر برّی فاغمی علیه و سئل ذلک فقال حسبته یقول سعتر بری" ابو عبد الرحمن گفته است سماع بحساب مستمع گوینده هر چه گوید این مستمع و ران محلے می برد بحسب آن این را وجدانے و ذوقے چنانچه صوفی شنیده

از شخصے کہ او فریاد میکرد این سخن میگفت سعتر بری آنکہ او شنید نعرہ زد وبیہوش شد ازو پرسیدند کہ موجب بیہوشی تو چہ بود گفت کہ میگوید سعتر بری یعنی سعی کن کہ بیکے مرا ببینی وسعتر بری سبزئی است تربے وپودنے وترہ باشد او فریاد میکرد بدل سبزی این را آن گمان رفت بحسب گمان خویش معنی راست گرفتہ وبران معنی علیہ گشت۔ مقصود سماع بحسب مستمع است از پدر خود شنیدہ ام کہ صوفی آواز گاوے شنید ورقص شد او را از موجب رقص پرسیدند گفت گاو میگوید سبحان۔

**قولہ** وسمع الشبلیؒ منشداً ینشد شعر

سائل عن لیلی فہل من مخبر یکون لہ علم بہا این تزول

فزعق وقال لا واللہ ما فی الدارین عنہ مخبراً" شبلیؒ این بیت شنید می پرسم از لیلی ہست خبر گویند کہ او کجا فرو می آید شبلیؒ نعرہ برآورد وگفت بخدا کہ در ہر دو سرائے از وہیچ یکے را خبر نیست کہ او کجا فرو می آید۔ مقصود این بود کہ شبلیؒ میگوید کہ ہیچ یکے از خدا بخدا کہ چیزے علمے ندارد واز ونشانے نمیدہد یعنی سماع بحسب مستمع است

**قولہ** وقال الصبحیؒ یجب ان یکون الواجد اذا کان وجدہ صحیحاً محفوظاً فی حال وجدہ لایجری علیہ لسان الذم بحال" صبیحی گفتہ است واجب است چون وجد واجد صحیح باشد یعنی بحقہ وبمواظبہ قرار گرفتہ بود روا نباشد زبان کسے بہ بدی برو دوود۔

**قولہ** وقیل الوجد سر صفات الباطن کما ان الطاعت سر صفات الظاہر وصفات الظاہر الحرکت والسکون وصفات الباطن الاحوال والاخلاق" وہمچنین گویند وجدان واندوہ نایافت از سر صفات درون است چنانچہ طاعت ظاہر است نمازے وخواندنی ودیگر حرکاتے وسکناتے کہ در آن بایست از سر صفات ظاہر است غرض وجد ووجدان نسبت بباطن دارد



وطاعت وعبادت نسبت بظاہر۔ این میگوید کہ ہر دو جمع نشوند بیان نسبت وجودی میکند طاعت وعبادت اگر وجد ووجدان نیست بکار نیاید۔

**قولہ** واما حکم الخرقۃ التی تقع فی السماع فما کان منہا علی طریق المساعدت فہی للجماعت وما کان منہا لقول القوال وانشاد منشد فان لم ہناک جماعت فانہا للقوال خاصۃ وان کان ہناک جماعت فقد اختلف اقوال المشایخ فیہا فذہب بعضہم الی انہا للقوال لانہ لما وجدہ القایدۃ فی سرہ من جہتہ خلع علیہ بدلاعما اتحفہ بہ وذہب بعضہم الی انہا للجماعت والقوال فیہا کاحدہم لان البرکت حضور الجماعت لاتقصر عن قول القوال" واما خرقہ در سماع می افتد دستارے وجبہ ومصلائے اگر بطریق مصاعدت است از میان جمع باشد یعنی ہرچہ جمع بدان حکم کنند وہمران روند یا خود این خرقہ ہم از ان جمع باشد یکدیگر قسمت کنند بتانند یا بفروشند خرچ کنند واگر موجب افتادن خرقہ بگفتار قوال باشد وبگفتار کسے کہ شعرے خواندہ است واگر او آنجا نباشد آن خرقہ مر قوال ومنشد را باشد واگر جماعت باشد صوفیان دران اختلافے کردہ اند وبعضے گفتہ اند برین آوردہ اند واین سخن کہ گفتہ کہ این خرقہ قوال را باشد زیراچہ ہرگاہ کہ او فائدہ سر خود از ویافت بدل آن خلع کرد وہر آینہ از کسب اوست وچون کسب اوست ہم بدو دہند وبعضے صوفیان برین رفتہ اند کہ این خرقہ مر جماعت را باشد قوال را یکے از ایشان شمرند زیراچہ برکت حضور جماعت از قول قوال ہیچ کم نیست پس موجب این ذوق از قول قوال واز برکت جماعت شد پس این خرقہ ازان ہمہ۔

**قولہ** روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم

بدر من اتی مکان کذا فله کذا و من قتل قتیلا فله کذا و من
اسر اسیراً فله کذا فتنازع الشبان والفتیان واقام الشیوخ
والوجوه عند الرایات فلما فتح الله علی المسلمین طلبوا ما
جعل لهم فقال الشیوخ کنا ظهراً لکم و رداءً فلا تذهبوا
بالغنایم دوننا فانزل الله تعالی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج فقسمها النبی علیه السلام
بینهم بالسویة" برای اثبات این سخن را و رقصه ورستے می آرد شیخ فرمود
در حرب بدر بعد از انکه غنایم جمع شد آنانکه پیش جنگ کردند آن جوانان و مردان
جنگی ایشان شتافتند برین که این غنایم ما را بدهند که این کار ما کرده ایم که نزدیک علم
ایستاده بودند گفتند ما پشتیبان و نگهبان شما بوده ایم از پیش ما این غنایم چونبرید
بعد ازان در شان ایشان این آیت نازل شد عز من قایل یَسْئَلُوْنَکَ
عَنِ الْاَنْفَالِ الایته بگوای محمد غنایم ملک خدا است و رسول خدا است
آنچنان که رسول قسمت کند حق شما باشد پس آن رسول الله میان هر دو طایفه غنایم
برابر قسمت کرد یعنی قوال پیش دستی کرد و تو که در جمع حاضر بودی بهر دو موجب
خرقه افتاد قسمت هم میان هر دو باشد۔

**قوله**" و منهم من قال ان کان من جملة القوم فهو
احد منهم ولیس له الاستبداد بشئ منها و ان کان اجنبیاً
فما کان منها لها قیمة یوثرونه بها و ما کان من خریقات
الفقراء فهم اولی بها و منهم من قال ان کان القوال
اجیراً فلیس له منها شئ و ان کان متبرعاً فله ما یصلح له
منها شئ" و بعضے گفته اند اگر قوال هم از طایفه صوفیان است او را هیچ چیزے



مخصوص نباشد و چیزے تنها نبود و اگر آن قوال از صوفیان نیست اجنبی است
بیگانه است و اگر خرقها ازان است که او را قیمتے هست چیزے می ارزد و این خرقه
ازین خرقهای فقرا است پس آن فقرا بدان اولی تر باشند همانکه گویند الفقراء
اولی بخرقة و بعضے گویند اگر قوال اجیر باشد یعنی به اجرت آورده باشند
او را هیچ ازان خرقها نصیب نباشد حق او همان اجر اوست و اگر متبرع است
یعنی با جرت نیامده است به تبرع آمده است پس انچه لایق او باشد آن بدهند۔

**قوله**" واذا قلنا انها لهم فلا یستعجلوا بها ما داموا
فی السماع فاذا انقضی وقته فجمعوها فی الوسط" گفتیم
که بتحقیق خرقه ایشان را باشد دران قسمت شدن شتاب نکنند مادام که در سماع
اند و قتیکه از سماع فارغ شوند خرقها را جمع کنند بنهند۔

**قوله**" ثم ان کان محباً لهم فحکمه ان یفدیها بما
یوجب وقته من غیر معارضة فیها ولا منادات علیها فان
ذلک استحقاق بحقها و حقهم" اگر میان ایشان کسے از ایشان نیست
ولے محب این طایفه هست پس حکم او این است که بر و خرقه فدیه کنند خرقه او هم
قسمت کنند با آنکه معارضه درمیان نباشد و آن خرقه را ندا نکنند که ازان کیست
این زیرا چه این ندا کردن استحقاق حق خرقه است و استحقاق حق قوم باشد۔

**قوله**" ثم ان کان هناک شیخ له حکم فالحکم
فیها الیه من تخریق و تبدیل و رد علی اصحابها" این احکام
است در امثال و اجناس است و اگر آنچنان شیخے باشد که او صاحب حکم است
حکم مر او را است هر حکمے که او کند او را شاید و همه در تصرف او راضی باشند و اگر آن
خرقه را پاره کنند بدهند و اگر تبدیل کند و اگر رد کند خرقه را بر اصحاب هم شاید

گفتیم کہ تصرف بدست اوست۔

**قولہ** "وقال اهل الشام الفقیر اولی بخرقته وانکر الجمهور ذلك" واہل شام گفتہ اند خرقۂ فقیر ہم بفقیر بدہند زیراچہ او بدین اولیٰ تر است شاید او در ثانی حال سبب آن متعلق شود واکثر صوفیان این معنی را انکار کردہ اند۔ امامیان صوفیان ما این رسم بود کہ خرقہ تمام بقوال می دادند وہر یکے کہ خرقۂ او او فتادہ است بجائے او ورا خرقۂ دیگر میدادند۔ این معاملت خدمت شیخ نظام الدّین ماست اما در خانقاہ خواجۂ ما خرقہ را باصحاب خرقہ میدادند قوال را خوشنود میگردانیدند۔

**قولہ** "ومنهم من قال ما کان وقع منها علی سبیل المساعدة او شوبًا بالتکلف فالرد اولی" وبعضے از صوفیان گفتہ اند ہر کہ خرقہ بطریقہ موافقت دادہ است رد آن خرقہ ہم بدو دہند اولی۔

**قولہ** "واکثر المشایخ یکرهون طرح الخرقة علی سبیل المساعدة لما فیه من التکلف المباین للحقیقة" واکثر مشایخ این را مکروہ داشتہ اند کہ بطریق مساعدت وبطریق تکلف خرقہ را بدہد زیراچہ این تکلف مباین مر حقیقت راست ومرد محقق را با تکلف چہ نسبت۔

**قولہ** "وان لم یکن هناك شیخ له حکم یمضون فیه حکم الوقت ولا یوخرون ذلك" واگر دران جمع شیخے نباشد بر جمعے حکم کند دران حالت بحکم وقت روند یعنی ہرچہ وقت تقاضا کند باتفاق یکدیگر ہمان کنند واین را تاخیر نکنند ہرچہ باشد در جمع یا در حال۔

**قولہ** "ویکرهون تخریق المرقعات الا ان یکون تبرکًا وما کان منها من خرق الفقراء فما کان منها یصلح للرقاع



فتخریقه اولی لکال نصیب ولا یبقی البعض محرومًا" ومکروہ داشتہ اند کہ خرقہا را پارہ کنند مگر برائے تبرک را واگر از آنہا باشد کہ آن جامہ را خرقہ کنند پارہ کردن بہتر باشد زیراچہ بہمہ پرکالہ بدہند وتا برکت آن ہمہ را نصیب شود وباید کہ ہیچ یکے از ایشان محروم نماند ہمہ را برسد۔

**قولہ** "ویفرق علی الحاضرین دون الغایب لان الغنیمت لمن شهد الوقعة فاذا حضر معهم فالمحبوب منهم یعطون من الخرق فکیف اقسم ذلك اختلف المشایخ فیه" وہر کہ حاضر است اورا بدہد وانکہ غائب است اورا آن نصیبہ نیست زیراچہ غنیمت در جنگ کسے برد کہ او در وقت جنگ حاضر باشد اورا ہم ازین تقسیم خرقہ اختلاف کردہ اند۔

ن فالمحبون

ہو ازال

**قولہ** "فقال بعضهم یقسم علیهم بالتفاضل کقسمت المواریث والغنایم" بعضے گفتہ اند بتفاضل بدہند کسے را بسیار کسے را اندک چنانچہ قسمت مواریث است مرد را دو حصہ وعورت را یک حصہ چنانکہ قسمت غنایم است سوار را دو حصہ وپیادہ را یک حصہ۔

**قولہ** "وقال بعضهم ان کان یقسم ذلك شیخ یقسم بالتفاضل وان کانوا یقسمونه فیما بینهم قسموه بالسویة وما لم یصلح فیها الرقاع فالایثار بها بمستحق من الفقراء اولی" وبعضے گفتہ اند اگر آنجا شیخے باشد چنانچہ اورا خوش آید قسمت کند واگر نہ میان خویش قسمت کنند یکدیگر امثال را بمساوات وآنکہ از آنہا است کہ رقعہ ازو بخرقہ نتوان دوخت آنرا بفقیرے اولی تر۔

**قولہ** "وما کان من ثیاب المحبین فالبیع اولی ا

ایثار بہا للقوال دون التخریق" وآنکہ از جامہاے محبان صوفیان است فروختن او بہتر و یا ایثار بقوال کنند وآن را پارہ نکنند زیرا چہ پارہ کردن برائے تبرک را است وجامہ محبان را چہ تبرک است این را ہم بقوال بدہند۔

## فصل ۳۷

**قولہ** "فصل فی ذکر آدابہم فی التزویج الاولیٰ ان یرغب فی المراۃ الدینیۃ الصالحۃ" واین کہ صوفیان خواہند کہ تزویج کنند ادب در آن باب چیست۔ محمد حسینی میگوید ایاکم والتزویج ایاکم والتزویج ایاکم والتزویج خصوصاً فی زماننا ھذا اولیٰ این است کہ اگر رغبت کند در عورتے کہ دیندار باشد صالحہ۔

**قولہ** "قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تنکح المراۃ لدینہا ومالہا وجمالہا فعلیک بذات الدین تربت یداک" زیرا چہ رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کردہ شود عورت را برائے سہ چیز را بدانکہ او دین دار است وبرائے آنکہ او مالدا است زیرا چہ او مالدار است این مزاحمت نکند برائے ہر چیزے را وبرائے آنکہ عورت جمیلہ باشد اگر مرد را شتے دینی یا دنیاوی مزاحمت او کردہ باشد ساعتے نظر بجمال عورت کند چیزے از تداوی وحشت او شود۔ از حدیث این معلوم شد کہ در ہر کہ این سہ چیز جمع باشد او را نکاح کنند لدینہا مقدم داشت زیرا چہ 'داو' برائے مطلق جمع را است اہم امہات ہمان است ہمانکہ گفتہ بوم رسول اللہ میفرماید کہ بر تو باد کہ عورتے دیندار باشد او را نکاح کنی خدائے تعالیٰ



ترا وسعتے در دین خواہد داد یعنی نظر بمال نکنی نظر بجمال نکنی نظر بہ دین کنی۔

**قولہ** "وقال اعظم النساء برکۃ ایسرھن مؤنۃ" و رسول اللہ گفتہ است بہترین عورتان کسے است کہ مؤنت او بر تو اندک باشد۔

**قولہ** "وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلقت النساء من ضعف وعورت فدااووا ضعفہن بالسکوت وعوراتہن بالبیوت" عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ گفتہ است خلقت عورات از ضعف است یعنی نشأۃ ایشان فروتر نشأت مردان است و چیزے است کہ او را نہان توان داشتن زیرا کہ از عیب ہر کہ ہست عیب نہان دارد بس دوائے در دایشان سکوت وپوشیدن عیبہائے ایشان بخانہ باشد۔ سکوت عبارت ازین است ہر چہ ایشان طمع کنند ترا از ان اغماز باید کردن وبہر جفائے کہ ایشان پیش آیند ترا خاموش باید بودن جواب نمی باید دادن ہمانچہ گفتہ جواب الجاہل السکوت نمی باید دادن ہمانچہ گفتہ۔

**قولہ** "وآدابہم فی ذلک ان لا یتزوج للدنیا ولا لذات الیسار بل للسنۃ والعفت ثم یقوم بما لا بد من الکفایت بحسب الطاقت فان عجز او طلبت فوق الطاقت خیرہا بین الوفاق علی المسکنۃ او بالطلاق الفرقت اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث انزل اللہ تعالیٰ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَہَا الایۃ" وادب در باب تزویج این است کہ نکاح ایشان سبب غنائے ایشان نباشد وبرائے صرف شہوت را نباشد بلکہ برائے رعایت سنت باشد پس آن مرد ناکح بحسب طاقت خویش کفایت مؤنت او کند واگر

ازین عاجز آید یا زن انچه طاقت تو نیست آن میطلبد پس اختیار بدست او وه شوهر را بفقر و فاقه اختیار کند و یا طلاق چنانچه رسولؐ الله کرده بود بر رسولؐ الله این فرمان آمده بود اے پیغامبر خدا بزنان خویش بگو اگر شما لذت حیات دنیا میخواهید و آراستگی دنیا میخواهید بیائید با شما بطریق بهتر کشاده کنم۔

**قوله** "وکن تسعا فخیرهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فبداء بعایشة رضی الله عنها و قال لها انی محدثك بحدیث فاستشیری فیه ابا بکر فلما اخبرها به فقالت افیك استشیر ابوی فاخترت الله ورسوله والدار الاخرت وقالت لا تخبر نساءك بهذا فقال والله لا تسألینی عن ذلك لاخبرتهن فلما اخبرهن اخترالله ورسوله فشکرهن الله تعالی ذلك" و ایشان نه عورت بوده اند رسولؐ الله را نه حرم بود که رسولؐ الله را بفقر و فاقه اختیار کرده بودند۔ چون این فرمان آمد رسولؐ الله آغاز بعایشهؓ کرد مرا از خدائے تعالی فرمان آمده اول مشورت با پدر خویش بکنی بعد ازان مرا جوابے بدهی عایشهؓ گفت یا رسولؐ الله چه فرمان آمده است گفت که شما یا مرا یا دار آخرت را با فقر و فاقه اختیار کنید و یا نفس خود را عایشهؓ گفت افیك ابوی من ترا و دار آخرت را با فقر و فاقه اختیار کردم عایشهؓ گفت یا رسولؐ الله این حکایت بر زنان دیگر نگوئی چنانچه ابتدا مرا پرسیده زنان دیگر را همچنان پرس رسولؐ الله گفت انچنین بکنم بر زنان دیگر بگویم که بر عایشهؓ این سخن گفتم عایشهؓ مرا با فقر و فاقه اختیار کرد و شما چه گوئید بر همه چنانچه عایشهؓ اختیار کرده بود همچنان اختیار کردند پس خدا ایشان را شکر کرد یعنی قبول کرد و وعدهٔ جزائے ثواب ایشان کرد۔

**قوله** "ثم انزل لا یحل لك النساء من بعد الایت"



بعد ازان این ایت نازل شد که بعد ازین ترا عورتان دیگر حلال نباشند۔

**قوله** "واولی فی زماننا مجانبت التزویج وقمع النفس بالریاضت والجوع والسهر والسفر" شیخ میگوید که در زمان ما بهتر اینست که تزویج نکنند و نفس را ریاضت کنند بصوم و به بیداری شب و به تقلیل آب و جائے بجائے نگروند بر وند ریاضت نفس شود۔

**قوله** "روی ابو هریره رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال علیکم بالنکاح فمن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء" ابو هریره رضی الله عنه روایت میکند که رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم گفت بر شما باد و یا مؤنت نکاح کنند و هر کرا استطاعت مؤنت زن نباشد بر و باد که روزه دار و زیرا که روزه هر نفس را بکار رخص را کروه است۔

**قوله** "وقیل لبعض الصالحین الا تتزوج فقال لی نفس لو تمکنت من تطلیقها فکیف اضم الیها اخری" بعضے از صوفیان را گفتند چرا زن نکنی[علہ] . . . . . . . . . . مرو را مزاحم باشد مرا همچنان مزاحم است اگر توانم طلاق گویم بروزنے دیگر چه خواهم"

من تطلیقہا ۔ طلقتہا۔

**قوله** "وقال بشر لو دفعت الی الاهتمام بمونة دجاجة ما امنت علی نفسی ان اصبح شرطیا" بشر حافی را گفتند زن چرا نمیکنی گفت اگر مونت ماکیانے افتیم یکے از انکه با آنان بد باشم مرو مان ور شنید میترسم که یکے از ایشان باشم حاصل این است یعنی اگر مونت زن اختیار کنم انچه منم نباشم۔

**قوله** "وقال مکایدت العفت الیس من مصالحت

علہ۔ در نسخهٔ منقول عنه کاتب اینجا تقریباً ایک سطر عبارت در کتابت نیاورده۔

العیال وقال رایت الصبر عنهن اسهل من الصبر علیهن" گفته است رنج دیدن در عفت آسان تر است از ان مشقت که در مصلحت عیال باشد هر دو مشقت است عفت آسان تر از مشقت اصلاح عیال است۔ آرے این کارے با خود و آن با دیگرے خود را توان بره او زدن دیگر یرا چون توان بره خود آوردن۔ هم گفته است زیرا چه دیده ام صبر از ایشان کردن آسان تر است از صبر بر ایشان کردن۔

**قوله** "قال بعضهم مقاسات العیال عقوبت لتقید شهوت الحلال" و بعضے از ایشان گفته است مشقت کشیدن عیال عذابے است بسبب مقید شدن بشهوت حلال۔ آرے بندے هست در پا دلے بند حلال اندیشه باید کردن که به بند ماندن چه بلائیست به نسبت از گشاده گشتن۔

**قوله** "حکی ان رجلا خطب الی میمون بن مهران ابنته فقال لا ارضیها لک قال لمَ قال تطلب حلی و الحلل قال فعندی منها ما هی ترید قال اذاً لا ارضیها لک" و حکایت آورده اند که مردے دختر میمون مهران را خطبه کرد پس میمون گفت من او را برائے تو داون راضی نتوانم کرد پس گفت چرا گفت او پیرایها طلبد و حُلّها طلبد مرد گفت آن چیزها نزدیک من هست این گفت اکنون تُرا نتوانم برائے اُو خوشنود کردن۔

**قوله** واراد بعضهم تطلیق زوجته فقیل له ما یسوءک منها قال العاقل لا یهتک ستر زوجته فلما طلقها قیل له لم طلقتها قال مالی و الکلام فیمن صارت اجنبیة منی" و کسے خواست میان صوفیان زن را طلاق گوید گفتند کدام عیب است در و که ترا ابد نمووه است کسبب آن تو او را طلاق میگوئے گفت عاقل هتک ستر عورت خویش نکند بعد ازان



طلاق گفت گفتند چرا گفتی تو طلاق او را گفت چه باشد مرا که او عورت بیگانه است من عیب او بگویم۔

**قوله** "روی ان النبی صلی الله علیه وسلم لما هم تزوجَ فاطمة رضی الله عنها من علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال له تکلم لنفسك خطیبا و قد اجتمع المهاجرون والانصار فقال الحمد لله حمدا یبلغه و یرضیه وصلی الله علی محمد صلواةً تزلفه و تُحَظِّیه والنکاح مما امر الله به و رضیه و اجتماعنا مما اذن الله فیه و قدره و هذا محمد رسولُ الله زَوَّجنی بنته فاطمه علی صداق خمسمائه درهم وقد رضیت فاسلوه واشهدوا۔ وقال علی رضی الله عنه ما کان لنا الا اهاب کبش نبیت علیه باللیل و نعلف علیه الناضح بالنهار" حکایت اینست که آن روز که رسول الله خواست فاطمہ را بعلیؓ بدهد زید اسلم را فرمود که ابو بکرؓ را بطلب بیار بعد ازان گفت برو عمرؓ را بطلب پس آن گفت عثمانؓ را بطلب بعد ازان فرمود اخرجی یا بنتی من وراء الحجاب بمتاعك گفت اے دخترک من برون آے و متاع خانه را بیرون آر فاطمہ رضی الله عنها یک دست آسیا بیرون آورد و یک بوریا بیرون آورد و از برگ خرما بالشے آورد و شمش غیر مدبوغ و یک کاسۂ چوبی بیرون آورد و شکسته چند جا تیره زده و یک چادر بر سر گرفته بیرون آمد هفت تو بهم دوخته آسیا را رسول الله برگرفت بوریا را ابو بکرؓ بالشت را عمرؓ کاسه چوبی را زیدؓ اسلم فاطمہؓ آن چادر را بر سر گرفته پس همه آمدند بر در علیؓ زیدؓ اسلم بگریست رسولؐ الله را پرسید که موجب گریہ تو چیست گفت فقر تو و صبر فاطمہؓ عجب فقرے که تو داری زہے صبرے که فاطمہؓ دارد رسولؐ الله فرمود

یازید هذا المن یموت کثیر خمش کن اے زید مگر این قدر متاع برائے کسے را
کہ خواہد مرد بسیار است۔ علیؓ برون آمد زمین بوس رسول اللہ کرد فرمود فاطمہؓ بتو میدہم
خطبہ کن این خطبہ کہ شیخ مصنف نوشتہ است علیؓ مرتضی این خطبہ خواند ستودن من خدایرا
ستودنی کہ بخدا برسد و خدا را راضی کند و صلوۃ بر محمدؐ صلواتے کہ بمحمدؐ نزدیک
شود و برو حظ و خوشی باشد و نکاح کہ عورت را بمرد سپارند از آنہا است کہ خدا فرمودہ
و رضائے خدا بران بودہ و این کہ بیکدیگر جمع شدہ ایم و حال اینست کہ مہاجر و انصار
جمع شدہ اند ابوبکرؓ و عمرؓ از مہاجران بودند و زیدؓ اسلم از انصار این اجتماع از آنہا
است کہ خدا بران راضی و برین تقدیر کردہ است مرا با دختر فاطمہؓ بر مقابلہ پانصد
درم و بدین راضی شدہ ام من پس از پیغامبر میرسید و برین گواہ شوید خطبہ تمام
شد۔ و علیؓ گفتہ است آن روز ما یک پوست کبشے بود کہ آرد را خمیر میکردند و برو
آسے هم میکردند و آنکہ بر ما بود علف او از همبدان میخورانیدیم و شب راهم برو
میخسپیدیم۔

## فصل ۳۸

**قولہ** "فصل فی ذکر ادابهم فی السوال قال اللہ تعالی فی مدح
الفقراء لَا يَسْئَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا و قال وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ"
میان صوفیان سوال آمدہ است ایشان سوال کردہ اند و ادبے کہ در آن آمدہ است
شیخ میفرماید خداوند سبحانہ در مدح فقرائے اصحاب صفہ میفرماید ایشانے مردانے اند
کہ سوال بالحاح نمیکنند یا اینست کہ اصلا سوال نمیکنند یا آنکہ سوال میکنند و الحاح نمیکنند مراد او درین
شیخ همبرین مصلحت بود کہ سوال کنند و الحاح نکنند و خداوند رسول اللہ را فرمودہ خواہندہ را



از خود مران و سخت مگو۔

**قولہ** "و قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم اعطوا السایل
و لو جاء علی فرس و قال لو صدق السائل فی سواله ما افلح
من ردہ و قال ما صاحب الصدقۃ باعظم اجر من الذین
یقبلها اذا کان محتاجا" و رسول اللہ فرمودہ است کہ بدہند سایل را اگرچہ
براسپے سوار آمد یا براسپے سوار است سایل اما احتیاجے دارد کہ بضرورت خواست
میکند و رسول اللہ فرمودہ اگر خواہندہ در خواستن خویش صادق است یعنی سوال
بحاجت ماسہ میکند ہر کہ او را رد کند با وجود آنکہ شئے با او ہست رستگاری نیابد رسول اللہ
فرمودہ آنکہ او صدقہ میدہد اجر او عظیم تر است از کسیکہ بحاجت ماسہ میکرد زیرا چہ
صدقہ گیرند برائے بنائے بنیہ میکند کہ بران عبادت میتوان کردن و برائے آنکہ
رعایت حکم میکند کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔

**قولہ** "و قال علیہ السلام من سأل مسئلۃ و هو
عنها غنی فانما یستکثر من النار و قال لا تحل الصدقۃ لغنی
ولا الذی مرۃ سوی" و ہر کہ چیزے میخواہد و بدان حاجت ضروری ندارد
پس بتحقیق او کسے است کہ آتش دوزخ را بر خود بیشتر میکند۔ رسول اللہ گفتہ است
روا نیست صدقہ مر کسے را کہ او قوت یکروزہ دارد بلکہ یک ساعت و حلال نیست
مر کسے را کہ او صاحب قوتے و استوار باشد یعنی قوت آن دارد کہ یک روزے
بے طعام تواند ماند فساد بنیہ او نشود۔ این ترجمہ بر حسب عنایت صوفیانہ گفتم اما
از روے ظاہر معنیش اینست صدقہ روا نباشد مر کسے را کہ او مالک نصاب است
دوم مر کسے را کہ او خداوند کسب و عمل است میتواند بارے بہ سر گیرد بجائے برساند
و مردے باید میتواند کسبے و عملے کند این چنین را صدقہ دادن زیانے باشد۔

و دیگر رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم طرفین نگهدار معطی را میگوید تو عطا کن اگر خواهنده بر اسپے سوار آید و خواهنده را میگوید تو سوال مکن تا ترا حاجت ماسه نباشد۔

**قوله** "وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه انه قال کسبٌ فیه بعض الدنیة خیر من مسألة الناس" واز عمرؓ آرند که او گفته است کسبے که درو خواری باشد به از آن است که از کسے چیزے خواهد چنین گویند که شخصے سبدے پر قذره برگرفته میرفت و بارانے می افتاد آن نجس براندام او میرسید او بر نفس خویش میگفت که اے مطیع و منقادان شدی یا نه یا ازین بدترکنم کسے ازو پرسید که ازین بدتر چه باشد گفت از همچو خودے چیزے بخواهم۔

**قوله** "قال الجنیدؒ کل صوفی عود نفسه اخذ الاسباب عند وقوع الشدائد فانه لا ینفک عن رق نفسه ولا یحمله الصبر" هر صوفی که نفس خود را عادت کرد که بوقت سختی کار تعلق اسباب میکند او کسے است بتحقیق که هرگز از بند نفس خویش آزاد شدنی نیست و صبر جمیل او را نباشد۔

**قوله** "وقال ابو حفص من تعود السوال ابتلی بالطمع والخیانة والکذب" ابو حفصؒ حداد گفته است هر که بخواست مبتلا شد نفس او بدان عادت کرد و مبتلا بطمع شود چشم طمع درو کشاده گردد و عجب نباشد که چون خوے گیر و بخیانت و بکذب مبتلا شود چون عادت گرفت خوف باشد که بدین هم کشد۔

**قوله** "وآدابهم فی ذلک ان لا یسئلوا الا عند الضرورة والحاجة ولا یاخذوا الا قدر الکفایة" و ادب ایشان در سوال اینست که جز حاجت ماسه از کسے چیزے نخواهند و نگیرند مگر آنکه حاجتے که در وقت بود همانقدر را بکفایت باشد۔



**قوله** "وقال بعضهم الفقیر اذا اضطر الی السوال فکفارته صدقه" بعضے از ایشان گفته است چون فقیر مضطر بسوال شود همان صدق او کفارت سوال او باشد و اضطرار همانچه گفته ام که اگر سوال نکند هلاک بنیه خود کرده باشد لفظ کفارت دلیل برین کند که سوال امرے مذموم است چنانچه معصیتے و زلتے باشد کفارت او صدق اوست۔

**قوله** "وقیل لا یجوز رد طالب اما کریم فتصونه او لئیم فتصون نفسک عنه وتصون وجهک عن رده" و گفته اند خواست خواهنده رد نه کند زیرا چه اگر خواهنده کریم است که سوالے بضرورت میکند تو او را چیزے بدهی صیانت کرم او کرده باشی و اگر خواهنده لئیم است صیانت نفس خویش کرده باشی و آبروے نفس خویش از سبب رد کردن او نگه داشته باشی۔

**قوله** "ویکرهون السوال لانفسهم ویستحبون للاصحاب" سوال بغیر ضرورت براے خود روا نداشته اند و براے دیگرے مستحب گفته اند یارے فقیرے باشد براے او خواست کند مستحسن باشد۔

**قوله** "حکی ان ممشاد الدینوری کان اذا ورد علیه الغرباء دخل السوق وجمع من الدکاکین شیأ وحمل الیهم ولا یعدون ذلک سوالا لانه من التعاون علی البر والتقوی" حکایت گویند که ممشاد دینوری بعضے گویند ابو الحسن نوری چون بر ایشان فقرا مسافر فرود می آمدند اگر ایشان را چیزے نبودے در بازار میرفتند و در دوکانها خواست میکردند آنقدر جمع میکردند و می آوردند که ایشار ابس کند و این را از خواست مذموم نمی شمردند بلکه از قبیل تعاون بر و تقوی میدانستند یعنی یاری کردن کسے را بر نیکی و پارسائی و این سنت پیغامبر است زیرا چه او را این سیرت بود اگر فقیرے آمدے بر و چیز نبودے

بہ اصحاب حوالہ کردے۔

**قولہ** "وکان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یسأل لاصحابہ ولوکان سوءًالاحترزمنہ" واگر اینچنیں سوال مذموم بودے رسولؐ اللہ نکردے آرے ہمچنین آید کہ شیخ میفرماید فاما او نبی اللہ بود آمر بود او حکم کردے سوال بروچہ نسبت۔

**قولہ** "ویستحب بذل الجاہ للاخوان" و مستحب است کہ جاہ خودرا برائے یاران صوفی دینی رابذل کنند یاری ہم باشد بین یدی الناس خودرا برائے یاران صوفی ازو کمتر کنند نمایند و آنکہ کمتر باشد خودرا ازو پستر سازند وخواست کردن برائے کفایت حوائج اصحاب را ریختن آبروے جاہ خودرا باشد این نیز مستحل و مستحب است۔

**قولہ** "وقال بعض المشائخ لا یصح للفقیر الفقر حتی یبذل جاھہ کما یبذل مالہ" فقر مرفقیر را درست نباشد تا آنکہ بذل جاہ نکنند چنانکہ بذل مال میکنند۔

**قولہ** "وادب الخادم فی السوال ان لایری نفسہ فی الاخذ والاعطاء ویکون معولا علی ھمم الفقراء ویکون کالوکیل علی الفریقین" بر خادم است کہ چون فقیر بر شیخ خود فرود آید و خرچ بدست نباشد خادم سوال کند و ادب درین باب اینست کہ وجود خودرا ہیچ وکیلے بداند۔

**قولہ** "قال الشبلیؒ اذا خرجت الی الناس للسوال فلا تراھم ولا نفسک" شبلیؒ گفتہ است چون بسوے مردمان بیرون آئی واز ایشان سوال کنی ایشان را و خودرا درمیان نہ بینی دہندہ و خواہندہ را بخدا دانی۔

**قولہ** "وکان الشیخ ابو العباس النہاوندی اذا ورد



علیہ الغرباء دخل السوق وجمع ماینفق من الاطعمۃ ویحملھا علی یدہ الیھم وکان یقول منذ عشرین سنۃ ما اخذت من احد شیئا کان یکرہ السوال وینکر علی اھلہ" وچون بر ابو العباس نہاوندی فقرا می آمدند در بازار در آمدے و درخواست کردے واز ہر جنس طعام جمع کردے و برایشان آوردے و گفتے مدت بست سال باشد کہ از کسے چیزے نخواستہ ام ہمان معنی باشد کہ از خدا بخدا می خواست وہر کرا خواست برین صفت نبودے او آن خواست را روا نداشتے۔

**قولہ** "وقال الجنیدؒ لا یصح السوال لاحد الامن کان عندہ العطاء احب الیہ من الاخذ" وجنیدؒ گفتہ است سوال روا نیست مگر کسے کہ نزدیک او سایل معطی را این سایل سبب میشود تا معطی بثواب رسد این سایل حاجت اشارت میخواہد کہ دست برادر مومن دست معطی شود و دست این دست سایل شود کہ الید العُلیٰ خیر من الید السفلی۔

**قولہ** "والاولی للخادم ان یستقرض ما یحتاج الیہ من نفقۃ قومہ بالمعروف وینفق علیھم ثم یسأل ویقضی دینہ فان ذلک اقرب الی السلامت" ومر خادم را بہتر باشد کہ برائے خرچ فقرا قرض بستاند پس آن بخواست قرض را فرود آرد و نخست گوی سوال بر و فرض نبود و چون قرض شد سوال بر و فرض شد پس بہتر این باشد این عمل بسلامتی نزدیک تر۔

**قولہ** "وقد رخص بعضھم فی السوال لمن یقصد بذلک تذلیل نفسہ" و بعضے روا داشتہ اند کہ صوفی سوال کند کہ در خواہ[1] کہ نفس خودرا خوار کند۔ ومن میگویم بعضے ہم ازین سبب سوال نکنند کہ نفس را

---

[1] عبارت بے ربط است۔ در نسخہ منقول عنہ ہمچنین است۔

عادت خواہد شد و چون نفس خوار و ذلیل شود ہمت معالی در وے نماید۔ ان اللہ یحب معالی الھمم و یکرہ سفسا فہا۔"

**قوله** "وقیل لا خیر فیمن لم یذق طعم اھانت الود"

و ہمچنین گفتہ اند نفسے کہ اہانت رو نچشیدہ باشد در وے خیرے نباشد۔ ہما نجا میگویم نباید کہ ذوق اہانت او را شیرین شود ہمین بس نیست ہر روز در حضرت خدا چند کرت دست بر بیداری و بیشتر این است کہ نمید ہد ذوق رو ہیچ خوے چہ مطلوب و چہ مقصود باشد۔

**قوله** "وکان بعض المشایخ لا یا کل الا من السوال فسئل عن ذلك فقال اخترته لکراھیة نفسی له" و سیرت بعضے مشایخ ہمین بود جز از خواست نخورد وے او را از ان پرسیدند گفت این اختیار کردہ ام زیرا چہ نفس را دشوار است اینقدر آرے دشوار است فاما خوف آن است کہ خوے نگیرد۔

**قوله** "وقیل حکم الفقیر انه لا یسأل الا وقت الحاجت من غیر عزم تقدم و لا عقد تاخر لسانه یشیر الی الخلق و قلبه الی الحق" و گفتہ اند حکم فقیر در خواست اینست کہ پیش از آنکہ احتیاج حاجت ماسہ شود سوال نکند و نخواہد برائے آنرا کہ بدارم تا وقتے دگر بخورم کذلك بعد دفع حاجت ماسہ و آن است کہ زبان او اشارت بخلق میکند گوئی از خلق میخواہد فاما دل بحق۔

**قوله** "وقیل سعی الاحرار لا خوانهم لا لانفسهم" ہمانانکہ بالا گفتہ است برائے خود را نخواہند برائے دیگرے را خواہند۔

**قوله** "وقیل الاکل بالسوال خیر من الاکل بالتقوی"



و بعضے گفتہ اند کہ بخواست بخورند بہتر از آنکہ بتقوی خورند یعنی مردمان او را متقی و متعفف دانند و بدان بیارند چیزے کہ آن قوت او شود۔ آرے تقوی فروشی دین فروشی است و ور گدائے جاہ فروشی۔

**قوله** "وقیل من سائل و له ما یغنیه خیف علیه ان یخاصمه کل الفقراء یوم القیمة و یقولون اخذت ما جعل اللہ لنا و لم تکن منا" و چنین گفتہ اند ہر کہ سوال کند و مر او را چیزے باشد کہ او را از ان سوال بے نیاز کند فردا فقرا دامن او بگیرند کہ انچہ برائے ما بود تو گرفتہ و تو از ما نبودہ۔ مرا عجب از ہر دو است چہ باشد ترا احتیاج نباشد بخواست و خواہی و دیگر یا اگر خواست دامن گیرد کہ آنچہ از ان ما بود تو کردی ہر دو بوالعجب مردان اند۔

# فصل ۳۹

**قوله** "فی آدابهم فی حال المرض روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه قال حمی یوم کفارت سنة و قال للانصار لما حموا ابشروا فانها کفارت و طهور عظیم" ما اینست حالت مرض و عظیم رعایتے در حالت رعایت کردن از رسول اللہ مروی است کہ تپ یکروز کفارت گناہ یک سال است ترسائے طبیبے این سخن بشنید ایمان آورد و گفت تپ یک شبینہ قوت یک سالہ برد پس او نبی اللہ بود بغیر علم طب در این سر اطلاع یافت و رسول اللہ انصار را فرمود مگر بعضے محموم شدہ بودند فرمود کہ بابشارت باشند کہ این کفارت گناہان است و پاک کنندہ خطاہا۔

**قوله** "وقال بعض الحكماء ان فى العلل النعماء لا ينبغى للعاقل ان يجهلها فانه تمحيص للذنب و تعريض ثواب الصبر و ايقاظ من الغفلت و اذكار بالنعمت فى حال الصحت و تجديد التوبة وحث على الصدقة" بعضے حکما گفتہ در زحمتہا کہ خداوندگان را میدہد نعمتہا است وراں نباید عاقل را کہ ازان غافل باشد زیرا چہ علل نیت و دور کنندہ گناہاں است و پیش آرندہ است مر ثواب صبر را و از غفلت بیدار میکند و نعمت صحت را یاد میدہاند و تجدید توبہ میکند و بر می انگیزاند کہ مریض صدقہ بدہد یعنی بواسطۂ مرض چندین کارہائے نیک میشود۔

**قوله** "حكى ان ذاالنون دخل على مريض يعوده فَاَنَّ اَنَّةً فقال ذوالنون ليس بصادق فى حبه من لم يصبر على ضربه فقال المريض بل ليس بصادق فى حبه من لم يتلذذ بضربه" ہمچنیں گویند ذوالنونؒ پرسیدن مریضے رفت مریض یک نالشے کرد ذوالنونؒ گفت او در دوستی دوست صادق نباشد ہر کہ بر زدن دوست صبر نکند مگر آن مریض یکے از محبان بود پس مریض ہمچنیں گفت کہ در محبت صادق نباشد کہ او لذت ضرب محبوب نگیرد مریض مگر این جواب داد کہ نالۂ من از وجع ضرب نیست این نالہ از لذت ضرب او بود۔ ہمچنین ہم گفتہ اند ليس بصادق فى دعواه من لم يصبر على ضراب مولاه و دیگرے گفتہ است ليس بصادق فى دعواه من لم يتلذذ بضراب مولاه و سیومی گفتہ است ليس بصادق فى دعواه من لم يشكر على ضراب مولاه و شہبازے دگر گفتہ است۔ ليس بصادق فى دعواه من له شعور فے ضراب مولاه۔

**قوله** "حكى ان بعض العارفين مرض فوصف علته للطبيب فقيل له اليس هذا شكوى قال لا انما هى اخبار عن قدرت القادر" چنین گویند مریض بر طبیب حکایت مرض گفت طبیب گفت نہ آنکہ این گلہ است کہ از و میکنی گفت این گلہ نیست این اخبار از قدرت قادر است۔



**قوله** "وقال خادم الكُليب السنجارى قال لى شيخى يوما هل ترى على ظاهر جلدى موضعا خاليا من الدود غير اللسان فقلت لا فقال كذلك ليس فى داخل جلدى موضع خال من الدود غير القلب" کلیب سنجاری مر خادم را گفت کہ در تمام اندام من نظر کن جائے ہست کہ کرم نیست مگر زبان گفت آرے ہمہ جا ہست مگر زبان گفت ہم ہمچنین است درون تن من ہم ہمہ جا کرم است مگر در دل زبان را برائے ذکر و شکر داشتہ است و دل را برائے حضور و فکر و چنین گویند کلیب مجذوم شد از شہر بیرون آمد در بادیہ افتاد و شبے اصحاب جنیدؒ رفتند بر گرد او بایستادند و گوش باصغا داشتند کہ درین حالت درین بلا او با خدا چہ میگوید و چہ می نالد شنیدند کہ می گوید یا رب اسمى كليب و جسمى مجذوم و سمى هذه فاقه این جبرئیلؑ و من المبارزت اے خدائے من نام من سگکے و تن من از جذام میگداز و خوردن من بعد چند روز بفاقہ کجا است جبرئیلؑ درین میدان بلا و محنت معلوم شو کہ مبارز کیست اوست یا من۔

**قوله** "واعتل ممشاد الدنيورى فقيل له كيف تجد العلت فقال سلوا العلت كيف تجدنى فقيل له كيف تجد القلب فقال فقدت قلبى منذ ثلثين سنة" دینوری علیل شد پرسیدند کہ زحمت را چونہ می یابی گفت زحمت را پرسید کہ مرا چونہ می یابد

گفتند حال دل تو چیست گفت سی سال است کہ دل راگم کردہ ام۔

**قوله** ” وقال بعض المشایخ لان اعافی فاشکر احب الی من ابتلی فاصبر“ بعض مشایخ گفتہ اند کہ نزدیک من این دوست تراست کہ باصحت باشم وشکر گویم نہ آنکہ مریض باشم وصبر کنم زیراچہ برعافیت طاعت برجسے کہ ادا باید کرد ادا کردہ میشود اما آنکہ نتوان طاعت برسید ورادائے آن طاعت آن نیست مطیع راکہ ہیچ لذتے این جہانی وآن جہانی برابر آن نباشد صوفی پرسید کہ فردا در بہشت نماز خواہد بود گفت نہ او گفت نفس مزن مقامے را کہ دران نماز نباشد۔

**قوله** ” وقال اللہ تعالی فی قصة سلیمان علیہ السلام نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗ اَوَّابٌ وفی قصة ایوب علیہ السلام وبلایہ نِعْمَ الْعَبْدُ“ وخدائے گفتہ است نیکو بندہ سلیمان علیہ السلام کہ اواب است کہ او بہر چیز بما باز میگردد ولفظ اواب شامل است مرصبر را ہم ومرشکر را ہم وگفت نیکو بندہ ایوب است کہ او صابر است۔

**قوله** ” وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تداووا عباد اللہ فان اللہ تعالی لم یخلق داءً الا خلق له دواءً فقیل یارسول اللہ هل یرد التداوی من قضاء اللہ شیئاً فقال هو من قضاء اللہ“ فرمودہ است کہ اے بندگان خدا دوا دہاے خویش را دارو کنید پرسیدند یارسول اللہ این تداوی چیزے از قضائے خدا رد میکند فرمود این دارو کردن ہم یکے از قضائے اوست ودر دارو خاصیت دفع مرض نہادہ اوست این ہم یکے از قضائے اوست۔ این تمام شیخ حکایت ہائے مختلف آوردہ بیان مریض کرد بلکہ ادنی اینکہ نناکد بسبب لذت نباشد ودیگر عفت خواہد کہ



آن موجب شکر است آن ہم از ادب مرض است واگر میان صوفیان کسے دارو کند آن نیز از آداب ایشان است وباشد کسیکہ در مرض او را از مرض شعور نباشد وباشد کہ کسے او در مرض چنان بنیازو سرفراز باشد چنانکہ حکایت کردہ ہر دو شکر ونیاز وصبر از آداب بیماران حضرت است واگر کسے حکایت از مرض کند ہم شاید زیراچہ او حکایت از قدرت قادر میکند ودر ہر حکایتے او بے است باختلاف آن ذکرے کردہ است تو فہمے بر۔

## فصل ۴۰

**قوله** ” فی ذکر آدابهم فی حال الموت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکثروا ذکر هادم اللذات فما ذکره عبد فی سعة الا ضاقت علیه ولا ذکره فی ضیق الا وسع علیه“ رسول اللہ فرمودہ است مرگ را بسیار یاد کنید کہ شکنندہ ہمہ لذتہاے فانی است ہیچ وقتے بندہ در خوشی وقت خویش مرگ را یاد نکند مگر آنکہ آن تنگچہ او برو فراخ شود زیراچہ ہرچند کہ برو وقت تنگ آید یاد آورد این نیز بگذرد ویعنی روزے باشد ازین جہان بروم واین تنگچہ نماند این با تتمہ حدیث است یا شیخ میفرماید غالب اینست کہ شیخ میفرماید۔

**قوله** ” وقال علیه السلام عند الموت واکرباه فقیل انما قال ذلك ترکاً للتجلد علی اللہ وقیل اخباره عن شدة لیکون الخلق علی حذر من کربته“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر وقت این سخن میگفت واکرباہ زہے سخن این برائے

آنرا گفت نخواست با خدا تجلدے کند حضرت بے نیاز است اظہار عجز و مسکنت دران حضرت لائق تر باشد و دیگر گفتہ اند کہ خبر داد از سختی وقت موت تا مردمان از ان در خوف بحذر باشند۔

**قولہ** وقیل انما قال ذلک اعترافا بالعجز و تواضعاً لیشرع ذلک" ہمان سخن بالا است کہ ترکاً للتجلد شیخ بعبارتے دیگر باز میگوید ترجمہ اینست این سخن نکتہ ایست مگر برائے آنکہ اعتراف بعجز میکند و بنا بر تواضع میکند تا این صورت کردن میان امت مشروع ماند۔

**قولہ** وقیل انما قال ذلک لما کوشف الموعود و لقاء الملک الودود و قال واکرباہ من زحمت الدنیا و زحمت الخلق فواکرباہ من بقیۃ الحجاب متی یکون الوصول للرب الارباب" و دیگر موجب گفتن واکرباہ این ہم باشد کہ احوال امت بروے دران حالت مکشوف شد کہ امت بعد از و ہفتاد و فرقہ شوند ہمہ بر ضلالت باشند مگر یکے و آن اندک باشند بینا لد کہ سالہا مشقت دید برائے اقامت دین و بعد از ان بران نمانند من عند انفسہم ہرچہ خوش آید بکنند و دیگرے نالد کہ بعد از من ایشان را کہ منع کند کہ من از سنگ پرستیدن و از مردار خوردن و از رہزنی کردن و بچگان در زمین کردن و قطع رحم کردن بہمہ مشقت باز آوردم این چنین کسان بعد از من وفا نکنند بر فرزندان من بر فاطمہ و بر حسن و حسین و علی جفاہا کنند و چنانچہ دشمنان را برانند ایشان را ہمچنان برانند ہرچند کہ در اثنائے مرض فریاد کردم گفتم اذکرکم اللہ فی اولادی و فاہم از ایشان توقع باشد کہ سروران دین من اند از ایشان باشد کہ بفرزندان جفا کنند حسنؓ و حسینؓ را بکشند و با علیؓ قتال کنند و دشنام دہند و فاطمہؓ را برانند تو چہ میگوئی چہ آنست کہ فریاد کند و اکرباہ و ہمچنین گویند



این سخن یک نفس است ہم برائے آنکہ ہرگاہ کہ موعود بود مکشوف شد ہنوز چیزے از حجاب دنیاوی باقی از ان بینالد کہ ازین برہم تا بدان برسم و دیگر گویند کہ در دنیا تجلیات داشت جمالے در پردہ صورتے مید ید آن فوت میشود تحفہ و گر از ان دنیا ہم در دنیا کردند و آن در آخرت بدہند از ان می نالد کہ محبوب را در پردہ دیدن لذتے دارد کہ لذت در ظہور و کشف کل نیست بتجربہ معلوم باشد کہ چون بالباسے بہتر پیش آید آن جمالے کہ دارد کہ اگر برہنہ شود آن جمال نماند و دگر گفتہ اند در د شرف دارد و بر ہمہ درمان ازین جہاں میرود فوت لذت درد میشود گفتہ اند۔ **بیت**

ہمہ کس ذوق حور میگیرد ذوق غم گیرائے جواں قدرے

و دیگر این چنین گفتہ اند چو ملک الموت بر و آمد گفت مرا فرمان است اگر رضا دہی من تصرفے بکنم گفت جبرئیل[ع] گفت کہ عزرائیل چنین میگفت تو چہ میگوئی جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک و چون جبرئیل سخن گفت رسولؐ اللہ باز گشتن را اختیار کرد فرمان آمد بر ملک الموت تو از میان دور شو من دانم و دوست من صورتے از حظیرۂ قدس تجلی کرد بوسہ بر لب زد و کازک بر لب نہاد از لذت دردان کاز فریاد بر آورد و اکرباہ روح مقدس از قالب او اضطراب کرد برائے خروج را بوسہ دیگر در خسارہ بوسیدہ و کازے زد روح تا بحلقوم رسید از بس لذت و بس ذوق پیشانیش را بخائید اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ تمام شد زہے درد و زہے ذوق و زہے اتمام کار۔ آئی و انی بچشی شناسی اللہم اذقنا بفضلک یا ارحم الراحمین۔

**قولہ**" قال الحریری کنت عند الجنیدؒ وقت وفاتہ و کان

---

[ع] در نسخہ منقول عنہ اینجا دو سہ الفاظ از کتابت ترک شدہ اند۔ غالباً عبارت این چنین است "جبرئیل بیاید جبرئیل آمد گفت الخ"

ن بعنده یقرء القران فقلت ارفق نفسك یاسیدی فقال احوج ماکنت
ن وهو ذا الیه الساعة وها هو اذا تُطوی صحیفتی فختم القران ثم
ن منشر ابتداء وقراء سبعین آیة من البقرة ومات رحمة الله علیه "
حریری میگوید آخر وقت بر جنیدؒ حاضر بودم و او قران میخواند گفتم زہے بانفس خویش
کن جنیدؒ گفت محتاج ترین وقتہا این وقت است صحیفۂ اعمال مرا می پیچند میخواہم
ختم من ہمین باشد ختم قران کرد و ہفتاد آیت دگر از سورۂ بقر خواند بعد از ان
جان خود را بخدا سپرد می گوید وقت غنیمت است در تلاوت و در صلوٰۃ و در دیگر
اعمال لذتے خاصے است ان فوت میشود باز نخواہم یافت درین گلذار گذرے
بود گلے و میوۂ که توانم بچینم و بستانم ۔

**بیت**

چہ گلہا چیدے یارب زین باغ ‌ ‌ ‌ ‌ اگر چیزے نگفتے باغبانم

**قوله** " وحکی ان خیر النساج نظر الی ملك الموت وقت
النزع فقال انما انت عبد مامور و انا عبد مامور وما امرت به لا یفوتك
وما امرت به یفوتنی فدعا بماء وتوضأ وصلّی ثم کبر الله
اکبر ومات رحمة الله علیه " وچنین گویند آخر وقت نساجؒ ملک الموت را
دید گفت بندۂ و ترا کارے فرموده اند آن از تو فوت شدنی نیست من نیز بنده ام
مرا ہم کارے فرموده اند آن فوت میشود زمانے فرصتم ده توضئے کرد دوگانہ گذارد
جان بجان افرین داد ۔

**قوله** " وکان علی بن سهل یقول اترونی اموت کما
یموت هؤلاء المرضی انما ادعی فاجیب وکان یوماً جالساً
اذا قال لبیك ومات رحمة الله علیه " علی سہیل عبد اللہ تستری
گفتے چہ بینی مرا ہمچنین میرم چنانچہ این رنجوران می میرند و مرا بخوانند و من اجابت



دعوت کنم روزے نشستہ بود و بعضے گویند در راہ میرفت لبیک گفت جان بداد ۔

**قوله** " وحکی عن احمد بن خضرویه لما حضرته
الوفات کان علیه سبع مایة دینار دیناً وغرماؤه حوله فنظر
الیهم ثم قال اللهم انك جعلت الرهون وثیقة الارباب
الاموال وانت تاخذ وثیقة غرمائی فادعنی فدق داق
الباب وقال هذا دار احمد خضرویه قیل نعم قال این
غرماؤه فخرجوا الیه فقضالهم ثم خرجت روحه " وچنین
گویند احمد خضرویه چو آخر وقت شد وامداران او آمدند گرد او ایستادند چشم کشود و در روے
ایشان دید گفت خداوندا تو گرو را وثیقہ مال وام داران کردی وثیقت من توئی
استواری من برتست و کان و کار من توی از جہت من تو ادا کن ہمدرین بود ناگہان شخصے
آمد و در او زد گفت این خانۂ خضرویه است گفتند آرے درون آمد گفت کر وام داران
احمد کیانند حق ایشان رانستم در داد و بازگشت پس روح او از قالب جدا شد ۔

**قوله** " ولما حضر اباعثمان الحیری الوفات خرق ابنه
القمیص ففتح عینیه وقال یا بنی خلاف السنة فی ظاهر
ریاء الباطن فی القلب " ابو عثمان حیری چو آخر وقت او شد غشیۃ آورد و چشم بہشتی
بربست پسر او پیراہن پاره کرد چشم کشاد و دید گفت پسرک من خلاف سنت کردی در
ظاہر از ریاے نفاق باطن شد ۔

**قوله** " وقیل للجنید عند الموت قل لا اله الا الله فقال
نسیته فاذکره " وگویند جنیدؒ را در آخر وقت گفتند بگو لا اله الا الله گفت چہ گمان
می برید که من فراموش کرده ام که اکنون یاد کنم من ہمہ غرق اویم بیرون و درون ہمہ
آن دوست گرفت تا میست زمن بر من باقی ہمہ اوست بہ بین ۔

**قوله** "وقیل لابی محمد الدویلی قل لا اله الا الله قال هذا شئ وقد عرفناه وبه نفنی" وگویند کہ در آخر وقت بر ابی محمد دویلی گفتند کہ بگو لا اله الا الله گفت دیر است کہ شد کہ خفتہ ام وہم بدان فانی میشوم۔

**قوله** "والرویم کذلک فقال لا احسن غیره" وگویند در آخر وقت رویم را گفتند کہ کلمہ شہادت بباید گفت او گفت کہ من جز او را احساس نمی کنم۔ مشکل سخنے است این سخن نزدیک بمقال محی الدین ابن اعرابی می کشد او گفتہ است الحق محسوس والخلق معقول۔

**قوله** "حکی ان اباسعید الخراز کان یتواجد عند الموت وکان قد مات جمیع بدنه وبلغت الروح حلقومه وهو یرتجز ویقول" حکایت آرند کہ ابوسعید الخراز در آخر وقت دران حالت تواجد میکرد و حال این بود کہ تمام تن کہ مردہ بود و روح بحلقوم رسیدہ و این بیت میگفت۔

**قوله**

شعر

| | |
|---|---|
| حنین قلوب العاشقین بذکره | وتذکارهم وقت المناجات للسر |
| واجسامهم فی الارض سکری لحبه | وارواحهم فی الحجب نحو العلی تسری |

هذا یدل علی سروره وسکون ضمیر سره" میل دل عاشقان بذکر او و یاد کردن محبوب ایشان و راز گفتن با محبوب نہانی است میان او و میان این و تنہائے ایشان در زمین مدفتانند بدوستی محبوب و جانہائے ایشان از سبب دوستی سوئے علی سوئے معالی فخار میرود۔ این شعر و این گفتار در ان وقت دلیل خوشی او و قرار باطن اوست۔

**قوله** "ونظر الحسن البصری الی رجل یجود بنفسه فقال ان امرءا هذا آخره لجدیر ان یزهد فی اوله وان امرءا هذا اوله لجدیر ان یهاب آخره" حسن بصری مردے را دید کہ در حالت نزع بود گفتہ است آخر این مرد سزاوار تر این است کہ او را ترسے بر عاقبت خود باشد یعنی آنکہ اول بدنیا محب باشد سزاوار آن است کہ با آخر بترسد باید کہ در آخر او ترس باشد۔



**قوله** "وحکی ان الشبلی اعتل علة فارجف بموته فبادر المشایخ ودخلوا علیه وجلسوا حوله فقال ایش الخبر فقال المالکی وکان اجراهم علیه جاء القوم الی جنازتک فقال العجب العجب من اموات جاؤا الی جنازة حی" وچنین گویند کہ چون شبلی مریض شد بمرضے کہ موت او بدان بود پس مشایخ شنیدند و شتافتند و بروے آمدند و گرد او نشستند پس گفت چیست خبر یعنی کجا آمدید چہ خبر دارید پس مالکی گفت کہ او از ہمہ گستاخ تر بود مردمان آمدہ اند تا بر جنازۂ تو نماز گذارند گفت عجب عجب کہ مردگان آمدہ اند کہ بر جنازۂ زندہ نماز گذارند یعنی آنرا کہ حیات باللہ نشدہ است او را مردہ انکار۔

**قوله** "وقال ابوبکر الدینوری لما حضرت وفات الشبلی فقال علیّ درهم مظلمة فتصدقت بالوف عن صاحبه وما علی قلبی شغل اعظم من ذلک ثم قال وضئی فوضاته ونسیت تخلیل لحیته وقد امسک علی لسانه فقبض علی یدی وادخلها فی لحیته وقد عرق جبینه ولم یذهب علیه هذا القدر من السنت ثم مات" ابوبکر دینوری خادم شبلی بود چو آخر وقت او شد زبان او ماند و پیشانی او خوے کرد و مرا فرمود باشارت کہ مرا

وضو بکنان من وضو کنانیدم وتخلیل لحیه فراموش کردم دست مرا گرفت زیر لحیه خویش آورد
تخلیل کرد زہے مردکه در اینچنین وقت نخواست که این قدر سنت ازو فوت شود وگویند
او در وقت مردن میگفت که یکدرم من برمن است آن درم مظلم است مگر از زمین
افتاده یک درمے برداشته بود برائے آن ہزار ہا بنام صاحب او صدقه داده ام
ہنوز از دل من تعلق نرفته است۔

**قوله**" وروی عن ابن عباس رضی الله عنهما انه دخل
علی عمرو بن العاص وقد احتضر فدخل علیه ابنه عبدالله
فقال یا عبد الله خذ ذلك الصندوق فقال لا حاجة لی فیه
فقال انه مملو مالا فقال لا حاجة لی فیه ثم قال عبد الله
لیته مملوا بعرا فقال ابن عباس قلت یا ابا عبد الله کنت تقول
اشتهی ان اری رجلا عاقلا یموت فاساله کیف تجده وکیف
تجدك فقال اجدنی اری السماء کانها مطبقة علی الارض
وانا بینهما وکانما النفس تخرج من خرم ابرة ثم قال اللهم
خذ منی حتی ترضی ثم رفع یدیه وقال اللهم انك
امرت فعصیت ونهیت فارتکبت فلا بری فاعتذر ولا ادّی
قوی فانتصر ولکن اقول لا اله الا الله قالها ثلاث ثم
مات" ابن عباسؓ روایت میکند عبدالله عباس میگوید عمرو عاص را حالت
حضور موت شد پسر او عبدالله بر وے در آمد صندوقے پیش او بود پسر را گفت بستان
این را پسر گفت مرا بدین حاجتے نیست گفت این صندوق بمال مالا مال است
پسر گفت مرا بدین حاجت نیست گفت اے کاشکے که پر بعقر بودے پسر پرسید که
این زمان خود را چونه می یابی مگر گفته بود که مرا در آخر وقت پرسند از حالت آخر وقت بگویم



گفت می بینم گوئی ہفت طبق آسمان آورده اند بازمین چفسانیده ومن در آن میانم واز من
نگذاشته اند جز مقدار سر سوزنے که از ان نفس بیرون می آید گفت اللهم اے بار خدا
آنچه تو مرا فرمودی نکردم وآنچه مرا باز داشتی من ہمان کردم ازین کار جان بر آری نیست
وعذر آن میخواہم واگر اعتماد ہم بدین است که ایمان برین صادق است که لا اله الا الله
گفت وہم بدان مرد۔ نمی دانم این حکایت برائے چه آورد که بدانند که عمرو عاص آخر
وقت بر کلمه توحید رفت ہر چند که او مکرہا کرد وفتنه در دین انگیخت با این ہم دیده از
رسول الله انیقدر گویند بگفت فانسیته فاذکره وابو محمد را گویند لا احس غیره
وہمیل عبدالله لبیک گوید وجان بدہد واین را برین نمط ذکر ده میگوید که ہر کس
بحسب عمل خویش روزگارے دارد وختم او ہم برین است۔ ہیچ معلوم ہست که
این مرد بر مرتضی چہا باخته است پس در تواریخ مسطور است من چه نویسم۔

**قوله**" ولما احتضر عبد الملك بن مروان نظر الی
اولاده حوله وبناته یبکون فانشد" بعد از آنکه عبد الملک مروان
در محضر موت شد نظر بسوے فرزندان ودختران خویش کرد که ایشان عہ وران محل این
بیت خواند۔

**قوله**" شعر

ومستخبر عنا یرید بنا الردی ومستخبرات والعیون سواجم

وبا خبر جویندگان از ما که ہلاک ما میخواہند وبا عورتان خبر جوینده ہلاک میخواہند
وچشم ایشان میرود۔ این حکایت نیز نمیدانم شیخ برائے چه آورد مگر برائے آنکه و
بضدها تبین الاشیاء۔

---

عہ درمیان لفظ "ایشان" و "وران" چند الفاظ در نسخه منقول عنه در کتابت نیامده اند لہذا عبارت
ناقص مانده۔

# فصل ۴۱

**قوله** "فصل فی ذکر آدابهم فی وقت البلاء قال الله تعالی وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا قیل طبخناك لبلاء طبخا حتی صرت صافیا نقیا" وخداوند سبحانہ گفت فتنہ کردیم بر تو فتنہ کردن۔ شیخ این رامیفرماید طبخناك طبخا بخشیم ترا بخشتے تا آنکہ صاف کردیم از وصاف بشری و بزدودیم ترا از آفات انسانی۔ بعضے صوفی را خداوند در بلا اندازد و آن سبب تصفیہ و تنقیہ او باشد۔ ادب دریں باب اینست کہ چون بلا بر صوفی افتد او بداند کہ این معنی از خدا آمدہ است کہ بداں صاف و پاک گرداند طبخناك طبخاً چنانکہ زر و نقرہ می پزند تاریم ایشان برود تا صاف نقی روشن گردد۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله اذخر البلاء لاولیاءه کما اذخر الشهادت لاحبائه" پیغامبر فرمودہ است خدائے تعالیٰ ذخیرہ کردہ است بلا ہا را برائے نزدیکان خود را و شہادت برائے دوست دارندہ خود را یا برائے آنرا کہ ایشانرا دوست میدارد۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه واله وسلم نحن معاشر الانبیاء اکثر الناس بلاءً ثم الامثل فالامثل" پیغمبر میفرماید ما گروہ پیغامبرانیم بیش از مردمان بلا بر پیغامبران باشد پس آنکہ ایشان فروتر از ایشان باشد و پس آنکہ مانند باشد۔

**قوله** قال النبی صلی الله علیه وسلم احب العباد الی الله شاب عابد و مبتلی صابر و فقیر ناشط" و رسول اللہ فرمودہ است



دوستترین بندگان خدا را نزدیک خدا جوانیکہ خدا پرست باشد و مبتلائے صابر باشد بلا بر وافتادہ است او صبر میکند و فقیریکہ فقیری خوش میکند یعنی فقیر شاکر۔

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان الله تعالی یتعاهد عبده بالبلاء کما یتعاهد الوالد الشفیق ولده" رسول اللہ فرمود بتحقیق خدائے تعالیٰ تعہد بندہ خود میکند بہ بلا چنانچہ پدر مشفق پسر را بنعمت پرورد۔

**قوله** "وآدابهم فی ذلك ترك الجزع والشکوی ملاحظة ثمرة البلوی" و آداب ایشان در باب بلا اینست کہ نالہ نکنند و اگر نالہ کنند نہ تنگ آمدہ از دست بلا نالہ کنند از این نالہ کنند کہ دوست با من باہمہ دوستی چنین میکند یا آنکہ از بس لذت کہ او را اختیار برائے بلا کردہ است از آں نالہ اگر تجربہ کردہ باشی بدانی اہل ہوا چون لذت بر ایشان غلبہ کند بگریند و آب از چشم ایشان روان شود یا آنکہ تا چہ در دیدہ و رسیدہ است و نظر برین کنند کہ ازین بلا تا چہ ثمرہ رسید[عہ] اندر زور غنہ بلا چہ ثمرہ بار آرد۔

**قوله** "وما اعد الله الصابرین حیث قال عز وجل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ" آنچہ خدائے تعالیٰ برائے صابران ساختہ کردہ است اینست کہ گفت است اِنَّمَا یُوَفَّی الآیة تمام دادہ شود صابران را اجر ایشان بغیر حساب یعنی بیش از ان کہ مقابلہ صبر باشد از ان بیشتر باشد۔

**قوله** "فمن شهد البلاء من المبتلی غاب برویته عن وجدان مرارت البلاء و صعوبته قال الله تعالی

عہ در نسخہ منقول عنہ درمیان "رسید" و "بلا" دو لفظ غلط نوشتہ شدہ و مسخ کردہ شدہ است۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا الاترى ان صواحبات يوسف عليه السلام كيف غبن فى رويته عن وجدان الم القطع و تشعرن بذلك الى ان غاب" ہر کہ بلا را حاضر شد و نظر میلے افتاد کہ از دوست است غائب شود از رویت بلا و سختی بحضور میلے۔ حکایت سنجار و عشق او با دختر بادشاہ و اندام او بچہار صد تازیانہ بارہا گفتہ ام اللہ سبحانہ گفتہ است کہ صبر کن زیرا چہ بمنظر ما آئی بینی تا آنکہ خواہرگان زلیخا میان ترنج و دست فرق نکردند بجائے ترنج دست را بریدند از بسکہ بدل جمال یوسف از خود غائب از خود و از الم دست خود غائب کند۔

**قوله** "قال الله تعالى فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا" خداوند میگوید سبحانہ بعد از آنکہ یوسف را دیدند و او را از حسن و نمک از ہمہ برتر دانستند و بجائے ترنج دستہا بریدند و گفتند کہ ہرگز این فرزند آدم نیست و این بشر نیست۔ و از جملہ کلام شیخ این معلوم شد کیکہ در شاہد بازی باشد و برو بلا افتد و در تجلی جمال او چنان مشغول شود کہ از الم بلا او را شعورے نماند۔

**قوله** "وقيل لبعض الشطار متى يهون عليكم الضرب والقطع فقال اذا كنا بعين من نهواه فنعد البلاء رخاء والجفاء وفاء والمحنة منحة" و گفتہ اند بعضے ازین جوانان ہوا پرست و عشق باز را پرسیدند کسے باشد کہ بلا بر شما آسان شاید گفتند وقتیکہ کسے را کہ دوست میداریم بر ما بلا افتد و او در محضر ما باشد۔ حکایت مجنون و سنگے کہ زیر غرفہ لیلی بود بارہا گفتہ ام و چو در محضر محبوب میباشم بلا بر ما نعما میگردد و جفا وفا میباشد و محنتے کہ می باشد ان محنت عطا میباشد۔ محنت و محبت تصحیف انداز کان کہ تو امان زادہ



شدہ اند محنت قلب محبت است پس ہر جا کہ محبت آید محنت آید۔

**قوله** "وانشد المجنون بن عامری" **شعر**

ومن اجل ليلى فجع القلب والحشا ومن اجل ليلى قربوالى مكاويا ن مكانيا

ومن اجل ليلى رحال القوم من منى بنصبح دمائى حبذا كنت جانيا

و از سبب لیلی دل را درون عذاب کردہ است و ہم از سبب او لیلی نزدیک من میشود محل و مرتبہ من ہم از سبب لیلی قوم روان شدند با آرزوہائے خویش بر ریختن خونہائے من زیرا چہ کہ من گنہگارم و خالی بودہ ام۔ ر جانی

"ومن اجلها سميت مجنون عامرى فد تهامن المكروه نفسى وماليا"

و ہم از جہت لیلی مرا مجنون عامری خواندند فلا فائیدہ[2] از دشواری کہ مرا رسد و مال و نفس من حاصل شعر این آمد کہ در عشق و محبت از بلا و محنت خالی نباشد و عشق من و محبت از بلاہا لذت اوست باشد و خود را فدائے او کند۔

**قوله** "وله ايضا" **شعر**

اضال لال ليلى من رضاها واحتمل الاصاغر والكبار اقواها" ن فی ہواہا ن و الکبار

خوار ہا میشود و کسان لیلی را در رضائے لیلی کہ مگر لیلی بلیلی برین راضی و تحمل میکنم از ہر بزرگے و خوردے۔

**قوله**

"تداويت من ليلى وجهالكما يتداوى شارب الخمر بالخمر"

در دمرا کہ از لیلی بود دوا روے آن در دہم از لیلی میکردم چنانچہ مرد میخوار کہ از خمار

---

[1] در نسخہ آداب المریدین بعد این شعر شعرے دیگر است کہ آنرا حضرت مخدوم در ترجمہ نیاوردہ اند

فلولاك ياليلى لما جيئت طارقا ادور على الابواب بالذل راضيا

[2] در نسخہ منقول عنہ کاتب اینجا ترجمہ الحاق کردہ است۔

زحمت وبدواروے اوہمّا غمر باشد حاصل بیت این آمد جنایتے کہ از لیلی برشد ورو ے کہ ہم ازو آید دواے آن ہم بلیلی توان کرد ۔ مقصود شیخ ازین بیت اینست بلاے ومرارتے کہ از حضرت برسد دواے او ہم بدو باشد چنانچہ گفتہ اند اعوذ بک منک ۔

**قوله** ولابی الفیض عفا الله عنه وغفر الله له شعر

وقف الهوی بی حیث انت فلیس لی متاخر عنه ولا متقدم

ابو الفیض کنیت ذو النون است این بیت مر او راست بایستاد عشق بمن کجا کہ توئی من ہمانجا ایستادم ونیست مرا ممکن کہ از وپیش روم یا پس آیم ۔

الملامة فی هواک لذیذة حبًا لذکرک فلیلمنی اللوم

من در عشق تو لذت در ملامت میگیرم زیرا چہ مرا بنام تو ذکر میکنند پس بگویند ملامت کنندگان را مرا بسیار ملامت کنند ۔

اُشْبِهْتَ اعدائی فصرت اُحِبُّهُم اذ کان حظی منک حظی منهم

شدی تو مشابہ دشمنان من پس ہمچنان شدم کہ آن دشمنان ترا دوست گرفتہ زیرا چہ حظے کہ من از تو میگرفتم آن حظ مرا از ایشان حاصل است ۔

و اَهَنْتَنِی فَاَهَنْتُ نفسی عامدًا یا من یهون علیک ممن یکرم

تو اہانت کردی خوار کردی من نفس خود را بقصد خود خوار کردم اے کسے کہ خوار شدن کسے کہ او مکرم است بر تو آسان است شیخ تقدیر میکند این ابیات را با مقصود خود میگوید ۔

**قوله** الا تری هولاء کیف یهون بلاء فی رویة محبوبهم یتلذذون ویتفخرون به هکذا من یکون صادقا فی دعواه ومتحققا فی بلواه لا یوثر فیه تغیر الزمان وطوارق الحدثان یعنی بگو برین شطاران عشق بازان مجاز چونہ آسان



میشود بر ایشان تحمل بلا در حالتے کہ نظر بر محبوب است چونہ ببلا لذت میگیرند وچونہ بہ بلا افتخار میکنند وہمچنین است کسیکہ در دعوی محبت صادق باشد حال او ہم ہمچنین بود اثر نکند در ایشان تغیر زمان از صحتے بمرض وار ضاے وعشرتے وحالت بضیقے وسختے آنقدر کہ ایشان از کار ایشان بدر بود ایشان در قدم خویش ودر کار خویش استقامت دارند این احوال طاریات است بیاید وبرود ۔

**قوله** قال بعضهم شعر

ذُلُّ الفتی فی الحب مَكْرُمَةٌ وخضوعه لحبیبه شَرَفٌ

خواری مرد عاشق در دوستی بزرگی اوست وخاضع شدن او براے محبوب او شرف است ۔

**قوله** روی انه قیل لحسین بن علی رضی الله عنهما ان اباذر یقول الفقر احب الیّ من الغناء والسقم احب الیّ من الصحة فقال رحم الله اباذر اما انا فاقول من اتکل علی حسن اختیار الله له لم یتمنّ فطانه فی غیر الحالة التی اختارها الله له وحکایت آوردہ اند کہ ابوذر غفاری گفتہ است فقر نزدیک من دوست تر از توانگری است ومرض دوست تر نزدیک من از صحت این سخن بحسین علی رسید رضی الله عنهما او گفت رحمة الله علی اباذر یعنی نیکو سخنے گفتہ است اما من این میگویم ہر کہ خود را باختیار خدا بربست ہیچ چیزے آرزو نکند ثالثے را کہ الله تعالی براے او را اختیار کردہ شدہ است چون فقر وغنا وسقم وصحت ہم از خدا بودہ باشد وہر دو از خدا آید مرد عارف ہر دو را بیک نظر بیند

**قوله** حکی ان جماعة دخلوا علی الشبلیؒ وهو فی المارستان مقید فنظر الیهم وقال ایش انتم قالوا احباؤک

فرماهم بالحجارة فهربوا فقال یاکذابون تدعون محبتی
ولا تصبرون علی ضربی آبعِدُ وا عنی" وحکایت گویند شبلیؒ را
بوہم جنون بمارستان شستہ بودند جماعتے از صوفیان بروآمدند گفت برکدام
وصف اید شما کہ آمدید گفتند ما دوستان توایم ایشانرا بسنگ زدن گرفت ایشان
گریختند گفت مدعیان کذاب دعوی دوستی من میکنید واززدن من میگریزید
دورشوید ازمن۔

**قوله** "من آدابهم ان لا یتماوت ولا یعجز بل
یتجلد و یتصبر" بعضے از آداب صوفیان دربلا اینست کہ خودرا درتماوت
نکند یعنی خودرا بستم تصبر کند نیکو سخنے است کہ شیخ گفتہ است اما آنکہ آخر وقت رسول اللہ
واکرباہ گفت شیخ آنرا بیان کردہ کہ ترکًا للتجلد این خلاف آنست۔

**قوله** "روی ابوهریرة عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال المومن القوی احب الی الله من المومن
الضعیف۔ احرص علی ما ینفعك واستعن بالله ولا تعجز
وان اصابك شئ فقال قدر الله وماشاء فعل وایاك ولو فتح
بابا من عمل الشیطان" ابوہریرہ از رسول اللہ روایت کرد مومنے کہ
قوی است دوست تر است نزدیک خدا از مومنے کہ ضعیف است آرے مومن
قوی خراج ہمہ شب تواند ایستادہ خدلے را پرستد وہمہ شب تواند کہ شستہ بذکر
وبمراقبہ مشغول باشد مومن قوی تواند کہ بپاے خویش درخانہ کعبہ رودبے آنکہ راحلہ
باشد مومن قوی تواند کہ دہگان وبستگان روزوسہ مہ طعام نخوردوآب نخورد مومن
قوی تواند کہ سماعہا بذوق بشنود مومن قوی تواند ہر بلائے کہ بروافتد آنرا تمام
آشامید وبقوت صبر برو تواند ایستاد ومومن قوی اگر بر تجلیات جمال وجلال



شود اضطراب نکند واز جانجنبد والمومن الضعیف بمعزول عن هذه بمعزول
کلها۔ یکے راخدائے قوی آفرید براے آنرا تا او درجات مثوبات تجلیات
وکشوفات رامحیط گردد بیچارہ ضعیف ازوچہ سزدچہ آید جز آنکہ دمے سردے بزند
وچشمے ترے بکند وآہ وآہے کند وہوسہا شستہ بخورد وہم ازینجا گفتہ اند براے
سلوک راجوانؐ باید بلکہ آغاز جوانی وبااین بہم بحضور ہم باشد مادۂ طلب ومایۂ
وصول درو مرتب است مرشدے برسرافتد باند کے بہ غرض پیوند ومیان
عشقباز جز جوان کمتر باشد واگر عشق بازے پیر است ہمدرین پیری
کردہ است اکنون معلوم شد کہ مومن قوی بہتر از مومن ضعیف
قولہ احرص شیخ پند میدہد حریص باش برچیزے کہ ترا نفع کند و
یاری از خدا طلب وعاجز مشو پس میانے از کاردان کہ کجا من وکجا این کارہمت
بربند البتہ ہر کہ ہمت بربست او بہمت خود رسید واگر ترا درین رہ چیزے برسد یعنی
انچہ از خدا رسیدنی است بگو انشاء اللہ انچہ خدا تقدیر کردہ بود ہمان رسد واحتراز
کن از گفتار او یعنی این مگو اگر اینچنین نشدے واگر چنین شدے چنین نشدے
تو در کار باش نقد راغنیمت شمر زیرا چہ اومی کشاید درے از عمل شیطان واین او
بہانہ جوے است وترا از کار باز ماندن است۔ کسے گفتہ است ؎

فردا آید واگر نیاید شاید    دی رفت وگذشت وباز ناید
رفتہ رفت است انچہ آید آید۔    امروز بنقد وقت خوش باش

**قوله** "وقال ابن عطا فی اوقات البلا یتبین صدق
العبد من کذبه فمن شکر فی اوقات الرضا وجزع فی
اوقات البلا فهو من الکذابین قال الله تعالی الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ
النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ

فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ۞ ابن عطا گفتہ است در وقت بلا محب صادق از محب کاذب پیدا میشود ہر کہ در وقت آنکہ دوست بر وزمی کند خوش میشود وشکر بجامی آرد چون بلا افتد جزع کند و بنالد او عاشق صادق نیست او از ان عاشق است کہ بسیار دروغ گویند تمسک میکند زیرا چہ خداوند گفتہ است آن کسانیکہ ایمان آوردہ اند چہ گمان برند کہ برایشان بلائے بیفتد مومنانیکہ از ایشان پیشتر بودند ایمان آوردند برایشان بلاہا افتاد خواست خدا این بود تا صادق از کاذب پیدا شود۔

**قولہ** وقال اللہ تعالیٰ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ حَتّٰی نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَالصّٰبِرِیۡنَ" ہر آئینہ بتحقیق شمارا بیازمائیم بچیزے عظیمے بلائے محکمے تا معلوم شود کہ میان شما مجاہد کیست وصابر کیست۔

**قولہ** ثم ان البلاء للانسان بمنزلۃ الدباغ یستخرج الرعونات من الانسان ویصیرہ الی حالت یمکن الاستفادۃ منہ" شیخ میفرماید تحقیق بدان بلا براولیا برین ماند چنانچہ چرمے را دباغت بدہند چرم مردار باشد رطوبتہا باوے وپلیدی باوے اورا دباغت بدہند صاف وپاک بکنند تریہا وپلیدیہا تمام از وبرود آنچنان گردد کہ جلد مصحفے شود بدین مشابہ است بر نفوس کہ ہر کدورتے کہ دروے است وہر بقاے شہوانی کہ دروے است ہمہ بلائے بود۔ اورا مصفا کردہ لایق حضرت میکند۔

**قولہ** وقال الجنیدؒ البلاء سراج العارفین ویقظۃ المریدین وھلاك الغافلین" وجنیدؒ گفتہ است بلا چراغ شناسندگان خدا است چنانکہ شب تاریک پیش یکے چراغ باشد وہر چیزے را چنانچہ اوست بہ بیند بشناسد ہمچنان عارف بلا بر وافتد چشم او خدا بین گردد ودرعین



بلا مشاہدہ میلے کند بداند بلا نعمت من اللہ است اگر در نعمایم تجلی مشاہدہ است اما در بلا تجلی مخصوصے ومشاہدہ مخصوصے است وطالبانرا از خواب غفلت بیدار میکند ایشان میدانند کہ طلب حق بے مقاسات بلیات ومحن وآفات نباشد ایشان با خود گویند مارا از انواع طلاب شمرد واز مریدان خود دانست آنکہ بلا نصیب ماکردہ گفتم چو بلا مشابہہ دباغت است مرنفس راست پس ہمچنین میشود کہ نفس را بلا بیدار میکند از خواب غفلت وآن کسانیکہ خدا را نشناختہ اند وجز اے این دنیا وحاصل این دنیا در دل ایشان اعتبارے ندارد این سبب ہلاکت ایشان میشود۔

**قولہ** ان جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کان اذا اصیب یقول اللھم اجعلہ ادباً ولا تجعلہ غضباً" از جعفر صادق رضی اللہ عنہ مروی است کہ در نزول بلا گفتے خداوندا این بلا آنچنان کن کہ ادب ما باشد یعنی موجب تمحیص وترقی درجات عند اللہ بود چو صبر ورضا با آن بدہ ہر آئینہ موجب تکفیر ذنوب وسبب کشف جمال محبوب بود۔

**قولہ** وذلك البلاء منہ ما یکون تمحیصاً ومنہ ما یکون تادیباً ومنہ ما یکون عقوبۃً وخذلاناً" آنچہ ما گفتیم این تمام بیان است۔

**قولہ** وقال الحریری البلاء علی ثلاثۃ اوجہ علی الغافلین نقم وعقوبات وعلی المذنبین تمحیص للجنایات وعلی الانبیاء والصدیقین من صدق الاختیارات" حریری گفتہ است بلا بر سہ نوع است بر غافلان ہم انتقام است وعقوبات است حظہا کہ ایشان واندوہواہائے کہ در آن رضائے خدا وپیغامبر نبود تمام وکمال گرفتند۔

ہر آئینہ انتقام وعقوبت بر ایشان بلا افتاد چنانچہ قصہ نوحؑ و لوطؑ وشعیبؑ شنیدہ باشی وبر مومنان گنہگار نیست کردن گناہان وشستن جنایتہاے ایشان است۔ وبر انبیا وبر صدیقان حضرت صدق اختیارات ایشان است یعنی اختیارے کہ ایشان کردہ اند بلا علامت صدق ایشان است۔ چون علامت صدق باشد مزید باشد وترقی باشد ایشان قدمے درمقام صبر ورضا نہند بلا بر ایشان اند اند نشان صدق قدم ایشان پیدا گردد۔

**قولہ** "ولا یمکن الوقوف علی آدابہم وسیرہم الا بذکر حکایاتہم" آنچہ قوم صوفیان را در صبر معاملتے ومحافلتے است یکان یکان گفتن عسرتے وارد اما از بعض حکایات ایشان معلوم میشود کہ ہر یکے ازین باب چہ نشان میدہند۔

**قولہ** "وقد سئل الجنید ما فایدۃ المریدین فی الحکایات قال انہا تقوی قلوبہم فقیل ہل فی ذلک حجۃ من کتاب اللہ تعالیٰ فقال نعم" از جنید پرسیدند کہ حکایتہاے سلوک گفتن از ہر جنس مرید از اچہ نفع میکند گفت دلہاے ایشان را در رہ طلب ومشقت دیدن ورمجاہدہ قوی میگرداند قوتے میدہد گفتند برین سخن ہیچ حجتے از کتاب اللہ واری گفت آرے۔

**قولہ** "قال اللہ تعالیٰ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ" ترجمہ آیت اینست ہر حکایتہاے کہ ازان انبیا بابر تو قصہ میکنیم ہر یکے از انہا است کہ دل ترا استواری و قوتے میدہد مثلاً قصہ موسیٰ بر رسول اللہ میکند آن مشقتے ومذلتے کہ او بر فرعون کشید محنتہاے وبلاے کہ بر رسول اللہ از قوم او میرسید دل متزلزل ومتردد



نیگردد واستوار میشود کہ بر طایفہ ما ازینہا بسیار کردہ اند۔

## فصل ۴۲

**قولہ** "فصل فی ذکر آدابہم فی الرخص قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یحب ان یوتی رخصۃ کما یحب ان یوتی عزایمہ" آنچہ میان صوفیان رخصت است اگر محققان ایشان بدان مباشر شوند بمصلحتے کہ ایشان را پیش افتد از درجہ تحقیق واز عالم حقیقت واپس نیایند۔ پیغامبر فرمودہ است بتحقیق خدا دوست میدارد کہ مردم آتی برخصت گرود ومباشر او شود چنانچہ دوست میدارد مباشرت عزایم را۔ ہرچند کہ میان عزیمت ورخصت تفاوتے باشد اما چو ہر یکے معروف خویش بمحل خویش معمول شود تسویہ آید۔

**قولہ** "وسال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما بالنا نقصر الصلوۃ وقد امنا فقال علیہ السلام صدقۃ تصدق اللہ علیکم فاقبلوا صدقتہ" رسول اللہ در سفر بود بر آنجا کار رسید کہ خوفے از عدو نماند عمرؓ گفت یا رسول اللہ چیست کہ ما قصر صلوٰت میکنیم وحال ما اینست کہ ما ایمنیم از عدو پس رسول اللہ فرمود کہ صدقہ در سفر خدا شما را دادہ است پس شما صدقہ او را قبول کنید مگر این در فتح مکہ بود ورسول اللہ بعد فتح مکہ تا پانزدہ روز در مکہ نماندہ است بغزوہ دیگر بیرون آمدہ است۔

**قولہ** "والرخصت منہل یرد علی المبتدی من المریدین

ویستریح فیہ المتوسط من السالکین و یتسع الیہ الفایز
من العارفین ولا یستوطن فیہ المحققون لانہ واد متسع
کثیر الافات الاعلی نیت الرحل اضطرارا" رخصت بشابہ آب ن الرحیل
خورو ے است کہ بر مریدان فرو می آید یعنی وسعتے برایشان میشود وآن سالکے
کہ متوسط است اورا اندک استراحتے میباشد وآنکہ مرد عارف است فایز است
بر اسرار ربوبیت او خود کسے است ہر چہ خوش آید کند او متشرع است این رخصت
او را شریعتے میشود کہ مردمان راہران راہ برو ہر چہ خوش آید بکند و محققان این را وطن نمیسازند
قرارگہ ایشان نیست این رخصتے پیش آمد بمصلحتے آنرا کروند گذشتند وطن
چرا نمیسازند زیرا چہ این وادیٔ فراخے است کہ در و آفات بسیار است یکے
از آفات ہمین است کہ نفس آسان گیر میشود و خوے بد میگیرد نفس بدان ماند کہ
مہار او بدست راکب باشد و تازیانۂ او بدست راکب تا دابہ رہ راست رود و مہار
طرفے دیگر میل نکند و در رہ رفتن کاہلی نکند و ایستادہ نشود فرو د نیاید درین مقام
مگر نیست آنکہ لابد فرو د آید و روان شود۔

**قولہ** فالمر تع فی جانب الحمی یوشك ان یواقع الحمی
الا ان حمی اللہ محارمہ" آنکہ او گرد حمی میچرد و حمی حدے میکند چوبے می نہد
کہ درین کسے در نیاید و آنکہ او گرد حمی میچرد نزدیک باشد کہ در حمی افتد و آن موضع
ممنوع۔ یعنی رخصت قریب بمشتبہ است و مشتبہ قریب بمکروہ و مکروہ قریب بحرام پس
ابتدا عادت بر رخصت نباید کردن کہ خوف آن باشد کہ در مشتبہ افتد۔

**قولہ**" وکل من انحط عن درجت الحقیقت وقع فی طرف
الرخصت ومن سقط منہا وقع فی الضلالت والجہل" ہر آئینہ
ہر کہ از عزیمت فرود افتد در رخصت افتد و ہر کہ از رخصت فرود افتد در ضلالت وجہل



افتد یعنی در مشتبہ و مکروہ و حرام افتد فعلی ہذا بہر زہ خور را بر خصت ندہند کہ خوف آن
باشد کہ گفتیم۔

**قولہ**" والرخصت فی مذہب الصوفیۃ ہو الرجوع ن والرخص
عن حقیقت العلم الی ظاہر العلم وذلك نقص فی حالہم"
رخصت برائے ضعفا را است کہ ایشان قوام بعزیمت نمی توانند کرد کہ آن حقیقت
است بازگشت از مقصد از انجا کہ قصد کردہ اند عبارت از ہجران و حرمان باشد
شکم پر خوردن مرحوم از روے شرع مرض است طالب مرید چون سیر خوردن مبتلا
شود حقیقت پیشینہ از مو ار و قوم محروم گرد و گفتہ اند لو ابتلی المرید بکثرت
الاکل بکۃ لہ و زحمۃ علیہ۔

**قولہ**" سئل بعض المشایخ عن سوء ادب الفقیر
فقال انحطاطہ عن درجۃ الحقیقت الی الظاہر وکذلك
قال ذو النون المصری ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین"
پیرے را پرسیدند کہ مریدے کہ بے ادب شود حال حکم او چیست جواب داد کہ بے ادبی
او فرود افتادن اوست از درجۂ اہل حقیقت و ہم ازینجا است کہ ذو النون مصری گفتہ است
ریاے عارفان بہتر از اخلاص مریدان است یعنی عارف را رخصت است کہ
او ریاے کند و آن ریا نہ براے ہواے نفس خویش را است آن ریا براے
آن است کہ متابعان و مریدان بہ بینند ہمان کنند کہ شیخ کردہ است مثلاً کار عارفان
بجاے است کہ زیادتی نوافل و مقاسات شداید او را احتیاج نماند بلکہ ترخیص لطیفہ
نفس او را مناسب تر و لایق تر باشد و او براے مریدان و متابعان کہ ایشان پس روئی او
کنند و ہمین کار کنند یعنی احتیاج او بر خود این سختی می نہد این صورت ریا است ولے
ریا نیست کہ بہتر از اخلاص مریدان است۔ اینجا این سخن را دو سہ معنی دگر است اما

من نمی نویسیم که تا ترجمه دراز نشود۔

**قوله** "وسئل عن ذنوب المقربین فقال حسنات الابرار سیئات المقربین" وذوالنون را از گناه مقربان پرسیدند که ایشان چه گناه دارند گفت آنچه ابرار را حسنات است آن سیئه مقربان است یعنی ایشان آن سیئه دارند که از مذموم شرع است حسنات ابرار سیئه ایشان است۔

**قوله** "ورأی الجنید بعد موته فی المنام فقیل له ما فعل الله بک فقال ویحنی علی کلمة سبقت منی وذلک ان سنة احتبس المطر فقلت ما احوج الناس الی المطر فقال ما یدریک ان الناس یحتاجون الی المطر تعلمنی وانی علیم خبیر اذهب فقد غفرت لک" جنید را بعد نقل او در خواب دیدند گفتند که خدا با تو چه کرد گفت بسبب یک سخنے که من گفتم مرا سرزنش کرد و آن سخن چه بود سالے حبس مطر شد یعنی امساک باران شد با حضرت گفتم تا چه حد مردم به باران محتاج اند خداوند تعالیٰ گفت من نمیدانم که مردمان محتاج مطر اند که من علیم وخبیرم این چه بے ادبی بود که تو گفتی برو ما این گناه ترا آمرزیدیم۔

**قوله** "روی ان اباهریره رضی الله عنه اتی النبی علیه السلام فقیل مات فلان من اهل الصفة وترک دینارین او درهمین فقال کیتان صلوا علی صاحبکم" ابوہریرهؓ روایت میکند یکے از اصحاب صفه مرد و دو دینار یا دو درم گذاشت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرمود این دو داغ اند نماز بگذارند بروغرض شیخ ازین دو سه حکایت این بود که حسنات الابرار سیات المقربین درمے و دینارے نگهداشتن از روے شرع مباح است براے مصلحت دینی را مستحسن اما به نسبت مقربان سیئه است۔



**قوله** "وقد صح ان فی الصحابة رضی الله عنهم من مات خلف مالا جمًّا لم ینکر علیه وانما انکرههنا لانه خالف معناه دعواه" واین معنی صحیح است که بعضے صحابهؓ مرده اند و مالے بسیار گذاشته اند و رسول اللہ بر ایشان انکار نکرد زیراچه ایشان ابرار بوده اند واین شخص نسبت بمقربان داشت و دیگر فقیر زیستنے حال او مخالف دعویٰ او شد۔

**قوله** "الا تری ان الصلوة طاعة لکن لمن لم یکن محدثا وقراءة القرآن قربة ولکن لمن لم یکن جنبا فمن صلی محدثا او قرأ جنبا استحق المقت والعقوبة" نه بینی که نماز طاعت است حسن بعینها است ولے مر کسے را که او محدث نباشد و تلاوت قرآن مستحب و مستحسن مر کسے را که او جنب نباشد و اگر کسے باین بهم محدث باشد و نماز بگذارد و جنب باشد تلاوت قرآن کند مستحق عقوبت و عذاب باشد۔ فقها را اینجا اختلافے است۔

تشبہ بقوم

**قوله** "وقال علیه السلام من تشبه بقوم فهو منهم اراد بذلک التشبه بسیرتهم لا بلبسهم" رسول فرموده است هر که تشبه بقومے ایشان کند نه تشبه صورت آنکه تشبه بسیرت ایشان کند و معنی ایشان در وے نباشد او را هم از ایشان شمرند و آنکه مجرد لباس باشد مباشر سیرت ایشان هم نه اگر این تشبه بدوستی ایشان کرده است تشبه لباس هم نسبتے بدیشان برد و اگر ازین لباس خواهد فراخی رزق را او را از ایشان دور تر گیرند۔

**قوله** "لانه روی عنه علیه السلام انه قال من تهیا للناس بقوله ولباسه وخالف ذلک اعماله فعلیه لعنت الله والملیکة والناس" زیراچه مروی است از صلی الله علیه وآله وسلم او گفته است هر که ساخته شود براے مردمان را بسخن خویش و لباس

خویش و عمل کہ او دارد و سخنے کہ میگوید اعمال او مخالف آنست پس لعنت خدا باشد
یعنی از خدا دور و از ملایک دور باشد یعنی از معاملت ایشان دور باشد مثلاً
مردے لباس صوفیان کند و آن سخنے کہ صوفیان کنند و آن سخنے کہ صوفیان گویند
از مسلک و مقصد آن سخن گوید و اورا نہ عمل ایشان نہ حال ایشان جزاے او
آن باشد کہ رسول اللہ فرمود۔

المترخص

**قولہ** "ثم ان لہم فی رخصہم آداباً و اخلاقاً
یحتاج المترخص الی معرفتہا و التمسک بہا لیکون مترسماً
برسمہم متحلیاً بحلیتہم الی ان یبلغ مقامات المحققین
و احوالہم" این گفتیم کہ عزیمت و رخصت چنین و چنین است اما این بدان کہ
ایشان را در رخصت ادبے و اخلاقے ہست شیخ آن را بیان میکند مردے کہ برخص
مشغول شود معرفت اداب رخصت او را لابدی باشد کہ بداند کہ مترسم این
طائفہ باشد این سخن زیادتے است شیخ میفرماید الی ان یبلغ زیرا چہ رخصت مبتدی
راہم باشد و متوسط را ہم باشد و منتہی محقق را ہم باشد کارے پیش افتد و بضرورت
عملے برخصت کند گذرد۔

رخصت لاتخاذ الصنعت والاستناد بالعلوم

**قولہ** "فمن رخصتہم اتخاذ الصنعت و الاستناد الی
المعلوم" و یکے از رخصت صوفیان اینست کہ صنعتے بگیرند صنعتے بکنند و از بادشاہان
و یا از کسے دیگر معلومے بستانند و بر آن تکیہ کنند۔

**قولہ** "و ادبہم فی ذلک ان لا یتمکنہا لنفسہ بل
یجعلہا فی المصالح و لا یزید علی نفقۃ سنۃ لہ و لعیالہ
و لمن یمونہ اقتداءً برسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
روی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال کان اموال



بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف علیہ المسلمون بخیل و لا رکاب و کانت لہ خاصۃ و کان ینفق منہا علی اہلہ
نفقۃ سنۃ و ما بقی لہ جعلہ فی الکراع و السلاح و العدۃ
فی سبیل اللہ عز و جل" و ادب ایشان درین باب اینست کہ معلومے
کہ بستانند براے نفس خویش را نستانند و آن را تخلے نکنند مالک نشود و زیادت بر نفقت
یکسالہ براے خود و براے عیال خویش را نگہ ندارد و ہر کہ در مونت اوست زیرا چہ
رسول اللہ چنین کردہ است کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کردہ است کہ
اموال بنی النضیر را یعنی حاصل مالے کہ از بنی نضیر بودے رسول اللہ براے
اہل بیت را دادے و ہر کہ مونت او بودے و باقی براے استعداد و قتال و جہاد
بودے و آنکہ در کتاب گفتہ است۔ لہ و لعیالہ و آنکہ بودے نہ آنکہ براے
نفس خویش خرج کردے از ہر جا کہ فقیرے آمدے محتاجے غریبے او را دادے
و گفتہ اند مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و درعہ
مرہونۃ ابو شحمۃ الیہودی علی شعیر اخذہ و یقوت عیالہ

الاشتغال بالکسب

**قولہ** "و منہا الاشتغال بالکسب لصاحب العیال
او الوالدین" و بعضے از رخص اینست کہ صوفی کسب کند براے قوت مادر
و پدر را۔

**قولہ** "و آدابہم فی ذلک ان لا یشغلہ ذلک عن اداء
الفرائض التی اوجبہا اللہ تعالی علیہ فی اوقاتہا و لا یراہ
سبباً للرزق بل ہو معاونۃ للمسلمین" و ادب در باب کسب
اینست باید کہ اینچنان باشد کہ در اداے فرائض ہمچنانکہ اداے او مطلوب است
مزاحمتے و خلل نشود و این نداند کہ آن را سبب رزق سازد یعنی اگر نکنم خدا رزق ندہد

بلکه چنانکه کسے در کار مسلمانان معاونتے بکند از ان قبیل داند۔

**قوله** "ولا یشتغل بذلك اكثر اوقاته بل يجتهد ان يجعل اوقات كسبه من وقت الضحوة الى آخر وقت الظهر ثم يرجع الى صحبته فيصل معهم الخمس الى الضحوة المقبلة من الغد وان فضل من كسب عن نفقة شئ آثر به اخوانه واهل صحبة" صوفی که بکسب مشغول باشد باید که همه وقت خویش بکسب مصروف نکند از اول وقت چاشت تا آخر وقت ظهر مشغول باشد یعنی اورا در اول وقت او تا چاشت فارغ میشود و آخر وقت ظهر نماز بین الصلوتین وا ورا و نماز دیگر وا وا بین بدان مشغول باشد درین اوقات صحبت هم با طایفه صوفیان باشد و باقی وقت تا بامداد هم با صوفیان باشد هم با ایشان بگذراند و هم با ایشان بخواند و انچه فاضل از خرچ عیال ماند آنرا ایثار برادران صحبت بکند۔

**قوله** "ومنها السوال وآدابهم فى ذلك ان لا يسئل الا وقت الحاجت قدر الكفايت لمن يمونه ولا يبذل ماء وجهه لمن يهون عليه رده" و بعضے از رخص صوفیان خواست است و ادب ایشان درین باب اینست که خواست نکند مگر بوقت حاجت بقدرے که سد جوع شود پس حد جوع اینست که قوام بنیه بران باشد که دست مونت او باشد مثلاً چنانکه ولد صغیر و مادر او و آبروے خویش نزد از کسے که رو کردن او بروے آسان باشد۔

**قوله** "قال النبى صلى الله عليه وآله وسلم اذا سألت فاسئل الصالحين ويتلطف فى السوال من غير تواضع" رسول الله میفرماید اگر ترا احتیاج بخواست افتد پس از صالحے بخواه که او ترا بخواری رد نکند و در خواست تلطف کند یعنی بنرمی بخواهد تواضع سخت نکند که خود را خوار گرداند



چنانچه رسم گدایان این زمانه ماست۔

**قوله** "فقد روى عن النبى عليه السلام قال لعن الله فقيرا تواضع لغنى من اجل ماله" از رسول الله مروی است که او گفته است خدا لعنت کرده است فقیر را لعنت بران فقیر باد که توانگر را بسبب توانگری او تواضع کند۔ این سخن در حق ستدگان است که اهل غنا و اهل دنیا را بسبب غنا ایشان تواضع کنند اگر تواضع از سبب آنست که هر یکے را بر اندازهٔ او رعایت باید کرد تا نظرت دل او شود شاید۔ رسول الله فرموده است نحن معاشر الانبياء امرنا ان انزل الناس على قدر مراتبهم ما گروه پیغامبرانیم مامور یم برین که مردمان را بر حسب مرتبهٔ ایشان فرود آریم بادشاه و وزیر و آنکه بدیشان نسبت دارد براندازهٔ ایشان فرود آرند صلاح علما بر اندازهٔ ایشان۔

**قوله** "روى عن جعفر صادق رضى الله عنه وارضاه" این دو بیت از جعفر صادق روایت کنند۔

**قوله** "شعر

لا تخضعن لمخلوق على طمع ۔۔۔ فان ذلك وهن منك فى الدين

بر مخلوقین بطمع خوار مشو زیرا چه آن خواری دین تست۔

واستغن الله عن دنيا الملوك ۔۔۔ كما استغنى الملوك بدنياهم عن الدين

از دنیا ملوک بخدا بے نیاز شو چنانچه ملوک بسبب دنیا از دین مستغنی شده اند همچنان تو بدین خود از دنیاے ایشان مستغنی شو۔

واسترزق الله مما فى خزاينه ۔۔۔ فان ذلك بين الكاف والنون"

رزق از خدا خواه از ان مالے که در خزاین اوست آنکه در خزاین اوست میان کاف و نون است از بهر چه کلمهٔ کن گوید تا از عدم بوجود آید۔

**قوله** "وما يحصل من سواله لا يدعه في ملكه بل يسلمه الى عياله ليفرغ قلبه من شغلهم ولا ينفقه بالاسراف ولا يجعل ذلك عادةً ومعلوماً له" وانچه از خواست او حاصل شود او را در ملک خویش نگذارد یعنی البته خرچ کند و آنرا بعیال خویش تسلیم کند خرچ نه کند باسراف و آن خواست را عادت نگیرد و آنرا معلوم معین خویش نگرداند هر بار این کار نکند۔

**قوله** "ومنها الاستدانة ثقةً على الله عزوجل" وبعضے از رخص صوفیان این است که بوقت حاجت دینے بستانند بنا برین که به خدا ثقه دارند از غیب برسد از ان فرود آرند بایزید و یحییٰ معاذ رازی و ابوبکر وراق از ایشان مروی است که ایشان دین استده اند و خواجه ماهم استدے۔

**قوله** "وادبهم فيها ان يكون ذلك المصالح الاخوان عند الضرورة ولا يغفل عن الاهتمام بالتوجه والاداء" وادب ایشان درین باب اینست براے مصالح اخوان باشد در مانده را یاری کند و از توجه آن که البته باید داد و ادا باید کرد البته غافل نشود۔

**قوله** "روى عن النبي عليه السلام قال من ادان دينا وهو ينوي اداؤه وقضاؤه ومات ولم يترك وفاء قضى الله لغريمته يوم القيمة" از رسول الله مروی است که رسول الله فرموده است هر که وامے بستاند و البته بهمت و قصد دل خویش نیت فرود آورد ن وین دارد و اتفاق تقدیر برین افتد که او بمیرد و وین ادا نکرده باشد خداوند سبحانه فردا آمنا خصمان او را خوشنود کند۔

**قوله** "ومنها حمل الزاد في الاسفار وادبهم في



ذلك ان لا يبخل به على من في صحبته ممن يحتاج اليه" وبعضے از ان رخص صوفیان اینست که در سفر توشه برابر بردارند و ادب درین باب اینست کسیکه در صحبت او باشد از و ندارند۔

**قوله** "روى ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في سفر فامر ان ينادى الا من كان معه فضل زاد فليفد به من لا ظهر له وذكر من الاصناف ما ذكر حتى ظننا انه ليس لنا في فضل الذي في ايدينا حق ليس لغيرنا" رسول الله در سفر بود آنجا فرمود بر اصحاب بدانید هر کسیکه توشه زیاده است کسے را بدهد که او توشه ندارد و کسے را مرکبے زیاده است کسے را بدهد که او را مرکبے نباشد آنقدر رسول الله فرمود که ما دانستیم که انچه بر ما فضل است ما را دران حقے نیست۔

**قوله** "ومنها الحج عن الغير بالاجرة" وبعضے از صوفیان رخصتها اینست که از جهت دیگرے حج کنند و مقابله آن اجرتے بستانند۔ آرے نیکو کارے است اگرچه ثواب او خواهد برد از جهت کسیکه حج کرده است اما آن دویدن و پوشیدن و آن سر برهنه گشتن و آن مناسک بجا آوردن و عرفات ایستادن و آن لذتے که دران حالت است آن مخصوص ذات اوست اگرچه ثواب او خواهد بردن از جهت کسیکه حج کرده است۔ بدان ماند ترا یکے مشخے دهد مثلاً مجنون چیزے بدست تو دهد که این را ابر بدست لیلی برسان هر چند که این از جهت مجنون رفت و لیلی بران مجنون باشد اما چشم او که بناظره جمال لیلی آسوده و نظر بر قد و بالا و سینه و کمر او و لب و دندان و خنده او هیں تناول محظوظ است بدان شنیده این بیت را بیت

اے پیک نامه بر که خبر میبری بدوست اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

**قوله** "وادبهم فيه ان لا يفعل ذلك الا عند الضرورة

ثم یجعل نفقة فی ذهابه و اماتہ من ذلك لا من السوال ولا (فی نفقه)
من الاوقاف" و ادب در آنکه از جهت دیگرے حج کند این است که این نکند مگر
بضرورتے و ضرورت این است که مضطر شده باشد بدست کسے صاحب قوتے
از دست او خلاصی و نجاتے میسر نیست مگر آنکه از جهت او برود و حج کند و بگوید او را که من
میروم و از تو حج میکنم یا آنکه او قاهر و غالب است بقهر و غلبه میفرستد و آنکه مرد فقیر
باشد برائے قوت خود را و قوت عیال را حج کند از جهت دیگرے شاید - این نوع
بسیار باشد - و این نفقه خرج و رفتن کند و بازگشتن کند و این نفقه که بستاند و از اوقات (اوقاف)
آنجا فرود آید و از ان اوقات که باشد نستاند نخورد و یا خواست کند که بخورد که این نوع نکند - (اوقاف)

قوله" قال النبی صلی الله علیه و سلم من حج عن میت
کتب للمیت حجة والحاج براة من النار" شیخ این حدیث را طریق سوال
جواب میفرماید گوئی کسے پرسد که شاید از جهت دیگرے حج کند شیخ میگوید آرے
روا است زیراچه از رسول الله مروی است هر که حج کند از جهت مرده نوشته شود حج او
و آنکه حج کرده است او را بیزاری از آتش دوزخ باشد - هر چند اینجا از جهت
میت گفته است و آنجا حج با آخرت است ولیکن اینقدر ثابت باشد که از جهت
غیرے حج کردن شاید و آنکه برائے حاج را برات من النار میشود من این سخن بالا
گفته ام -

قوله" ومنها الاسفار للدوران فی البلدان و ادبهم (الاسفار للدوران فی البلدان)
ان یجعل قصده فیها زیارت اخ او استحلال حق او طلب علم
ثم یحصل فی سفره غرضه" و بعضے از رخص این است که سفر کنند برائے
آنکه در شهر بگروند و ادب درین باب اینست که صوفی صالح برادر دینی باشد
مقصود زیارت او بود یا کسے را بر وحق باشد برائے بحلی آن حق را برود و یا برائے



طلب علم باشد در شهرے که او ست آنجا عالمے نیست در شهرے که عالم است برائے
طلب علم در ان شهر رود و بعد از ان درین سفر خویش غرض حاصل کند یعنی استحلالے
و زیارتے و تحصیل علمے نیکو سخنے است که شیخ فرمود اما اگر برائے استحلال و آن
خود فرض باشد اما این سفر در دوران فی بلدان نباشد بلکه فرض باشد این
سفر نیست که همچو فرض حج مهاجر زیارت رسول الله است اگر مجرد دوران فی بلدان
و در ضمن آن اینچنین کارے هم هست طلب علمے و زیارت صالحے وجه توجهے باشد

قوله" ومنها القیام والحرکت فی السماع و آدابهم فی (القیام والحرکت فی السماع)
ذلك الوقت ترك المداخلة و المزاحمت مادام الوقت
جداً و اذا کان طیبة یجوز ذلك علی سبیل المساعدت
والفسحت و المطایبة عن غیر تساکن ولا اظهار حال"
و این تمام در آداب سماع بالا رفته است -

قوله" ومنها المزاح و آدابهم فی ذلك مجانبت (المزاح)
الکذب و الغیبت و المحاکات و السخر و الاستخفاف و مایذهب
بالمروت" و بعضے از رخص صوفیان مزاح است که سرور ایشان مرتضیٰ است
رضی الله عنه و او مزاح بود و ادب آن درین باب اینست دروغے نگویند
و غیبتے نکنند غیبت خود از قبیل مزاح حرام است بدتر از زنا است و یکدیگر
حکایتے نکنند و سخرے نکنند بیان واقع مزاح خوبے کنند و استخفاف اینچنین
نکنند که میان مردمان خوار شوند و آنچه مروت ببرد آنچنان سخن نکنند یعنی نه مروت قائل
بوند مروت آنکه در باب او گروه اند مزاح -

قوله" وقال النبی علیه السلام ان الله لا یواخذ
المزاح الصادق فی مزاحه" و رسول الله فرموده است خدائے تعالیٰ

ع - این عبارت را که در قوسین است کاتب نسخه منقول عنه در کتابت نیاورده - از کتاب آداب المریدین نقل کرده شد -

نگیرد آن مزاح کننده را که در مزاح خود صادق باشد یعنی سخنے راستے گوید که خاطر مردمان وران خوش شود۔

**قوله** "وعن علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه انه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسر الرجل من اصحابه اذا کان یراه مغموما بالملاعبة" واز علی رضی الله عنه مروی است که او گفته است که رسول الله را این صفت بود که اگر کسے را غمگین دیدے بمزاح اورا خوش کردے۔

**قوله** "ویکره الاکثار منه خاصةً لذوی الهیبات فقد قیل لا تمازح الشریف فیحقد علیک ولا الدّنی فیجری علیک" ومزاح بسیار کردن مکروه است که اکثر اوقات خود را بهزل وهد واین کار مردم سبک طبیعت است خصوصاً مردمانے که سر باشند وباهیبت ووقار زیند مرد بزرگ مزاح نکند وبر شریف طیبت مکن زیرا چه او بر تو کینه خواهد گرفت وبر دنی طیبت مکن زیرا چه او بر تو شوخ خواهد شد۔

**قوله** "وکان النبی صلی الله علیه وسلم لا یلتفت الی اصحابه مخافة ان یراهم یمزحون فیشوشون" وگفته اند از رسول الله مروی است که او راستا وچپا طرف اصحاب ندیدے خوف آنکه نشاید ایشان در مزاح باشند واز من شرمنده شوند ایشان بدانند که رسول الله می دید در تشویش افتند که بحتمل بر رضائے او نبوده باشد۔



**قوله** "وکان بعض اصحابه رمد وکان یاکل التمر فقال له النبی علیه السلام اتاکل التمر وبک رمد فقال یا رسول الله انما اُکُلُ بالجانب السلیم فضحک" شخصے عہ چشم درد داری وخرما میخوری یعنی زیانکار است او گفت یا رسول الله بطرف چشمے میخورم که درد نمیکند این سخن او بمطایبه گفت رسول الله را خوش آمد تبسم کرد۔

**قوله** "ومنها اظهار العلوم الذی لا یبلغ استعمالها وادبهم فی ذلک طلب الافادت والنصح والارشاد" وبعضے از رخص بعلم علمے است که دردین چندان نفعے ندارد چنانچه بعلم منطق وریاضی واقلیدس وادب دران باب این باشد شاید که از ان کسے را فائده برسانیم وارشادے ونصحے شود بدین که این علم را دانستم وچندان در دین بکار نمی آید بلکه زیانکار هم هست۔

اظهار العلوم الذی لا یبلغ استعمالها

**قوله** "قال النبی صلی الله علیه وسلم نضر الله امرءً أسمع مقالتی فوعاها فادّاها کما سمعها فرُبَّ حامل فقه غیر فقیه ورُبَّ حامل فقه الی من هو افقه منه" رسول الله فرموده است رحمت خدا بر مردے باد که گفتار مرا بشنود وآنرا یاد گیرد ونگه دارد پس چنانچه شنیده است همچنان بر دیگرے ادا کند زیرا چه شاید مقالتے که این شنید ومعنی آن دانست

---

عہ۔ درمیان الفاظ "شخصے" و "چشم" کاتب نسخه منقول عنه چند الفاظ را در کتابت نیاورد وعبارت را ناتمام گذاشت۔

بفہم خود آنرا بدیگرے رساند کہ آن شخص ازین فقیہ تر باشد پس او معنی دیگر فہم کند و ازاں استنباطے کند۔ این حدیث برائے آنرا آورد اگرچہ علوے ہست کہ بران درین چندان نفعے نیست اما ذہن مردم اطراف علوم را حاوی میشود بسبب آن دانا تر میگرد و پس نصح و ارشاد حق ادات و فہم معنی ہم بدو نسبت دارد۔

لبس المرقعات المعمولة

**قوله** ”ومنها لبس المرقعات المعمولة وآدابهم فيه مجانبة الشهرة منها ولا يضيع اكثر اوقاته بالاشتغال بها وتلفيف بعضها الى بعض والتجاوز فى ترتيبها فان ذلك تفويت الوقت بلا فائدة دينية ولا دنيوية“ و بعضے از رخص پوشش مرقعہاے کہ دران عمل بسیار شود یعنی از ہر جنس پر کالہ درو بخیہ میکنند و در وجمال و بہائے میباشد در پوشش صوفی ادب درین باب اینست کہ پوشندہ را قصد شہرت نباشد و اگر وقت خود بہ بخیہ زدن او و برعایت مرقعات او مشغول نباشد والبتہ خواہد کہ مرتب و مرفہ ماند و درین کار ضائع کردن وقت است کہ درو ہیچ فایدہ دینی نبلکہ زیانکار۔ از کلام این معلوم میشود کہ این در باب کسے است او خود بدست خویش بخیہ میزند و در تزئین و تحسین آن میکوشد اگر شخصے او را بخیاطی دہد و مقابلہ آن اُجرتے دہد او میکوشد ازین دائرہ خارج باشد۔

**قوله** ”وكان المشائخ اذا رأوا الفقير تجاوز فى تزئين مرقعته ولباسه ازدروه حتى قال بعضهم لما فقدوا الفائدة عن بواطنهم اشتغلوا بالظواهر وتزئينها“ رسم پیران



آن بود ہر کہ را می دیدند در آراستن مرقعہ مبالغتے کردہ است بروعیب میگرفتند تا آنکہ بعضے ہمچنین گویند کہ این طائفہ اند کہ فایدہ باطن را گم کردہ اند و بہ آراستگی ظاہر مشغول شدہ اند۔

**قوله** ”ورأى النبى صلى الله عليه وآله وسلم على بعض الوفود ثيابا رثة فقال الك مال قال نعم قال فليلبس ويستحب فى ذلك التوسط“ و رسول اللہ بر بعض مردم جامہ کہنہ پارہ دید پرسیدش و گر داری گفت آرے گفت او را پس بپوش۔ ازین سخن مقصود این آمد کہ مردم متوسط باشد نہ پارہ سخت پارہ پوشیدہ و نہ آراستہ سخت آراستہ میانہ پوشد روا باشد۔ قال عمر رضى الله عنه اياكم وثياب المشهورات عمرؓ فرمودہ رضی اللہ عنہ بپرہیزید از پوشش جامہ ہا کہ دران شہرت باشد و آنجامہ کہ از تنگ فرود افتادہ باشد غرض عمرؓ ازین گفتار توسط است۔

معانقہ

**قوله** ”ومنها المعانقة عند الملاقات وتقبيل بعضهم بعضا وآدابهم فيه ان يكون ذلك مع اشكالهم وجنسهم واهل الانس منهم“ و بعضے از ان رخص اینست کہ چو ملاقات شوند یکدیگر کنار گیرند بعضے مر بعضے را بر پیشانی یا بر کتف یا بر دست یا بر رخسارہ یا بر سینہ بوسہ زنند و ادب درین باب اینست آنکہ مثل او باشد جنس او بودہ باشد ہر دو شیخ باشند یا مرشد یا ہر دو طالب و مرید۔

**قوله** ”روى عن الهيثم رضـ بن التيهان انه قال لقينى النبى صلى الله عليه وسلم فى بعض طرق المدينة فعانقنى وقبلنى“ از ابو ہیثم تیہان مروی است کہ رسولؐ اللہ در راہے از راہ ہاے مدینہ مرا دید کنار گرفت و بوسید این کنار گرفتن رسولؐ اللہ بدان ماند کہ بزرگے مر کودک

خویش را بیند او را از شفقت کنار گیرد و ببوسد و شیخ هم برای این آورده است که رسولؐ الله کنار گرفته و بوسیده اند۔

**قوله** "وسئل عن النبی صلی الله علیه وسلم عن اصل المعانقة فقال اثبات المودت" رسولؐ را از سر معانقه پرسیدند که معانقه چیست رسولؐ الله گفت برای اثبات دوستی است۔ وقتی اینجا سخنے گفته بودم دو دوست هر یکے خواهد با دوست خود یکے گردد و آن یکے شدن میسر نه صورت آن این باشد که هر یکے کنار میگیرد گوئی برین اشارت میکند که من میخواهم با تو یکے گردم کل بکلک ممزوج و متحد۔

حب الریاست

**قوله** "ومنها حب الریاست وآدابهم فیه ان یعرف قدر نفسه و یحفظ حده ولا یتمنی فوق قدره ولا ینزل الا فی منزلته" و بعضے از خص صوفیان اینست که ایشان سروبزرگی را دوست دارند۔ مرا ازین قسم عجبے تمام است یعنی هست میسر کسے را که خدائی خدا را مالک شود لاحول ولا قوة الا بالله هیچ نبی مرسل و ولی مقرب را نیست فعلے هذا ذل فقر نیستی و واماندگی و بیچارگی نابودگی نامرادی وظیفه تو شد و عزت و کبریا و عظمت و شان رب العظیم آمد آنکه این حب ریاست نه آنکه طلبے است و محبتے است که تا شبے از ذلیل حکایت رسولؐ الله شنیده که بر وے چه ذل و چه خواری گذشت و پیغامبران دیگر را چه گویم و آنرا که قطب عالم نامند مردمان دیده اند در بازار سنگبازی و بوزنه بازی میکنانند۔ حاصل این آمد هر کرا حب ریاست در سر است سگ بازی از حقیقت کار اوست و آن ادبے که شیخ بیان میکند بر عکس قصه است زیرا چه میگوید و ادابهم فیه ان یعرف قدر نفسه و هر که قدر نفس خویش دانست هرگز خطرهٔ حب ریاست در خاطر او نگذرد و آنکه اندازهٔ خویش را نشناسد و برتر از



اندازهٔ خویش آرزوے بکند این کسے است که خدا را شناخته است و اندازهٔ خویش ندانسته است۔ پیش من این سخن بود که از رسول الله مروی است۔ آخر ما یخرج من قلوب الصدیقین حب الجاه" مردمان میگفتند با خواجه که با صاحب جاه صدیق چونه خوانند خواجه جواب فرمود که صدیق نام نهاده اند باعتبار ما مول یعنی بعد از انکه این بر رود آنگه صدیق شود دوم جواب فرمود که صدیق نام جاه را از توجه گرفته اند چنانچه وجه را از مواجه و بعضے صوفیان گفته اند هم در عوارف است که من و تو توجه خلق را و اقبال ایشان را بسوے خویش دوست میدارم نه برای آنرا دوست میدارم که من صاحب جاهے و مقبولے در دنیا باشم من برای این دوست میدارم که قبول خلق علامت قبول حق است یعنی آرزوے که اقبال خلق را دارد و از سر او برود او صدیق است آخر چیزیکه او از سر او برود این رود اینجا سخن بسیار گفت و شنید است نمیگویم تا ترجمه دراز نشود۔

**قوله** "فقد قیل ینبغی للعاقل ان لا یرفع نفسه فوق قدره ولا یضعها عن درجته" گفته اند مر عاقل را که برتر از منزلت خویش آرزوے نبرد و اگر از منزلت خویش آرزوے اخراوی باشد یا کار خود بجائے رساند که از ان برتر منزلتے نماند و منزلتے خود را از درجهٔ خویش فرو نیارد۔

گر من ز مے مغانه مستم مستم[ع]
. . . . . . . . . . . . . . . . . . . .
برمن هر کس گمانے دارد　　من زان خودم چنانچه هستم هستم

عاقل آن نکند که فعله از درجهٔ خود فرو افتد۔

**قوله** "وقیل ارتفاع الجاهل فضیحة کارتفاع المصلوب" وگفته اند جاهل که خود را بر آرد بدان ماند که چنانچه یکے را بر دار نهند۔ لطیفه ایست۔

---

ع۔ این رباعی است کاتب نسخه منقول عنه مصرعه ثانی را در کتابت نیاورد و مصرعه سوم را ناقص نوشت۔

منجمے را بروار بنہادند کسے پرسید تو مرد منجمی این ندیدہ بودی در نجوم خود گفت ارتفاع دیدہ بودم این ندانستم کہ مرا بردار خواہند نہاد۔

**قولہ** "وقیل الخمول خیر الجاهل من النباهت لان الخمول ستر لمعایبه والنباهت نشر لمثالبه" وگفتہ اند کہ خمول بر مرد کہ نام او میان مردم نباشد سازوار تر است جاہل را و اگر نہ فضیحت شود زیرا کہ خمولت پردہ است مر عیب را و اشہرت سبب فضیحتی آن معیوب است۔

**قولہ** "ولا یطلب مالا ینالہ فان ذلک تضیع ما فی یدہ" انچہ دریافت در وسع مردم نیست آنرا نطلبد زیرا چہ آنچہ نقدے کہ او دارد تضیع آن نقد وقت اوست مثلاً چیزے از تو فوت شد و راک فایت میسر نہ و تو شتہ غم آن چندان خوری کہ نقد وقت را ہم در معرض فوت اندازی

بیت

دی رفت وگذشت و باز نیاید — فردا آید و گر نیاید شاید

امروز بنقد وقت خوش باش — رفتہ رفتہ است ہر انچہ آید آید

اما اینجا سخنے ہست ہر چند کہ اہل حمیت دانستہ اند محقق ایشان است کہ بندہ را برون آمدن از اینست خود در حیز استحالہ است مقید آن ہمہ وقت می نالند و می زارند و خواہشے میکنند تا آنکہ یکے میگوید۔

شعر

بینی و بینک انی ینازعنی — فارفع بجودک انی من البین

اینجا سخنے گویند در قول اللہ کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کسے را گویند کہ بمقصود رسیدہ و بیشتر رہ ندانستہ ہم بر آن قرار گرفتہ شفع چرا میگویند او را زیرا چہ او مثلے نظیرے دارد و تو عارفے نا ہمت را گویند ہر چند کہ میداند کہ این در را چنان محکم بربستہ اند کہ ہرگز این ہمہ ہموارہ سر بر آن در میزند و بازگشت رہ نداند و پیشتر راہم رہ نہ پس طاق ماند و تنہا ماند لہ مثل و نظیر و قتے کسے گفتہ بودہ است۔

بیت



نے حال بماند وقت نے ذوق تعلم — نے ماندم من نہ او ہمہ گشت عدم

**قولہ** "وقیل من اقتصر علی قدرہ کان ابقی لجمال وجہہ" ہمچنین گویند ہر کہ بر قدر خویش ماند او جمال روے خود بطریق بہتر نگہداشت۔

**قولہ** "وقال بعض المشایخ آخر آفت یخرج من قلوب الصدیقین حب الریاست" این سخن بالا گفتہ ام۔

**قولہ** "ومنہا التقرب الی السلاطین والدخول علیہم وادبہم فیہ ان لا یسکن الی مدح المادحین ولا یغتر بقولہم وان مدح بخلاف ما یعرفہ من نفسہ اعرض عنہ وقال اللہ تعالی ذماً لمن احب ان یحمد بما لم یفعل یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ" و بعضے از رخص اینست کہ صوفیان بر بادشاہان در آمدہ اند و قرب ایشان اختیار کردہ اند و ادب درین باب اینست کہ بسبب قرب بادشاہان مردمان او را مدح کنند بدل از و اعراض کند زیرا چہ خداوند گفتہ است تعالی و ذم کردہ است آن مردم کہ ایشان خوش شوند بمدح چیزیکہ در ایشان نیست پس تو گمان مبر کہ ایشان را نجاتے از عذاب باشد۔ التقرب الی السلاطین

**قولہ** "وفی ذلک دلیل علی انّ من احب ان یحمد بما لم یفعل لم یا ثم غیر انہ مخوف ولیقل عند ذلک اللہم اجعلنی خیر مما یظنون واغفر لی ما لا یعلمون ولا تواخذنی بما یقولون" و دلیل کند برین کہ کسے را مدح کنند بچیزے کہ او ست و درین داخل نباشد اما این قدر ہست کہ این نوع از قبیل مخوف[عہ] باشد و در آن محل با دل خویش این گوید اے

---

عہ. کاتب نسخہ منقول عنہ ہمین طور نوشتہ است۔

بار خدا مرا بگروان بہتر از آنکہ ایشان گمان میبرند و بر معاملتے کہ ایشان مطلع نیند آنرا تو بیامرز تو بپوش و آنچہ ایشان میگویند تو بران مرا مگیر شاید فردا آمنا و صدقنا اعمال صالحہ را بمقابلہ قبول خلق و مدح مادحان گیرند مرد عاقل بے جزا ماند گویند جزاے شما هم در دنیا دادیم۔

**قولہ** "روی عن علیؓ ابن طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع مدح مادح لہ فقال انا دون ما اظہرت وفوق ما اضمرت" کسے مرتضیؓ را مدح میکرد گفت من فروتر از آنم کہ تو اظہار کردی و برتر از آنم کہ آنہا را تو نہاں کردہ داشتی مگر آن مادح جبر در دل داشت غیر آن کہ اظہار کردہ است سبب آن مرتضیؑ این سخن فرمودہ است و ہمچنین گویند مگر مادح کسے از اہل کتاب بود و در بعضے تواریخ ہمچنین مگر عثمان رضی اللہ عنہ مدحے کرد گویم آنچہ کلی درین باب بود شیخ مصنف طرف آن اشارتے بکرد و تقرب سلاطین نشاید مگر براے این مصلحت کہ امورے کہ از آن عباد اللہ است بہر تدبیرے کہ داند دستگیری آن درماندگان کند و کارہاے ایشان را بکفایت رساند چنانچہ شاعرے گفتہ است ؎

سایۂ خورشید سواران طلب ۔۔۔ رنج خود و راحت یاران طلب

مگر چیزے ازین نوع شیخ بالا گفتہ است ہمیدان کفایت کرد آنجا گفتہ است وکان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاخذ مدکا کافرا۔

تعییر السفہا ان الفخ

**قولہ** "ومنہا تعییر لسفہاء باسلافہم فی حال صخر والادب فی ذلک ان لا یکون الا فی مقابلۃ سوء ادب وتکون تعریضا لا نصا یحا" وبعضے ازان رخص این است کہ صوفیانؑ بر نفس وجہال را

---

عہ کاتب نسخہ منقول عنہ عبارت ہمیں طور غلط نوشتہ است۔ غالباً مراد حضرت مترجم این است کہ صوفیان بر نفس جہال عیب نکنند بلکہ اگر ضرورت پیش می آید بر کسبہا کہ اسلاف ایشان میکردند تعریض میکنند۔



عیب و اسلاف اکساب ایشان نکنند مردمان کارہاے کنند کہ آن نسبت با اہل تصوف ندارد و آبا و اجداد ایشان اکسابے و اعمالے دارند کہ میان مردمان آن کسب معیوب و مطرود است این ہارا بدان عیب کنند صریح نگویند ہمین قدر گویند کہ تو از جنس ایشانی و نسب تو بدیشان باز میگردد۔

**قولہ** "روی ان نفرا من الیہود حضروا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واذوہ ونقصوا دینہ فاشتد علیہ فانزل اللہ قُلْ ہَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ الایۃ فقال النبی علیہ السلام یا اخوان القردۃ" مردمانے از یہود بر رسول اللہؐ آمدند و رنجانیدند و عیب دین او کردند بر رسول اللہ این سخت و دشوار آمد این آیت در شان ایشان نازل شد خبر دہم شمارا بہ شرے کہ بدیشان رسد بدتر از آنست کہ ایشان کردہ اند صریح نکرد و گفت ایشان ترا رنجانیدند براے ایشان را شرے ازین بیشتر است چنانچہ ابوذر غفاریؓ پیش عثمانؓ در ایام خلافت او نشستہ بود مال عبدالرحمن بن عوف پیش عثمانؓ براے قسمت میراث آوردند عثمانؓ گفت این مال گذاشتن ہم بدنیت زیرا چہ ورثہ او را کار آمد کعب احبار چند سخنے موافق عثمانؓ گفت ابوذر غفاریؓ عصا بر سر کعب چنان زد کہ شکست و این سخن گفت یا ابن الیہودیہ اتمدح ما ذنبہ و رسول اللہ یہود را اخوان قردہ و خنازیر خواندے برین نسبت کہ طایفہ ایشان مسخ شدہ اند بوزنہ و خوک گشتہ اند۔

اظہار الطاعات والعبادات

**قولہ** "ومنہا اظہار الطاعات والعبادات وادبہم فی ذلک ان یکون اظہارہا لیتادب بہ المرید او یقتدی بہ مبتدی ولا یلتفت الی قبول الخلق وردہم" بعضے ازان رخص اینست کہ صوفیان عبادتے کہ کنند و بقصد اظہار کنند ادب آن درین باب این باشد

کہ مریدان ومسترشدان ومعتقدان کنند کہ ایشان میکنند واین در باب کسے است کہ
او بقصد اظہار میکند اما اگر کسے است کہ او وردے دارد وبسبب آنکہ آن ورد او
ظاہر خواہد شد ترک نیارد اظہار او قصدے نیست اما چہ کند او را کار خود باید کرد
فضیل عیاض رحمہ فرمودہ است کہ ترک عبادت کردن از سبب خلق کہ خلق ببیند ریا
است وعبادت کردن برائے آنکہ خلق بدانند وبدان معتقد شوند کفر است این
معاملت میان جملہ صوفیان است کہ ورد وقت خویش را از سبب خلق ترک نیارند
واز سبب خلق نکنند۔

**قوله** "سئل النبی صلی الله علیه واله وسلم عن الجهر
فی القرآن والاختفا فقال اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ
الآیت قلت هذا فی الفضایل والنوافل فاما الفرایض فلا خلاف
بین اهل العلم ان اظهارها اولی قال النبی صلی الله علیه
واله وسلم الجاهر بالقرآن کالجاهر بالصدقة والمستر
(بالقرآن کالمستر) بالصدقة[ع]" رسول اللہ را از قرآن جہری پرسیدند
گفت اگر عملے نیک را اظہار کنند نیکو چیزے است منعے ممنوعے نیست واگر
نہان دارند آن است کہ امکان نہان است آن بہتر است یعنی ہر دو بہتر است
این گفتار واخلافے کہ گفت در نوافل است اما در فرائض بہتر از اظہار نیست
زیرا چہ بناے او بر اشتہار شدہ رسول اللہ فرمودہ است آنکہ قرآن را بلند خواند
بدان ماند کہ کسے صدقہ را آشکارا بدہد وآنکہ قرآن را پنہانی خواند بدان ماند کسے
صدقہ را پنہانی دہد ودر ہر دو باب وسط مطلوب جہر برائے آنکہ مردمان دانند
کہ او تالی وقاری است مذموم جہر بقرات مگر برائے آنکہ در گوش کسے افتد او را

---

ع این الفاظ درمیان قوسین را کاتب نسخہ منقول عنہ در کتابت نیاوردہ۔



فہم معنی وذوق کلام وہد مستحسن باشد وبستر برائے آنکہ اثر او در دل او افتد واوائے
حروف از دل را گوم کند این نیز مستحسن ومستحب باشد۔

التبرز للنزهت

**قوله** "ومنها التبرز للنزهت وادبهم فی ذلك الی یرتاد
خلوة فی کهف او وادٍ او موضع یخلوا من انواع المنکر لئلا
یتولد منه مالا یقوم بازالته ثم یتشبه باصحابها ان قامّ
فی مواضع المنکر وکان النبی صلی الله علیه وسلم یعجّب الی
الخضرت والماء الجاری" وبعضے از رقص اینست کہ صوفیان بروں آیند
برائے نظارہ وتماشائے وادب درین باب اینست اینکہ بیرون آیند اختیار کنند
کنج وگوشہ خلوتے کہ آنجا بفراغ خاطر بخدا مشغول باشند وبرون آمدن سبب آن
آنست کہ ہمارہ در کنج در مضیقے افتادہ میباشد این نفس مو دریک ماندہ کہ گہے
کشادگی ہم طلبد برائے دفع وحشت او را ودفع ملالت او را کہ از کہے برون آیند
وباشد میان صوفیان ہم کسے کہ بیشتر در صحراہا ودر باغات ودر کوہہا باشد وقت
ایشان بدان خوش است وکار ایشان ہم بران تمام است۔ این سخن کہ شیخ گفت در باب
مردمانے است کہ ایشان کنج نشینان اند وخلوت افتادگان اند۔ وآنکہ شیخ فرمود
کہ گوشہ وخلوتے وکہیچہ اختیار کنند برائے آنکہ صحرائے است شاید چیزے
در نظر آید کہ آن منکر است وآن در نفس افتد احتیاج بہ ازالت آن شود وبرائے
آنکہ تبرز برائے نزہت باید کردن سیرت رسول اللہ را حجت میدارد کہ
رسول اللہ را سبزہ ہا خوش آمدے ونظر بر ایشان کردے وکذلک آب
روان ہم واین خضر وآب روان کجا بیابد تا از خانہ بصحرا نرود۔

النظر الی الملاهی

**قوله** "ومنها النظر الی الملاهی وادبهم فی
ذلك مجانبت المحرمات والمنکرات منها فما حرم فعله حرم النظر

الیہ" وبعضے از رخص اینست کہ چیزے باشد کہ متضمن است کہ باشد لہو است نظر بسوے او از باب رخص است و ادب دران نوع اینست کہ چیزے محرمے را مباشر نشوند انچہ او متضمن لہو است او محرم نباشد و بعضے چیزے کہ او حرام است چنانچہ کشف عورت و جز آن۔

**قوله**" روی عن عایشة رضی الله عنها انها قالت كانت الحبشة تلعب وانا انظر اليهم من باب حجرتی ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يسترنی بردائه فلم ينصرف حتى كنت انا الذی انصرف" از عایشہؓ مروی است کہ حبشہ رقص میکروند و باآلت حرابات بازی میکروند و عایشہ رضی اللہ عنہا از درون خانہ خود نظارۂ ایشان میکرد و رسول اللہ مرا بردائے خویش پوشیدہ بود تا آنکہ من ایستادہ نظر میکردم رسول اللہ ہم ایستادہ نظر میکرد تا آنکہ ملول شدم بازگشتم بعد ازان رسول اللہ ہم باز ماند۔ مقصود اینست لہوے کہ محرم نباشد اگر نظر در آن کنند شاید و انچہ حبشہ بازی میکروند بآلت حراب بازی کردند بازی آن حراب مباح است و چنانچہ آشنا کردن و تیر انداختن۔

حضور المجلس الذی یجری فیہا الخوض فی ترھات الکلام

**قوله**" ومنها حضور المجلس التی يجری فيها الخوض فی ترهات الكلام وادبهم فی ذلك اجتناب السماع الغيبت والمنكر منها" وبعضے ازان رخص اینست کہ در مجالسے کہ سخنان گویند یکدیگر کہ آنرا بحقیقت معنی نباشد ادب دران باب اینست باید کہ آن غیبتے نباشد و سخنے منکر شرعی نباشد و این حضور باید کہ بضرورتے افتادہ باشد چنانکہ در مجالس نکاح و عروسی از ہر بابے میگویند اجتناب ازان لابدی باشد و اگر بدانند کہ البتہ ازین خالی نخواہد بودن البتہ ازان مجالس اجتناب باید کردن مروباد یانت آنجا حاضر نشود۔



**قوله**" روی عن جابرؓ بن سمرة رضی الله عنه قال جالست النبی صلى الله عليه واله وسلم اكثر من مائة مرة فكان اصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون من امر الجاهليت وهو ساكت وربما يتبسم معهم" جابرؓ بن سمرہ میگوید بیشتر از صد مجلس بارسول اللہ نشستہ ام و صحابہ رضوان اللہ علیہم انشاد اشعار جاہلیت میکروند و آن متضمن ہزلے بودے و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بودے و گہے تبسم میکردے۔

تناول الاطعمة الطیبة ن لیسلم

**قوله**" ومنها تناول الاطعمة الطيبة وادبهم فی ذلك ان لا يجعل ذلك عادة بل يكون ذلك بين فاقة سابقة ورياضة لاحقه يسلم له ذلك" وبعضے ازان رخص اینست کہ صوفیان طعامے لطیف بخورند و ادب درین باب اینست کہ این طعام خوب خوردن را عادت نگیرد و باید کہ ریاضت سابق بودہ باشد یا بعد ازان کہ این خوردن باشد البتہ ریاضتے کند تا کدورت آن دفع شود و در تفسیر این آیت فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ قول خواجہ محمد فضل بلخی می آرد متضمن این سخن مرد عارف خداشناس طعام خوب خورد و لطیف خورد و اندک خورد۔

**قوله**" روی عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه انه قال كان النبی صلى الله عليه واله وسلم يعجبه الثريد وروی انه كان يعجبه الطيب والحلو فلا يردهما حتی يمن منها" از مرتضی رضی اللہ عنہ مروی است رسول اللہ را ثرید خوش آمدے و شیرینی خوش آمدے و خوشبوی خوش آمدے۔ خوشبوی مقوی روح حیوان است بر ان در حضور و مراقبہ جمع ہم است و دفع خشکی طبیعت است و ثرید سریع الہضم است

وسریع الزوال است و شیرینی خشکی مزاج را رطوبتے میدہد و دماغ را قوت میدہد
آنکہ او را غم و اندوہ این جہانی و آن جہانی باشد و آن موجب خشکی دماغ و گرمی
دل است شیرینی بخورد تا در دماغ مزاج خللے نیفتد و رسول اللہ در تصرفات
آلٰہیہ بود از خشکی و گرمیش چہ کم آید۔ و نباشد ذاکرے و فاکرے کہ قدرے اخلاط
سوداوی در معدہ او نباشد زیرا چہ حضور در خشکی دست دہد نہ در تری نمی دانی کہ
نقش در سنگ در است نہ در آب۔

**قولہ** "روی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
قال اذا عرض احدکم الطیب فلا یردھا حتی یمن منہا" ابوہریرہؓ
روایت کردہ است کہ رسول اللہ فرمودہ است بر ہر کہ خوشبوے را عرض کنند رد
نکند چیزے ازان مساس کند۔ سر این بیان کردم۔

**قولہ** "قال النبی علیہ السلام انہشوا اللحم نہشًا
فانہ آھنأ و امرأ" و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سید الطعام اھل الجنت اللحم و سید الطعام اھل الدنیا
اللحم" پیغامبر فرمود علیہ السلام بدندان گوشت عــہ را زیرا چہ آن گوشت گوارا تر است
و زود ہضم است گوشتے کہ متصل استخوان است بچینی لطفے می یابد آن چربی کہ
در استخوان است بگوشت میرسد بدان پختہ میشود لذیذ تر میشود و رسول اللہ فرمودہ
است بہترین طعامہاے بہشت و بہترین طعامہاے دنیا ہمیں گوشت است۔

**قولہ** "و منہا رھن الثیاب علی الطعام و ادبہم فیہ
ان لا یکون ذلک الا عند الضرورت رھن النبی علیہ السلام
درعہ عند یہودی باوسق من الشعیر" بعضے ازان رخص این است

رھن الثیاب علی الطعام

عــہ در نسخہ منقول عنہ اینجا عبارت ہمچنین نوشتہ۔ غالباً چند الفاظ از کتابت ترک شد۔



کہ صوفیان جامۂ خود را گرو کنند براے طعام را و ادب ایشان درین باب این است کہ مہمان
بر ایشان برسد و نقدے ندارند کہ ازان چیزے پیش وے آرند جامۂ گرو کنند
و طعامے پیش مہمان آرند و دیگر از سبب گرسنگی نزدیک مخمصہ شود تا آنکہ سوال مباح
گردد زیرا چہ رسول اللہ زرہ خویش را بر یہودی گرو کردہ بود بمقابلہ چند وسق جو آن
براے قوت عیال را بود و رسول اللہ چون ازجہان سفر کرد زرہ او برابو شحمہ یہودی
گرو بود ہم ہر آنچہ گفتم بروایتے و آن بعد نقل او عایشہؓ رہا کنانیدہ است بروایتے
مرتضیؓ و این حدیث براے آن آورد کہ صوفیان براے طعام جامہا گرو کنند۔

**قولہ** "ومنہا الھرب من الھوان و من تحمل الجفاء والاذی
وادبہم فی ذلک طلب السلامۃ الصدر و اجتناب المعادات"
و بعضے از رخص این است آنجا کہ خواری باشد ازان مقام احتراز و از آنجا کہ جفاے
باشد و رنجے باشد قوم صوفیان سروران نہ شنید ہواے ایشان ہواے دین است
و اعز از ایشان عزت دین باشد سبب آنکہ مردے مہین و جافی و موذی بدکار نشود
و در وین اہانتے نشود احتراز کنند و ادب ایشان درین باب این بودہ باشد کہ
سینہ از وہم کینہ سلامت ماند و مبادا کہ سینہ ایشان ۔ بر کسے کینہ گیرد و جز در افتاد
دین و دنیا او نباشد نباید در خاطر او چہ غرض باشد کہ مردم عدو مومنے شود۔

الھرب من الھوان ومن تحمل الجفاء والاذی

**قولہ** "قال بعض المشایخ الفرار مما لا یطاق من سنن
المرسلین قال اللہ تعالی حاکیاً عن کلیمہ موسی علیہ السلام
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ" بعضے مشایخ گفتہ اند کہ گریز از چیزے کہ طاقت
بشری نیست از سنت پیغامبران مرسل است چنانچہ رسول اللہ از مکہ بمدینہ آمد و
ابراہیم علیہ السلام از شہر نمرود با سارہؓ سفر کرد تا موسی قبطی را مشت زد و او بر جاے
خفت فرعونیان خواستند کہ موسی را بکشند ازان گریخت در مدین آمد بر شعیب علیہ السلام

الفصه بطولها۔

**قوله** "وقال الشافعی رحمة الله علیه اظلم الظالمین لنفسه من تواضع لمن لا یکرمه ورغب فی مودة من لا ینفعه وقبل مدح من لا یعرفه" وشافعی گفته است ظالم ترین مر نفس خویش را اوست که تواضع کند مر کسے را که او مر او را اکرام نکنند زیرا چه رسول الله فرموده است لا یحل لامرء ان یذل نفسه چون نفس ذلیل شود دل معتاد او گردد از بسیار چیزے که آن شریف و عزیز است محروم ماند رسول الله فرموده است ان الله یحب معالی الهمم و یکره سفسافها دیگر او ظالم ترین مر نفس خویش را که رغبت کند بر دوستی کسے که ازو نفع دینی نباشد و کسے که بر حال و مآل او مطلع نباشد او را مدح کند این طرفین می آید۔

**قوله** "وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لیس للمومن ان یذل نفسه" حاصل این حدیث گفته ام آمده ام اما اینجا سخنے است یعنی مرد مومن نفس خود را بمعصیت خدا خوار نکند۔

الانبساط الی الاصدقاء

**قوله** "ومنها الانبساط الی الاصدقاء فی قصد منازلهم والالمام بهم من غیر استدعاء وادبهم فی ذلک تخصیص من یفرح بذلک ویعرف موضع ذلک من الاکرام۔ قصد النبی صلی الله علیه وآله وسلم دار الهیثم بن التیهان ومعه ابوبکرؓ وعمر رضی الله عنهما فقدم الیهم ما حضر من تمر ولبن فاکلوا وشربوا وقالوا هذا من النعم الذی لا تسئلون عنه" وبعضے از ان رخص اینست که یاران همه کار کشادگی کنند و بر ایشان بروند فرود آیند بغیر آنکه ایشان استدعا کرده باشند و ادب درین باب اینست بر کسے روند که برو رفتن



و فرود آمدن او خوش شود رسول الله با ابوبکرؓ و عمرؓ در خانه هیثم رفت بغیر استدعا او خرما و شیر که بر موجود بود پیش آورد ایشان خرما خوردند و شیر آشامیدند رسول الله فرمود که این نعمتے است که فردا ازین نپرسند۔

المعاتبت مع الاخوان

**قوله** "ومنها المعاتبت مع الاخوان وادبهم فیها ان یقصد بذلک ازالة ما وجد علیه من قلبه لا التعیب بل تطهیر القلب من الغل والحقد وقبول عذر صاحبه" وبعضے از ان رخص این است برادران تصرف بیکدیگر عتابے کنند و مقصود ایشان این بوده باشد که اگر گرانی از یارے ایشان را در دل باشد عتابے کنند تا آن گرانی از دل ایشان برود و نه برائے آنرا که عیب را بگویند بلکه برائے این را گویند که دل پاک شود از گرانی غل و حقد هم بچه گفتم عذرے که او گوید آنرا قبول کند۔

**قوله** "فقد قیل" شعر

اقبل معاذیر من یاتیک معتذرا — ان بر عندک فیما قال او فجرا

فقد اطاعک من ارضاک ظاهره — وقد اجلک من یعصیک مستترا

ن اجلک

قبول کن عذر کسے بر تو بعذر خواهی پیش آید و اگرچه سخن بد گفته است یا نیک گفته است تو قبول کن با سم عذر است هر طریقے که او اعتذار میکند تو قبول کن با سم و گرچه آن عذرے که او میگوید بهچنان است یا نیست تو قبول کن "فقد اطاعک من ارضاک ظاهرہ ۰ وقد املک من یعصیک مستترا" و آنکه بخواهد ترا خوش کند ظاهر او ترا مطیع شد و آنکه گنه خویش را بر تو پنهان داشته آمد و ترا بزرگی داد۔

**قوله** "وقیل ظاهر العتاب خیر من مکنون الحقد" و گفته اند که عتاب ظاهر به از کینه پنهانی است۔

**قوله** "روی قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی الله عنه قال دخلت مع علیؓ علی عثمانؓ رضی الله عنهما وهو امیر المومنین فاختار الخلوت فاومی الیّ علی رضی الله عنه بالتنحی فتنحیت ناحیةً فاخذ عثمان یعاتب علیا وهو مطروق لا یتکلم فقال لم لا تتکلم فقال له ان کنت قلت لم اقل الا ما تکره ولیس لک عندی الا ما تحب" قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی الله عنه میگوید با علیؓ بر عثمانؓ رفتم و او آن روز امیر المومنین است خواستند یکدیگر سخن گویند که کسے نشنود علی با من اشارت کرد که برو من گوشه گرفتم ماندم عثمانؓ چیزے چیزے بطریقه عتاب با علیؓ میگفت و علیؓ سر فرود افگنده میشنید و سخنے نمیگفت عثمانؓ گفت چرا سخن نمیگوئی علی گفت اگر من سخن گویم چیزے باشد که ترا دشوار آید و نزدیک من نیست مگر چیزے که آن محبوب تست و علیؓ میگوید انچه تو گفتی من نگفته ام و ترا آن دشوار آید و تو قبول نکنی و نزدیک من نیست جز آن چیزے که محبوب تست ـ غرض شیخ اینست که معاتبه آمده است با آنکه ایشان افضل صحابه اند میان ایشان عتاب بود ـ

**قوله** "حکی ان یحیی بن خالد عاتب عبد الملک بن صالح فی شیٔ کان بینهما وقال فی ضمن کلامه انک لحقود فقال ان کان الحقد عندک بقاء الخیر والشر فی القلب فانهما الباقیات عندی فلما تراضیا وقام عبد الملک قال یحیی ان هذا الرجل قریشی وما رایت رجلاً زین الحقد بعبارته حتی اذهب سماجت غیره" حکایت آرند یحیی خالد عبد الملک صالح را عتابے کرد در چیزے که میان ایشان گذشت و در ضمن کلام خویش یحیی گفت که تو کینه ورزی یعنی کلام او متضمن این بود عبد الملک صالح گفت اگر مراد تو از کینه اینست که بقائے نیکی



کسے و بقائے بدی کسے در دل هست پس بضرورت آن هر دو در دل باقی اند رفتنی نیند آن قدر محذوف است اگر این مراد داریم که مقابله آن انتقامے نکنم و فردا او انگیز تو نشوم پس بدان که من حقود نیم پس آنکه هر دو راضی شدند یحیی گفت من ندیدم مروے را که حقد را بعبارتے خوب اینچنین ترتیبے دهد و من می گویم این سخن در شتے است شده بود کرده چونه از دل میرود اما انتقامے و مقابله اختصاصے در دارین نباشد ـ

مدح المذموم و ذم المحمود

**قوله** "ومنها مدح المذموم و ذم الممدوح وادبهم فی ذلک ان یحفظ حدود الحق فی الجانبین ولا یتجاوز الی متابعة النفس والقول بالهوی" و بعضے از ان رخص اینست مذمومے را مدح کنند و ممدوحے را ذم و ادب درین باب اینست که در هر دو طرف حدود حق نگه دارند و تجاوزے بجانب نفس نکنند و سخنے بهوا نگویند ـ

**قوله** "روی ان رجلین من سادات العرب حضرا مسجد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فمدح احدهما صاحبه واطراه وقصر صاحبه فی نظریته فوجد علیه من ذلک فاخذ یذکر مثالبه فانکر النبی علیه السلام ذلک منه فقال والله یا رسول الله لئن صدقت فی الاولی ما کذبت فی الاخری والانسان لا یخلو من مناقب ومثالب والراضی لا یری المثالب والساخط لا یری المناقب فقال النبی علیه السلام ان من البیان لسحراً" شیخ برائے آنکه مدح مذموم کنند این حکایت آورده مروی است دو نفرے از بزرگان عرب در مسجد رسول الله حاضر شدند پس یکے مر صاحب خود را مدحے کرد و آنرا با نتهار رسانید و دوم صاحب خویش را در مبالغت خویش تقصیر کرد از ان او را دشوار آمد پس هیجان آمد که معایب او را ذکر کردن گرفت پیغامبر گفت صلی الله

علیه وآله وسلم اگر دراول صادق در دوم کاذب واگر در دوم صادق دراول کاذب
آن مرد گفت بخدا یا رسول الله مردم خالی از معایب واز محاسن نیست اگر در گفتار
اول صادقم در دوم کاذب نه ام واگر در دوم صادقم دراول کاذب نه ام رسول الله
فرمود ان من البیان لسحراً بتحقیق بعضے بیان از آنها باشد که نسبت بسحر
دارد یعنی عجوبه است گویم مرد شاعر البته کارش مگر بعضے وزن کردن ویکے را باو یگر
نسبت دادن مرد شاعر البته از هجوے شجوے خالی نباشد البته مبتلا بحسنات باشد هر
چیزے را قدر آن شناسد ولذت آن گیرد وهمواره دلش غرق خیلات
وخطرات باشد وامثال این مثالب او باشد وگویم مرد شاعر خوب طبع وقصهٔ
مطول باشد که بیک مصراع تمام کند کیش باشد وحق شناس باشد ومرد ما زا
تواند بعبارت خویش از خود راضی دارد وزم باشد ونعیم باشد درشتی بر مزاج او نیست
ندارد واکنون نظاره شو شخص واحد را محاسن ذکر شد هم معایب با مرد شاعر از همجنس
محاسن ومعایب است اما برائے اختصار این میکنم وگویم دنیا فانی بے وفا وهیچ
چیزے در وے نماند ورباید وبا کسے خاکی است خاک دانست وگویم مزرعه
آخرت است سبب ترقی درجات مرد است وموجب ادراک سعادت اوست
وسرائے اعمال حسنه است وعلی هذا هم ازین سبب اختصار میکنم۔

**قوله** "ومنها هجران من یستحق ذلک وادبهم فیه ان
یقصد اظهار الحق وتحقیق الباطل والمعادات فی الله عزوجل"
ویکے از رخص اینست که بدور شوند یا اورا از خود دور کنند کسے را که مستحق اینست
میان صوفیان این سخن جاری است که صحبت اختیاری است وادب ایشان
درین باب این بوده باشد که مداهنت درمیان نباشد حق حق باشد یکدیگر را
عداوت نبود ومراد ایشان این باشد که اظهار حق شود وباطل نباشد وعداوتے

هجران من یستحق ذلک

اختیاری



برائے خدا را باشد الحب فی الله والبغض فی الله عین معلوم ومحقق است

**قوله** "هجر النبی علیه السلام کعب بن مالک وصاحبیه
لتخلفهم عن غزوة تبوک وامر اصحابه بهجرانهم وترک
مجالستهم ومکالمتهم حتی نزل هذه الایت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ
الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰىٓ اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ الایة" کعب مالک ودو یار را از صحبت
خود واصحاب خود منع کرد تا آنکه در دنیا باهم فراخی که دارد بر ایشان تنگ شد
تا آنکه آیت قبول توبه ایشان نازل شد مقصود شیخ این بود که متصوفه کسے که
لایق صحبت او نباشد در صحبت او نباشد او را از خود دور کنند۔

**قوله** "ومنها تخریق المرقعات علی اصحابها والادب
من ذلک ان یقصد بها ابطال تمویهه وخیانته وخدیعته
وتلبیسه قال الله تعالی تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ
اے مکرا وخدیعة" وبعضے از رخص صوفیان اینست که مردان را
ببینند که ایشان مرقعه پوشند ونه آنکه ایشان بحق پوشیده اند آن مرقعه ایشان را
پاره کنند برائے اظهار تلبیس وخیانت او را تا دیگر این پیشه واین شیوه نشود چنانچه
گفت حق تعالی بگیرید سوگند ان خود را که در مکرے وخداعے باشد۔

**قوله** "ومثلها ازالة الشعر المزور علی منتحل نسب
الشرف وانه من اولاد العلویة فیجب انکار ذلک واظهار
فساد ما ادعاه من ادعاء النسب لئلا یغتر بهم من لا یعرفهم"
ومثل این تخریق خرقه اینست که سادات فاطمیه وعلویه کسے را بر سند که گیسو بافته است
گیسوهائے او را بگشایند یا خود حلقه کنند ومقصود دارند که اظهار فساد او کنند

ن فی تخریق المرقعات

ونسبتے کہ بخانہ اشراف میکشند آنرا اظہار کنند بدھند کہ این بدیشان نسبتے
ندارد تا دیگرے ہم نسبت بہ بیت اشراف نکنند زیرا چہ آنکسے کہ ایشانرا ندانند
پریشان مغرور نشود و بمصاہرتے وکفایتے درمیان نباشد۔

**قولہ** امر النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھدم
المسجد الذی اتخذ وھم ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین
واحراقہ لما علم قصدھم فی اتخاذ ذلک وان کان ظاھرہ مسجدا
قال اللہ تعالی لَا تَقُمْ فِيهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ الایۃ" ومسجدے بمقابلہ مسجد رسول اللہ یہود درمہلت
خویش کردہ بودند ومقصود ایشان برین بود تفریقے میان مسلمانان شود ضرارے
وکفرے شود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن مسجد را شکست وخراب
کرد وسوخت اگرچہ بصورت مسجد بود۔

**قولہ** وامر بقطع نخل بنی النضیر فانزل اللہ تعالی
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ
اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ" نخلستان بنی نضیر بود رسول اللہ آنرا برانید
وبعضے را گذاشت وہریکے کسے چیزے گفتن گرفتند آیت آمد آنچہ بریدند وآنچہ
برجاے داشتند باذن اللہ بود وہرچہ باذن اللہ باشد آنجا مطالبہ دلیل نبود۔

**قولہ** ومنھا استجازت الکذب فی المصالح واد بہم فیہ طلب استجازت الکذب
الاصلاح واظہار الحق قال اللہ تعالی فی قصۃ ابراھیم علیہ السلام
بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وفی قصۃ داود علیہ السلام اِنَّ
هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ"
ویکے از رخص اینست کہ کذبے را بصورت راستے بگویند در مصالح دینی ودنیاوی



وادب ایشان درین باب اینست کہ اصلاح ذات البین کنند مثلاً میان مردے
وعورتے مشاجتے شود تا آنکہ خوف تفریق باشد۔ گویند چرا ازان مرد بیگانہ میشوی
وچرا ازو جدا میگردی واو ترا خواہان است ومبتلاے تست او چرا ترا نمیخواہد آنکہ
وباتسہری وبا دیگرے سخن میگوید مردان را آمدہ است اما دل او برتست تو صاحبی
ومادر فرزندانی ہمچو کار وبار ہمہ بر تو حوالہ است واجبست ہمچو آب بشکالی است
بیاید برود وہمچنین باشوہر او گویند کہ مادر فرزندان تست وہمہ خودرا بتو بربستہ است
ودل او ہمہ بر تو دارد ودیگرے او را چہ کار آید او ہرچہ دارد ہم با تو دارد این
ہر دو صورت اگرچہ ظاہر کذب است اما بحقیقت براستی بازگردد وامثال این
نظارہ بسیار است نوشتن این ترجمہ دراز شود وہم برین ابراہیم علیہ السلام سخنے
گفتہ است وصورت صدق معنی کذب قصہ اینست شبے آزر ابراہیمؑ را در بتخانہ
گذاشت رفت تیشہ استد ہمہ بتان را بشکست وبتے کہ میان ایشان بزرگ
بود تیشہ آورد بر دست او داد آزر آمدہ گفت کہ کرد این بتان را کہ شکست
ابراہیمؑ گفت آنکہ بزرگ میان ایشان او شکست چون تیشہ بدست بت بزرگ
بود کہ بزرگ بود صورت نمود کہ این شکست وتاویل این بود کہ بزرگ ایشان
شکست و ازین بزرگ یا خود را مراد داشت یا خداوند تعالیٰ را بصورت صدق
بود و در معنی کذب وقصہ داؤد اینست داؤد را نود و نہ حرم بود بتد بیرے اوریا را
دفع کرد وزن او را نکاح کرد در بیت المقدس نشستہ زبور میخواند دو فرشتہ بصورت
آدمی پیش او ایستادن طلب حکم یکے میان دو گفت کہ مرا یک میش واین را نود و نہ
میش روا باشد کہ یکے را ازان من ہم بستاند وازان خود صد کامل کند داؤد گفت علیہ السلام
روا نباشد آن ہر دو یکدیگر را دیدند وتبسم کردند وغایب شدند داؤدؑ دانست کہ پیش درا
درمیان نبود این قصہ من است کہ برمن نود و نہ حرم بودند وازان اوریا یکے بود آنرا

هم آورده صد کامل کردم القصه بطولها مقصود اینست زن را کنایت از میش کرده
و او را نوده نه بوده او را یکے اما صورت مثله کردند بصورت راست بود و در معنی دروغ۔

**قوله** "وحکی ان جعفر الصادق رضی الله عنه ناظر
مرجیا عند ابی جعفر المنصور فقال جعفرؓ اتی النبی صلی الله
علیه واله وسلم بمرجی فامر بقتله فقال المرجی مجیبا له این
کان الارجاء فی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
قال لم یکن فی عهد رسول الله فمن این جیت به فقال الجعفر
فهم استجزت الکذب علی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
فقد قال من کذب علی متعمدًا فلیتبوا مقعده من النار
فاحتج جعفرؓ عنه بقصة ابراهیم علیه السلام وبقصه داودؑ
فانقطع المرجی" حکایت اینست شخصے بر خلیفه منصور دوانقی مذهب مرجیه پیش
آورد و خفیه او را دعوت کرد و مذهب مرجیه اینست که مردم هرچه کنند خدا ایشان بیامرزد
منصور سید جعفر صادق رضی الله عنه را طلبید مرجی مذهب خویش بیان کرد و سید جعفرؓ
در مناظره با وے این گفت که بحضرت رسول الله مرجی آمد و رسول الله حکم بقتل او کرد
مرجی گفت در ایام رسول الله نبود تو از کجا آوردی و آن مرجی گفت بر رسول الله
تو عمدًا دروغ گفتی و هر که بر رسول الله و بر خدا دروغ گوید جائے نشست او دوزخ
باشد سید جعفر صادق گفت دروغ نگفتم من فرض مسئله کردم اگر این چنین مرجی
در ایام رسول الله بودے او را قتل فرمودی مرجی ملزم شد مقصود شیخ ازین
حکایت این بود که ظاهر دروغ نماید و به حقیقت حق باشد حکایت طابقی بر منصور
خلیفه وآنکه امام اعظمؒ او را الزام داد بفرض مسئله اینجا مناسب تر باشد و سید جعفر صادقؒ
بقصه ابراهیم پیغمبر و قصه داؤد علیهما السلام احتجاج کرد این چنین فرض مسئله دروغ



نسبت کرده اند این هم از ان قبیل است وقصه ابراهیمؑ دو قصه را احتمال وارد یکے
آنکه سارهؓ را گفت خواهر من است و سارهؓ حرم او بود بدین تاویل گفت که خواهر
دینی و دختر عمه او بود و احتمال دوم آنکه تیشه بر دست بت بزرگ داد و گفت بَلْ
فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ و این قصه داؤدؑ بالا گذشت حاصل اینست که این چنین دروغ
گفتن در میان صوفیان از باب رخصت است۔

زیارت العجایز

**قوله** "ومنها زیارت العجایز واد بهم فی ذلک ان یکون
قصده التقرب الی الله والتزاور فیه وطلب البرکة
والدعاء" وبعضے از رخص اینست که زیارت زنان زال کنند مقصود ایشان
درین باب اینست که ایشان عورتان زال اند شکسته دلان اند دعاے ایشان را
امید قبولی باشد و دیدن ایشان برائے دریافت خاطر ایشان باشد و دل شکسته را
دریابند خالی از فائده نباشد و آن موجب تقرب حق باشد۔

**قوله** "روی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه قال
قوموا بنا نزور ام ایمن کما کان رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم یزورها" از ابوبکر رضی الله عنه مروی است که در ایام خلافت خویش
صحابه را فرمود بخیزید تا زیارت ام ایمن کنیم چنانچه رسول الله او را زیارت کرد۔

التکلف مع ابناء الدنیا والرؤسا والسلاطین والانقیاد لا لاجاه عندهم

**قوله** "ومنها التکلف مع ابناء الدنیا والرؤساء
والسلاطین والقیام لهم وحسن الاقبال علیهم واد بهم
فی ذلک ان لا یکون طمعا فی دنیاهم ولا فیما عندهم کان
النبی علیه السلام یدخل علیه سادات قریش فیکرمهم
ویبجلهم ویحسن مجالستهم وقال اذا اتاکم کریم قوم
فاکرموه" وبعضے از رخص اینست اگر کسے بر صوفیان از ابنائے دنیا و سران

قوم و سلاطین بیاید ایشان بتکلف براے او را قیامے بکنند و با ایشان بحسن اقبالے و بشاشتے پیش آیند ادب درین باب اینست که براے طمع منفعت دنیاوی ایشان نا باشد بلکه براے آن باشد که بران بطرب نفوس ایشان شود و صورت رسول الله این بود که چون بر رسول الله بزرگان قریش آمدندے و رسول الله با ایشان سخنے گفتے تعظیمے کردے و بزرگ داشتے و این فرموده است چون بر شما بزرگ دا ۱۹ بیدخواجه من در آخرین وصایا که وصیت این بود که رسول الله فرموده است۔ نحن معاشر الانبیاء امرنا ان ینزل الناس علی قدر منازلهم ما گروه پیغامبرانیم مامور برانیم که هر ایک را بر اندازهٔ مرتبهٔ او فرود آریم۔ درویش باید که هر یک را بر اندازهٔ او فرود آرد۔

**قوله**" ومنها البکاء عند المصیبت و ادبهم فی ذلك ان یکون من غیر نوح ولا رفع صوت بکا النبی صلی الله علیه وآله وسلم عند موت ابنه ابراهیم علیه السلام وقال العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول ما یسخط الرب وانا بك یا ابراهیم لمحزون" و بعضے از رخص اینست که وقتیکه مصیبت باشد بگریند و ادب درین باب اینست که نوحه درمیان نباشد و او را بصفت او ذکر کنند نباشد و رفع صوتے نباشد مروی است که ابراهیم پسر رسول الله فوت شد رسول الله میگریست و آب چشم او میرفت صحابه پرسیدند تو هم میگریی فرمود العین یدمع والقلب یحزن آب از چشم میرود و دل اندوهگین میشود و ممنوع اینست که این سخن نگویند که دران رضاے خدا نباشد و این سخن گفت انا بك یا ابراهیم لمحزونون اینست تو اے ابراهیم ما اندوهگینیم اینجا پرسند که رها بحال او لایق تر بود پس گریه او را چه نسبت باشد رسول الله امرے طبعی بیان کرد و دل اندوهگین شد

البکاء عند المصیبت

ویقول



بسبب اندوه گرمی بخارے بر آمد آن بخار در سطح دماغ رطوبتے هست این گرمی بآن رطوبت منضم شد آن رطوبت چکیدن گرفت چنانچه حمام وره بیرون آمدن آن جز بره چشم و مینی نیست فعلی هذا این منافی رضا نباشد۔

**قوله**" ومنها صحبت الاحداث و ادبهم فیها ما قد مضی ذکره فی باب ادب الصحبت" و بعضے از ان رخص اینست که با جوانان همصحبتی باشد و ازین احداث شاید امارد هم مراد باشد و ادب ایشان درین باب اینست که ایشان را نصیحتے کنند و ارشادے چنانچه بالا رفته است مقصود این باشد که ایشان قابل اند و ایشان چندانے لذت دنیا نیافته اند و اکثر مشایخ هم از خردگی باز درین کار در آمدند چنانچه جنید و بایزید و ابو عثمان حیری و خواجهٔ من و خدمت شیخ نظام الدین و بیشترے مشایخ۔

**قوله**" ومنها اظهار البشر مع من یکره قلبه و ادبهم فی ذلك ان یکون القصد فیه طلب السلامت لا ریاءً ولا نفاقاً" بعضے از رخص از آنها است شخصے باشد که دل به او کاره است راضی نیست با او به بشاشتے و بشرے پیش آیند و از ان مقصود این بوده باشد که از شر او سالم مانند نه آنکه از براے نفاقی و ریائی باشد۔

**قوله**" روت عایشة رضی الله عنها ان رجلا استاذن علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشیرت او اخو العشیرت ثم اذن له فلما دخل علیه لان له القول فتعجبت من ذلك فلما خرج سألته عن ذلك فقال یا عایشة ان من شر الناس من اکرمه الناس اتقاء فحشه۔ ینشد الشافعی رحمة الله علیه **شعر**

صحبت الاحداث

اظهار البشر مع من یکره قلبه

اتقاء

ن العداوت

لما عفوت ولم احقد علی احد — ارحت نفسی من هم العدادات"

عائشه رضی الله عنها روایت کرده است که شخصے آمد و اذن در آمد طلبید رسول الله گفت بئس ابن العشرات جاء از قومے بد آمده است یعنی مروے چنین و چنان است پس دستوری داد که در آید بعد از در آمد رسول الله باوے سخن نرم گفت عایشہ گفت من در عجب بوده ام که ان چه بود رسول الله گفت و این معاملت چه بوده رسول الله باوے کرد بعد از انکه او رفت عایشه پرسید رسول الله فرمود من شر الناس الی آخره بدترین مردمان کسے است که اورا مردم سبب انقاے فحش او گرامی کند و آنکه در غیب او گفت بیس ابن العشیرة جاہ محتمل شخصے از کفاره قریش خواهد بود زیرا چه شر الناس گفت شر الناس جز کفار نیند و این شعر از انشاد شافعی است لما عفوت الی آخره هرگاه که همچنین شدم که گنه دیگری را عفو کردم بر هیچ یکے حقد نکردم خلاص دهانیدم نفس خود را قصدے که یکدیگر عداوت کنند و خلاص دهانیدم نفس خود را از اندوه دشمنی یکدیگر۔

"انی احیی عدوی عند رؤیته — لادفع الشرعنی بالتحیات"

تحیت میکنم دشمن خود را در حالت دیدن یعنی وقتیکه او را می بینم سلام میکنم و تحیت میکنم براے آنرا و رفع میکنم شر او را از خود تحیت کردن باوے۔

ن تحیت

"واظهر البشر للانسان ابغضه — کانه قد احسا قلبی مسرات"

واظهار بشر و بشارت میکنم این اظهار بشر باوے گوئی در ونه بخوشی پر است۔

ولست اسلم ممن لست اعرفه — فکیف اسلم من اهل المودات

الناس داء و دواء الناس ترکهم — وفی الجفاء لهم قطع الاخوات"

---

ع در کتاب ادب المریدین که بخط شیخ احمد السهروردی است این یک بیت زیاده است ہ

فخالط الناس واصبر ما لقیت لهم — اصم ابکم اعمی والتقیات۔



این دو بیت در نسخه هست و در نسخه نیست عربی ظاهر است ترجمه دراز کنم و یار بزرگ عزیز برادر من مولانا جمال الدین مغربی این چند بیت هم در ان معنی گفته است شعر

الی احیی عدوا لا اطیق به — خوف التسلط من باب المدارات

لا لنفاق ولکنی بمصلحت — اری بها انها بعض العلاجات

عسی لعل برد الله خاطره — الی طریق التصافی والمودات

فیعتدی لی محابا بعد لغضه — وهذه من کرامات التحیات

مفارقه اوباش الناس

**قوله** "ومنها مفارقة اوباش الناس علی اقدارهم ومقدار عقلو لهم والادب فی ذلک طلب السلامت من غوایلهم[ع۱]

شعر

تعدوا الذیاب علی من لا کلاب له — وتتقی مربض المساجد الحامی[ع۲]

بدوند گرگان بر کسے که او راسگان نباشد و نگه ندارد موضع سجده را نگه دارنده باشد مسجد را حامیان باید که نگه دارند و اگر نه بت پرستان خراب کنند۔

ذکر من فیه عیب بما یکره

**قوله** "ومنها ذکر من فیه عیب بما یکره وادبهم فیه ان

---

ع۱ در کتاب آداب المریدین نوشته شیخ احمد سهروردی بعد از غوایلهم این عبارت زیاده است۔" و ینشد الشافعی ہ

وانزلنی طول النوی دار غربة — اذا انا لاقیت الذی ما اشاکله

فحامقته حتی یقال سجیة — ولو کان ذا عقل لکنت عاقله

ومنها الاعتضاد بالسفهاء المهمات ودفع المضات وادبهم فیه ان یقصد بذلک صیانة نفسه وماء وجه عن مواجهة غیر اشکاله قال الاحنف بن قیس اکرموا سفهاء کم فانهم یقونکم النار والعار وروی ابن سیرین قال کان عمر یعجبه ان یصحبه سفیه لیس سفه السفیه به عنه۔ ینشد ہ تعدوا الذیاب علی من لا کلاب له — ویتقی مربض المستاسد الحامی "

کاتب کتاب ترجمه ادب المریدین که از ان این کتاب نقل کرده شده است تمام این عبارت و ترجمه آنرا ترک کرده است۔

ع۲ در نسخه منقول عنه این مصرع همچنین نوشته۔

لایذکر من عیوب الناس الاما استترمنها لئلا یکون هتك حرمت مستورة" وبعضے از خصص اینست کہ ذکر کنند کسے را کہ در وعیبے باشد بچیزے کہ اورا دشوار آید و ادب درین باب اینست عیوبے کہ خفیہ باشد بدان ذکر نکنند مگر بعیبے کہ اورا بدان شہرت شدہ است چنانچہ مومنان ومفسدان وبعضے کہ ذکر ایشان نتوان کرد تا ہتک حرمت مستورہ نباشد ومقصود ایشان درین باب اینست کہ امثال این افعال را دیگرے مباشر نشود وشاید کہ ایشان بشنوند بدانند کہ مردمان معیوبیم یحتمل کہ توبہ وبازگشتے کنند۔

**قوله** "روت عایشة رضی الله عنها کانت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فدخل عینیه بن حصین من غیر اذن فقال علیه السلام این الاستیذان فقال لما استاذن علی رجل من مضر منذ آدرکت فلما خرج قلتُ من هذ افقال احمق مطاع" عایشہ رض روایت میکند کہ من نزدیک رسول اللہ بودم وعینیہ بن حصین درآمد بغیر اذن رسول اللہ از و پرسید کہ طلب دستوری کجا شد یعنی شرط درآمدن اینست کہ برائے درآمدن را دستوری بطلب گفت از آنگہے کہ دریافتم مردے را کہ او از مضر است عہ بعد ازان کہ او بروں آمد از رسول اللہ پرسیدم کہ این کیست گفت احمقے است مطاع یعنی احمق است سرقوم کہ او را اطاعت میکنند۔

**قوله** "وقال علیه السلام للمستشیرة فی امر الخاطبین اما فلان فشحیح واما فلا یضع عصاه علی عاتقه" عورتے برسول اللہ آمد وگفت یارسول اللہ میان سہ نفر کرا نکاح کنم گفت زبیر مردے است شحیح و دیگرے ازآنہا است کہ آوند خُلق است میزند ودیگرے فقیر است اسامہ بن زید را گفت

عہ بعد از "اواز مضر است" کاتب نسخہ منقول عنہ چند الفاظ را در کتابت نیاورد۔



کہ این را بخواہ میان این سہ نفر کسے را اختیار نکرد مقصود اینست یکے را بربوئے گویند تا مطلع برعیب خود بود و ازان صفت باز آید چنانکہ رسول اللہ عیب ایشان ازبران عورت گفت ودرفقہ ہم ہست کہ در مصاہرت انچہ باشد بگویند۔

**قوله** "وقال علیه السلام ان صفوان خبیث اللسان طیب القلب" رسول اللہ گفتہ است بتحقیق صفوان زبانے بدے وار دیعنی ہرچہ در دل باشد فی الحال برزبان آرد اما دلے پاکے دارد۔

**قوله** "ومنها مواسات الشعراء وامثالهم وادبهم فی ذلك ان یقصد صیانة عرضه وسلامت دینه منهم واعطأ سؤلهم او بعض ما مولهم لکیلا یفترون علیه" وبعضے از خصص صوفیہ اینست کہ باشعرا مواساتے کنند وموافقتے کنند وبا ایشان بہ نرمی پیش آیند وچیزے بدیشان بدہند مقصود اینست کہ گوہر نفس خویش را از ایشان نگہ دارند و دین خود را از ایشان نگہ دارند تا ایشان بر و افترا نکنند۔

**قوله** "قال علیه السلام ما وقی به الرجل عرضه فهو صدقة" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت انچہ مردے برائے محافظت عرض خویش بکسے بدہد درین صدقہ است۔

**قوله** "وروی ان بعض الشعراء حضر عند رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فانشد شعرا ذکر فیه الغنایم افدت بقوم خنین وقال نظماً

اتقسم نهبی ونهب لعبید بین عینیه والاقرع

فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اقطعوا عنی لسانه فاعطی خمساً من الابل" مروی است کہ بعض شعرا

ع

نزدیک رسول اللہ حاضر شد پس انشاو شعرے کرد دران قسمت غنایم را ذکر کرد غنیمتہائے کہ در روز جنگ حنین گرفتہ بودند و نظمے گفت اتقسم نہبی الی آخرہ تو قسمت میکنی نہب مرا و نہب بندگان را میان عینہ و اقرع رسول اللہ فرمود زبان او را از من ببرید پس آنرا شیخ شرح داد یعنی تا او از گفتن بد بماند۔

**قوله** ”روی ان کعب بن زهیر کان قد هجا النبی صلی اللہ علیه و آله و سلم فاهدر دمه ثم اتاه مسلما فمدحه بالقصیدة المعروف فقال فیها شعر“ حکایت کعب زہیر میان علما شہرت دارد کہ رسول اللہ را ہجو کردہ بود و رسول اللہ او را مباح الدم ساختہ بود کہ ہر جا کہ یابند بکشند و او شنید در غیبت اسلام آورد و یکا یک بر رسول اللہ آمد تا قصہ عشق بنیاد نہاد و در وہجران معشوق آغاز کرد و گفت۔

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول    متیم اثرها لم یفد مکبول

دل مطہر رسول اللہ بدان متعلق شد و او را این شعر خوش آمد بعد ازان غرض خویش پیش آورد۔

نبئت ان رسول اللہ اوعدنی    و العفو عند رسول اللہ مامول

فکساه النبی صلی اللہ علیه و اله و سلم بردته التی کان اشتریها معاویة من کعب وهی التی یلبسها الخلفاء الی الیوم“ آگاہانیدہ شدم کہ رسول اللہ مرا ابعاد کردہ است ترسانیدہ است و مباح الدم کردہ است و حال اینست کہ از رسول اللہ امیدواری عفو است بعد ازاں کہ رسول اللہ گفت تو کیستی او گفت اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریك له و اشهد ان محمد عبده و رسوله گفت من زہیرم رسول اللہ خوش شد جبہ خویش از بر مبارک خویش کشید و او را



داد مقصود این بود کہ رسول اللہ علیہ السلام شعر شنیدند و عفو کردند ما جبہ دانستہ ایم و شیخ میگوید رداے خود داد و این ظاہر تر است و معاویہ از کعب زہیر طلبید او ندا داد و بعد ازان از پسر او بسی ہزار دینار خرید و این ردا عن عن برین امرا رسیدہ است تا بہ امرائے عباسیہ تا بسیر این جامہ بود این زمان نمیدانم چہ شد مقصود کلام این بود کہ شاعر را چیزے باید داد۔

نہب النثار

**قوله** ”ومنها نهب النثار و الادب فیه مجانبت الشره وان یقصد ادخال السرور علی صاحبه“ و بعضے ازان رخص نہب نثار است یعنی اگر کسے جائے ریختنی کند صوفیان در آیند یکدیگر بتانند شاید و ادب درین باب اینست شرہ نفس نباشد بلکہ برائے خوش کردن صاحب نثار باشد در آنچہ نکاح عایشہ رضی اللہ عنہا شد رسول اللہ شکر نثار کرد و آن افتادہ بود کسے نخورد رسول اللہ صحابہ را گفت الا تنهبوا شما نہب نمیکنید گفتند یا رسول اللہ تو ما را از نہب منع کردہ گفت من از نہب غنایم منع کردہ ام نہ از نہب ولایم صحابہ در آمدند آن شکر را گرومی آوردند تا آنکہ ہر یکے بر دیگرے غالب می آید

**قوله** ”روی ان معاذ بن جبل رضی اللہ عنه قال شهدت املاک رجال من الانصار فحضر النبی صلی اللہ علیه و اله و سلم و املک الانصاری ثم قال علی الالفت و الخیر و الطیر المیمون ادفعوا علی راس صاحبکم فاقبل البلال طبقا فیها الفاکهة و السکر فنثر علیهم فامسك القوم و لم ینهبوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله و سلم ما ازین الحلم الا تنهبوا فقالوا یا رسول اللہ انك نهیتنا عن النهب یوم کذا فقال انما نهیتکم عن نهب الغنایم لم انهکم عن نهب الولایم ثم قال الا فانهبوا

قال معاذ لقد رایته علیه السلام یُحَرِّضُنا و نحن ره فی ذلک النهاب" معاذ جبل رضی روایت کرده است مردے از انصار بود من در نکاح او حاضر بودم و مصطفیٰ او را این دعا کرد این نکاح الفت باد بر دوستی باد یار بر خیرے و نیکی باد و بر فالے مبارک باد برین شخصے که او را نکاح شده است چیزے میوه و شکرے بر و بریزند پس بلال رض طبقے آورد در وے میوه بود و شکرے بود بر ایشان نثار کرد و کے گرد نمی آورد و نمی ستید رسول الله فرمود این آراستگی حلم شما است که نهب نمیکنید گفتند یا رسول الله تو فلان روز ما را از نهب منع کرده پس رسول الله گفت که من از نهب غنایم منع کرده ام نه از نهب ولایم از اینها منع نه کرده ام پس گفت اکنون بدانند و بیایند و نهب کنند معاذ میگوید من دیدم رسول الله طرف خویش میکشید تا خود بستانیم این حکایت دلالت برین کند که نهب ولایم مستحب باشد۔

**قوله**" و منها الافتخار و اظهار الدعوی و ادبهم فیه ان یقصد به اظها نعم الله تعالی علیه قال الله عزوجل وَ اَمَّا بِنِعۡمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ و یکون ذلک عند غلبات الحال او مفاخرة مع ضد" و بعضے از ان رخص افتخار است و اظهار دعویٰ و ادب درین باب اینست که نعمت از ان خدا است بروے است بر طریقهٔ شکر آنرا اظهار کنند خداوند تعالیٰ فرموده است رسول الله را نعمتے که ترا از خدا رسیده است مردمان حکایت بگویند یعنی حال غلبه کرده است دران غلبه حال گویند و عذر این باشد که بر طریقهٔ شکر باری باشد۔ الافتخار و اظهار الدعوی

**قوله**" و قال النبی صلے الله علیه و اله وسلم عند غلبة الحال انا سید ولد آدم ولا فخر و آدم و من دونه تحت لوائی لو کان موسی حیاً لما وسعه الا اتباعی و کان اذا رجع الی نفسه یقول انا ابن امراة کانت تاکل القدید انما انا عبدٌ اکلُ



کما یاکل العبد کهَیّون علیک فلست بِمَلِکٍ انا عبد" رسول الله فرموده است در غلبهٔ حال که من مهتر فرزندان آدمم و مراد درین فخرے نیست یعنی بیان واقعی است که میکنم و برائے اعتقاد امتان را میکنم آدم و آنکه جز اوست از انبیا فرو از زیر لوائے من باشند۔ اگر موسیٰ علیه السلام زنده بودے هیچ ره نبودے مگر که پیروی من کند۔ این بغلبه حال بود و چون بخویش باز آمدے گفتے که من پسر عورتے ام که او قدید خوردے و روزگار گذرانیدے و گفتے که من بنده ام چنانچه بندگان خورند همچنان میخورم و نه آنکه خواجه باشد و طعام بر آن نهاده و مردم مربع نشسته بر طریق جباران بانار و تقسیم آسان کن برین بادشاه نه ام مگر بنده۔

**قوله**" و اما عند الضد و کان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لما اتاه وفد بنی تمیم بخطیبهم و شاعرهم للتفاخر فدعا النبی علیه السلام ثابت بن قیس و کان خطیبه فاجاب خطیبهم و غلبهم و دعا حسان بن ثابت و کان شاعره فاجاب و ذکر فی قصیدة له" و آنکه مخالف باشد از رسول الله مروی است بعد از ان که گروه بنی تمیم بر رسول الله آمدند خطیبے و شاعرے داشتند با وے آمدند بتفاخر آمدند برائے نمودن بزرگی را پیغامبر خواند ثابت بن قیس را و او خطیب بود و خطیبے بود که ایشان آورده بودند آنرا جواب داد و بر ایشان غالب آمد و حسان رض ثابت را طلبید و او شاعرے بود حسان رض شاعر ایشان را جواب داد و قصیدهٔ دارد حسان دران ذکر کرد

**بیت**

ببنی دارم لا تفخروا ان فخرکم — یعود وبالاً عند ذکر المکارم

اے بنی دارم افتخار مکنید زیرا چه فخر شما نزد یک دیگر مکارم وبال باشد بر شما یعنی آن فخرے که شما میکنید خود ذکر مکارم کنید آن فخر بر شما وبال شود۔

**بیت**

"انتم علینا تفخرون و انتم    لنا خول من بین طیر و خادم"

از کار بد کہ شما بر ما فخر میکنید و شما نزدیک من بمرتبہ خول باشید میان طیر ابلک و خادم۔

**قولہ** "فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لقد کنت غنیاً یا اخا دارم ان یذکر منک ما ظننت ان الناس نسوہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد علیہم من شعر حسانؓ فقاموا مغلوبین مقہورین ثم اسلموا فاحسن الیہم فکساھم" اے برادران دارم من غنی ام از شما من یاد دہانم شمارا آنچہ مردمان فراموش کردہ وسخنے کہ رسول اللہ گفت سخت تر از سخن حسانؓ بود زیرا چہ حسانؓ چیزے ظاہر گفت و رسول اللہ از ان چیزہائے کہ مردمان فراموش کردہ بودند آن خواست بگوید ایشان سخت و شرمندہ تر شدند مغلوب و مقہور شدند یعنی با ضد سخن بر اندازہ او باید گفتن پس اسلام آوردند بر ایشان احسان کرد پس ایشان را جامہ پوشانید تا آنکہ عیب ایشان را پوشید بر ایشان نگفت۔

**قولہ** "ومنہا الحرد والضجر عند وجود المحال و ما لایجب احتمالہ قولاً و فعلاً و ادبہم فی ذلک ان یجتنب الفحش والبذاء ویحفظ حدود الحق ولا یتجاوز الی ظلم فان الغضب اذا استولی غلب العقل قال اللہ تعالی لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من استجہر مومنا فعلیہ وزرہ وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ من استغضب ولم یغضب فہو حمار ومن استرضی ولم یرض فہو شیطان وقال اللہ تعالی وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَہُمُ الْبَغْیُ ہُمْ یَنْتَصِرُوْنَ قیل فی التفسیر کانوا یکرہون ان یستذلوا واذا قدروا عفوا وقال اللہ تعالی وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْہِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ" و بعضے از خصلت اینست کہ اگر کسے سخنے محال بگوید۔

عہ کاتب نسخہ منقول عنہ بعد از الفاظ "سخنے محال گوید" مضمون کثیرا از متن و ترجمہ ترک کردہ و در کتابت نیاوردہ (تتمہ حاشیہ صفحہ ۳۶۹)



**قولہ** "وقیل للجنید ما تقول فیمن لم یبق لہ من الدنیا الا مقدار مص نواۃ ھل یقع علیہ اسم التصوف فقال المکاتب عبد ما بقی علیہ درھم" جنید را پرسیدند چہ گوئی در باب کسے کہ نیست بروجز چوشیدن خستہ خرما یعنی ہل یقع علیہ اسم التصوف اطلاق اسم تصوف برو روا باشد جنیدؒ گفت مکاتب بندہ است مادام کہ برو یکدرمے از کتابت باقی است حاصل کلام جنیدؒ این آمد تصوف اوست کہ او از ہمہ اشیا از قلیل و کثیر عاری و تارک و ہیچ چیزے از ان جنس کہ دنیا توان گفتن گرد او نباشد و اگر فرض کنیم کہ گرد او اشیائے کثیر باشد و باطن او از تملک اشیاء بیزار و بیگانہ باشد او جزء اہل بود بشے مائی رقیت وگذر ندارد

**بیت**

من رفتہ ام زخویش برون و درون نہ ام    از من مراطلب تو کہ من کنون نہ ام

**بیت**

وچون او باشد ہر چہ باشد آن ہمہ نباشد ثنائی میگوید

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۸ ۔ تا قولہ وقیل للجنید آغاز کردہ و چون نسخہ دیگر ترجمہ آداب المریدین جز نسخہ تکمیل کردن عبارت ترجمہ نتوانستم لیکن متن کتاب آداب المریدین نقل یکنم :- ویجتہد ان لا یغضب لنفسہ بل یکون ذلک غیرۃ للحق سبحانہ وتعالی والاخوان۔ روی ان النبی علیہ السلام لم ینتقم لنفسہ قط الا ان ینتہک محارم اللہ فینتقم للہ تعالی قیل لبعض العلماء انک تحتمل فی نفسک ولا تحتمل فی صدیقک فقال لان احتمال فی نفسی حلم و احتمال فی صدیقی لوم۔ ثم ان المذہب لہ احوال ومقامات واخلاق وآداب ورخص فالرخص ادناھا فمن تمسک بالکل فہو من المحققین ومن تمسک بالظواہر فہو من المترسمین ومن تمسک بالرخص وتادب بما ذکرنا فہو من المتشبہین الصادقین الذین الحقہم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقولہ من تشبہ بقوم فہو منہم ومن کثر سواد قوم فہو منہم ھذا اذا لازم الاصول الثلاثۃ التی اجمع المشایخ علی ان من اخل بہا او باحدھا فقد خرج علی احکام المذہب وتعری عنہا وھی اداء الفرائض صغیرھا وکبیرھا واجتناب المحارم صغیرھا وکبیرھا وترک الدنیا علی اھلہا قلیلہا وکثیرھا الا ما لا بد منہا للمؤمن وھی ما استثنی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم منہا فقال اربع فی الدنیا ولیست منہا۔ کسرۃ کسیرۃ تسکن بہا جوعتک وخرقۃ تواری بہا عورتک وبیت یکنک من الحر والقر وزوجۃ صالحۃ تسکن۔ وما سوی ذلک فلیس لہ حق فیہ۔ قیل للجنید الخ:-

تو او نشوی لیک اگر جہد کنی
آنجا برسی کز تو توئی برخیزد

**قوله** "فمن لازمها فهو من المبتدئین فی المذهب وعلیه ان یجد ویجتهد فی طلب الزیادة والارتقاء الی معالی الاحوال لیصیر من المحققین" وہر کہ ملازم این چہار چیز باشد او مبتدی کار باشد یعنی آنکہ او آغاز کار قوم باشد اینچنین کسے است و برین مبتدی واجب بود کہ در کار جد کند و مشقت کشد در طلب آن کہ آنچہ او پیش گرفتہ است زیادہ شود و بر رود در معالی احوالی موصوف باوصاف محققان گردد۔

**قوله** "فقد قال بعض المشایخ من سبق علیه رکوب الاحوال لم یرتق الی معالی الاحوال ومن لم یرتق الی معالی الاحوال لم یبلغ مراتب الرجال قال الله تعالی وَاَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا" ہر کہ دشوار باشد کہ نمیتواند بر دشوار یہا بر رود و بر احوال آن مرتبہ محققان است کہ درجہ بلندے دارد بر آن بر تر نتواند شد و ہر کہ بر معالی احوال نرفت او و در مردان خدا نرسید معنی آیت بالا گفتہ ام۔ ن نمی / ن بروی

**قوله** "ومن جانب الاصول او بعضها وانحط عن درجة الرخصة فترك ما ذکرنا من ادابها فقد فارق المذهب وتنا بجانبه" آنچہ ما گفتیم کہ او اصول این کار مجانب شد یعنی از اصول این قوم برون شد و آن اصول چہار است کہ گفتہ ایم و آنچہ آداب آن اصول را گفتہ مباشر نشد و ترک آورد و دُور کہا عطف بیان جانب است او از مذہب تصوف جدا شد و ازین قوم نباشد۔ ن او انقطع

**قوله** "وحرم علیه اوفاقهم وارفاقهم ویلزم الجماعت مفارقته ومجانبته وابعاده وخذلانه" در روا نباشد حرام باشد بر وتا آنکہ مردمان بدین گمان او را از صوفیان دانند و درین باب وقفے کنند و برلے او رفقے کنند بر و حرام باشد و جماعت صوفیان را لازم باشد کہ او را از خود دور کنند و با خود بودن ندہند اما خواجگان ما گویند خداوند سبحانہ وتعالٰی خرقہ و لقمہ از مشرکان دریغ نداشت بلکہ تا جہا داد اینچنین مسکینے را اگر بخرقہ و لقمہ دریغ ندارند شاید ن وفاقهم



بحسب معاملت جماعت او را رغبتے و میلے شود کہ بتدریج یکے از ایشان گردد۔ **قوله** "ومن داهنه منهم فی شئ من ذلك فهو شریکه فی عارته ولا عذر له فیه" وہر کہ مداہنت کند او ہم ہمچو او باشد اما خواجگان ما گویند خدا کریم و رحیم است و این قوم متخلق باخلاق الله اند مداہنت چہ معنی دارد۔ **قوله** "قال الله تعالی وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ"۔

"جعلنا الله تعالی من الصادقین والحقنا بالمحققین لمنه وجوده وعصمنا من الفواحش ما ظهر منها وما بطن" این در باب دوستان خدا این کلام چہ معنی دارد۔ شیخ ہمہ تمام کرد باز بتضرع و ابتہال بخدا بازگشت چنانچہ رسم این طایفہ است اما خدائے تعالٰی ما را از صادقان گرداند و ما را الحاق بمحققان کند یعنی یکے از ایشان گرداند و ما را از جملہ فواحش نگہ دارد آنچہ شرع بر آن حاکم است و آنچہ باطن است آنکہ موجب حجاب خداوند سبحانہ است آرے وہم وجود غیرے در خطرہ باشد آن فاحشہ باطل گشت۔

**قوله** "ووفقنا لطلب مرضاته ما خفی منها وما علن" و ما را توفیق دہد کہ آنچہ رضائے اوست ما آن طلبیم آنچہ در ظہر و بطن گفتیم در خفی و علن ہمان معنی است **قوله** "ونفعنا وجمیع المسلمین بما جمعنا" و خدا ما را نفعے دہد یعنی بدل مباشر گرداند و اثر آن ما را نصیبہ کند و جمیع مسلمانان را بچیزے کہ ما جمع کردیم یعنی اقوال مشائخ و فہوم خود را بران ضم کردیم۔ **قوله** "ولا جعله علینا ولا علی من نظر فیه وبالا ولا جعل حظنا من ذالك جمعه وحفظه دون استعماله انه عز اسمه قریب مجیب" و خدائے تعالٰی بر ما وبال نگرداند۔ شیخ قدس الله سرہ آنچہ این کار است تضرعے و زارے شکستگی گستگی آن ہمہ را رعایت میکند این نکند فہمی کہ جمع کردیم نصیب ما ہمین باشد بلکہ آنچہ مقصود ازین گفتار است آن بدامان ما کند او تعالٰی سبحانہ قریب است یعنی تضرعے و زارے کہ کسے میکند میشنود و آن را اجابت میکند۔

**قوله** آخر المستحب الحمد لله وحده والصلوة علی نبینا محمد واله اجمعین "یعنی مختتم این کتاب که اندک تراست بر ترین سخن اینست که الحمد لله وحده سپاس وستائش مرخدائے را او یگانه است و درود بر پیغامبر ما که نام پاک او محمد است یا عطف میان نبی است بدل از و وآل او یا پسروان ومتابعان وارند یا فرزندان او دارند ودر احادیث است که رسول الله را پرسیدند که درود گفتن بر تو امرخنیم ما را بیاموز که فرزند تو درود چگونه گویم رسول الله این فرمود اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد وذریاته وزوجاته این حدیث در مصابیح است ازین حدیث تقاضا کرد که ازین آل همین فرزندان مراد اند زیرا چه حدیثے مر حدیثے را مبین است چنانچه آیتے مر آیتے را مفسر وآنکه گویند از رسول الله پرسیدند من آلک گفت کل مومن تقی الی آل را شرفے وفضلے فاضلے بخشید که ملحق بفرزندان خود کرد معنی لغوی اینست آل الرجل اهله وولده ودیگر گفته اند آل الرجل متبعه۔

محمد حسینی میگوید تجاوز الله عن سیئاته وغفر الله لزلاته خاتم کتاب خزائن شیخ فرمود نوشته ام و دران باب از جهت خویش اقصی الغایات کرده ام بعضے از انها است که به اصحابے که صحبت داشتم از یاران خدمت شیخ نظام الدین ویاران خواجه خود وصوفیان دیگر و آنچه در کتب دیگر مسطور است اگر ترا مطلوب باشد که ورائے این ادب بدانی دران خاتمه نظر کن الحمد لله علی کل حال والصلواة علی رسوله بالغدو والآصال

تمت

مطبوعہ انتظامی پریس کسری بلڈنگ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن
بقلم
عاصی پرمعاصی محمد شفیع الدین دکوہیری کاتب عفی عنہ
۱۳۵۸ھ

کتاب

کے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ

روضۂ بزرگ حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ العزیز

گلبرگہ شریف

قیمت کتاب

عسار

ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ